FEATURE SPE

فیضانِ گوھر

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

marfat.com

Marfat.com

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ
وزیر آباد گوجرانوالہ

Marfat.com

بخدمت
پروفیسر محمد اسلم صاحب

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ
وزیرآباد گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیضان گوہر

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

بی اے گولڈ میڈلسٹ' فاضل عربی گولڈ میڈلسٹ'
ایم اے عربی' تاریخ اسلامیات گولڈ میڈلسٹ' ایم۔او۔ایل' پی ایچ ڈی
صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ زمیندار کالج گجرات

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ
مہر آباد شریف وزیر آباد گوجرانوالہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف و ناشر محفوظ

نام کتاب	......	فیضان گوہر
مصنف	......	پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی
حسب الارشاد	......	حضرت پیر میاں محمد عبداللہ مدظلہٗ العالیٰ
ناشر	......	حضرت میاں محمد ارشد اویسی
کمپوزنگ	......	صاحبزادہ وحید اقبال اویسی
صفحات	......	456
سال اشاعت (بار اول)	......	نومبر 2007ء
قیمت	......	-/300 روپے

............ملنے کے پتہ............

1۔ آستانہ عالیہ اویسیہ جینڈر شریف ضلع گجرات

2۔ بزم چشتیہ غفوریہ مہر آباد شریف وزیر آباد

3۔ اسلامک میڈیا سنٹر 27/A شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

الاهداء

مظہر انوار رب العالمین، نائب رحمۃ للعالمین، شیخ الکاملین
سراج السالکین، امام المتکلمین، زبدۃ العارفین،

ابوالحسن سید علی بن عثمان بن علی

المعروف

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

............کے نام............

اپنی اس تصنیف کو منسوب کرتا ہوں جن کی باطنی تربیت اور روحانی فیض سے جینڈر شریف کے ''گوہر الدین احمد'' ''خاتم ملک ولایت' قاسم فیضان حق'' کے درجہ پر فائز ہوئے۔

شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزارویؒ نے خوب فرمایا: ؎

عاشقوں میں سب سے اونچا ہے مقام گنج بخشؒ
رشک فردوس بریں ہے جس کا بام گنج بخشؒ

ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی
مہر آباد شریف وزیر آباد

Marfat.com

بفیضانِ نظر

قدوۃ السالکین، عمدۃ المحققین، سید العارفین مخدوم اہل سنت

استاذ العلماء، شیخ القرآن ابوالحقائق حضرت خواجہ پیر

محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی رحمتہ اللہ علیہ

دربار عالیہ چشتیہ غوثیہ مہر آباد شریف (علامہ ہزاروی روڈ) وزیر آباد

میں آج سے مرید ہوں عبدالغفور کا
چشمہ ابل رہا ہے محمد ﷺ کے نور کا

(مولانا ظفر علی خان)

بنگاہ رحمت

معدن انوار، مخزن اسرار گوہر، منبع جود و کرم

حضرت پیر میاں **محمد عبداللہ اویسی** دام اقبالہ

آستانہ عالیہ اویسیہ جینڈ ڑ شریف

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس
ایں قال من ، برحال من

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	میزانِ حروف	11
2	پیش لفظ	15
3	باب اوّل ......سوانح گوہر	25
4	حمد ونعت	27
5	مقام اولیاء قرآن وحدیث کی روشنی میں	29
6	فصل اول..........حیات گوہر	39
7	موضع جینڈر شریف	39
8	آباؤ اجداد	40
9	پیشین گوئی	43
10	ولادت باسعادت	46
11	ابتدائی حالات	47
12	ابتدائی تعلیم	49
13	اسلاف سے راہ وربط	51
14	ریاضت ومجاہدہ	54
15	حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ	56
16	حضرت قاضی صاحبؒ کی خدمت میں حاضری	60
17	مزارات مقدسہ پر حاضری	63
18	حضرت داتا گنج بخشؒ سے خصوصی نسبت	67
19	بیعت	72

Marfat.com

20	سفر کلیر شریف	75
21	مزارات انبیاء علیہم السلام پر حاضری	79
22	شجرہ طیبہ انبیائے کرام	83
23	حضرت سیدنا طانوح علیہ السلام	86
24	حضرت سیدنا آمنون علیہ السلام	94
25	حضرت سیدنا موسیٰ حجازی علیہ السلام	95
26	حضرت سیدنا صفدان علیہ السلام	97
27	حضرت سیدنا نعماطوس علیہ السلام	98
28	سماع سے شغف	100
29	مسجد مکتب اور لائبریری کا قیام	116
30	سالانہ ختم شریف	118
31	گوہر ہائے کلام	122
32	رزق من جانب اللہ ہے	123
33	فصل دوم.........سفر سعادت گوہر	128
34	سوئے حجاز	128
35	مدینہ طیبہ کی حاضری	136
36	مدینہ طیبہ سے روانگی	147
37	حضرت کا لباس	149
38	قیافہ مبارک	151
39	بیٹھنے کا انداز	151
40	آپ کی خوراک	153
41	روزمرہ کے معمولات	155

Marfat.com

42 فصل سوم............وصال گوہر ---------------- 157

43 حضرت قبلہ عالم کے آخری ایام ---------------- 157

44 خوشی کا اظہار ---------------- 160

45 الوداعی ملاقاتیں اور باتیں ---------------- 160

46 یوم وصال ---------------- 161

47 نماز جنازہ ---------------- 165

48 قطعات تاریخ وصال ومناقب ---------------- 168

49 فصل چہارم.........عظمت وکرامت کے متفرق گوہر 179

50 کرامت ---------------- 180

51 کشف قلوب وقبور ---------------- 183

52 اصلاح عقائد واعمال ---------------- 186

53 ترغیب ادائیگی نماز ---------------- 192

54 وعظ گوشہ نشینی سے بہتر ---------------- 197

55 اختلاج قلب کا مرض ---------------- 198

56 مشکلیں ٹل گئیں ---------------- 198

57 نظر رحمت برائے اولاد وشفاء ---------------- 199

58 جانوروں سے حسن سلوک وگفتگو ---------------- 201

59 دُعا کی مقبولیت ---------------- 204

60 جاہل پیروں اور فقیروں کی مذمت ---------------- 206

61 حقیقت قبر دیکھ کر نصیحت ---------------- 208

62 خوش قسمت ماں ---------------- 209

63 دستار مبارک کا فیض ---------------- 209

Marfat.com

64 دھریہ لاجواب ہوگیا ---------------------------- 210
65 مرزائی اپنے مقصد میں ناکام ---------------------- 211
66 رویائے صادقہ -------------------------------- 211
67 فاترالعقل قابل رحم --------------------------- 214
68 سچے جذبہ کا دل پراثر ------------------------- 215
69 فصل پنجم..........سیرت وکردار گوہر ----------- 216
70 حب الٰہی ------------------------------------- 218
71 عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -------------- 222
72 سخاوت وایثار -------------------------------- 229
73 اشاعت دین ---------------------------------- 233
74 عاجزی وانکساری ----------------------------- 236
75 احترام سادات -------------------------------- 239
76 علمائے کرام سے محبت ------------------------- 243
77 رفق ولطف ----------------------------------- 246
78 خدمت خلق ---------------------------------- 250
79 مہمان نوازی --------------------------------- 254
80 ظرافت وخوش طبعی --------------------------- 256
81 باب دوم..........باقیات صالحات گوہر 261
82 فصل اوّل..........اولاد امجاد گوہر ------------ 263
83 حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---- 265
84 حضرت پیر میاں محمد عبداللہ مدظلہ العالی ------------ 270
85 صاحبزادہ میاں ثناء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ------------ 273

Marfat.com

86 حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---------- 274
87 صاحبزادہ میاں محمد یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---------- 277
88 حضرت صاحبزادہ پیر میاں محمد یوسف مدظلہٗ العالی ---------- 277
89 فصل دوم.......... خلفاء گوہر ---------- 280
90 حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ----- 280
91 حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---------- 309
92 حضرت سید چن پیر شاہ مدظلہٗ العالی ---------- 312
93 حضرت سید حاجی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---------- 313
94 حضرت سائیں فضل دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---------- 314
95 حضرت مولانا سید عبدالشکور شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ---------- 314
96 چند معروف خدام کے اسماء ---------- 315
97 فصل سوم.......... باسعادت و باصفا مریدان گوہر 316
98 جناب چوہدری عبدالہادی ---------- 316
99 جناب راجہ عزیز اللہ ---------- 317
100 جناب بابو محمد حسین ---------- 317
101 جناب چوہدری اللہ داد ---------- 318
102 جناب حافظ سید غلام رسول شاہ ---------- 318
103 جناب حافظ محمد حسین ---------- 319
104 جناب مولانا سید علی اکبر شاہ ---------- 320
105 جناب مولانا محمد دین ---------- 321
106 جناب سید حسین شاہ ---------- 321
107 جناب سائیں حسین شاہ ---------- 322
108 جناب میاں مرزا ---------- 322

Marfat.com

109	جناب مولانا قاضی احمد خان	323
110	جناب مولانا محمد احمد خان	325
111	فصل چہارم..........مکتوبات بر مشتمل تعلیمات گوہر	326
112	باب سوم..........فرمودات گوہر	365
113	توحید اور محبت و معرفت الٰہی	367
114	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	381
115	ولایت و محبت اولیائے کرام	387
116	اخلاق کریمانہ	394
117	علم	397
118	عبادت	400
119	زہد و تقویٰ	405
120	توبہ	411
121	ذکر	414
122	حیاء	416
123	تصوف	418
124	صدق اور یقین کامل	424
125	تسلیم و رضا	427
126	معرفت نفس	431
127	ادب	434
128	فنا و بقا	436
129	وجد و سماع	439
130	حکمت و بصیرت کے متفرق گوہر	443

Marfat.com

میزانِ حروف

ایک ایثار پیشہ ریسرچ اسکالر

(چند باتیں صاحبِ کتاب کے بارے میں)

از قلم..........ملک محبوب الرسول قادری

صدر، کونسل آف جرائد اہل سنت پاکستان

علم، اخلاص، ایثار، سادگی، متانت، وقار، جہد مسلسل، خاندانی وجاہت، حسنِ عمل اور مشنری جذبہ اگر کسی ایک ذات میں بیک وقت دیکھنا مقصود ہوں تو دور جانے کی ضرورت نہیں گورنمنٹ زمیندار کالج گجرات میں شعبہ علوم اسلامیہ کے صدر نشیں پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ محمد آصف ہزاروی سے ملیے..........آپ کو 'گوہرِ مقصود' مل جائے گا...... ڈاکٹر صاحب سے میرا یارانہ بہت پرانا ہے وہ ہمارے خالص فکری ونظری دینی و تنظیمی ساتھی ہیں......زمانۂ طالب علمی میں فروغِ حب رسول ﷺ کے اسٹیج پر ان سے ملاقات ہوئی...... وہ ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ ہیں جس کی اسلام اور پاکستان کے لئے خدمات پر ایک زمانہ گواہ ہے یوں ان کی ملاقات سے قبل ہی ان کے خاندانی پس منظر سے ہمیں مکمل آگاہی و شناسائی تھی...... وہ نہایت ذہین، ملنسار، محنتی، خلیق اور شکیل طالب علم تھے نظم وضبط کی پاسداری، حصول علم کے شوق اور ذوقِ تخاطب نے انہیں تنظیمی وتحریکی زندگی میں قیادت کے منصب پر فائز کردیا...... وہ ایک بیدار مغز، معاملہ فہم اور زیرک سٹوڈنٹ لیڈر ثابت ہوئے دوسروں کے کام آنا، خیر خواہی کے خزانے تقسیم کرنا، اصلاحی گفتگو اور حکمت کے ذریعے مثبت فکری وعملی تبدیلی ان کا ہمیشہ سے معمول رہا۔ وہ بہت اچھی تقریر کرتے اور اس سے بھی اچھے مضامین لکھتے۔ اس زمانے میں وہ طلبہ کے بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے اور ملک کے قومی اخبارات، رسائل و جرائد اور چھوٹے چھوٹے کتابچوں کے ذریعے اپنی تحریریں وطن عزیز کے اطراف واکناف میں

Marfat.com

موجود اپنے قارئین تک پہنچاتے تھے۔ جوانی میں ان کے جواں جذبے ان کے عظیم ترین مشن' فروغ حب رسول ﷺ' کے لئے ایک موثر قوت ثابت ہوئے اور حب رسول ﷺ کی خوشبو سے وطن عزیز کی درس گاہوں کی فضائیں معطر ہونے لگیں۔ فاضل عربی کے امتحان میں وہ بورڈ میں فرسٹ آئے پھر انہوں نے بی اے کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی اور انہیں گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ سے گولڈ میڈل عطا کیا گیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات اس اعزاز کے ساتھ پاس کیا کہ پورے پنجاب میں فرسٹ آئے۔ وہ ایک قابلِ رشک طالب علم تھے۔ انہوں نے انجمن طلبۂ اسلام کے لئے ملک بھر کے دورے کئے طلبہ کو علم و عمل کے حسن سے آراستہ کرنے کے لئے بڑا بھرپور کردار ادا کیا۔ کامیاب صوبائی عہدیدار کی حیثیت سے ان کا دورِ قیادت ایک تاریخ بن گیا۔ وادیٔ علم کے اس عاشق زار نے اپنی عملی زندگی بھی فروغِ علم کے لئے وقف کر دی اور تعلیم کے شعبہ ہی سے وابستہ ہو گئے۔ گورنمنٹ شالیمار کالج لاہور اور مختلف اداروں میں تدریسی فرائض بطریق احسن نبھائے۔

ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی نے امریکہ اور برطانیہ سمیت دنیا کے مختلف ممالک کے دورے کئے وہاں قیام کیا اور اس قیام کے دوران انہوں نے تدریسی خدمات کے علاوہ گراں قدر تبلیغی کارنامے سرانجام دیئے۔

وہ معروف معنوں میں بھی ایک مستند عالم دین ہیں انہوں نے درس نظامی کی کتب اپنے عہد کے مقتدر اور معروف علماء سے پڑھیں۔ محترم ہزاروی صاحب کا خاندانی پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ وہ حضرت مناظر اسلام جانشین شیخ القرآن مولانا مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہٗ العالی کے فرزند ولخت جگر اور ان ہی کی تربیت کی بہترین ثمر ہیں جبکہ ان کے جد اعلیٰ شیخ القرآن حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہٗ اپنے عہد کے ایک بے مثل صوفی، مبلغ اسلام' بالغ نظر مفتی' باعمل جید عالم دین' عظیم روحانی پیشوا اور حقیقی معنوں میں اسلام کے مجاہد کبیر تھے انہوں نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

Marfat.com

ساتھ ان کے ذاتی مراسم تھے اور قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شانہ بشانہ مسلسل مصروفِ جہد رہے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شبانہ روز انتھک جدوجہد کر کے تحریک پاکستان کے ہراوّل دستہ میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ حضرت شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہٗ کی دعوت پر جولائی ۱۹۴۶ء میں حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وزیر آباد تشریف لائے اور تحریک پاکستان کے حوالہ سے منعقدہ جلسہ کو خطاب فرمایا اور یہ امر ہماری قومی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی بہت اچھے مقرر بھی ہیں انہیں اپنے سامعین کی ذہنی کیفیت کا ادراک ہو جاتا ہے اور وہ نفسیاتی حالات کو اپنی گرفت میں لے کر گفتگو کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے ان کی زبان میں تاثیر کی قوت رکھ چھوڑی ہے کئی خوش نصیبوں کو ان کے دستِ مبارک پر قبول اسلام کی عظیم نعمت نصیب ہوئی۔ اپنی نجی زندگی میں ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی بہت عمدہ اور نفیس انسان ہیں سنجیدگی، حسن اخلاق، مہمان نوازی، ہمدردی اور ایثار ان کی طبیعت کا خاصہ ہیں۔ ان کا مزاج بھی نہایت شگفتہ ہے اور مزاح بھی ان کے مزاج کا حصہ ہے۔ وہ رقیق القلب انسان ہیں۔ جھوٹ سے انہیں نفرت اور سچائی سے پیار ہے۔ حق گوئی تو گویا انہیں ورثہ میں ملی ہے حق بات ڈنکے کی چوٹ پر کہہ دینے کے قائل ہیں اور اسی نسخہ پر عامل ہیں۔ وہ تعلق داری نبھانے کے فن سے بھی خوب آشنا ہیں دھڑے کے پکے اور 'یک در گیر محکم گیر' کے اصول پر کاربند ہیں سچ یہ ہے کہ ڈاکٹر ہزاروی جیسے لوگ قوموں کے لئے کامیابی کی نوید اور ترقی کا استعارہ ہوتے ہیں ایسی شخصیات کی معاشرے میں پذیرائی ہونی چاہیئے تاکہ ہم من حیث القوم تنزل سے نکل کر ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں۔

ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی ایک ایثار پیشہ، مشکل پسند، کہنہ مشق اور مشنری ریسرچ اسکالر ہیں انہیں صلے اور ستائش کی تمنا نہیں وہ علم کے خوگر ہیں اب تک ان کے قلم سے نکلنے والی کتب میں سے چند یہ ہیں۔ تورات کی کتاب پیدائش کا قرآن حکیم کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ، حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی کی دینی و ملی

Marfat.com

خدمات' حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی'' کی عربی زبان و ادب میں خدمات' حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی عربی زبان و ادب میں خدمات' فیضان حضرت شیخ القرآن'' (سوانح حیات)' کرامات حضرت شیخ القرآن'' ' مناقب حضرت شیخ القرآن'' ' 1000 سوالات (ایف اے اسلامیات)' حضرت شیخ القرآن کا نعتیہ کلام' ائمہ اربعہ' سنت نماز جنازہ' مقالات ہزاروی' تذکرہ عارف ربانی وغیرہ۔

جبکہ بیسوں موضوعات پر ان کے سینکڑوں مضامین قومی پریس کی زینت بن چکے ہیں ان کا سب سے بڑا کارنامہ اوّل الذکر پی ایچ ڈی کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے اپنے علمی ذوق کے پیش نظر نہایت کٹھن مراحل طے کر کے مکمل کیا۔ وہ تقابل ادیان کے حوالے سے نہایت اہم معلومات رکھتے ہیں۔ پی ایچ ڈی میں ڈاکٹر ہزاروی کے مقالہ کا عنوان تھا ......''تورات کی کتاب پیدائش کا قرآن حکیم کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ'' یقیناً یہ مقالہ اپنی نوعیت کی ایک منفرد علمی و تحقیقی کاوش ہے جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری جاری کی گئی اور طلبہ کو ان کی نہج اور طریق پر حصول علم کا سفر طے کرنا چاہیئے تا کہ کامیابی ان کے قدم چومے اور منزل ان کا استقبال کرے۔

میں اپنے بہت پیارے بھائی ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی کے لئے دُعا گو ہوں کہ خداوند متعال مستقبل میں بھی قدم قدم پر ان کے لئے کامرانیوں کے دروازے کھولے اور وہ ملک وملت کے لئے مفید خدمات سرانجام دے سکیں۔ آمین۔

غبارِ راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

(چیئرمین) علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان
198/4 انوارِ رضا لائبریری جوہر آباد 41200
0321-9429027,0300-9429027

Marfat.com

پیش لفظ

الحمد لله رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر حلقه
محمد وعلی اله وصحبه واولیاء امته اجمعین امابعد

تہی دامن رہا نہ کوئی بھی ''فیضان گوہرؔ'' سے
پائی ہے اونچی شان میں نے شان گوہر سے
عبدالغفور ہزارویؒ ممبر پہ کہہ گئے
اسرار توحید کھلتے ہیں فرمان گوہر سے
جینڈر شریف ارض صاحب جمال ہے
اٹھتی ہیں کرنیں نور کی ذیشان گوہر سے

حضور قبلہ عالمؒ اویس العصرؒ رازدار حقیقت، واقف اسرار لامتناہی کاشف رموز احدیت، سلطان اخیار جہاں حضرت خواجہ خواجگان گوہر الدین احمد اویسی چشتی رحمتہ اللہ علیہ جینڈر شریف گجرات کے احوال حیات وفرمودات پر اس وقت تک تین کتب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں شیخ محمد حسین گجرات آپ کے ملفوظات کو لکھ کر محفوظ کرتے رہے دوران سفر حج حضرت صاحب کے ہمراہ بھی آپ کے ارشادات کو لکھتے رہے مگر لاپرواہی کی بناء پر یہ تحریریں گم ہوگئیں یوں حضرت صاحب کے ارشادات کا قیمتی ذخیرہ ضائع ہوگیا۔ آپ کے وصال فرمانے کے فوراً بعد مولانا سید حاجی علی اکبر شاہ موضع جماپور سیداں جنہوں

Marfat.com

نے زندگی کے اکثر ایام حضرت صاحب کے ہمراہ گزارے تھے آپ کی سوانح حیات ''گوہر منیر'' کے نام سے لکھی اس قلمی نسخہ کو میرے جد امجد شیخ القرآن استاذ العلماء والمشائخ ابوالحقائق حضرت پیر محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ کے خدمت اقدس میں برائے تصحیح پیش کیا۔ آپ نے اس قلمی نسخہ کا مطالعہ فرمایا اور متعدد مقامات پر اس کی درستگی فرمائی۔ بعد میں یہ نسخہ حضرت پیر طریقت خزینہ علم و عرفان مولانا غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ علیہ لالہ موسیٰ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے بھی جا بجا عبارت اور واقعات کو درست کیا لیکن فرمایا کہ یہ مسودہ کتابی روایات کے مطابق نہیں ہے عبارت میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ یہ قلمی نسخہ مولانا سید علی اکبر شاہ صاحب کی زندگی میں شائع نہ ہو سکا۔

۱۹۹۰ء میں شیخ محمد حسین (گجرات) نے ۱۰۸ صفحات پر مشتمل ایک مختصر سی کتاب بنام ''گوہر نایاب'' حضرت پیر میاں محمد عبداللہ اویسی مدظلہ العالی کی زیر نگرانی شائع کی چونکہ حضرت صاحب کے احوال پر یہ پہلی کتاب تھی لہٰذا جلد نایاب ہو گئی شیخ محمد حسین کی کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بنیادی طور پر علم شریعت سے ناواقف تھے اور کتاب لکھنے کے اصولوں سے بھی آشنا نہ تھے اس کتاب میں حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی مبارکہ کے واقعات کو بے ترتیب لکھا گیا ہے بعد کے واقعات پہلے اور پہلے کے واقعات بعد میں لکھے گئے۔ کئی خلاف عقل باتیں کتاب میں شامل کی گئی ہیں جن کا تذکرہ اس کتاب ''فیضان گوہر'' میں اپنے اپنے مقام پر کیا گیا ہے۔ شیخ محمد حسین کی کتاب گوہر نایاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس میں تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل حضرت صاحب کے فرمودات ہیں جو ہمارے لئے انتہائی اہم دستاویز ہے۔ انہی فرمودات کو پڑھ کر قاری کتاب حضرت صاحبؒ کے ظاہری و باطنی اور علمی و روحانی مقام کا اندازہ لگا سکتا ہے جبکہ عمل پیرا ہو کر دین و دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

قیام لاہور ۱۹۸۳ء تا ۲۰۰۰ء کے دوران میں نے متعدد بار کوشش کی کہ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اور جد امجد حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات لکھوں مگر اپنی کم علمی بے بضاعتی اور علمی تہی دامن کے سبب بزرگوں کی سیرت مقدسہ پر قلم اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ۹۱۔۱۹۹۰ء میں مجھے معلوم ہوا کہ جماپور سیداں ضلع گجرات کے مولانا سید علی اکبر شاہ جو وصال پا چکے ہیں ان کی کتاب بنام ''گوہر منیر'' قلمی نسخہ کی صورت میں موجود ہے چنانچہ ایک روز جماپور سیداں گیا اور وہاں اس قلمی کتاب کو دیکھا اور اہل خانہ کی اجازت سے مطالعہ کے لئے گھر لے آیا بغور مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کتاب کی بہت زیادہ اصلاح کی ضرورت ہے اس مسودہ کو از سر نو لکھ کر کتاب کو ظاہری و باطنی اوصاف و خصوصیات سے مزین کر کے اسے شائع کیا جائے اس خواہش کا اظہار حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کے خاندان کے افراد سے کیا تو انہوں نے کہا ہم اس کتاب کو اسی حالت میں شائع کرنا چاہتے ہیں آپ اس کی ترتیب' واقعات' موضوعات کو تبدیل کئے بغیر عبارت کی اصلاح کر دیں مجھے اس بات سے اتفاق نہیں تھا کیونکہ اس کتاب میں متعدد ایسے واقعات لکھے ہوئے ہیں جن کا حضرت صاحب ؒ کی سیرت سے دور کا بھی واسطہ نہیں بہت سی ایسی باتیں موجود ہیں جن سے حضرت صاحبؒ کے علمی و روحانی مقام وعظمت پر حرف آتا ہے البتہ یہ مسودہ حضرت صاحب کی سیرت و احوال کے بارے میں بنیادی ماخذ ضرور ہے کیونکہ حضرت سید علی اکبر شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے آنکھوں دیکھے واقعات بھی نقل کئے ہیں۔ ۱۹۹۶ء میں آستانہ عالیہ جینڈر شریف میں حضرت صاحبؒ کے سالانہ عرس مبارک کی ختم شریف کی محفل میں دوران تقریر راقم الحروف نے اس قلمی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے واقعات بیان کئے تو حضرت صاحب سے عقیدت رکھنے والے کئی علماء اور حاضرین نے مجھ سے رابطہ کیا اور اس کتاب کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔ میں نے اس قلمی نسخہ کے کچھ حصے فوٹو کاپی کی صورت میں اپنے پاس محفوظ کر لیے تھے۔

Marfat.com

اکتوبر ۲۰۰۰ء کو راقم الحروف امریکہ چلا گیا اور ورجینیا میں قیام پذیر ہوا کچھ عرصہ کے بعد حضرت پیر میاں محمد عبداللہ اویسی مدظلہٗ العالی کے بڑے صاحبزادے حضرت میاں ارشد محمود صاحب سے ٹیلی فون پر رابطہ ہوا جو نیویارک میں رہتے تھے میں ایک ضروری کام سے نیویارک آیا تو آپ سے ملاقات ہوئی یہ پہلی ملاقات آنے والی ملاقاتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی اکثر آپ کے پاس آنا جانا اور فون پر رابطہ رہا۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں تیسری بار امریکہ گیا تو آپ کے ہاں عرصہ چار ماہ تک قیام پذیر رہا۔

حضرت پیر میاں ارشد محمود صاحب حضرت قبلہ عالمؒ کے وصال سے چند روز قبل جنوری ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش پر حضرت صاحبؒ نے شدید علیل ہونے کے باوجود خوشی کا اظہار فرمایا تھا۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم جینڈر شریف، مڈل کا امتحان بہاولنگر سے جبکہ میٹرک کا امتحان بھاگووال سے امتیازی نمبروں میں پاس کیا پھر گورنمنٹ زمیندار کالج گجرات سے ایف ایس سی، بی ایس سی تک تعلیم حاصل کی۔ آپ انتہائی جہاں دیدہ شخصیت کے مالک ہیں پوری زندگی مختلف ممالک کے دوروں میں گزری آپ ترکی، یونان، سپین، فرانس، جرمنی، ہالینڈ اور کینیڈا میں رہائش پذیر رہے پھر ۱۹۸۴ء سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں رشتہ ازدواج سے منسلک ہو گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادیوں کے علاوہ ایک بیٹے میاں عزیز ارشد سے نوازا ہے آپ کئی ایک اوصاف مثلاً فراخدلی، خدمت خلق اور ایثار و سخاوت، مہمان نوازی سے متصف ہیں۔ جب میں آپ کے ہاں مقیم تھا تو اکثر حضرت صاحبؒ کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی اور اس کی کو شدت سے محسوس کیا کہ ابھی تک حضرت صاحبؒ کی کامل اور جامع سوانح حیات نہیں لکھی گئی پھر یہ ذمہ داری مجھ پر ڈالی کہ اس سلسلہ میں کام کیا جائے۔

سال ۲۰۰۶ء کے آخر میں امریکہ جانے سے چند روز قبل ایک کام کے سلسلہ

Marfat.com

میں لاہور میں محترم ملک محبوب الرسول قادری صاحب سے اسلامک میڈیا آفس میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے مولوی شاہد جمیل اویسی سیالکوٹی کی ایک کتاب ''اسرار گوہر'' دی کتاب کے ظاہری حسن اور فہرست دیکھ کر خوشی ہوئی لیکن جب مطالعہ کیا تو خوشی افسوس میں تبدیل ہوگئی ''اسرار گوہر'' سابقہ لکھی گئی دونوں کتب ''گوہر نایاب'' اور ''گوہر منیر'' کا خلاصہ ہے تمام واقعات اور فرمودات انہی دونوں کتب سے نقل کئے گئے لیکن اصول تحقیق کی دھجیاں یوں اڑائی گئی ہیں کہ کسی ایک مقام پر بھی ان واقعات کو نقل کرتے ہوئے ان کتب کا حوالہ نہیں دیا اس خیال کے پیش نظر کہ ''گوہر نایاب'' ناپید ہو چکی ہے اور ''گوہر منیر'' کو شہرت نہ مل سکی لہٰذا کتاب کو پڑھنے والا میری تحقیق اور کاوشوں کی داد دے گا۔ دوسروں کے واقعات کو مستند ثابت کرنے کیلئے راوی کے طور پر میرے جد امجد حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزارویؒ کا نام لکھا ہے اس کی وضاحت ''فیضان گوہر'' میں مختلف مقامات پر کی گئی ہے۔ تقریباً پچیس مقامات پر حضرت شیخ القرآنؒ کا نام لکھا ہے صرف ایک مقام کے علاوہ باقی تمام جگہوں پر پورا نام بھی نہیں لکھا صرف علّامہ عبدالغفور ہزاروی لکھا ہے۔ تمام علماء اور عوام وخواص جانتے ہیں کہ حضرت شیخ القرآنؒ کے نام کے ساتھ جو ''محمد'' نہ لکھتا یا نہ پکارتا آپ اس کی خوب سرزش کرتے متعدد بار ایسا ہوا کہ اشتہار میں جو محمد عبدالغفور ہزاروی نہ لکھتا صرف عبدالغفور ہزاروی لکھتا تو آپ اس جلسہ میں شرکت نہ کرتے اگر اسٹیج سیکرٹری نام کے ساتھ محمد نہ پکارتا تو اسے ڈانٹ دیتے اور فرماتے میرے ماں باپ نے میرا نام 'محمد عبدالغفور ہزاروی' رکھا ہے سرکار دو عالم ﷺ کے نام سے میرے نام کو الگ نہ کرو آپ کو نبی علیہ السلام کے مبارک نام سے جو محبت تھی اس پر سینکڑوں صفحات لکھے جا سکتے ہیں آپ کئی کئی گھنٹے اس مبارک نام پر خطاب فرمایا کرتے تھے۔

''اسرار گوہر'' کتاب بھی بے ترتیبی کا شکار ہوگئی پہلے ۶۰ صفحات پر تصوف کے حوالے سے مقالہ لکھا گیا ہے یہ مقالہ علمی نوعیت سے کتنا جاندار ہے قاری خود پڑھ کر

Marfat.com

اندازہ لگا سکتا ہے اس موضوع پر درجنوں مستند کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں دوسرے حصہ میں حضرت صاحب کے فرمودات اور تیسرے حصہ میں سوانح حیات لکھی گئی ہے اصول تصنیف و تالیف کے مطابق سوانح حیات پہلے اور ملفوظات و فرمودات بعد میں لکھے جاتے ہیں۔

۲۰۰۷ء کے آغاز پر حضرت میاں ارشد محمود صاحب پاکستان تشریف لائے آپ کے ہمراہ دوبار ضلع گجرات میں مزارات انبیاء کرام پر حاضری کا موقع ملا اور اس دوران کتاب لکھنے سے متعلق صلاح ومشورے جاری رہے چنانچہ پروگرام کے مطابق ۲۱ اپریل ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر حضرت سیدنا موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار مبارک موضع ٹگجراں ضلع گجرات میں ایک اجلاس ہوا جس میں حضرت میاں ارشد محمود صاحب کے علاوہ حاجی محمد اسلم صاحب حاجیوالا' قاضی محمد افضل صاحب بھاگووال' چوہدری محمد افضل صاحب ٹگجراں' چوہدری عبدالنبی صاحب بوڑہ شریف' حافظ محمد عارف صاحب جینڈر شریف' ڈاکٹر محمد ارشد صاحب بھاگووال کے علاوہ راقم الحروف شریک ہوئے۔ مزار اقدس پر حاضری اور ختم شریف پڑھنے کے بعد کتاب پر تفصیلی گفتگو کی گئی متعدد معاملات طے کیے گئے۔ حضرت میاں ارشد محمود صاحب نے فرمایا کہ کتاب کے اخراجات میں برداشت کروں گا۔ نام کے حوالے سے احباب نے چند تجاویز دیں آخر میں راقم الحروف نے ''فیضانِ گوہر'' نام تجویز کیا سب نے اس کی تائید کی راقم الحروف کے ذہن میں نام کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جب میں اپنے جد امجد حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات لکھ رہا تھا تو حضرت شیخ القرآن ؒ کے برادر اصغر حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی رحمتہ اللہ علیہ (۱۹۱۴ء تا ۱۹۷۸ء) جو راقم الحروف کے نانا جان بھی ہیں کی ایک تحریر نظر سے گذری جس میں لکھا تھا کہ حضرت شیخ القرآن ؒ کی سوانح حیات لکھی جائے تو میری خواہش ہے کہ اس کا نام ''فیضان شیخ القرآن'' رکھا جائے چنانچہ راقم الحروف نے اس کتاب کا نام فیضان شیخ القرآن رکھا حضرت مولانا ابوالمعانی محمد غلام

Marfat.com

ربانی رحمتہ اللہ علیہ انتہائی درجہ کے متقی و پارسا بزرگ تھے میں نے آپ کی سوانح حیات ""تذکرہ عارف ربانی"" کے نام سے لکھی اور شائع کی ہے حضرت شیخ القرآنؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرا بھائی ولی کامل ہے حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ گوہرالدین احمد رحمتہ اللہ علیہ سے بھی بے حد عقیدت تھی جینڈر شریف بھی حاضری دیتے رہے اسی مناسبت سے اس کتاب کا نام "فیضانِ گوہر" رکھا۔

حضرت پیر میاں محمد عبداللہ اویسی مدظلہٗ العالیٰ نے کتاب لکھنے کی خصوصی اجازت عنایت فرمائی آپ کی خواہش کے مطابق حضرت صاحب کی تعلیمات پر مشتمل مکتوبات جو مولانا قاضی احمد خاں بھاگووال نے مولوی احمد خان بتول گنج انڈیا کو لکھے کتاب ہذا میں شامل کئے جا رہے ہیں حضرت صاحبزادہ میاں ارشد محمود صاحب نے مجھے فرمایا کہ چونکہ میاں صاحب (حضرت پیر میاں محمد عبداللہ اویسی مدظلہٗ العالیٰ) نے آپ کو کتاب لکھنے کی خصوصی اجازت دی ہے میرا یقین ہے جس کام کے کرنے کی اجازت میاں صاحب دیتے ہیں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی لہٰذا آپ لکھنے کا کام شروع کر دیں چنانچہ ۲۵ اپریل ۲۰۰۷ء کو آغاز کیا گیا شروع میں یہ ارادہ تھا کہ کتاب دو سو صفحات پر مشتمل ہو مگر جوں جوں بغیر کسی رکاوٹ کے مسودہ تیار ہوتا گیا صفحات کی تعداد بڑھتی گئی حسن اتفاق کہ ایک ماہ بعد کالج میں گرمیوں کی تعطیلات بھی ہونے والی تھیں لہٰذا انہی تعطیلات کے دوران ہی کام مکمل کرنا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کے فضل و کرم' والد گرامی قدر جانشین شیخ القرآن حضرت پیر مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہٗ العالی زیب آستانہ عالیہ چشتیہ غوثیہ مہر آباد شریف وزیر آباد و بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل اور دن رات کی جدوجہد کے بعد ایک جامع سوانح حیات جولائی ۲۰۰۷ء میں لکھی جا چکی تھی میری اس کتاب کا بنیادی ماخذ حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کی کتاب گوہر منیر ہی ہے البتہ جہاں جہاں دیگر کتب سے واقعات نقل کئے ہیں وہاں ان کا تذکرہ کر دیا ہے۔ مسودہ کی تیاری کے لئے حضرت

Marfat.com

پیر میاں حبیب اللہ اویسی رحمتہ اللہ علیہ سے رابطہ رہا آپ نے کئی ایک واقعات کی تصحیح فرمائی کئی کئی گھنٹے گفتگو فرماتے اور میں ان کی باتیں تحریر کرتا رہا آپ کے وصال سے چند روز قبل بھی ملاقات کے لئے جینڈر شریف حاضر ہوا کم وبیش دو گھنٹے تک ملاقات جاری رہی کتاب کے حوالے سے بہت مسرور تھے ایک روز سابقہ کتب کی اغلاط پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہزاروی صاحب جس طرح آپ کتاب لکھ رہے ہیں جب یہ چھپ کر آجائے گی میں اعلان کروں گا کہ تینوں کتابیں ''گوہر نایاب''، ''گوہر منیر'' اور ''اسرار گوہر'' ہماری طرف سے منسوخ ہیں۔ حضرت میاں حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں کتاب ہذا کا دوسرا اور تیسرا باب لکھا جا چکا تھا باب اول لکھنے کے دوران ہی مجھے آپ کے وصال کی خبر ملی اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین)۔

کتاب کی تصنیف کے دوران امریکہ سے صاحبزادہ میاں ارشد محمود صاحب نے بذریعہ ٹیلی فون مسلسل رابطہ رکھا اور رہنمائی فرماتے رہے۔ کتاب کی کمپوزنگ اور طباعت کے لئے محترم ملک محبوب الرسول قادری اسلامک میڈیا سنٹر لاہور سے رابطہ کیا اس وقت جب کتاب کا پیش لفظ لکھ رہا ہوں کتاب کمپوز ہو چکی ہے اور پروف ریڈنگ کا کام جاری ہے دوران تصنیف حضرت صاحبؒ سے متعلق مناقب قطعہ تاریخ وصال اور قطعہ تاریخ طباعت کتاب کے لئے مختلف شعراء کرام سے رابطہ کیا خصوصی طور پر محترم جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسن ابدال' حضرت صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی مونیاں ٹھیکریاں گجرات' محترم جناب سید محمد عارف مہجور رضوی گجرات' محترم جناب محمد طاہر وزیر آبادی نے تعاون کیا اور خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے بروقت مناقب لکھ دیں جنہیں شامل اشاعت کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کار خیر کی جزا عطا فرمائے (آمین)۔ شعراء کرام کے کلام سے جہاں حضرت صاحب کے مقام و مرتبہ کا پتہ چلتا ہے وہاں حضرت صاحبؒ سے ان کی

Marfat.com

عقیدت و محبت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں یہاں حضرت صاحبزادہ میاں محمد ارشد صاحب' محترم ملک محبوب الرسول قادری' حاجی ظفر اقبال کشمیر بیکری لاہور' پروفیسر خالد بشیر گجرات اور حافظ محمد عارف جینڈر شریف' ڈاکٹر محمد ارشد بھاگووال کا شکریہ ادا نہ کروں جن کے تعاون اور دلچسپی سے یہ کتاب پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

اولیائے کرام کی بعد از وصال حیات میں کوئی شک و شبہ نہیں مگر عام دیدار کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لہٰذا ان کے فکری و نظری فیض مقدسہ کو لوگوں کے اندر عام کرنے کے لئے بزرگوں کے تذکرے لکھے جاتے ہیں تاکہ لوگ انہیں پڑھ کر ان کے مقام و مرتبہ سے آشنا ہوں اور عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو صراط مستقیم پر گامزن رکھیں علاوہ ازیں کسی مرد کامل کی سوانح حیات لکھنے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی حد تک ان کے مشن کو زندہ اور جاری و ساری رکھنے کی کوشش کی جائے تاکہ عارف کامل کی سیرت مقدسہ سے درخشندہ سبق حاصل کیا جائے کیونکہ ان کی سیرتوں میں ایک سبق نہیں ہزاروں لاکھوں سبق پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگوں کی سوانح نگاری ایک مشکل کام ہے مجھے کھلے دل سے اعتراف ہے کہ میں حضرت قبلہ عالم جیسی شخصیت کی سیرت پر قلم اٹھانے کے قابل نہیں ہوں مگر بزرگوں کی رحمت بے کس نواز نے بندہ پروری کی خاندانی رسم کے مطابق اس عاجز ناچیز کو اس شرف سے نوازا ہے۔

تلسی بانہہ اصیل کی جو بھولے سے چھو جائے
آپ نبھاوے عمر بھر اور بیٹوں سے کہہ جائے

''فیضان گوہر'' زیور طباعت سے مزین ہونے کے بعد آپ کے ہاتھوں میں آئے گی میں اپنی کوشش میں کسی حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ قارئین کرام کا کام ہے۔

Marfat.com

احب الصالحین ولست منھم
لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس عاجز کی سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کو سیرت مقدسہ کے پاکیزہ اخلاق و عادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ راقم الحروف کی بخشش کا بہانہ بن جائے (امین) محترم محمد طاہر وزیر آبادی کے اشعار سے پیش لفظ کا آغاز کیا اُنہی کے اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

فیضان گوہرؔ عرق عقیدت سے رقم ہے
نظر جمال چاہیئے حرف اوراق پر

والسلام

ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی
ہزاروی ہاؤس علامہ ہزاروی روڈ
مہر آباد شریف وزیر آباد گوجرانوالہ
0300-6256500,055-6608882

۱۷ اگست ۲۰۰۷ء جمعتہ المبارک
۳ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ
بعد نماز عصر

Marfat.com

باب اوّل

سوانح گوہر

Marfat.com

فصل اوّل

حیات گوہر

فصل دوم

سفر سعادت گوہر

فصل سوم

وصال گوہر

فصل چہارم

عظمت وکرامت کے متفرق گوہر

فصل پنجم

سیرت وکردار گوہر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله الذی خلق الانسان وعلمه البیان والصلوة والسلام علی أفضل من اوتي الحکمة والتبیان وعلی الہٖ واصحابه ومن اتبعهم بإحسان۔ امابعد!

حمد و نعت

وہ ذاتِ احد و صمد جس کا کلام الحمدللہ کے توصیفی جملے سے شروع ہوتا ہے جملہ محاسن و مکارم ممکنہ و غیر ممکنہ کی حامل ذات اقدس، تمام موجودات جس کے لطف و کرم کی نگاہ کے منتظر، بادشاہی کی تعریف صرف اسی کو زیبا ہے کہ زمین و افلاک اسی کے ہیں اور وہ قادر مطلق ہر شے پر محیط ہے۔ تبارك الله احسن الخالقین ورب العالمین

"اللہ بہت برکتوں والا سب سے اچھا خالق ہے اور دونوں جہانوں کو پالنے والا ہے"۔ اس کی ثنا کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ:

لأاحصي ثناء علیك أنت کما أثنیت علی نفسك

میں تیری ثنا نہیں کرسکتا تو ایسا ہے جیسا کہ خود اپنی ثنا کرسکتا ہے۔

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیس خلوت شبہائے من
اے کریم و کار سازِ بے نیاز
دائم الاحساں شہِ بندہ نواز

Marfat.com

اے بیادت نالہ مرغ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر
اے کہ نامت راحت جان و دلم
اے کہ فضل تو کفیل مشکلم
ہرکہ دو عالم بندہ اکرام تو
صدچوں جان من فدائے نام تو
ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ ''اِنی غفور'' می زنی
اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

محبوب خدا، شفیع روز جزا، عمیم الجودوالعطاء، مطلوب رب الارض والسماء، راز دار روز مشیت، صاحب التاج والمعراج، شافع یوم النشور، مخزن اسرار، منبع انوار، مصدق حدیث لولاک، قاسم کوثر و سلسبیل، مقصودو جودعالم، مظہر کمالات الٰہی، شہبازکون و مکاں، آئینۂ جمال کبریا، شہنشاہ ملکوت جاوداں، بحرحقیقت عرفاں، جلوۂ حق نما، صاحب ھل اتیٰ، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ اجمعین کی صفت وثنا غالب نے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر چھوڑی کہ وہی ان کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے ولا ہے اور وہی آپ کی شان وعظمت کے مطابق صحیح توصیف کرسکتا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ است

Marfat.com

قرآنی آیات واحادیث مبارکہ

محمدرسول اللہ (القرآن الکریم:-۴۸:۲۹) الم نشرح لك صدرك (القرآن الکریم:-۹۴:۱) ورفعنالك ذكرك (القرآن الکریم:-۹۴:۴) ولسوف يعطيك ربك فترضى (القرآن الکریم:-۹۳:۵) انااعطينك الكوثر (القرآن الکریم:-۱۰۸:۱) لقد كان لكم فى رسول اللّٰه اسوة حسنة (القرآن الکریم:-۳۳:۲۱) وما ارسلنك الارحمة للعلمين (القرآن الکریم:-۲۱:۱۰۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی عظمت وشان کا اظہار اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت وحکم سے ہے کیونکہ آپ اذن اوروحی کے بغیر کلام نہیں فرماتے:

أناحبيب الله ولافخر (مشکوۃ) أناقائدالمرسلين ولافخر (مشکوۃ) أناخاتم النبين لانبى بعدى (ترمذی) أناقاسم والله يعطى (متفق علیہ) أنارحمة مهداة (مشکوۃ) أنافرطهم على الحوض (مسلم) أنااول شفيع فى الجنة (مسلم)

مصطفٰے نور جناب امرکن
آفتاب برج علم من لدُن
معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب
بادشاہ عرشیان و فرشیاں
جلوہ گاہِ آفتاب کن فکاں
راحت دل قامت زیبائے او
ہر دو عالم و الہ و شیدائے او
جان اسماعیل برردیش فدا
از دعا گویاں خلیل مجتبےٰ

Marfat.com

گشت موسیٰ در طویٰ جویان او
ہست عیسیٰ ازھوا خواہان او
بندگانش حور و غلمان و ملک
چاکرانش سبز پوشانِ فلک
(اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ)

مقام اولیائے عظام قرآن وحدیث کی روشنی میں:

(۱) الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ. (القرآن الکریم:۔۱۰:۶۲ تا ۶۴)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جوایمان لائے اور پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(۲) فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء والصٰلحین وحسن اولئک رفیقا (القرآن الکریم:۔۴:۶۹)

اسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہدا اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(۳) ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (القرآن الکریم:۔۴۱:۳۰)

بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

Marfat.com

(۴) واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدٰوة والعشى يريدون وجهه ولاتعد عينك عنهم.

(القرآن الکریم:-۱۸:۲۸)

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

(۵) من المومنين رجال صدقوا ماعاهدوا اللّٰه عليه. (القرآن الکریم:-۳۳:۲۳)

مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔

(۶) ان عبادى ليس لك عليهم سلطن وكفى بربك وكيلا. (القرآن الکریم:-۱۷:۶۵)

بے شک جو میرے بندے ہیں اُن پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے۔

(۷) ولقد كتبنا فى الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادى الصالحون. (القرآن الکریم:-۲۱:۱۰۵)

اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

(۸) وامامن خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوٰى فان الجنة هى الماوٰى. (القرآن الکریم:-۷۹:۴۰،۴۱)

اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔

(۹) لايحزنهم الفزع الاكبر وتتلقهم الملئكة هذا يومكم الذى كنتم توعدون. (القرآن الکریم:-۲۱:۱۰۳)

Marfat.com

انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کے لئے آئیں گے کہیں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔

(۱۰) یایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی.

(القرآن الکریم:-۸۹:۲۷تا۳۰)

اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

(۱۱) یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین.

(القرآن الکریم:-۹:۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

احادیثِ مبارک

(۱) فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن من عبادالله من لو اقسم علی الله لأبره. (صحیح بخاری)

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ انکی قسم پوری فرمادیتا ہے۔

(۲) رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الأنبئکم بخیارکم؟ قالوا بلی یارسول الله قال خیارکم الذین اذارؤا ذکر الله عزوجل. (سنن ابن ماجه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں تمہارے اچھے افراد کے متعلق نہ بتادوں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں (یعنی ارشادفرمائیے) آپ نے ارشاد فرمایاتم میں اچھے وہ ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی اللہ یادآ جائے۔

(۳) إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لايزال طائفة من أمتي على الحق منصورين لايضرهم من خالفهم حتى يأتي امر الله عزوجل (سنن ابن ماجه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا میری امت کاایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا کسی کی مخالفت انہیں نقصان نہ دے گی انہیں کسی کی مخالفت اورضرر کی پرواہ نہیں ہوگی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

(۴) إن الله قال من عادى لي ولياً فقد آذنته بالحرب وماتقرب الي عبدی بشيء أحب إلي مماافترضت عليه ولايزال عبدی يتقرب إلي بالنوافل حتى أحببته فكنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصربه ويده التي يبطش بهاورجله التي يمشي بها.

(صحيح بخاری)

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتاہے جومیرے ولی کے ساتھ عداوت رکھتاہے میری طرف سے اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے میرابندہ میراقرب میری فرض کی ہوئی عبادت سے بڑھ کرکسی شے کے ذریعے حاصل نہیں کرسکتامیرابندہ نفل کے ذریعے میرے قریب ہوجاتاہے یہاں تک کہ وہ میرامحبوب بن جاتاہےتوجب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتاہوں تومیں اس کے کان بن جاتاہوں جس سے وہ سنتاہے اس کی آنکھ ہوجاتاہوں جس سے وہ دیکھتاہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتاہے اس کے پاؤں بن جاتاہوں جس سے وہ چلتاہے۔

Marfat.com

(٥) إذا أحب الله العبد نادی جبرئیل إن الله یحب فلاناً فأحبه فیحبه جبرئیل فینادی جبرئیل فی اهل اسماء ان الله یحب فلاناً فاحبوه فیحبه أهل السماء ثم یوضع له القبول في الأرض. (صحیح بخاری)

جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے بلاشبہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر پس جبرئیل اس سے محبت کرتا ہے پھر جبرئیل آسمان والوں سے کہتا ہے بے شک اللہ نے فلاں کو اپنا محبوب بنالیا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (یعنی زمین والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں)۔

(٦) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن من عباد الله لأناسا ماهم بأنبیاء ولا شهداء یغبطهم الأنبیاء والشهداء یوم القیامة بمکانهم من الله قالوا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم تخبرنا من هم؟ قال هم قوم تحابوا بروح الله. (مشکوة المصابیح)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ انبیاء ہوں گے نہ شہید (لیکن اس کے باوجود) انبیاء اور شہدا۔ ان کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ دیکھ کر قیامت کے دن رشک کریں گے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خبر دیں وہ کون ہوں گے فرمایا یہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی رحمت کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کی۔

(٧) الأبدال من هذه الأمة ثلاثون مثل إبراهيم

الخليل عليه السلام كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلًا (مسند احمد)
اس امت سے تیس ابدال حضرت ابراہیم کی طرح ہوں گے جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرا بدل دے گا۔

(۸) عن عمرو بن الجموح يقول إنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل إن أوليائي من عبادی و أحبائي من خلقي الذين يذكرون بذكری واذكر بذكرهم. (مسنداحمد)
عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے اولیاء میرے (خاص) بندے ہیں اور میری مخلوق میں سے وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

(۹) هم القوم لايشقي بهم جليسهم (مشكوة)
ان کی ہم نشینی اختیار کرنے والا بد بخت نہ ہوگا۔

(۱۰) عن أنس رضی الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حديث طويل وما أقبل عبد على الله بقلبه إلا جعل الله قلوب المومنين تنقاد اليه بالود و الرحمة و كان الله تعالى بكل خير إليه أسرع .(ترمذی)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے قلوب کو اس کی طرف مہربانی اور محبت سے متوجہ و مطیع

Marfat.com

کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر طرح کی خبر جلدی سے اس کی طرف پہنچاتا ہے۔

(۱۱) قلت یارسول الله صلی الله علیه وسلم ای أشدالناس بلاء'قال الأنبیاثم الصالحون ثم الأمثل فالأمثل. (ابن ماجه)

راوی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ مبتلائے آزمائش کون ہوئے فرمایا انبیائے کرام پھر نیک لوگ پھر بزرگ پھر بزرگ۔

فضلِ خدا کا نام ہے فیضانِ اولیاء
فرمانِ کردگار ہے فرمانِ اولیاء
وہ جانتے ہیں کیفیتِ بادہ الست
جو پی چکے ہیں ساغرِ عرفان اولیاء
ہے بخششِ خدا کرم اولیاء کا نام
ظلِ خدا ہے سایۂ دامان اولیاء
محبوب اور محبّ میں یہاں تفرقہ نہیں
واللہ اولیاء ہیں محبان اولیاء
اے زاھد فسردہ اگرشوق خلد ہے
آ دیکھ لے بہار گلستان اولیاء
ہر دل میں ان کے نور کی پھیلی ہے روشنی
وارث علی ہیں شمعِ شبستانِ اولیاء
شاہی کی جستجو نہ تجمل کی آرزو
بیدم ہے اک غلام غلامان اولیاء

(حضرت بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

حضرتِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی یہ کہ ''اللہ تعالیٰ روئے

Marfat.com

زمین کو بلاسبب قائم نہیں رکھتا پس وہ ہرگز اس امت کو بھی بغیر ولی کے نہیں رکھتا'' پہلے زمانہ میں بھی بزرگان دین گزرے اب بھی موجود ہیں اور قیامت تک تشریف لاتے رہیں گے۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: بدلاء أمتي أربعون اثنا عشر في العراق وثمانية وعشرون في الشام (میری امت کے ابدال چالیس ہیں جن میں سے بارہ عراق میں اور اٹھائیس شام میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ایک مشرقی حصہ عراق اور دوسرا مغربی حصہ شام یعنی مشرقی ومغربی علاقوں میں ابدال موجود ہیں اللہ تعالیٰ نے انہی بزرگان دین کو کائنات کا انتظام سونپا ہے ان کو رجال الغیب بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور بعض معاملات میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج بھی ہیں۔اخیار کی تعداد تین سو ہے انہی میں چالیس ابدال' سات ابرار' چار اوتاد اور تین نقباء شامل ہیں۔ولایت کی دو قسمیں ہیں ایک کسبی دوسری وھبی ایک وہ گروہ ہے جو علم شریعت حاصل کر کے زہد' عبادت اور ریاضت کی منزل طے کرنے کے بعد اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ رب العزت کی طرف سے علم لدنی اور ولایت کا اعلیٰ مقام نصیب ہوتا ہے انہی اسرار غیبی کے خزانوں' معرفت کے رموز جاننے والوں' طریقت کے سالکوں' وجدانی بھیدوں سے آگاہ' اولیائے ربانی کے پیشواؤں' علماء و مشائخ کے راہنماؤں میں سے ایک مرد کامل موضع جیندڑ شریف میں محو استراحت ہیں میری مراد ہے

مخزن شہود الٰہی 'گوہر اسرار لامتناہی' محرم راز حقیقت نبوت' کاشف رموز احدیت' آفتاب انوار فردانیت' اویس زماں' سلطان اخیار جہاں' خواجہ خواجگان' مرد کامل حضرت خواجہ گوہر الدین احمد قدس سرہ العزیز

لجۂ بحر احدیت دلش
صورت کثرت صدف حاصلش
باشد از آن لجہ نا قعر یاب
قبہ نہ توی فلک یک حباب

Marfat.com

(ان کا دل احدیت کے سمندر کی گہرائی ہے کثرت کی صورت تو ساحل کی سیپوں کی طرح ہیں۔ اس بحراحدیت کی اتھاہ گہرائی کا حباب تو نوتہوں والے آسمان کے قبہ کی مانند ہے)۔

پیر خرد پرور عرفان پناہ
دوختہ از ترک دوعالم کلاہ
سیرت میمونش بدین سروری
نسخۂ دیباچۂ پیغمبری

(وہ ایسے پیر ہیں جو سراپا معرفت ہیں دونوں جہان ترک کر کے انہوں نے کلاہ درویشی تیار کی ہے اس روحانی سرداری میں آپ کی مبارک سیرت دیباچۂ پیغمبری کا ایک نسخہ ہے)۔

☆............☆............☆............☆

Marfat.com

فصل اوّل

حیات گوہر

موضع جیندڑ شریف

ضلع گجرات میں انبیائے کرام' اولیائے عظام اور علماء ومشائخ کے مزارات جابجا موجود ہیں یہ ضلع قدیم ترین تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے اس ضلع میں تین بڑے دریا۔ چناب' جہلم' توی کے علاوہ کئی ایک برساتی نالے گزرتے ہیں بہادری کے تین بڑے اعزاز نشان حیدر بھی اس ضلع کے حصہ میں آئے یہاں انبیائے کرام کے مزارات کے علاوہ تقریباً سو کے قریب نوگز لمبے مزارات جبکہ بزرگان دین میں سے حضرت شاہدولہ' حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف' حضرت سائیں کرم الٰہی' اولیائے بڑیلہ شریف' اولیائے نوشہ گنج' اولیائے چکوڑی شریف' ڈھوڈا شریف' چک سادہ شریف' پیر سید ولایت شاہ' ضرت شاہ حسین ملتانی' حافظ سخی محمد حیات اور سید حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مزارات موجود ہیں۔

موضع جیندڑ شریف گجرات شہر سے سولہ میل شمال مشرق کی جانب اور جلال پور جٹاں سے آٹھ میل شمال مغرب کی طرف جلال پور جٹاں سے کڑیانوالہ کی طرف جانے والی سڑک پر جنوب کی سمت پر لب سڑک واقع ہے جیندڑ شریف سے کڑیانوالہ تک فاصلہ تقریباً دو میل ہے۔

اس گاؤں کی آبادی تقریباً چار ہزار نفوس پر مشتمل ہے گاؤں میں ایک پرائمری سکول جبکہ چار مساجد ہیں یہاں زیادہ تر گجر قوم آباد ہے پیشہ کے اعتبار سے لوگ زراعت سے منسلک ہیں اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے لئے اکثر نوجوان گجرات کا رخ کرتے ہیں کئی گھرانوں کے نوجوان دنیا کے مختلف ممالک میں بھی روزگار کے سلسلہ

Marfat.com

میں مقیم ہیں۔ جینڈڑ شریف کا قبرستان گاؤں سے متصل ہے جہاں مغربی جانب حضرت خواجہ گوہرالدین احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روضۂ اطہر اپنی آب وتاب سے مرجع خلائق ہے۔

آباؤاجداد

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق گجر خاندان سے ہے آٹھویں صدی عیسوی میں ایک حکمران راؤ کبیر تھا جس کے بیٹے کا نام ''جی دھررائے'' تھا جی دھر کے لغوی معنی بہادر اور شجاع کے ہیں بعد میں جی دھر کو جینڈڑ پکارا جانے لگا آئین اکبری میں ابوالفضل نے بھی اس کا تلفظ جینڈڑ ہی لکھا ہے اس راجے کی اولاد نے شہر لودراں اور لدیانہ آباد کیے سوراشٹر میں اسی خاندان کا راجہ کھنکار حکمران تھا اس خاندان کا راجہ سکھپال والئی بھٹنڈا تھا جو محمود غزنوی کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا گجرات کے جینڈڑ گجر اسی خاندان کی اولاد ہیں۔ (تفصیلات کے لئے رانا علی حسن چوہان کی کتاب ''تاریخ گوجر'' انٹرنیشنل پریس میکلوڈ روڈ کراچی ۱۹۶۰ ملاحظہ ہو)۔

گجر خاندان کے بارے میں معروف ہے کہ یہ پہلے ہندو تھے۔ مگر یہ بات درست نہیں ہے حافظ عبدالحق نے اردو فارسی عربی انگریزی اور ہندی زبان کی ۱۱۰ تاریخی کتابوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ گوجر ہندوں کی اولاد نہیں وہ اپنی کتاب تاریخ گوجراں کے صفحہ ۲۳ پر رقم طراز ہیں:

> ''گوجر قوم کے نسب سے متعلق جو غلط تحقیقات تھیں ان کی تصحیح کی گئی ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ گوجر قوم سری رامچند رسری کرشن اور نند مہر آشیر کی اولاد نہیں ہے بلکہ یہ قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سکندر اعظم کی اولاد ہے اور صحیح طور وطریق سے اس قوم کا شجرۂ نسب انہی بزرگوں سے جا کر ملتا ہے۔''

صفحہ نمبر ۴۹ پر لکھا ہے کہ

> ''قوم گوجر کے مؤرخ حضرت شیخ جمال گوجر اور چوہدری فیض

Marfat.com

محمد صاحب نے اپنی قوم گوجر کو سکندر اعظم شاہ مقدونیہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہونا ثابت کرتے ہیں چنانچہ وہ اپنی تاریخوں میں گوجروں کو بڑی بڑی گوتوں اور شاخوں کے نسب ناموں کو تحریر کر کے ایک گوت کے نسب نامہ کو شہزادہ سکندر روس گرجی بن سکندر اعظم تک پہنچا کر پھر اس کے آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک نام بہ نام پہنچاتے ہیں"۔

کیپٹن اے سی۔ ایلیٹ مؤلف "تاریخ گجرات" لکھتے ہیں کہ گوجر سکندر اعظم کی اولاد اور یونانی الاصل ہیں جنہوں نے راجپوتوں سے شادیاں کر لیں۔ ایلیٹ نے گوجر قوم کا شجرۂ نسب بھی تحریر کیا ہے۔ (بحوالہ کیپٹن اے سی ایلیٹ تاریخ ضلع گجرات صفحہ ۴۷۔۴۳)

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤاجداد کا تعلق جموں کشمیر کے قریب واقع جینڈر گاؤں سے بھی ہے اس بات کو تقویت اس واقعہ سے ملتی ہے کہ آپ کے خاندان میں معروف ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں ایک شخص مذکورہ گاؤں سے آیا اور کچھ دن یہاں قیام پذیر رہا جب واپس جانے لگا تو عرض کی مجھے کچھ عطا کیا جائے۔

حضرت صاحب نے احباب سے فرمایا کہ تمام لوگ اس کی مدد کریں یہ ہمارے آباؤاجداد کے علاقے سے آیا ہے چنانچہ حضرت صاحب اور دیگر لوگوں نے اس کی مالی مدد کی اور تحائف دیے اس نے عرض کی مجھے کچھ اور عطا کریں آپ نے اسے ایک بھینس بھی دے دی اس نے عرض کی میں یہاں پر دنیاوی دولت لینے نہیں آیا بلکہ روحانی دولت لینے آیا ہوں حضرت صاحب نے اسے مزید ٹھہرنے کا حکم دیا اور اس کو شریعت وطریقت کے رموز سے آگاہ کیا اور خصوصی نظر کرم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اب اپنے علاقے میں واپس جا کر دین اور مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف عمل ہو جاؤ۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی دو احباب نے سوانح حیات مرتب کیں اور

Marfat.com

دونوں کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ کافی وقت گزارنے کا موقع ملا۔ شیخ محمد حسین مصنف ''گوہر نایاب'' سید علی اکبر شاہ مصنف ''گوہر منیر''۔ لیکن صد افسوس دونوں نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد کے متعلق کچھ نہیں لکھا حتی کہ حضرت صاحب کے جس تایا نے آپ کی پرورش کی اس کا نام تک نہیں لکھا حالانکہ ان دونوں حضرات نے حضرت صاحب کا زمانہ اور بعد میں صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور کو بھی دیکھا غالباً گزشتہ سال ۲۰۰۶ء میں ایک کتاب مولوی شاہد جمیل سیالکوٹ کی ''اسرار گوہر'' شائع ہوئی کتاب پر سن اشاعت درج نہیں کتاب میں موجود ایک تصویر میں تاریخ لکھی ہوئی ہے وہاں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی ہوگی ان تینوں کتابوں کی ورق گردانی کی مگر مجھے کسی جگہ پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام تک نظر نہ آیا۔

راقم الحروف نے حضرت میاں محمد عبداللہ مدظلہ العالی سے دریافت کیا کہ حضرت صاحب کے والد ماجد کا کیا نام تھا آپ نے بتایا کہ ان کا اسم مبارک میاں محمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا اور حضرت پیر میاں حبیب اللہ مدظلہ العالی پر سوال کیا تو فرمایا جو بات میاں محمد عبداللہ صاحب نے بیان کی ہے وہ یقینی طور پر درست ہوگی سید علی اکبر مصنف گوہر منیر نے آپ کے جس تایا ''علم دین'' کا ذکر کیا ہے اور دوسرے تایا صدرالدین جن کا ذکر ڈاکٹر فرخ حبیب نے اپنے ایک مضمون جو ماہنامہ نور السلام شرقپور نومبر ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا اور ان کے بارے میں معروف ہے کہ وہ گاؤں کے نمبردار تھے دونوں حضرات علم دین اور صدرالدین حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی تایا نہ تھے جبکہ آپ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت میاں محمد عبداللہ مدظلہ العالی نے مزید فرمایا کہ

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین کی قبور جینڈ شریف کے قبرستان میں ہیں لیکن ان کی نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔

Marfat.com

پیشین گوئی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کا خواب سن کر آپ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی بشارت دی۔ **تلدفاطمة ان شاء الله غلامًا يكون فى حجرك** (مشکوۃ) اے ام فضل ان شاء اللہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کے بطن سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری آغوش میں پرورش پائے گا۔ اسی طرح آپ نے ولادت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خبر دی اور ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کی پشت سے بادشاہ پیدا ہوں گے چنانچہ بنوعباسیہ کے حکمرانوں کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی درست ثابت ہوئی۔ اولیائے کرام کے حالات وواقعات پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بزرگان دین کی ولادت کی خوشخبری بھی بذریعہ خواب دی جس میں خصوصی طور پر قابل ذکر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت سے قبل آپ کے والد ماجد کو بشارت دی گئی۔

اسی طرح بزرگان دین بھی آنے والے اولیائے کرام کی خوشخبری دیتے رہے۔ مثلاً حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریباً ڈیڑھ صدی قبل حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی خوشخبری دی آپ کا گزر خرقان کے علاقے سے ہوا تو لمبے لمبے سانس لینے لگے جیسے کوئی خوشبو سونگھ رہے ہوں اور پھر فرمایا مجھے چوروں کی اس سرزمین سے ایک مردِ حق کی خوشبو آتی ہے صرف بشارت نہ دی بلکہ کنیت نام ابوالحسن علی کے علاوہ شکل، حلیہ، حصول نسبت، تعلیم اور مقام کی بلندی تک کی پیشین گوئی کردی تھی۔ حضرت قبلہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت سے قبل آپ کے پیر ومرشد حضرت امیر طریقت بابا امیر الدین اکثر شرقپور تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کشف سے فرمایا ہے کہ اس بلاد پاک میں ایک شیر خدا پیدا ہوگا۔ اسی طرح ایک اور مجذوب نے بھی یہاں آکر کہا کہ اس محلے میں ایک مقبول بارگاہ رب العالیٰ پیدا ہوگا میں اس کی بوئے مست سے روح

Marfat.com

کو مسرور اور دل و دماغ کو تازہ کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی ایک محفل میلاد میں شرکت کے لئے گھر سے نکلے پالکی پر سوار ہو گئے مزدوروں نے پالکی اٹھائی دائیں بائیں نیاز مند چل رہے ہیں چند قدم ہی مزدور چلے تھے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے آواز دی' پالکی روک دیں حکم پر پالکی روک دی گئی ہمراہ چلنے والا مجمع بھی رک گیا حضرت حالت اضطراب میں پالکی سے باہر تشریف لائے اور مزدوروں کو فرمایا آپ لوگوں میں کوئی آل رسول تو نہیں مجھے سچ بتائیں اپنے جد اعلیٰ کا واسطہ ہے کیونکہ میرے ایمان کا ذوق لطیف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔

در مشام میر صد بوئے کسے
دامن دل می کشد سوئے کسے

دیر تک خاموش رہنے کے بعد ایک مزدور جس کے چہرے پر بے نوائی' آشفتہ حالی اور گردش ایام کے ہاتھوں پامال زندگی کے آثار آشکار تھے دبی ہوئی زبان میں عرض کیا مزدور سے کام لیا جاتا ہے ذات پات نہیں پوچھی جاتی اگر میرے جد اعلیٰ کا واسطہ دے کر نہ پوچھتے تو میں اپنے راز کو فاش نہ کرتا میں ہی اس چمن کا ایک پھول ہوں جس کی خوشبو سے آپ کی مشام جاں معطر ہے۔ رگوں کا خون نہیں بدل سکتا میں روزانہ پالکی اٹھا کر مزدوری کرتا ہوں اور بچوں کا پیٹ پال رہا ہوں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اپنے سر مبارک سے پگڑی اتار کر اس کے قدموں میں رکھ دی آنسوؤں کی بارش جاری ہے اور التجا کی جاری ہے اے شہزادے میری گستاخی معاف کر دے لاعلمی کی وجہ سے خطا ہو گئی ہے قیامت کے روز اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پوچھ لیا احمد رضا کیا میرے فرزند کا دوش نازنین اس لئے تھا کہ تو اس پر سواری کرتا تو میں کیا جواب دوں گا کئی بار معاف کر دینے کے اقرار کے باوجود لوگوں نے تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ پہلی بار دیکھا کہ امام اہل سنت اب مزدور کی جگہ پالکی اٹھائے ہوئے ہیں اور سید زادہ پالکی میں سوار ہے۔

Marfat.com

ہے ان کے عطر بوئے گریباں سے مست گل
گل سے چمن، چمن سے صبا اور صبا سے ہم

اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا کر رکھی ہے کہ ان کے حواس خمسہ اور عام لوگوں کے حواس خمسہ میں بہت فرق ہے سونگھنے، دیکھنے، سننے، چکھنے اور چھونے کی قوتیں جدا جدا ہیں ولی کامل سونگھ کر آنے والے حالات سے پردۂ راز کو اٹھا دیتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت سے قبل کی بات ہے کہ بٹالہ شریف جو ضلع گورداسپور کا ایک قصبہ ہے یہ علاقہ آج کل بھارت کے حصہ میں ہے اس قصبہ کے ایک معروف صوفی بزرگ حضرت شاہ ظہور محی الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بے شمار مرید عقیدت مند برصغیر کے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے تھے بہت سے غیر مسلم آپ کی تبلیغی مساعی سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے زندگی کے آخری سالوں میں بھی آپ نے تبلیغی سفر جاری رکھے کمزوری، ضعف اور بینائی سے محرومی کے باوجود آپ کی معیت میں سینکڑوں مرید اور معتقد تھے کچھ سواریوں پر سوار کچھ پیدل چل رہے تھے آپ پالکی میں سوار تھے۔ جب یہ نورانی قافلہ جلال پور جٹاں سے برساتی نالہ کو عبور کر کے جینڈر شریف کے جنوب سے گزر رہا تھا کہ اچانک شیخ کامل نے مریدوں سے کہا پالکی روک دو۔ معتقدین نے اس گاؤں کے پاس پالکی روکنے کی وجہ پوچھی آپ پالکی سے اتر کر باہر تشریف لائے اور کچھ دیر ٹھہرتے ہوئے دوبارہ پالکی میں سوار ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا مجھے یہاں سے ایک مرد خدا کی خوشبو کا احساس ہوا اس کی تعظیم کے لئے یہاں توقف کرنا ضروری تھا'' حضرت شاہ ظہور محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب جینڈر شریف سے ''ولی کامل'' کی خوشبو سونگھی تو کچھ عرصہ بعد یہاں مرد کامل، گوہر اسرار لامتناہی، سلطان اخیار جہاں حضرت خواجہ گوہر الدین احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی،

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

Marfat.com

ولادت باسعادت

حضرت خواجہ گوہرالدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت معلوم نہیں ہوسکی آپ کس سال میں پیدا ہوئے اس کے متعلق مصنف ''گوہرنایاب'' نے لکھا ہے ''آج سے تقریباً سواسو برس پیشتر ۱۲۸۵ء ہجری کے لگ بھگ ضلع گجرات کے ایک گاؤں موضع جینڈ شریف نزد کڑیانوالہ کے ایک متوسط زمیندار گھرانے میں حضرت قبلہ خواجہ محمد گوہرالدین احمد قدس سرہ العزیز کی ولادت ہوئی'' جبکہ گوہر منیر میں لکھا ہے کہ ''صحیح طور پر متعین نہیں ہوسکا اندازاً آپ کی ولادت ۱۸۹۶ عیسوی میں موضع جینڈ شریف میں ہوئی''، گوہر منیر کتاب ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی جبکہ یہ کتاب مصنف سید علی اکبر شاہ صاحب جماپور سیداں نے ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۰ء کے دوران لکھی۔ ۹۱-۱۹۹۰ کی بات ہے مجھے جماپور سیداں جانے کا اتفاق ہوا اس وقت میں نے اس کتاب کا اصل مسودہ دیکھا تھا جہاں تک مجھے یاد ہے اس مسودہ میں سال ولادت ۱۸۶۹ء لکھا ہوا تھا کتاب کی اشاعت کے وقت ۱۸۶۹ء کی بجائے ۱۸۹۶ء لکھا گیا اور یہ پروف ریڈنگ کی غلطی ہے کیونکہ اگر ۱۸۹۶ء کو درست سمجھا جائے تو پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال فروری ۱۹۵۲ء میں ہوا اس طرح آپ کی عمر مبارک تقریباً ۵۶ سال بنتی ہے جو کسی طور پر بھی درست نہیں کیونکہ حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب' حضرت میاں حبیب اللہ صاحب اور حضرت میاں محمد یوسف صاحب کے ارشادات کے مطابق حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصال کے وقت عمر تقریباً ۸۵ سال تھی۔

گزشتہ سال شائع ہونے والی کتاب اسرار گوہر کے مصنف محمد شاہد جمیل نے معمولی سا بھی غور وخوض نہ کیا اور مثل مشہور مکھی پہ مکھی مارنا کے مصداق آپ کی ولادت کا سال صفحہ نمبر ۱۰۸ پر یوں لکھا ہے ''اندازاً حضور قبلہ عالم کی ولادت ۱۸۹۶ عیسوی میں موضع جینڈ شریف میں ہوئی''۔ اس ساری صورت حال میں تحقیقی طور پر جو بات سامنے آتی ہے وہ یہی ہے کہ آپ کا سال ولادت ۱۸۶۸ عیسوی بمطابق ۱۲۸۵ ہجری ہے اس سال ولادت کو درست سمجھتے ہوئے (آپ کی تاریخ وصال ۵ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

Marfat.com

بمطابق ۲فروری ۱۹۵۲ کے حساب سے) عمر مبارک عیسوی کیلنڈر تقریباً ۸۴ سال جبکہ ہجری کیلنڈر کے مطابق تقریباً ۸۶ سال بنتی ہے۔

افق ولایت کے مہر درخشاں، قطب الواصلین، منظور نظر رحمۃ للعالمین، رشد و ہدایت کے خورشید، معرفت وعرفاں کے نیّر تاباں کا اسم گرامی ''گوہرالدین احمد'' رکھا گیا جس نے فنا فی اللہ ہو کر رموز احدیت کو آشکار اور فنا فی الرسول ہو کر اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے ایک عالم کو منور کر دیا اس نے ثابت کر دیا کہ وہ واقعی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گوہر بے مثال ہے۔اس کے دربار گوہر بار میں ایک لمحہ کی حاضری پر ہزاروں کیف آور صحبتیں قربان۔

نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

آپ موطناً جینڈروی نسباً گوجروی مسلکاً حنفی مشرباً چشتی جنیدی اویسی تھے۔

ابتدائی حالات

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوسکا کہ آپ کا نام ''میاں محمد علی'' تھا آپ کی عمر بہت چھوٹی تھی کہ والد ماجد میاں محمد علی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے آپ کی والدہ ماجدہ بھی جلد ہی داغ مفارقت دے گئیں یوں آپ بچپن میں ہی شفقت مادری و پدری سے محروم ہو گئے اگر غور سے دیکھا جائے تو اس میں بھی ایک حکمت یوں نظر آتی ہے کہ اس ''ولی کامل گوہر اسرار لامتناہی'' کو تمام سہاروں سے محروم کر کے بچپن ہی سے تصوف کے ایک اہم باب توکل علی اللہ کا سبق سکھایا گیا تھا اسباب اور علل کے پردوں کو اٹھا کر زندگی کے ہر موڑ پر صرف اور صرف مسبب الاسباب پر نظر رکھنے کی مشق کروائی گئی تاکہ مقام توحید میں اس رفعت پر جا گزیں ہو جہاں شرک خفی کا بھی احتمال نہ رہے، یہی وجہ ہے کہ آپ زندگی بھر ارشاد فرماتے رہے کہ ''اسباب کو ترک کر کے مسبب پر نظر رکھی جائے انسان اپنے نقصان کو پہچان لے تو بھی اس سے بچنے کی قدرت نہیں رکھتا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے نقصان سے نہ بچائے۔''

Marfat.com

والد ماجد کے وصال پر آپ کے حقیقی چچا میاں گل احمد صاحب نے آپ کی تربیت کی انہوں نے آپ کو اوائل عمر میں ہی زمینداری کے کام کاج کی طرف راغب کردیا عم محترم کی نگرانی میں مویشیوں کو چراتے تھے کھیتوں کی دیکھ بھال کا کام بچپن سے آپ کے سپرد کردیا گیا یہی مصروفیت تعلیم حاصل کرنے میں حائل رہی۔ ابتداء سے ہی آپ کی طبع میں غور وفکر، تنہا پسندی، خاموشی، شرم وحیا اور غریب پروری کا مادہ غالب تھا۔ آپ خود ارشاد فرماتے کہ چونکہ میں اکثر خاموش اور غور وفکر کرتا رہتا تھا بچوں سے الگ تنہائی مجھے پسند تھی لہٰذا گاؤں کے لوگ مجھے سائیں کہنے لگے میرے تایا یہ حال دیکھ کر پریشان ہوجاتے کہ گوہرالدین دنیاوی ماحول سے لاتعلق رہتا ہے اکثر اپنے حال جذب میں مستغرق رہنے کی بنا پر ایک روز مجھے طبیب کے پاس لے گئے حکیم نے تشخیص کرنے کے بعد کہا اس لڑکے کو کوئی بیماری نہیں ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر مقدس خیالات کا غلبہ ہے جس کی وجہ سے یہ دنیا و مافیہا سے ہروقت بے نیاز رہتا ہے ممکن ہے اگر یہی صورت حال رہی تو یہ لڑکا ولایت کے کسی مقام پر فائز ہوگا۔

''گوہر منیر'' میں صفحہ نمبر ۳۳ پر لکھا ہے کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر اپنے بچپن کے واقعات سنایا کرتے تھے کہ ''میں بچپن میں مویشیوں کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتا تھا اور خود اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوکر عرض کرتا تھا کہ یا اللہ تو نے عبادت کے واسطے مختلف مقامات پر عبادت خانے اور مسجدیں تیار کروائی ہوئی ہیں تجھے ان سب عبادت خانوں اور مسجدوں کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی محبت سے سرشار کردے میرے دل میں تیری محبت کے سوا کسی چیز کی طلب نہ رہے جب تک زندہ رہوں تیرا ہی شیدا رہوں۔ آپ فرماتے کہ ان دنوں زیادہ تر میرے دماغ پر ایسے خیالات کا غلبہ رہتا تھا اور میں اپنی نسبت ان تصورات میں گم رہتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا حقیر بندہ ہوں کسی دن مجھے عشق الٰہی کے غلبہ سے اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہے گا میرے بدن پر پھٹے پرانے کپڑے ہوں گے اور میرے بال خاک آلود ہوں گے میں اس کی محبت میں جا بجا پھرتا رہوں گا''۔

Marfat.com

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

جوذات مادرزادولی ہوجس کی آمد سے قبل ولی کامل بشارت دے اس مرد کامل کی زندگی کا ہر دور خواہ عہد طفولیت ہو عہد لڑکپن ہو عہد جوانی یا عہد پیری ہو غرضیکہ ہر دور آثار ولایت سے جگمگا رہا ہے آپ کا عہد طفولیت عام بچوں جیسا نہ تھا بچپن سے ہی فضول کاموں' بے فائدہ امور' بدکلامی اور برائی وبدی کی طرف رجحان نہ تھا شروع سے ہی متوجہ الی اللہ رہے۔

آپ فرماتے کہ بچپن میں مویشی چراتا اور شام کو جب دیگر لوگ اپنے مویشی گھر کی طرف لاتے تو میں بھی ان کے ہمراہ گھر آ جاتا مویشیوں کو مویشی خانہ میں کھلا چھوڑ کر کسی جگہ بیٹھ کر غور وفکر کرنے لگتا اپنے خیالوں میں خالق سے محو گفتگو رہتا کبھی کسی مسجد میں جا کر بیٹھ جاتا گھر والے مجھے تلاش کر کے گھر لے آتے تھے۔ آپ کا بچپن انبیائے کرام کی سنت میں گلہ بانی کرتے گزر گیا۔ ابتداء سے ہی طبیعت میں خدا ترسی تھی ایک روز گھر سے کھیتوں کی دیکھ بھال کے لئے نکلے تھے کہ جلد واپس چلے آئے راستہ میں کسی شخص نے آپ سے پوچھا آج جلدی جلدی کیوں واپس چلے آئے ہو۔ اسے کہا کہ کھیتوں کی طرف گیا تھا کہ وہاں کوئی آدمی فصل کاٹ رہا تھا میں نے اسے دیکھ لیا اس نے مجھے نہیں دیکھا خاموشی سے واپس چلا آیا ہوں کہ کہیں وہ مجھے دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے ناظرہ قرآن مجید گاؤں کی مسجد میں پڑھا۔ ناظرہ قرآن کی تعلیم کی تکمیل انتہائی مختصر مدت میں ہوئی۔ آپ فرماتے تھے زیادہ شوق قرآن کریم کے معانی پڑھنے کا تھا۔ ایک روز ارشاد فرمایا میں جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں تو مجھے قرآن کریم خود اپنے معانی بیان کرتا ہے۔

ابتداء سے ہی آپ کو حمد اور نعتیہ اشعار پڑھنے کا شوق تھا جہاں کہیں سے

Marfat.com

اشعار سنتے انہیں فوراً یاد کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔ آواز میں بہت زیادہ درد اور سوز تھا رات کی تاریکی میں گاؤں سے باہر چلے جاتے اور کھیتوں یا برساتی نالے کے کنارے بیٹھ کر بلند آواز سے اشعار پڑھتے رہتے۔ ایک نصف شب آپ برساتی نالے کے کنارے بلند آواز سے قصیدہ غوثیہ پڑھ رہے تھے کہ ایک تھانیدار مع پولیس کے وہاں سے دوران گشت گزرا آپ کی آواز سن کر گاؤں جا کر لوگوں سے دریافت کیا کہ اس سنسان علاقے سے اشعار پڑھنے کی آواز آ رہی ہے تو لوگوں نے بتایا یہ ایک فقیرانہ خیال والا ہے جورات کو قصیدہ غوثیہ پڑھتا رہتا ہے۔

آپ نے اردو اور پنجابی زبان میں چند اسلامی کتب کسی استاد سے پڑھ لیں۔ فرماتے ان کتب کے پڑھنے کے بعد میرے اندر اتنی مہارت پیدا ہوگئی کہ میں اردو، پنجابی کی اسلامی کتب پڑھنے لگا جس سے میرے دل کو تسکین ہو جاتی تھی چونکہ زیادہ تر تصانیف فارسی زبان میں تھیں لہٰذا میرے دل میں خیال پیدا ہوا مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی استاد سے پڑھی جائے چنانچہ میں ایسے استاد کے پاس پہنچا جس کے بارے میں سن رکھا تھا کہ وہ مثنوی پڑھانے اور سمجھانے میں خاصی مہارت رکھتے ہیں میں نے ان سے پڑھنا شروع کیا لیکن محسوس کیا کہ وہ الفاظ کے لغوی معنی تو بتا دیتے ہیں مفہوم نہیں سمجھا سکتے جس سے میری تشنگی اور بڑھ گئی ایک روز یہ مصرع پڑھایا۔

محرم ایں ہوش جز بے ہوش نیست

مجھے انہوں نے معانی تو بتائے مگر میرا سوال کہ بے ہوش سے کیا مراد ہے؟ کا کوئی جواب نہ دے سکے اور خاموش ہو گئے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا لفظوں کا ترجمہ کر دینا آسان ہے مگر جب تک اپنا حال نہ ہو حال کو سمجھنا مشکل ہے۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی تعلیم کی سرگزشت صرف اتنی ہی ہے مروجہ دستور کے مطابق آپ نے کسی استاد یا عالم دین سے شریعت کا علم حاصل نہیں کیا نہ ہی علوم ظاہر کے لئے کسی دار العلوم میں داخل ہوئے لیکن آپ کی ذات اقدس

Marfat.com

نسبت ابراہیمی کے حاصل ہونے کا عجیب شاہکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی امی ہونے اور جملہ علوم عالمین سے واقف ہونے کی ایک زندہ دلیل ہے ظاہراً کسی مکتب و مدرسہ سے تو تعلیم نہ حاصل کی مگر علوم ظاہر و باطن سے اس طرح واقف تھے کہ تفسیر' حدیث' فقہ' تصوف' منطق فلسفہ' علم کلام اور صرف ونحو کے بڑے بڑے ماہر علمائے کرام اپنے مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کرتے تھے آنے والے اوراق اس بات کی تصدیق کے لئے کافی ہیں۔

اسلاف سے راہ و ربط

سینہ مالامال درد است و بجوید ہردمے
درد بر دردے دگر زخمے بجائے مرہمے
(سینہ درد سے مالا مال ہے اور پھر بھی ہر لحظہ مزید درد کا متلاشی ہے
اور مرہم کی بجائے مزید زخم چاہتا ہے)۔

آپ کے تایا میاں گل احمد کے وصال کے بعد تمام تر ذمہ داری آپ پر آپڑی۔ ایک طرف زمینداری کا کام تو دوسری طرف کسی اللہ والے کی تلاش جاری تھی تا کہ ان کی صحبت سے دل و جان کو تسکین پہنچائی جائے۔ فرماتے ایک روز مثنوی شریف پڑھتے ہوئے یہ اشعار نظر سے گزرے۔

جستجو کن جستجو کن جستجو
در بدر میگرد و میرو کو بکو
قال را بگذار مردے حال شو
پیش مردے کاملے پامال شو

اللہ والے کی تلاش زندگی بھر جاری رکھنی چاہیے باتیں کرنے سے بہتر ہے کہ کسی مرد کامل کے قدموں کی خاک بن جاان اشعار نے آپ کی تڑپ میں مزید اضافہ کر دیا چنانچہ آپ سارا دن کھیتوں میں گزارتے اور رات کو موضع حاجیوالا میں حضرت میاں اللہ ودہایا صاحب جو کہ ایک کامل درویش تھے کے پاس حاضری دیتے یہ حاضری

Marfat.com

کئی سال تک جاری رہی قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے مجھے ان دنوں نہ کھانے پینے کی رغبت تھی نہ ہی کسی اور کام میں دل لگتا تھا سارا دن بحالت مجبوری مویشیوں اور کھیتوں میں کام کرتا مغرب کی نماز ادا کر کے حاجیوالا جاتا اور صبح واپسی ہوتی تھی۔

ایک روز حاجیوالا میں حضرت میاں اللہ ودہایا صاحب کے مرشد کامل حضرت صاحب اچاواشریف والے آئے ہوئے تھے ان کی نظر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی تو فرمایا ''یہ فقیر ہوگا'' صحیح کہا کسی نے ''ولی را ولی می شناسد'' ایک اللہ والے نے آپکے مقام کو سمجھ لیا اور رازہائے سربستہ کو بیان کردیا کہ میرے سامنے کوئی عام آدمی نہیں بلکہ اللہ کا کامل فقیر جلوہ افروز ہے پھر انہی ایام میں آپ کے فقیر ہونے کی سند حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار گجرات نے بھی دی۔ حضرت میاں پیر حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا حضرت صاحب کی جوانی کا عالم تھا کہ دو بھائی حسن محمد اور حیات محمد اپنی ابتدائی زندگی میں اچھے کام نہیں کرتے تھے کسی مقدمے میں گرفتار ہوگئے ان کی نانی حضرت سائیں کرم الٰہی کے پاس گئی کہ بیٹوں کا لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے دعا کریں کہ انہیں رہائی مل جائے سائیں کرم الٰہی نے کچھ توقف کے بعد کہا تم جینڈڑ چلی جاؤ گوہرالدین سے مل لو وہ اللہ کا فقیر ہے مذکورہ عورت جینڈڑ شریف آئی گاؤں میں لوگوں سے پوچھا یہاں کوئی اللہ کا درویش رہتا ہے اسے ملنا ہے لوگوں نے جواب دیا یہاں تو کوئی درویش نہیں ہے عورت نے کہا اس کا نام گوہرالدین ہے اس پر اسے بتایا گیا کہ وہ کھیتوں میں ہل چلا رہا ہوگا عورت تلاش کرتی ہوئی آپ کے پاس کھیتوں میں حاضر ہوئی اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا کہ مجھے سائیں کرم الٰہی گجراتی نے بھیجا ہے حضرت صاحب نے فرمایا تمہارے بیٹے رہا ہوجائیں گے آپ نے اپنی پگڑی سے کپڑے کے دو ٹکڑے اتارے اور فرمایا جس روز پیشی ہو کپڑے کا ایک ٹکڑا حسن محمد اور دوسرا ٹکڑا حیات محمد کی پگڑیوں میں رکھ دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا عدالت نے انہیں اسی روز رہا کردیا۔ دونوں بھائی عمر بھر حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوتے رہے حضرت صاحب نے پھر ان پر خصوصی نظر کرم کی اور ولایت کے درجہ پر فائز فرمایا ان کے سینکڑوں مرید تھے سائیں حسن محمد کو اللہ کے خیال میں یکسوئی حاصل رہتی تھی

Marfat.com

اکثر اپنے علاقے میں قوالی کا اہتمام کرتا اور اعلان کرتا کہ میں ڈاکو تھا ایک مرد خدا خواجہ گوہرالدین احمد کی نظر نے میری کایا پلٹ دی ہے جینڈ ژشریف میں ختم شریف کے مواقع پر اپنے مریدوں کے ہمراہ حاضر ہوتے رہے۔ لنگر اور قوالوں کے لئے کثیر رقم خرچ کرتے تھے۔

واقعہ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم شباب میں ولایت کے اس درجے پر فائز تھے کہ بزرگان دین اور مجذوب بھی آپ کی فقیری کے قائل تھے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ میں چند راتیں حاجیوالا نہ جاسکا تو حضرت میاں اللہ ودہایا صاحب نے مجھے بلانے کے لئے ایک درویش کو بھیجا جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا ''میں اب اس جہان سے کوچ کر رہا ہوں تمہیں اسے لئے بلایا ہے کہ اپنی سب ریاضتیں فی سبیل اللہ تمہیں دے جاؤں اور میں یہ سب تمہاری ملک کرتا ہوں اور میرے سب مرید میرے بعد تمہارے مرید ہوں گے اس پر حضرت صاحب نے عرض کیا مجھے ان چیزوں کی خواہش نہیں ہے مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی محبت مطلوب ہے چند روز بعد میاں صاحب وصال پا گئے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میاں اللہ ودہایا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تجہیز و تکفین کے بعد جینڈ ژشریف واپس چلے آئے۔

انہی ایام میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات گڑھ جلال پور جٹاں میں حضرت میاں غلام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھی حاضر ہوئے جو صاحب کشف فقیر تھے حضرت صاحب فرماتے میں اس خیال سے وہاں پر گیا تھا کہ آپ بڑے ولی اللہ ہیں اور توحید و رسالت کے مسئلہ میں میری رہنمائی کریں گے میں السلام علیکم کہہ کر بیٹھا ہی تھا بجائے اس کے کہ مجھ سے میرا نام وغیرہ دریافت کرتے خود ہی فرمانے لگے تمہارا نام گوہرالدین ہے تم فلاں گاؤں سے آئے ہو تمہارے گھر کے صحن میں فلاں فلاں درخت ہیں وغیرہ ان کی یہ باتیں حرف بہ حرف درست تھیں مجھے کہنے لگے اب تم مجھے ولی سمجھتے ہو میں نے کہا نہیں فرمایا کیوں؟ میں نے کہا کیونکہ جس مشکل کے حل کے لیے میں آپ

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اگر وہ حل ہوگئی تو ولی سمجھ لوں گا۔اُنہوں نے فرمایا بیان کرو۔میں نے عرض کیا میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ فنا فی الرسول سے کیا مراد ہے اس کے ہر ایک مرحلہ کو بیان کریں تاکہ میری رہنمائی ہو سکے تو انہوں نے فرمایا میں یہ بیان نہیں کر سکتا لہٰذا میں اجازت لے کر واپس چلا آیا۔دوبارہ وہاں حاضر نہ ہوا البتہ وہ مجھے اپنا مرید سمجھ کر جینڈ ڑشریف کئی بار حاضر ہوتے رہے۔آمد پر حضرت صاحب ان کے آرام وسکون' خورد ونوش کا خاص خیال رکھتے تھے۔

ریاضت ومجاہدہ

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز اپنے صحابہ کرام کے درمیان سے اٹھے اور شہر سے باہر کسی جانب کو تشریف لے گئے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت تلاش کیا بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنی نجار کے ایک باغ میں پایا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے نعلین مبارک دیے اور فرمایا ''اے ابوہریرۃ جس کو تو ملے اسے بشارت دے کہ از روئے یقین لا الہ الا اللہ کہنے والا بہشت میں داخل ہوگا'' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریاضت اور مشغولیت کی خاطر شہر سے باہر باغوں میں تشریف لے جاتے وہاں کیفیت وذوق میں کشادگی میسر آتی پھر مومنوں کے لئے لا الہ الا اللہ کے ذکر کی تلقین فرمائی تاکہ وہ بھی اسی فضیلت وکشادگی کو حاصل کر سکیں۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بچپن سے ہی طریقہ کار یہی رہا کہ رات کو گاؤں سے باہر چلے جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے عام طور پر بچے اس عمر میں ان چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں لیکن یہاں معاملہ کچھ اور تھا کہ زندگی کا ایک لمحہ بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ گزارہ۔

ہرآں کہ غافل از حق یک زمان است
در آں دم کافر است' امانہان است

(جوانسان اللہ تعالیٰ سے ایک لحظہ غافل ہو جائے تو وہ اس وقت میں خفیہ

Marfat.com

طور پر کافر ہے۔)

بچپن اور لڑکپن سے ہی آپ نماز کی پابندی کرتے چلے آئے۔ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد، چاشت اور اوابین کی نماز بھی باقاعدگی سے ادا کرتے زمینداری کے کام سے فراغت پر باقی وقت مسجد میں یادالٰہی میں گزرتا۔ کئی سال حاجیوالا میں شب بیداری میں گزرے۔

شروع سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال اخلاق اور جمال صفات کی بیکراں وسعتوں سے نوازا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ رب العزت میں دعا مانگا کرتے تھے: اللھم أحینی مسکینا وامتنی مسکیناً واحشرنی فی زمرۃ المساکین (اے اللہ مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ مسکین بنا کر مار اور کل قیامت کے روز مساکین وغرباء کے زمرہ میں اٹھا) یہی چیز تقرب الی اللہ کا باعث ہے حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس صفت سے خوب نوازا ہوا تھا بارہا ایسا ہوتا کہ اگر کھانے کے لیے بیٹھے ہیں کوئی مسکین یا مسافر پاس سے گزرتا تو اپنا کھانا اسے دے دیتے اور خود سارا دن بھوک برداشت کرتے۔ سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے ہمیشہ باوضو رہتے کسی چیز کے کھانے یا پینے سے پیشتر اگر سر ننگا ہوتا تو اسے ڈھانپ لیا کرتے تھے۔

آپ نے لمبی لمبی زلفیں رکھی ہوئی تھیں شب بیداری اور مجاہدہ کی خاطر رات کو اگر مسجد کے حجرہ میں ہوتے تو ایک رسی کے ساتھ انہیں باندھ لیتے تاکہ اونگھ آنے پر بھی بیدار ہو جاؤں۔ مجاہدہ وریاضت کی یہ صورت ابتدائی عمر میں تھی جوں جوں زندگی گزرتی گئی اس میں بھی کمال عروج سے سرفراز ہوتے گئے۔

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم

(القرآن الکریم:-۵۷:۲۱)

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ ابتدائی جوانی میں ہی جب میں زمینداری کرتا تھا میری بے قراری روز بروز بڑھتی گئی انہی ایام میں حضرت قاضی

Marfat.com

سلطان محمود" اعوان شریف کا تذکرہ سن رکھا تھا ایک رات بوجہ بے قراری گاؤں سے باہر چلا گیا اور ایک خشک نالہ کی ریت پر لیٹ گیا جب اضطراب حد سے بڑھ گیا تو معاً میں نے دیکھا زمین سے آسمان تک نور ہی نور ہے لیکن مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کیا اسرار ہے۔ اس طرح کی باتیں آپ کو حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف کی خدمت میں لے گئیں قاضی صاحب سے آپ کی پہلی ملاقات کے تذکرہ سے قبل حضرت قاضی سلطان محمود قادری" کے حالات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ اعوان شریف گجرات

زبدۃ العارفین، متوکل علی اللہ، حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن حضرت غلام غوث ابن حضرت غلام مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ مئی ۱۸۴۰ء میں اعوان شریف ضلع گجرات میں پیدا ہوئے آپ کے جدامجد نے نام سلطان محمود رکھا ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی اس کے بعد مفتی شفیع احمد، مولانا صدرالدین، مولانا ابراہیم اور مولانا نور احمد سے علوم عقلیہ ونقلیہ حاصل کئے فراغت پر اپنے ہی گاؤں میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا چند سال تک طلباء کو پڑھاتے رہے دور دراز کے علاقوں سے طلباء آ کر آپ سے قرآن وحدیث، فقہ اور صرف ونحو کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

آپ کے دل میں کسی ولی اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر باطنی فیض حاصل کرنے کا جذبہ موجزن تھا یہ تمنا آپ کو قیوم زمان امام المجاہدین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد عبدالغفور اخوندزادہ قادری المعروف بابا سیدو شریف سوات (ولادت ۷ محرم الحرام ۱۲۱۱ھ/۹۶-۱۷۹۷ وصال محرم الحرام ۱۲۹۵ھ/۱۲ جنوری ۱۸۷۷ء) کے آستانہ عالیہ پر لے گئی یہ سفر آپ نے اعوان شریف سے سوات تک تقریباً چار سو میل پیدل طے کیا۔

حضرت خواجہ محمد عبدالغفور اخوند المعروف بابا سیدو شریف کے نام پر ہی حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی کے والد ماجد مولانا عبدالحمید ہزاروی نے آپ کا نام محمد عبدالغفور رکھا تھا۔ حضرت شیخ القرآن کے جدامجد جامع معقول، ومنقول ماہر علم میراث، شیخ العلماء حضرت مولانا محمد عالم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت بابا سیدو شریف کے مرید تھے

اور آپ نے ہی اپنے شیخ کے حکم پر ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی حالانکہ اس وقت حضرت باباسیدو شریف کے ہزاروں خلفاء و علماء اور مرید موجود تھے۔حضرت باباسیدو شریف حضرت مولانا پیرشاہ محمد شعیب قادری نقشبندی تورڈھر تحصیل صوابی کے مرید اور خلیفہ تھے۔آپ ۲۱سال کی عمر میں بیعت ہوئے اس وقت آپ کے زہد کا یہ عالم تھا کہ جس بکری یا گائے کا دودھ پیتے تھے اسے خود رسی سے پکڑ کر چراتے تاکہ یہ جانور کسی بیگانے کے کھیت سے کوئی چیز نہ کھالے، آپ نے سکھوں کے خلاف جہاد کیا۔اسلحہ ختم ہونے پر آپ پتھروں کی طرف اشارہ کرتے وہ بارود بن جاتا تھا آپ کے ساڑھے چار سو خلفاء تھے جن میں الحاج عبدالرحیم قادری افغانی' حضرت عبدالوہاب مانکی شریف' حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف' حضرت میاں فضل الٰہی حضرو' حضرت گل بابا پشاور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم شامل ہیں۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری حضرت باباسیدو شریف کی خدمت اقدس میں سوات حاضر ہوئے اور اپنا مقصد و مدعا بیان کیا حضرت باباسیدو شریف نے پوچھا علوم کہاں تک پڑھے ہو۔آپ نے عرض کی جملہ علوم جو ایک عالم دین کے لئے ضروری ہوتے ہیں انکی تعلیم حاصل کی اور پڑھایا بھی ہے۔حضرت خواجہ محمد عبدالغفور اخوندزادہ المعروف باباسیدو شریف نے آپ کو بیعت کر کے حلقہ ارادت میں شامل کرنے کے بعد اپنے ایک درویش سے فرمایا قاضی صاحب کو لے جاؤ اور انہیں مزید صرف ونحو کی تعلیم دی جائے قاضی صاحب درویش کے ساتھ گئے اور درویش آپ کو مویشی خانہ میں لے گیا اور ایک کدال اور ٹوکری دے کر کہا آج سے تمہارا یہ کام ہے کہ روزانہ مویشیوں کا گوبر اٹھا کر باہر کھیتوں میں ڈال کر آیا کرو حضرت قاضی سلطان محمود قادری نے گزشتہ زندگی بڑے نرم و نازک انداز سے گزاری تھی اور ہمیشہ نفیس اور صاف ستھرا لباس پہنتے تھے لیکن درویش کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے ایک سال تک اس ڈیوٹی کو احسن طریقہ سے سرانجام دیتے رہے۔ایک روز حضرت باباسیدو شریف نے قاضی صاحب کو بلایا اور توجہ باطنی سے آپ کے دل میں عشق الٰہی کا چراغ روشن کر دیا سلوک کی منازل طے کراتے ہوئے خرقۂ خلافت عطا کیا اور فرمایا جاؤ اپنے مسکن پر مقیم ہو جاؤ اور رشد وہدایت

Marfat.com

کا سلسلہ جاری رکھواب یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو گجرات حضرت شاہدولہ کے مزاراقدس پر حاضری دیتے رہنا تمہارے معاملات حل ہو جایا کریں گے۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری مسلسل بارہ سال تک حضرت شاہدولہ کے مزاراقدس پر حاضری دیتے رہے۔ پھر آپ کا رجوع شیخ چوگانی شریف حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کی طرف ہوگیااور وہاں حاضری دیتے رہے۔اور یہ معمول وصال تک رہا آخری عمر میں بوجہ ضعف چل نہ سکتے تو پالکی میں سوار ہو کر آتے رہے۔آپ دیگر بزرگان دین کے مزارات پر بھی حاضری دیتے رہے خصوصاً حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت علاؤالدین صابر کلیر شریف' حضرت خواجہ نظام الدین دہلی اور حضرت بوعلی قلندر پانی پتی' ایک شخص نے آپ پر سوال کیا کہ آپ مزاروں پر کیوں جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں قبروں کا پٹواری نہیں ہوں میرے راستے میں کئی قبرستان آتے ہیں میں بجز فاتحہ خوانی کے وہاں نہیں ٹھہرتا صرف مقبولان بارگاہ الٰہی کے مزارات پر جاتا ہوں اس خیال سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت و رحمت کے دروازے ہیں اور شاید مجھے بھی اس معرفت ورحمت سے کچھ حصہ مل جائے جس کی بارش ان مزارات پر ہوتی رہتی ہے۔

آپ انتہائی نازک اندام' خاموش طبع' اپنے غور وفکر میں مشغول رہتے آپ کی طبع مسکین تھی اور مسکینوں میں خوش رہتے تھے بڑے بڑے زمیندار اور صاحب حیثیت لوگ آپ کے مرید تھے آپ کے پاس آتے تو ان کے دلوں سے تکبر وغرور کو نکالنے کے لئے آپ انہیں لنگر خانہ کی چکیوں پر گندم پیسنے کا حکم دیتے۔ جنگل سے لکڑیاں اٹھا کر لانے کا کہتے مقصود ان کا تکبر توڑنا ہوتا تھا۔

عشق الٰہی کا غلبہ ہونے کی وجہ سے اکثر مغلوب الحال رہنے لگے مگر اس کے باوجود شریعت مطہرہ پر عمل جاری رکھا۔ نماز ہمیشہ باجماعت ادا کرتے۔ جب جماعت میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی تو بیٹھ کر ادا کرتے ایک درویش ساتھ بیٹھ جاتا آپ فرماتے غلبۂ حال میں نماز سے فراغت کا پتہ نہیں چلتا جب امام سلام پھیر دے تو مجھے کہہ

Marfat.com

دیا کرو تا کہ سلام پھیر لوں چنانچہ عرصہ دراز تک ایسا ہی ہوتا رہا۔آپ میں جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رہی تو آپ کے حکم سے چارپائی جماعت کے ساتھ رکھ دی جاتی اور اشارہ سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔

آپ کی نظر میں بلا کی تاثیر تھی اسی لیے اکثر آپ آنکھیں بند رکھتے اور کسی سے مخاطب ہوتے وقت بھی آنکھیں نہ کھولتے ایک موقع پر پیر سید احمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر آپ ٹھہرے ہوئے تھے غلبۂ حال کی وجہ سے آنکھیں بند تھیں سید احمد شاہ صاحب کا بھتیجا فضل الٰہی سلام کرنے حاضر ہوا تو پیر سید احمد شاہ صاحب نے حضرت قاضی صاحب سے کہا کہ فضل الٰہی آیا ہے حضرت قاضی صاحب نے فقرہ سن کر آنکھیں نہ کھولیں اور ارشاد فرمایا شکر ہے کہ اس مسکین کی طرف بھی فضل الٰہی آیا ہے دوبارہ عرض کی پھر بھی یہی ارشاد فرمایا شکر ہے کہ اس مسکین کی طرف بھی فضل الٰہی آیا ہے شاہ صاحب نے تیسری بار کہا اور وہی جواب ملنے پر بھتیجے فضل الٰہی کو واپس بھیج دیا۔

مجمع الطاف رحماں نیر سلطان آوان
بود محمود الخلائق آستودہ عارفاں

حضرت قبلہ پیر میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید جو شاہ پور کا نمبردار تھا حضرت کی نظر کرم سے جلد ہی سلوک کی منزل طے کرنے لگا لیکن دعوے بھی بڑے بڑے کرتا تھا۔حضرت شیر ربانی ؒ اس سے ناراض ہو گئے اور جو کچھ اسے ملا تھا اس سے وہ خالی ہو گیا اس شخص نے حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت سنی تو آپ کے پاس حاضر ہوا آپ کے گھر تک رسائی نہ ملی حضرت قاضی صاحب بڑے صاحب کشف تھے گھر میں موجود مرید سے فرمایا باہر جاؤ دور سے کوئی آدمی آیا ہے لیکن اسے راستہ نہیں مل رہا اسے اندر لے آؤ وہ شخص اندر آیا آپ نے پوچھا کیسے آئے ہو؟ عرض کی حضور اللہ اللہ سیکھنے آیا ہوں حضرت قاضی صاحب نے خوش ہو کر فرمایا تم اللہ اللہ سیکھنے آئے ہو ورنہ یہاں تو لوگ دنیاوی کاموں کے لئے آتے ہیں کوئی اولاد کے لئے کوئی کاروبار کے لئے۔لوگ دنیاوی مطلب لے کر آتے ہیں۔پھر فرمایا اچھا میرے سامنے آکر بیٹھو وہ آپ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔آپ نے اس

Marfat.com

پرتوجہ فرمائی پھر سراٹھا کرفرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے تم تو پہلے ہی کسی کے مرید ہو تمہارا پیر صاحب کمال ہے اس نے تمہارے گرد ایک فولادی قلعہ کھڑا کر رکھا ہے تم ان کے پاس واپس جاؤ اور وہاں سے ہی فیض یاب ہو سکتے ہو اس نمبردار نے عرض کی حضور میرے پیر صاحب ناراض ہیں۔فرمایا جاکر ان کو راضی کرو ورنہ کسی کے ہاں سے فیض نہیں ملے گا۔وہ شخص واپس شرقپور آیا تو حضرت شیر ربانی نے فرمایا تم جو وہاں گئے تھے تو قاضی صاحب کو کیوں تنگ کیا۔

کیمیا پیدا کن از مشت گلے

بوسہ زن بر آستان کاملے

حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منطق اور فلسفہ کی بعض کتب پر حواشی تحریر کیے آپ کے تلامذہ اور خلفاء میں نامور علماء ومشائخ گزرے ہیں۔ جمعۃ المبارک ۲ مئی ۱۹۱۹ء کو وصال فرما کر اعوان شریف میں اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ محو استراحت ہیں آپ کا مزار مبارک مرجع عوام وخواص ہے۔آپ کے بھتیجے حضرت صاحبزادہ قاضی محبوب عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً ۶۳ برس تک سجادہ نشینی کی زندگی گزار کر دسمبر ۱۹۸۲ء میں وصال پاگئے آپ کی علمی، تحریری، تقریری خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک رات میں اپنے مکان کے کمرہ میں حسب معمول بیداری کے عالم میں عشق کی بادہ پیمائیاں کر رہا تھا۔ ذکر واذکار رب العزت کے حضور التجاء وتضرع اور استعانت میں مصروف تھا اہل خانہ گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ اچانک میں نے دیکھا کہ میرا کمرہ نور سے منور ہو گیا اور اس قدر روشنی پھیلی کہ مجھے اپنے گھر کی ہر چیز نظر آ گئی تو میں متحیر ہوا اور اس معمہ کو حل نہ کر سکا کہ یہ

Marfat.com

کیسا نور تھا میں نے چاہا کہ کسی مردِ خدا کے پاس جاؤں اور یہ معاملہ حل کراؤں چونکہ ان دنوں حضرت قاضی سلطان محمود قادری راہ سلوک میں بلند مقام رکھتے تھے دور ونزدیک سے مخلوق خدا ہدایت کے لئے ان کے پاس حاضر ہوتی تھی تو میں نے آپ کے ایک مرید حضرت مولانا غلام حسین صاحب سکنہ موضع بھوئیاں سے کہا کہ آپ قاضی صاحب کی خدمت اقدس میں جائیں اور میرا مسئلہ حل کرائیں مولانا نے کہا مجھے بتائیں میں عقدہ حل کر دیتا ہوں میں نے مذکورہ واقعہ ان سے بیان کیا اور کہا کہ مجھے بتائیں کہ میں نے کیا دیکھا ہے اور اس نور کو میں کیا سمجھوں تو اس پر مولانا غلام حسین صاحب کہنے لگے یہ معاملہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ میں حضرت قاضی صاحب کی خدمت اقدس میں عرض کروں گا آپ جو جواب دیں گے میں اُس سے آپ کو آگاہ کر دوں گا چنانچہ مولانا نے قاضی صاحب کے پاس حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس مسئلہ کا جواب آپ کی معرفت نہیں بھیجا جا سکتا۔ آپ سائل سے کہیں کہ وہ خود میرے پاس حاضر ہو چنانچہ میں خود حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوا آپ نے میرے حال احوال دریافت کرنے کے بعد میرے اس خیال اور تجسس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا تم نے بڑا اچھا راستہ اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو کامیاب کرے مزید فرمایا آج تک میں بھی محسوس کرتا رہا ہوں کہ میں کسی دریا کے عین وسط میں ایک جزیرہ پر اکیلا کھڑا ہوں لوگ مجھے دریا کے کنارے پر کھڑے دیکھتے ہیں اور صرف اشارہ کر کے کہہ دیتے ہیں کہ ''قاضی صاحب اس جزیرہ پر کھڑے ہیں'' میرے پاس پہنچنے کی کوشش کوئی نہیں کرتا میں خوش ہوں کہ آج مجھے ایک ایسا شخص نظر آیا ہے جو دریا کو عبور کر کے میرے پاس پہنچ گیا ہے اور وہ تم ہو اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے اور فرمایا کہ اس قسم کے روحانی لمحات بکثرت وارد ہوتے رہیں گے''۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتداء سے پتہ چل رہا ہے کہ آپ کس مقام و مرتبہ پر فائز تھے کہ ایک شیخ کامل فنافی اللہ ورسول' فلک سعادت کے ماہتاب' جہان ملکوت کے غواص' علم وکمال کے شہباز کا فرمانا کہ ''تم پہلے شخص ہو جو اس دریا کو عبور کر کے میرے پاس پہنچ گئے ہو''۔

Marfat.com

اس کے بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مختلف اوقات میں اعوان شریف حاضر ہوکر حضرت کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ پر بے حد شفقت فرماتے اور آپ کی آمد پر اور رخصت پر کھڑے ہوجاتے آخری عمر میں جب حضرت قاضی صاحب ضعف وکمزوری کے باعث کھڑے نہ ہوسکتے اور چارپائی پرتشریف فرما ہوتے تو خدام سے فرماتے کہ حضرت خواجہ گوہرالدین احمد کی روانگی کے وقت میری چارپائی کو اٹھالو خدام اس وقت تک آپ کی چارپائی کو اٹھائے رکھتے تھے جب تک آپ خدام کی نظروں سے اوجھل نہ ہوجاتے آخیر عمر میں عشق الٰہی کے غلبہ ومغلوب الحال ہونے کی وجہ سے آنکھیں بند رکھتے تھے لہٰذا تاکیداً خدام سے فرماتے خوب غور سے دیکھ لو کہ کہیں خواجہ گوہرالدین کی پگڑی تو دور سے نظر نہیں آرہی جب تسلی ہوجائے کہ آپ نظروں سے اوجھل ہوگئے ہیں پھر میری چارپائی نیچے رکھنا۔

حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ آپ بہت کم مریدوں کے گھر جاتے تھے مزارات انبیائے کرام پر حاضری کے موقع پر بھی راستہ میں جن مریدوں کے مکان آتے وہاں بھی نہ جایا کرتے تھے لیکن کمال شفقت فرماتے ہوئے حضرت صاحب کی دعوت پر جینڈ ڑ شریف تشریف لاتے (مصنف گوہر منیر کے بقول ایک بار اور حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راقم الحروف کو بتایا کہ تین بار آپ جینڈ ڑ شریف تشریف لائے تھے) اور فرماتے کہ کسی مرید کے گھر جانا میرے طریق کے خلاف ہے مگر تم میرے ہم خیال ہو اس لئے میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے۔

آپ کو بھی حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے حد عقیدت ومحبت تھی اکثر اپنے بیان اور گفتگو کے دوران قاضی صاحب کے ملفوظات ارشاد فرمایا کرتے تھے آپ قاضی صاحب کی کیفیت وحال سے بہت خوش تھے اسی لئے وصال سے قبل فرمایا کہ ''قاضی صاحب والی راتیں آگئی ہیں'' حضرت قاضی صاحب سے ملاقات کے بعد ابتدائی سالوں میں آپ حصول معاش کے لئے زمینداری کے پیشہ سے

Marfat.com

منسلک رہے مگر بعد میں قاضی صاحب کے ارشاد فرمانے پر اسے ترک کر دیا اور مسجد میں بیٹھ کر تبلیغ دین اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں آمدرفت سے حضرتؒ صاحب کو بے حد فائدہ ہوا چونکہ دونوں ہم خیال تھے راتیں باہمی رار و نیاز میں گزرنے لگیں دل ذکر الٰہی سے نورعلی نور ہوتے گئے کیونکہ عاشقان الٰہی اپنے قلب میں ہمیشہ اللہ رب العزت کو یاد کرتے رہتے ہیں پھر اس کے وصل کی خوشبو سے بہرہ ور ہوتے ہیں تو دل کی گہرائیوں سے ہائے اور ھو کی صدائیں بلند ہوتی ہیں یہ مقام بہت بلند ہے۔

آنجا کہ زعشق یار بوئے باشد
لا بُد باشد کہ گفتگوئے باشد
وآنجا کہ زشوق جستجوئے باشد
بی شبہ زھر دوہائے ہوئے باشد

(جس میں یار کے عشق کی بو ہوگی تو اس سے گفتگو بھی ضرور ہوگی اور جہاں شوق کی جستجو ہوگی تو وہاں دونوں طرف سے ہائے وھو کی صدا بھی ہوگی)۔

مزارات مقدسہ پر حاضری

آغاز اسلام میں زیارت قبور سے منع کیا گیا کیونکہ زمانۂ جاہلیت کے تصورات باقی تھے۔ جب احکام شرعیہ واضح ہو گئے اور اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب کوئی چیز اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے حکم کو منسوخ قرار دیا اور قبور کی زیارت کا نہ صرف حکم دیا بلکہ خود بھی تشریف لے جایا کرتے تھے ارشاد فرمایا:

"کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنها تذكر الآخرة."

میں تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا کرتا تھا پس اب تم قبور کی زیارت کیا کرو اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع کی طرف جاتے تو یوں فرماتے:

"السلام علیکم أهل الدیار من المومنین والمسلمین وإنا إن شاء الله بکم لاحقون أسأل الله لنا ولکم العافیة"

اے مومنین و مسلمین اہل قبور تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

عبادہ بن ابی صالح فرماتے:

"إن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یأتی قبور الشهدأ بأحد علی راس کل حول ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہدائے احد کی قبروں پر ہر سال جایا کرتے تھے اور فرماتے تم پر سلام ہو تم نے صبر کیا آخرت اچھا گھر ہے۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال تک معمول رہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر جاتیں اس کی مرمت و درستگی کرتیں۔ حاکم نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر جمعہ کو آتیں اور وہاں آنسو بہاتیں نماز پڑھتیں۔ (بحوالہ خلاصہ الوفاء)

شہداء احد کی زیارت کا سلسلہ نبی علیہ السلام نے خود شروع فرمایا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اس سلسلہ کو قائم رکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حج کے موقع پر یہاں حاضر ہوتے تھے۔ (بحوالہ وفا الوفاء)

مقدمہ شامی میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب میں حضرت امام شافعی سے نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

"إنی لأتبرك بأبي حنيفة وأجيُ إلى قبره فإذاعرضت لي حاجة صليت ركعتين وسألت الله عندقبره فتقضى سريعًا"
میں امام ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جاکردعا کرتا ہوں تو جلد حاجت پوری ہوجاتی ہے۔

امام شافعی اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے اورامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے برکت حاصل کرتے اس سے معلوم ہواقبور کی زیارت کے لیے سفرکرنادرست ہے۔علاوہ ازیں تمام جیداولیائے عظام سے بھی ثابت ہے کہ وہ بزرگان دین کے مزارات پرحاضری دیتے رہے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاحضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزارمبارک پرحاضر ہونا' حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاداتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزاراقدس پرچلہ کشی کرنا' برصغیر کے تقریباً تمام اولیائے کرام حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزاراقدس سے فیض یاب ہیں ہزاروں اولیائے کرام فیوض وبرکات کے لئے بغدادشریف کارخ کرتے رہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عشاء کی نمازخرقان میں اداکرتے اورحضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روضہ اطہر پرحاضرہوتے۔پھرصبح کی نمازاسی وضوسے واپس آکرخرقان میں اداکرتے واپسی پریہ اہتمام کرتے کہ روضۂ مبارک کی طرف پشت نہ ہوبارہ سال تک یہ سلسلہ جاری رہااس کے بعدحضرت بایزیدبسلطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کوخوشخبری دی تو آپ پرتمام ظاہری وباطنی علوم منکشف ہوگئے۔

چشم روشن کن ز خاک اولیاء
تابہ بینی ز ابتداء تا انتہاء
(اولیاءاللہ کی خاک سے آنکھیں روشن کرتا کہ ابتداء سے انتہا تک

Marfat.com

دیکھ سکے)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشعۃ اللمعات میں زیارت قبور اولیائے کرام کے حوالے سے بہت کچھ لکھا ہے قرآن وحدیث اور بزرگان دین کے احوال وواقعات سے ثابت کیا ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات کی حاضری سے اپنی مشکلات کو حل کرایا جاسکتا ہے۔امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے عوام کی قبور مقام عبرت اور خواص کی قبور مرکز فیوض وبرکات ہیں آپ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر اکثر حاضری دیتے وہاں جاروب کشی بھی کرتے اور مراقبہ کے دوران اسرار باطنی سے فیض یاب ہوتے۔

صوفیاء واولیاء اللہ راہ حق میں انوار وتجلیات سے مستفیض ہوتے ہیں بعض اوقات ایسے مشاہدات اور ہاتف غیبی سے آواز سنتے ہیں کہ ان کی تحقیق وتوثیق کے لئے جب کوئی علم ظاہر وباطن کا حامل رہنمائی نہیں کرسکتا تو یہ اکابر اولیائے کرام کے مزارات کا رخ کرتے ہیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی طرح کے مشاہدات سے منور ہوئے فرماتے ہیں ایک رات عالم خواب میں دیکھا کہ زمین وآسمان کے درمیان خلا میں ایک تابوت معلق ہے جو محبت سے انوار وبرکات کا مظہر ہے وہاں سے نور مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس تک جارہا ہے۔فرماتے مجھے اس طرف اشارہ کیا گیا کہ انبیاء واولیائے کرام کے مزارات مقدسہ پر حاضری دو چنانچہ آپ نے مختلف مزارات پر جانا شروع کردیا پھر آپ کی یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ فرماتے ''میں خود اپنی مرضی سے کسی مزار پر نہیں جاتا جب تک صاحب مزار مجھے خود طلب نہ فرماتے۔''

آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان مزاروں پر مراقبہ کرنے سے عقیدۂ توحید میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اس دنیا کی مہمات سر ہوتی ہیں ایمان وعرفان کے نکات حل ہوتے ہیں۔مزید ارشاد فرمایا کہ کسی مقبول الٰہی کے مزار پر بیٹھنے کا اصل فیض یہ ہے کہ وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے خیال میں دل اس طرح محو ہوجاتا ہے کہ صاحب قبر بزرگ کا خیال بھی نہیں رہتا۔دل اللہ رب العزت کی ذات پاک سے مناجات کرنے میں مشغول رہتا ہے ایک روز ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات کسی اللہ والے کے مزار پر بیٹھنے

Marfat.com

کے دوران اونگھ سی آ جاتی ہے اس میں بحالت خواب کسی بات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے یہ اشارہ طالب حق کی رہنمائی کا سبب بن جاتا ہے مزار مقدس پر بیٹھتے ہوئے جو مقدس خیالات ذہن میں آئیں سمجھو کہ یہ صاحب مزار کی طرف سے تھے اس میں احتیاط یہ ہونی چاہیے کہ یہ خیالات کسی طور پر بھی شریعت محمدیہ کے خلاف نہ ہوں کیونکہ شیطان کا حملہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ مزارات اولیاء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر وقت رحمت کا نزول ہوتا رہتا ہے لہٰذا جو وہاں جا کر بیٹھے گا وہ بھی اس رحمت الٰہی سے فیض حاصل کرے گا آپ نے حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی بیان فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ پر مراقبہ کرنے سے مشکل اور سوالات خود بخود حل ہو جاتے ہیں اس سے باطنی خیال کو سکون میسر آتا ہے جو سالک کو روحانی فیوض و برکات سے مالا مال کر دیتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انبیاء کرام' اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری کو اپنا معمول بنالیا کئی کئی روز تک وہاں قیام کیا کرتے تھے اولیائے کرام میں حضرت سیدنا علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش ہجویری لاہور اور حضرت سید کبیر الدین دریائی المعروف حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارات مقدمہ پر متعدد بار حاضری دی علاوہ ازیں دیگر کئی ایک مزارات پر بھی حاضر ہوئے جن میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ پیر علاؤالدین صابر کلیر شریف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ سے خصوصی نسبت

سید ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیر سنجر را حرم
خاک پنجاب ازدم او زندہ گشت
صبح ما از مہر او تابندہ گشت

Marfat.com

مخدوم اولیاء، سلطان الاصفیاء، سراج السالکین حضرت شیخ ابوالحسن سید علی بن عثمان بن علی ہجویری ثم لاہوری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات اقدس کو رحمت الٰہی نے اپنے لطف وکرم کا مظہر بنا کر خلق خدا کی ہدایت وتزکیہ کے لیے مقرر فرمایا آپ کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو سالکان راہ محبت کے لئے خضر راہ کا کام دیتا ہے۔

آپ امام المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال محبت ومتابعت سے ولایت کے ارفع واعلیٰ مقام پر فائز ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں فنا ہو کر مقام محبوبیت کہ اس درجہ پر پہنچے کہ زمین پر خلیفۃ اللہ، مظہر انوار الٰہی اور نائب محبوب خدا ہوئے ظاہری حیات طیبہ میں بے شمار لوگوں کو فیض اور رشدو ہدایت سے منور کیا۔ اپنی روحانی قوت اور نظر کیمیا اثر کی بدولت کفرستان ہند میں پرچم اسلامی کو لہرایا اور بعد از وصال آپ کا مزار مرکز پر انوار اور فیض رسان عالم کا منبع ہے صرف عوام وخواص نہیں بلکہ طریقت وشریعت کے بڑے بڑے بادشاہوں نے آکر فیض حاصل کیا۔ جیسی محبوبیت ومقبولیت امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو ملی اس کی نظیر نہیں ملتی کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نائب رسول فی الہند بھی پکارے اٹھے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت غالباً ۴۰۰ھ غزنی شہر کے محلہ ہجویر میں ہوئی آپ نے جواں عمری میں ہی علوم ظاہری کی تکمیل کر لی بادشاہ محمود غزنوی کی موجودگی میں ایک ہندوستانی فلسفی سے مناظرہ کیا اور اسے شکست فاش دی اس وقت آپ کی عمر مبارک بیس سال کے لگ بھگ تھی آپ نے حضرت ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی آپ کا وصال جس وقت ہوا تو آپ کا سر اقدس حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گود میں تھا آپ نے اپنے شیخ کے علاوہ ہم عصر مشائخ سے بھی استفادہ کیا جس کا ذکر آپ کی تصنیف کردہ کتاب ''کشف المحجوب'' میں ہے صرف خراسان کے تین سو صوفیائے کرام سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا علاوہ ازیں حضرت خضر علیہ السلام سے بھی علم ظاہری وباطنی حاصل

Marfat.com

کیا آپ حنفی المذہب تھے حضرت امام اعظم کا نام نہایت تعظیم وتکریم سے اس طرح کشف المحجوب میں تحریر فرمایا''امام اماماں ومقتدائی سنیاں' شرف فقہاء وعز علماء ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الخزّ از رضی اللہ تعالیٰ عنہ''اوراپنا ایمان افروز واقعہ بھی لکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ اقدس پر نبی علیہ السلام اورامام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بحالت خواب میں زیارت ہوئی اس خواب سے آپ نے یہ اخذ کیا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو اپنی ذاتی اور طبعی اوصاف سے فانی ہو چکے ہیں صرف احکام شرع کے لئے باقی ہیں خواب میں دیکھا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نبی علیہ السلام اٹھا کر لے جا رہے ہیں اس لئے جو اپنی ذاتی صفات میں فانی اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے آپ کو فنا کر چکا ہوتو اس سے بھی خطا کا صدور ممکن نہیں یہ ایک لطیف رمز ہے۔

آپ اپنے شیخ کے حکم پر لاہور تشریف لائے لاہور میں دوران قیام آپ کے پراثر کلام اوراخلاق عالیہ سے متاثر ہوکر لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوتے گئے اور تبلیغ اسلام کا ایسا باب کھلا کہ کچھ ہی عرصہ کے اندر برصغیر پاک وہند میں شمع اسلام روشن ہوگئی۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف شریعت وطریقت اورحقیقت ومعرفت کا ایک بیش بہا خزانہ ہے فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانے والی یہ پہلی باقاعدہ کتاب ہے یہ کتاب عوام وخواص کے لیے پیر کامل کی حیثیت رکھتی ہے اکابر اولیائے کرام نے نہ صرف خود اس کا مطالعہ کیا بلکہ اس سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد جس کا کوئی مرشد نہ ہوا سے کشف المحجوب کے مطالعہ کی برکت سے مرشد مل جائے گا۔ کشف المحجوب کو مستند تذکروں اورتصوف کی کتابوں کا ماخذ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تذکرۃ الاولیاء' ملک الشعراء بہار نے سبک شناسی' حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نفحات الانس' حضرت خواجہ شرف الدین یحیی نے اپنے مکاتیب' حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنے مجموعہ ملفوظات'

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فصل الخطاب' حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز نے اپنی تصانیف و مکتوبات' شیخ محمد اکرم صابری نے اقتباس الانوار اور محمد دارہ شکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں کشف المحجوب شریف سے استفادہ کیا ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے فوائد الفوائد' مولانا محمد یعقوب بن عثمان غزنوی نے رسالہ ابدالیہ' شیخ احمد زنجانی نے تحفۃ الواصلین' ابوالفضل نے آئین اکبری' عبدالصمد نے اخبار الاصفیاء' لعل بیگ نے ثمرات القدس' مولانا محمد غوثی نے گلزار ابرار میں مولانا محمد بختاور خاں نے ریاض الاولیاء' لالہ سجان رائے بٹالوی نے خلاصۃ التواریخ' میر آزاد بگرامی نے مآثر الکرام' مفتی غلام سرور نے خزینۃ الاصفیاء اور حدیقۃ الاولیاء میں تفصیلاً تذکرہ کیا اور بعد میں آنے والے مؤرخین و مؤلفین کی تصوف کے سلسلہ میں لکھی جانے والی کتابوں کا بنیادی ماخذ کشف المحجوب ہی ہے۔

کشف المحجوب شریف کے فارسی' عربی اور اردو زبان میں کئی ایک تراجم کے علاوہ انگریزی اور دیگر مغربی زبانوں میں بھی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ کئی غیر مسلموں نے بھی اپنی کتابوں میں اس کتاب سے استفادہ کیا مثلاً رائے بہادر کنہیاں نے تاریخ لاہور' گنیش داس وڈیرہ نے چار باغ' پنجاب مرتبہ کرپال سنگھ' کے ایس لال نے مسلم ان انڈیا' معروف جرمن مستشرق ڈاکٹر این میری شمل نے اسلام ان دی انڈیا وغیرہم شامل ہیں ایک روسی مستشرق والنتین ژوکوفسکی نے کشف المحجوب پر روسی زبان میں مقدمہ لکھ کر اسے روس میں شائع کیا۔ رینالڈ اے نکلس نے کشف المحجوب کا انگریزی میں ترجمہ اور مقدمہ لکھ کر شائع کیا۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو خصوصی نسبت حاصل ہے اس کے پیش نظر کتاب ہذا میں کشف المحجوب شریف کا تذکرہ اور اس کتاب کے اقتباسات مختلف مقامات پر موجود ہیں۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مقدس پر کثرت سے حاضر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کی باطنی بیعت اور اویسی نسبت کا حصول اسی مزار اقدس سے ہے۔ اس باطنی بیعت کی بدولت آپ کی عقیدت و محبت

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے قابل رشک ہے جب آپ وہاں تشریف لے جاتے تو کئی کئی روز لاہور میں قیام کرتے چنانچہ لاہور کے اکثر لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے آپ قیام لاہور کے ایام میں دن کو انہی احباب کے گھروں میں ٹھہرتے اور رات کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر رہتے چونکہ دن کے وقت لاہور کی سڑکوں اور مزار مبارک پر رش ہوتا اس وجہ سے خیال میں انتشار کا خدشہ ہوتا رات کو زائرین کی تعداد کم ہوتی اس طرح آپ آرام وسکون سے وہاں مراقبہ میں بیٹھے رہتے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک پر مراقبہ میں تھا کہ حضرت کو مخاطب کر کے عرض کیا حضرت امیر لوگوں کو تو ہر روز اچھے کھانے میسر ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھی غرباء وفقراء کو بھی امراء کے گھروں میں جانے سے عمدہ کھانے مل جاتے ہیں حضرت آپ تو عرفان الٰہی اور ایمان بلا ریب کی نعمتوں سے مالا مال ہیں کیا کبھی اس گدا کو بھی اس نعمت سے مستفیض فرمائیں گے چنانچہ مجھے اشارہ ہوا ہاں اس کا تجربہ بھی کرواتے ہیں اچانک میرے خیال سے ہر چیز کی نفی ہونے لگی پھر وہ مرحلہ آیا کہ اللہ کی ہستی کی نفی بھی ہو گئی میں گھبرا گیا کہ میرے ساتھ یہ کیا ہو گیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس میں گھبرانے اور پریشان ہونے کی بات نہیں یہ نفی تمہارے اس خدا کی ہوئی ہے جو تم نے اپنے وہم میں متصور کر رکھا ہے اب تمہیں اللہ رب العزت کا صحیح عرفان نصیب ہو گا جو ہر طرح کے وہموں سے بالاتر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے موقع پر ایک بار آپ کی پشت مزار کی جانب ہو گئی آپ فرماتے ہیں اس پر میں بڑا شرمندہ ہوا کہ مجھ سے غلطی سرزد ہو گئی ہے پھر مجھے خیال آیا کہ میری پشت میرے منہ سے اچھی ہے کیونکہ منہ سے تو کئی ناجائز باتیں بھی نکل جاتی ہیں مگر پشت خاموش رہتی ہے اس سے اس طرح کی غلطیاں سرزد نہیں ہوتیں۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم پر ہی شیخ چوگانی شریف حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کی قبر انور پر حاضر ہوئے تھے آپ کو جس قدر فیوض و برکات اور مقام و مرتبہ ملا ہے یہ انہی دو مزارات مقدسہ کی

Marfat.com

بدولت ہے اسی لئے بارہا مرتبہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا میرے باطنی وروحانی پیر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور سے شیخ چوگانی حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام تک ہیں جس طرح آپ کا ارشاد ہے کہ میں مزارات پر اپنی مرضی سے نہیں جاتا صاحب مزار کے بلانے پر جاتا ہوں اسی طرح کا معاملہ مزار مبارک سے رخصت ہوتے وقت بھی دیکھا گیا ہے کہ جب آپ مراقبہ سے فارغ ہو جاتے تو لاہور میں کسی صاحب کے گھر چلے جاتے یہی معاملہ ہر روز جاری رہتا شب کو مزار مبارک پر اور دن کو قیامگاہ پر چلے جاتے اگر رات کو ہی الوداعی اجازت مل جاتی تو پھر لاہور ہرگز نہ ٹھہرتے فوراً جینڈ ڑ شریف چلے آتے ایک موقع پر کسی عقیدت مند نے عرض کیا حضرت آج کا دن ٹھہر جائیں میں آپ کی اور دیگر عقیدت مندوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا چونکہ مجھے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت دے دی ہے لہٰذا میں اب یہاں نہیں ٹھہر سکتا اس نے عرض کی حضور میری خاطر ایک دن کے لئے ٹھہر جائیں مسکراتے ہوئے فرمایا'' کنواریاں کیا جانیں کہ بیاہی ہوئی کن مجبوریوں میں جکڑی ہوئی ہے۔''

بیعت

طریقت کے مروجہ دستور کے مطابق آپ کسی شیخ کامل کے دست اقدس کو تھام کر بیعت نہیں ہوئے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزارات مقدسہ سے ظاہری و باطنی اور علمی وروحانی طور پر مستفیض ہوئے اس لئے فرماتے میرے پیر حضرت داتا گنج بخش لاہور سے شیخ چوگانی حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام تک ہیں یعنی اولیاء اللہ میں سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور انبیائے کرام میں سے حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام سے فیض حاصل کیا ویسے دیگر اولیاء وانبیائے کرام کے مزارات پر بھی حاضری دیتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا سلسلہ اویسی ہے اس سلسلہ اویسیہ کے بہت سے بزرگ گزرے ہیں جو اس طرح فیضیاب ہوئے ہیں۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو روحانیت اور تصوف کی دنیا میں

Marfat.com

[illegible]

حضرت [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] نقشبندی رحمۃ اللہ [illegible]
نے اپنے شیخ حضرت سید میر [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت [illegible]
تعالیٰ علیہ کے [illegible] خصوصی طور پر فیض [illegible] حضرت [illegible]
کا وصال [illegible] میں ہوا جبکہ حضرت [illegible] نقشبندی رحمۃ اللہ [illegible]
میں پیدا ہوئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا [illegible]
سلسلہ اویسیہ کے سات بنیادی اصول ہیں۔ ۱۔ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے دل نہ لگانا ۳۔ مقصد کے بغیر اور حق کے خلاف کوئی [illegible]
سے نہ نکالنا ۴۔ یاد الٰہی سے کسی وقت بھی غافل نہ ہونا۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو حاضر و

Marfat.com

ناظر جاننا ۶۔ ہر حال میں راضی برضا رہنا اور غصہ کو پی جانا ۷۔ غیبت۔ اجتناب کرنا

سلسلہ اویسیہ کے ساتوں اصولوں کا تصور ذہن میں لا کر غور کریں تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صورت وسیرت نظر آتی ہے آنے والے اوراق میں ان صفات کی حامل شخصیت کی سیرت کا ایک خاکہ پیش کیا جائے گا۔

اویسی رتبہ بہت بلند مقام ہے یہ ہر کسی کو میسر نہیں آتا حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں جنہیں مشائخ طریقت اور اکابر حقیقت ''اویسی'' کہتے ہیں انہیں بظاہر کسی پیر طریقت کی ضرورت نہیں چونکہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر کسی واسطے کے ان کی تربیت اپنی حمایت اور عنایت سے فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت ہوئی یہ بہت اونچا مقام ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والے بعض اولیاء اللہ نے اپنے بعض طالبوں کی خود اپنی روحانیت کے ذریعہ تربیت فرمائی بغیر اس کے کہ وہ ان کے مرید ہوں یہ جماعت بھی اویسیوں میں داخل ہے چنانچہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ تو ظاہراً کسی شیخ کی بیعت کی اور نہ ہی خود مروجہ دستور کے مطابق آنے والے لوگوں کو بیعت کرتے گوہر منیر صفحہ نمبر ۲۱۷ میں لکھا ہے کہ ''آپ نے ساری زندگی میں کسی کو رسمی بیعت نہیں کیا اور نہ کسی کو مرید کے نام سے پکارا اور جب کوئی شخص بیعت کی خواہش کرتا تو آپ فرمایا کرتے کہ اس رسمی بیعت کی چنداں ضرورت نہیں اس طرح کرنے کا تو اس ذات گرامی کو حق حاصل تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔
(القرآن الکریم:-۴۸:۱۰)

''جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتوں پر اللہ کا ہاتھ ہے''۔

میں ان آدمیوں میں سے نہیں ہوں جن کو بیعت کرنے کا حق ہے اس لئے

Marfat.com

میں اس قسم کی بیعت کرنے سے ڈرتا ہوں البتہ آپ اکثر یہاں آیا کریں اور اس کو بیعت سمجھیں کیونکہ آپ اگر باوجود میرے ولی نہ ہونے کے مجھے ولی سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اطاعت کے لئے یہاں سفر کر کے آتے رہیں گے تو اس جستجو میں آپ جتنی تکلیف اٹھائیں گے وہ اکارت نہ جائے گی اور آپ کا ہر قدم جو اس راہ میں اٹھے گا وہ بہشت کی طرف اٹھے گا کہ مرید کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرا کر اس کی طرف رجوع کرائے اور اس کو جستجو اور شوق دلا کر اس کی تابعداری پر آمادہ کرے اور مرید کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیر کی رہنمائی میں اس راہ پر گامزن ہو کر اپنی اصلاح کی کوشش کرے اور گناہوں سے توبہ کر کے نیک اعمال کی سعی کرتا رہے اگر مرید کی یہ نیت نہیں اور وہ خلاف شرع معمولات کو ترک کر کے اپنے آپ کو حدود شرعی میں محدود نہیں کرنا چاہتا تو وہ اپنے پیر سے منفعت کا خواہشمند ہے تو وہ مرید نہیں ہے''۔

ایک موقع پر ارشاد فرمایا میں وہ ہاتھ تلاش کرتا ہوں جس ہاتھ پر بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا۔ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ ہر آنے والے کو بیعت کیا جائے یہاں آنے والے کے ساتھ میرا تعلق استاد شاگرد کا ہے۔ اکثر ارشاد فرماتے جو لوگ یہاں آتے ہیں میں ان کا بازو پکڑ کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیتا ہوں ہم سب کے پیر وہ ہیں جو سب اولیاء صحابہ واہل بیت کے پیر ہیں۔

سفرِ کلیر شریف

تاج الاولیاء' مقتدائے اہل طریقت' مقرب بارگاہ الٰہی حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ گزرے ہیں زہدالانبیاء' قطب الاقطاب حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے اور داماد تھے آپ نے ہی انہیں خرقہ فقر وارادت عطا کیا حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے میرا علم ظاہر وباطن شیخ علاؤالدین علی احمد صابر اور شیخ نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو منتقل ہوا کبھی ارشاد فرماتے میرے سینے کا علم شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور دل کا علم شیخ علاؤالدین علی احمد صابر کو پہنچا

Marfat.com

ہوا ہے۔آپ کے اوپر غیر معمولی جلال تھا چنانچہ عظمت وھیبت کی وجہ سے کوئی شخص نظر بھر کر آپ کو نہیں دیکھ سکتا تھا آپ نے اپنے شیخ کامل خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوب خدمت کی بارہ سال تک آپ کے آستانہ عالیہ پر لنگر تقسیم کرنے کی ذمہ داری نبھاتے رہے اس دوران آپ نے لنگر خانہ سے کچھ نہ کھایا ایک دن شیخ نے پوچھا تم فقراء کو لنگر تقسیم کرتے ہو یا کہ خود بھی کچھ کھاتے ہو عرض کیا غلام کی کیا مجال جو حضرت کی اجازت کے بغیر ایک دانہ بھی منہ میں رکھے۔

اس پر آپ نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا میرا علاؤالدین علی احمد صابر ہے اسی روز سے آپ صابر کے نام سے مشہور ہو گئے۔آپ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے سماع کا بہت زیادہ شوق تھا۔مستجاب الدعوات تھے جو بات زبان مبارک سے نکالتے وہ پوری ہو جاتی سماع سے شغف کا یہ عالم تھا کہ عین حالت سماع اور وجد میں ۱۳ ربیع الاول ۶۶۴ھ کو وصال فرما کر کلیر شریف میں محو استراحت ہیں آپ کا روضہ انور عوام وخواص خصوصاً مشائخ چشت کے لئے منبع انوار وتجلیات ہے۔

حضرت خواجہ گوہرالدین احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی خصوصی نسبت حاصل ہے حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم پر آپ کلیر شریف تشریف لے گئے آپ نے بیان فرمایا کہ میرے ہمراہ ایک اور ساتھی تھا ہم دنوں جس وقت کلیر شریف پہنچے تو وہاں مزار اقدس پر محفل سماع ہو رہی تھی ایک مصرع پر مجھے ایسا وجد ہوا کہ مجھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا اس وقت سوائے بدن کے کپڑوں کے میرے پاس اور کوئی دوسری چیز نہ تھی حالت وجد میں سر سے پگڑی اتار کر قوالوں کے سامنے رکھدی پھر رومال اور آخر کار قمیض اتار کر انہیں دے دی میرے پاس ایک کمبل تھا جو اس وقت میرے ساتھی کے پاس تھا اگر میرے پاس ہوتا تو وہ بھی قوالوں کی نذر کر دیتا میں حالت وجد میں ہی رہا یہاں تک کہ قوالی ختم ہوگئی جب مجھے کچھ ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ میرے بدن پر سوائے تہبند کے اور کوئی کپڑا نہیں ساتھی کو تلاش کیا کمبل لے کر جسم کو ڈھانپ لیا پھر حضرت کے مزار اقدس پر حاضری دی فاتحہ خوانی ومراقبہ کے بعد اپنے ساتھی سے واپس جانے کے ارادے سے دریافت کیا تمہارے پاس کتنی رقم

Marfat.com

ہے اس نے جواب دیا رقم تو خرچ ہو چکی ہے صرف چند سکے میرے پاس موجود ہیں دونوں اسٹیشن پر آئے بکنگ کلرک سے کہا یہ سکے لو جہاں تک کا کرایہ ہے اس اسٹیشن کے ٹکٹ دے دو چنانچہ جگا دھری اسٹیشن تک کے ٹکٹ ملے گاڑی پر سوار ہو کے اس اسٹیشن پر اترے اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلنے لگے کچھ فاصلہ پر ہمیں ریلوے کے ملازمین ملے جو پٹڑی پر کام کر رہے تھے ان سے وہاں رات گزارنے کی اجازت لی انہوں نے ہمیں کھانا کھلایا خود چار پائیوں پر لیٹ گئے ہم زمین پر لیٹ گئے دوران گفتگو کوئی مسئلہ چھڑ گیا میں نے بھی بحث میں حصہ لیا اور مسئلہ کو خوب وضاحت سے بیان کیا تو وہ لوگ بڑے شرمندہ ہوئے کہ ہم چار پائیوں پر سوئیں اور مولوی صاحب (حضرت صاحب رحمۃ اللہ کی طرف اشارہ کیا) زمین پر سوئیں اصرار کے ساتھ انہوں نے ہمیں چار پائیاں دیں ایک شخص نے مجھ سے میرے علاقہ کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا کہ گجرات کے قریب ایک گاؤں جینڈ ڑشریف کا رہنے والا ہوں وہ بولا تم جینڈ ڑ کے سائیں گوہرالدین جو اللہ کا کامل بندہ ہے اسے جانتے ہو میں نے جب کہا گوہرالدین میرا ہی نام ہے سب آدمی حیرانگی کے ساتھ مؤدب ہو کر ہم سے معذرت کرنے لگے غلطی ہو گئی بے ادبی معاف کریں میں نے کہا کوئی بے ادبی نہیں میں بھی اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں اسی اثناء میں ایک آدمی وہاں آیا جو مجھے جانتا تھا سلام دعا کے بعد میری حالت دیکھ کر متعجب ہوا میں نے کلیر شریف کا سارا واقعہ سنایا صبح اس نے مجھے دو جوڑے کپڑے دیے اور ایک روز مزید وہاں قیام کے بعد اس نے ہمارے ساتھ ایک آدمی کو بھیجا سفر کے تمام لوازمات اور ضروری اشیاء دیں ہم ریل پر بیٹھ کر لاہور آئے اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر پہنچ گئے وہ شخص راستہ بھر میں خدمت کرتا رہا پھر لاہور سے واپس چلا گیا مجھے اس سفر سے یہ تجربہ ہوا کہ مقبولان بارگاہ الٰہی بڑے ہی خیر خواہ اور باوفا ہوتے ہیں جو شخص ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہو وہ ہر طرح سے اس کی دلجوئی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی خدمت میں آنے والوں کی حاجت روائی کرتا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے بعد گجرات پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری کے لئے آئے ہوئے ہیں ہم بھی وہاں پہنچے اور اپنے آنے کی اطلاع دی قاضی صاحب (کتاب کے لکھتے ہوئے جب اس مقام پر پہنچا تو اطلاع ملی کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نبیرہ سجادہ نشین دربار عالیہ جینڈ شریف حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وصال پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون ۱۷ جون ۲۰۰۷ء اتوار کو وصال ہوا ہے اور کل صبح دس بجے ۱۸ جون ۲۰۰۷ء سوموار ۲ جمادی الآخر ۱۴۲۸ھ کو نماز جنازہ ادا کی جائے گی) جو انتہائی ضعیف ہو چکے تھے دو درویشوں کے سہارے سے کھڑے ہو گئے اور مجھے پیغام بھیجا کہ اندر تشریف لائیں میں جب اندر گیا تو حالت تکلیف میں کھڑا دیکھا تو عرض کی کہ آپ نے کھڑے ہونے کی تکلیف کیوں کی آپ نے ارشاد فرمایا میاں صاحب آپ جناب حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار سے ہو کر آئے ہیں میں ان کے احترام میں کھڑا ہوا ہوں بعد مصافحہ کے آپ بیٹھ گئے اور مجھ سے میرا حال احوال پوچھا حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار عالیہ کے مشاہدات کیسے رہے ہیں میں نے عرض کیا حضرت وہاں حاضری کا یہ نتیجہ ہے کہ قوالی کی بدولت سارنگیوں کی آواز سے میرے دل پر ایک کیفیت اور لذت پیدا ہوگئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اب اس لذت سے پے در پے بہرہ اندوز ہوتا رہوں لیکن آپ دعا کریں کہ سماع کی لذت سے دل خالی ہو جائے کیونکہ میں ایک معمولی زمیندار ہوں اگر سماع شروع کردوں تو سب وشتم کا نشانہ بن جاؤں گا جس کی مجھ سے برداشت نہ ہو سکے گی آپ نے ارشاد فرمایا میاں صاحب اللہ تعالیٰ کی محبت جس راہ سے آتی ہے آنے دیں ہر بات کی کفیل اس کی اپنی ذات پاک ہے مزید فرمایا کہ اس خیال کی ترقی کے واسطے کسی خاص خرقہ اور لباس کی ضرورت نہیں سفید لباس میں رہنا بہتر ہے یہ بھی فرمایا کہ بیس سال تک کسی بھی مرید پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے ممکن ہے اس طویل عرصہ کے بعد بھی یہی سمجھ میں آئے کہ مرید طالب خدا نہیں بلکہ طالب دنیا ہے مثلاً دانا عورت آگ والی انگیٹھی بچا کر رکھتی ہے اگر کوئی شخص آگ لینے کیلئے آئے خود اٹھ کر تھوڑی سی آگ دے دیتی ہے۔

Marfat.com

مزارات انبیاء علیہم السلام پر حاضری

انبیاء کرام ہمارے جہاں سے منتخب ہیں ان کا مرتبہ عصمت گرامی ہے کہ جن کا مقام نبی ہو کہ ان کے منتخب ہونے پر قرآن کریم سے چند آیات درج ذیل ہیں

ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا (القرآن الكريم ۴: ۶۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

يا ايها الناس قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم فامنوا خيرا لكم (القرآن الكريم ۴: ۱۷۰)

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو۔

ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض (القرآن الكريم ۱۷: ۵۵)

اور بے شک ہم نے نبیوں میں سے ایک کو ایک پر بڑائی دی۔

وكم ارسلنا من نبي في الاولين (القرآن الكريم ۴۳: ۶)

اور ہم نے کتنے ہی غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے۔

ان الله اصطفى ادم ونوحا وال ابراهيم وال عمران على العلمين. (القرآن الکریم: ۳: ۳۳)

بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے۔

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل اللہ رب العزت نے کائنات میں تمام قوموں کی طرف رسول اور نبی مبعوث فرمائے ارشاد ربانی ہے فرمایا

Marfat.com

یـمـحشـر الـجن و الانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی. (القران الکریم:-۶:۱۳۰)
اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے ۔
ولکل قوم ھاد (القران الکریم:-۱۳:۷)
اور ہر قوم کے لئے ھادی۔
وما کنامعذبین حتی نبعث رسولا. (القران الکریم ۱۷:۱۵)
اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔
ومارسلنامن رسول الابلسان قومہٖ. (القران الکریم:-۱۴:۴)
اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔
ولـوانـااھلکنھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینارسولا فنتبع ایتك من قبل ان نذل ونخزی.
(القران الکریم:-۲۰:۱۳۴)

اور اگر ہم انہیں عذاب سے ہلاک کردیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل ورسوا ہوتے۔
ومـا کـان ربك مھـلك القری حتی یبعث فی امھارسولاً یتلوا علیھم ایتنا. (القران الکریم:- ۲۸:۵۹)
اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک اس کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے۔
مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ کائنات کے جس حصہ میں بھی قومیں موجود تھیں وہاں انبیائے کرام تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مجھے سرزمین ہند کی طرف سے خوشبو آتی ہے یقیناً یہ انبیاء کے پاک جسموں اور دین اسلام کی

Marfat.com

خوشبو صرف شعار ہے کہ حدیث مبارکہ کا ترجمہ علامہ اقبال نے یوں نظم کیا ہے

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ... سے ثابت کیا ہے کہ انبیائے کرام کی بعثت تو ہر جگہ پہنچی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوب نمبر ۲۵۹ میں رقم طراز ہیں ہندوستان میں بھی انبیائے کرام کی بعثت ہوئی ہے وقت سے فرزند پیغمبر جس قدر ملاحظہ کرتا ہے اور غور و تحقیق کرتا ہے کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آتی جہاں ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی بعثت نہ پہنچی ہو گزشتہ صدیوں میں ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جگہ بہت کم ہے جہاں پیغمبر مبعوث نہ ہوئے ہوں حتیٰ کہ زمین ہند بھی جو کہ دور معلوم ہوتی ہے اور کوئی نہیں کہ ... سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور ... کی طرف بعثت ہوئی اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے انوار شرک کے اندھیروں میں شعلوں کی طرح روشن ہیں۔"

انبیائے کرام بلند مقام و مرتبہ کے حامل ہیں قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق شہداء بعد از وصال زندہ ہیں تو انبیاء کو ان پر ہر لحاظ سے فضیلت حاصل ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ان اللہ عزوجل قد حرم علی الارض ان تاکل أجساد الانبياء (نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، مسند احمد)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الانبياء احياء في قبورهم يصلون (بیہقی) (انبیاء اپنی قبروں میں زندہ اور نماز پڑھتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے وہاں لے جانا بھی حکمت سے خالی نہیں حضرت انس بن مالک راوی ہیں

مررت على موسى ليلة اسرى بي عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلي في قبره

(جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات میں حضرت موسیٰ علیہ ...

Marfat.com

السلام کے پاس سے گزراوہ ایک سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے)۔

انبیائے کرام کے مزارات کی حاضری باعث برکت وثواب' اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اورقرب روحانی کے حصول کا ذریعہ ہے یہ مزارات محبت و الفت' فیوض و برکات اوررشدوہدایت کے منبع ہیں۔ضلع گجرات میں مختلف مقامات پرانبیاء کرام ان کے خلفاءاوربنی اسرائیل کے بزرگوں کے مزارات موجود ہیں ان میں خصوصی طور پر قابل ذکرحضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت قنیط علیہ السلام کا مزار بڑیلہ شریف' حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام اورحضرت امنون علیہ السلام کا مزارشیخ چوگانی شریف' حضرت فینوش علیہ السلام کا مزار جوکہ حضرت داؤدعلیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں موضع نجاں دریائے توی کے کنارے' حضرت شمعون علیہ السلام کا مزارموضع فنالیاں کڑیانوالہ کے قریب' حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کا مزارموضع گجگر ال' حضرت صفدان علیہ السلام کامزارموضع ریحان بھاگووال کے قریب' حضرت نعماطوس علیہ السلام کا مزارڈوبہ جسوسرائے نزد چک کمالہ' حضرت مرطوش علیہ السلام کا مزارموٹا نزد ٹانڈہ میں ہے اسی طرح دیگرمزارات بھی موجود ہیں مگران کے حالات پر پردہ پڑاہواہے ان مزارات کا تذکرہ ضلع گجرات کے حوالے سے شائع ہونے والی اکثر مذہبی کتابوں میں موجود ہے۔حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ' حافظ شمس الدین گلیانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت میاں محمد بخشؒ کھڑی شریف' حضرت پیرنصیب علی شاہؒ چھالے شریف کے علاوہ برصغیر کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں اولیاء ان مزارات پرحاضری دیتے رہے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی غیرمطبوعہ کتاب ''انوارشمس'' میں ضلع گجرات میں ان مزارات کی تفصیلات درج کی ہیں۔حضرت خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ علیہ تمام مزارات پر بالعموم اور بالخصوص حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام' حضرت سیدنا امنون علیہ السلام' حضرت سیدنا موسیٰ حجازی علیہ السلام' حضرت سیدنا صفدان علیہ السلام اورحضرت سیدنا نعماطوس علیہ السلام کے مزارات پر نہ صرف حاضری دی بلکہ مزارات تعمیر کروائے اورشجرہ نسب بھی لکھوائے۔

Marfat.com

شجرۂ طیبہ انبیائے کرام علیہم السلام

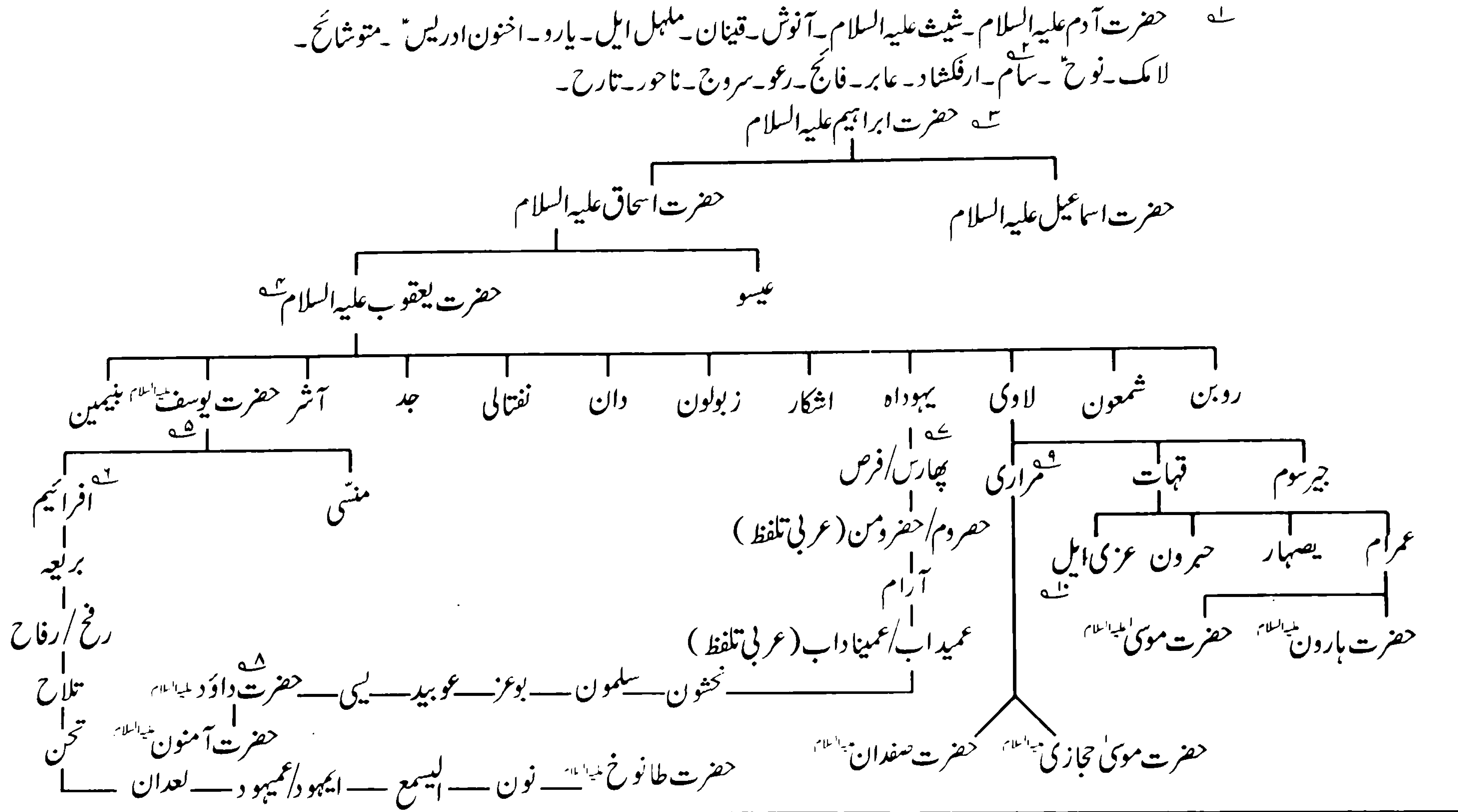

Marfat.com

بائبل دو حصوں پر مشتمل ہے عہد قدیم اور عہد جدید۔ پہلا حصہ عہد قدیم یا عہد عتیق میں تورات' زبور' اسفار حکمت' اسفار نبوت' اسفار تواریخی پر مشتمل ہے۔ جبکہ عہد جدید اسفار تواریخی انجیل' اسفار ہدایت' خطوط اور سفر نبوت پر مشتمل ہے عہد عتیق میں ۴۵ کتب اور عہد جدید میں ۲۷ کتب شامل ہیں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بائبل کی کتب کا باہمی طور پر فرق ہے راقم الحروف نے پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان ''توات کی کتاب پیدائش کا قرآن حکیم کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ'' لکھا ہے راقم کے پاس مختلف زبانوں اور اداروں کی بائبل موجود ہیں جن میں باہمی طور پر اختلاف ہے سینکڑوں مقامات پر نام اور مقامات کا فرق پایا جاتا ہے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو شجرہ نسب بیان کئے ہیں ان کے حوالہ جات بائبل سے درج ذیل ہیں ''کلام مقدس سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء''

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام سے سام تک کا شجرہ
تورات کتاب پیدائش باب نمبر ۵ آیت نمبر ۱ تا ۳۲

۲۔ سام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام
تورات کتاب پیدائش باب نمبر ۱۱ آیت نمبر ۱۰ تا ۲۶

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت یعقوب علیہ السلام
تورات کتاب پیدائش باب نمبر ۲۵ آیت نمبر ۱۹ تا ۲۶

۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کے اسماء
تورات کتاب پیدائش باب نمبر ۳۵ آیت نمبر ۲۳ تا ۲۷

۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام تا افرائیم
تورات کتاب پیدائش باب نمبر ۴۸ آیت نمبر ۱

۶۔ افرائیم تا نون
عہد عتیق اخبار اوّل باب نمبر ۷ آیت نمبر ۲۳ تا ۲۷

۷۔ یہوداہ تا داؤد علیہ السلام
عہد عتیق اخبار اوّل باب نمبر ۲ آیت نمبر ۳ تا ۱۵

Marfat.com

۸۔ داؤد علیہ السلام تا آمنون علیہ السلام
عہد عتیق اخبار اوّل باب نمبر ۳ آیت نمبر ۱،۲

۹۔ لاوی اور مراری

لاوی اور مراری قبیلہ کا ذکر اور شجرہ عہد عتیق کی اکثر کتابوں میں موجود ہے۔ مثلاً کتاب خروج کتاب عدد کتاب یوشع کتاب اخبار اوّل دوم اور نحم یاہ

۱۰۔ لاوی تا حضرت موسیٰ علیہ السلام
عہد عتیق کتاب اخبار اوّل باب نمبر ۶ آیت نمبر ۱ تا ۳

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے روضۂ اقدس کی تعمیر کروائی آپ کی قبر انور کے قدموں کی طرف سنگ مرمر کے پتھر پر تعمیر کا سال قمری اعتبار سے ۱۳۳۱ھ تا ۱۳۳۹ھ درج ہے یہ سال شمسی لحاظ سے ۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۱ء بنتے ہیں قبر مبارک پر سر کی جانب حضرت صاحب کے لکھے ہوئے اشعار بھی کندہ ہیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کی قبر مبارک کی تعمیر انہی سالوں میں کروائی اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف رحمۃ اللہ علیہ نے اس تعمیر کو خود دیکھا اور خوشی کا اظہار بھی کیا جس کا ذکر اپنے موقع پر کیا جائے گا۔ حضرت قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۹۱۹ء میں ہوا لہٰذا وہ وصال سے قبل اس تعمیر کو خود دیکھ چکے تھے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انبیائے کرام خصوصاً حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کا شجرۂ نسب بہت پہلے لکھوایا اور احباب کو آگاہ کر دیا تھا یہ شجرہ نسب حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں معروف ہو چکا تھا۔

اس پوری تمہید کے بعد مولوی محمد شاہد جمیل کی کتاب ''اسرار گوہر'' کے صفحہ نمبر ۱۱۸ کی عبارت ملاحظہ کی جائے لکھا ہے کہ ''حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان مزارات اقدس پر بموجب بشارت حاضر ہوئے اور پھر آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا آپ نے یہاں مزارات بھی تعمیر کروائے اور تمام انبیائے کرام کا شجرہ نسب بھی ہر مزار پر کھڑے ہو کر لکھوایا جو آپ کے سامنے ہیں اس کے بعد چند علماء کرام جو آپ کی خدمت میں

Marfat.com

رہتے تھے یعنی شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی، علامہ محب النبی، مولانا نور اللہ بصیر پوری، مولانا محمد شفیع کاموکی، مولانا محمد یار فریدی یہ تمام حضرات نے جلال پور جٹاں میں عیسائیوں کی بہت بڑی لائبریری میں جا کر وہاں دیکھا تو عہد نامہ قدیم میں اس طرح یہ شجرہ شریف ملا۔"

''اسرار گوہر'' کی یہ عبارت پڑھنے والا اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے کہ جب حضرت صاحب نے شجرہ شریف لکھوایا تو اس کے بعد یہ علمائے کرام جلال پور جٹاں گئے اور لائبریری سے تصدیق کی اور شجرہ ویسے ہی نکلا جیسا حضرت صاحب نے لکھوایا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت صاحب نے یہ شجرۂ نسب لکھوایا اس وقت تک توان علماء میں سے کوئی بھی جینڈ ڑ شریف حضرت صاحب کے پاس حاضر نہیں ہوا تھا سب سے پہلے تو حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۶ء میں وہاں تشریف لے گئے تھے باقی علمائے کرام بعد میں آئے جبکہ حضرت صاحبؒ نے شجرہ شریف ۱۹۱۹ء سے پہلے لکھوائے لہٰذا یہ تحریر غلط فہمی پر مبنی ہے ہاں اس بات کو تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جب یہ علمائے کرام حضرت صاحب کے پاس اکثر آتے جاتے ہوں گے اس عرصہ کے دوران اس شجرۂ نسب کو بائبل سے دیکھا ہوگا جہاں تک عیسائیوں کی بہت بڑی لائبریری کا تعلق ہے۔ جلال پور جٹاں میں عیسائیوں کی بڑی لائبریری کا وجود تھا نہ اب ہے۔

حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام

حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کا مزار مبارک گجرات شہر سے شمال مشرق کی طرف جلال پور جٹاں سے ہیڈ مرالہ روڈ پر (گجرات سے ۳۵ کلومیٹر) موضع شیخ چوگانی میں دریائے چناب کے کنارے ایک اونچے ٹیلے پر واقع ہے اس مقدس مزار پر کئی بزرگ تشریف لاتے رہے خصوصی طور پر حضرت میاں محمد بخش کھڑی شریف، سید ظہور محی الدین شاہ بٹالہ شریف، حضرت قاضی سلطان محمود قادری اعوان شریف، حضرت حافظ شمس الدین گلیانوی رحمۃ اللہ علیہم قابل ذکر ہیں قاضی صاحب کی یہاں حاضری آپ کی زندگی کا معمول تھی آخر عمر میں بوجہ ضعف کے پالکی میں سوار ہو کر آیا کرتے تھے حضرت طانوخ

Marfat.com

علیہ السلام کے بھائی کا مزار موضع ملہوکھوکھر میں ہے یہاں بھی قاضی صاحب تشریف لاتے تھے انہی کی وساطت سے قاضی صاحب کو دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باریابی حاصل ہوئی تھی۔

حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام جن کا شجرہ نسب گزر چکا ہے حضرت یوسف علیہ السلام سے گیارہویں پشت میں ہیں آپ کے مزار اقدس پر پہلی بار حاضری کے بارے میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللّٰہ الصمدلم یلدولم یولد کی حقیقت کیا ہے میں مختلف بزرگان دین کے مزارات پر حاضر ہوکر سوال کرتا اسی سلسلہ میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی وہاں بھی یہی سوال کیا تو عالم مشاہدات میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ میرے کندھوں پر سوار ہو گئے اور فرمایا کہ اعلان کرو کہ باہو زندہ ہے میں نے عرض کی میں مانتا ہوں کہ باہو زندہ ہے مگر میں یہاں یہ دیکھنے نہیں آیا کہ باہو زندہ ہے۔ میں تو اس اللہ رب العزت کی حقیقت ذات کا متلاشی ہوں میرے سوال کا کیا جواب ہے چنانچہ مجھے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم لاہور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلے جاؤ وہ تمہارا سوال حل کریں گے میں لاہور آ کر حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا اور سوال کیا اللہ الصمد ○ لم یلدولم یولد کی کیا حقیقت ہے آپ نے ارشاد فرمایا گوہر الدین اللہ کی ذات کی حقیقت کی آشنا نبوت ہے آپ نے عرض کی کیا میں مدینہ طیبہ چلا جاؤں حضرت داتا صاحب نے فرمایا حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار مبارک شیخ چوگانی شریف چلے جائیں چنانچہ میں وہاں سے سیدھا حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضر ہوا۔

حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کی قبر انور ٹیلے کے اوپر ہے یہاں محمد شاہد جمیل نے ''اسرار گوہر'' میں لکھا ہے کہ ''حضور اویس الوقت حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے سیدھے حضرت طانوخ علیہ السلام کے مزار پر حاضر ہوئے جب آپ وہاں پہنچے تو آپ سے پہلے اس ٹیلے پر کوئی بھی مردحق نہیں گیا تھا بڑے بڑے اکابر نیچے چلہ کشی کر کے واپس چلے جاتے'' اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب سے قبل

Marfat.com

حضرت طانوخ علیہ السلام کی قبر تک کوئی نہ گیا اس بلند ٹیلے کے نیچے ہی حاضری دے کر چلے جاتے یہ بات درست نہیں کیونکہ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قبل سیدنا طانوخ علیہ السلام سے ان کی قبر انور کو پختہ کرنے کی اجازت مانگی جو آپ نے نہ دی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اجازت مانگی تو آپ کو یہ اجازت دے دی گئی اگر قاضی صاحب ٹیلے کے اوپر نہیں گئے تو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ قبر کچی ہے اس بات کو تقویت ''گوہر منیر'' کی اس عبارت سے ملتی ہے جس کے مصنف نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عہد اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے کہ ''قاضی صاحب کے زمانہ میں قبر کچی تھی چھوٹی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی قاضی صاحب اکثر اس مزار مبارک پر حاضر ہوتے رہتے تھے اور فیض باطنی حاصل کرتے رہتے تھے قاضی صاحب مرحوم نے تعویذ مذکور کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ کیا مگر اس کی تعمیر کی اجازت نہ ہوئی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی قاضی صاحب کے ایما پر اکثر اس مزار پر حاضر ہوا کرتے تھے۔''

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں حضرت طانوخ علیہ السلام کے مزار پر پہنچا اور اپنا مقصد بیان کیا تو مجھے آواز آئی ۲۴۰۰ سال بعد آج میری پسند کا آدمی آیا ہے جو اپنی بات نہیں خدا کی بات پوچھنے آیا ہے۔ یہاں محمد شاہد جمیل نے صفحہ ۱۱۷ پر یہ لکھا ہے کہ ''آپ نے فرمایا میرا یہاں آنا ضروری ہو گیا پھر اس کے بعد آپ اور کسی بھی مزار پر نہیں گئے۔'' یہ بات بھی درست نہیں آپ اس کے بعد متعدد بار لاہور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اور گجرات میں شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتے رہے علاوہ ازیں دیگر مزارات انبیاء پر یہاں آمد کے بعد جانا شروع کیا۔

گوہر منیر میں شیخ چوگانی شریف حاضری کے حوالے سے لکھا ہے کہ ''آپ فرماتے ہیں حسب معمول دن کو زمینداری کا کام کرتا اور رات کو حضرت طانوخ علیہ السلام کے مزار اقدس پر چلا جاتا تھا جو موضع شیخ چوگانی میں دریائے چناب کے کنارے پر ایک بلند ٹیلہ پر واقع ہے اور موضع جینڈ شریف سے تقریباً 8 میل کے فاصلہ پر ہے (براستہ سڑک نہیں جنگل کے راستہ) راستے میں نالے کھنڈرات غیر آباد علاقہ ہے

Marfat.com

سرکاری رکھ (جنگل) اس راستہ کے کنارے پر ہے جس میں جنگلی جانور عام طور پر رہتے ہیں میں اپنے خیال میں مگن راستہ طے کیا کرتا تھا ایک دن رکھ کے قریب پہنچ کر میرے دل میں ذرا سا خوف پیدا ہوا لیکن معاً یہ خیال آیا کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں نیز میری زندگی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اگر اس کی تلاش میں مارا جاؤں تو اور بھی اچھا ہے آپ فرماتے تھے تقریباً بارہ سال کے عرصہ تک ہر رات یہ سفر طے کرتا رہا۔ ہل جوتنے کے وقت واپس آتا تھا مگر اس عرصہ کے دوران مجھے کسی چیز نے گزند نہ پہنچائی اور نہ کسی چیز کا خوف میری طبع پر مسلط ہوا ان دنوں ایک چھوٹا سا صافہ (پگڑی) میرے سر پر ہوتا اور نیلے رنگ کا ناکافی تہبند کمر پر اور میرا حال غریبانہ ہوتا تھا جو لوگ آج مجھے سفید لباس میں ملبوس چارپائی پر بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں اور میری فارغ البالی کا ملاحظہ کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ فقیری بادشاہی ہے مگر ان کو یہ معلوم نہیں اس بادشاہی تک پہنچے کے لیے کتنی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں''۔

ایک موقع پر حضرت صاحب کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نظر نہیں آئے گا تو قیامت کے روز لوگوں پر اس کا خوف کس طرح طاری ہوگا فرماتے ہیں میں اپنے اس مسئلہ کے حل کے لیے حضرت طانوخ علیہ السلام کے مزار پر حاضر ہوا ابھی تھوڑی دیر بیٹھا تھا کہ مجھ پر شدید خوف طاری ہو گیا حالانکہ مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی شدت خوف کی بنا پر بڑی مشکل سے کمرہ میں پہنچا اور مجھے خوف سے بخار ہو گیا دوسرے روز ہوش آیا میں سمجھ گیا کہ یہ میرے سوال کا جواب ہے۔ آپ کو حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے در اقدس سے اتنا فیض ملا کہ آپ کے پاس بیٹھنے والے علماء و مشائخ یہ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ امی ہونے کے باوجود آپ ایک بلند علمی و روحانی مقام پر فائز تھے۔

حضرت شیخ القرآن فرماتے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم لدنی کا بحر ذخائر ہیں حضرت مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور دوران گفتگو عرض کیا مرد کامل کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا (اس وقت بارش ہو رہی تھی) مفتی صاحب جس طرح بارش کا قطرہ پانی میں گرتا ہے تو بلبلا بن جاتا ہے پھر پانی میں مل کر پانی ہو جاتا ہے۔ یہی حال مرد کامل کا ہے اس پر مفتی صاحب نے گجرات میں علمائے

Marfat.com

کرام کی محفل میں کہا کون کہتا ہے کہ خواجہ گوہرالدین پڑھا ہوا نہیں وہ تو علوم کا کوہ ہمالیہ ہے۔ یہ سب فیض حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار اقدس پر حاضری کی بدولت ملا حضرت صاحب ابتدائی بارہ سال مسلسل تشریف لے جاتے رہے عشاء کی نماز کے بعد جینڈ ڑ شریف سے روانگی ہوتی تھی صبح واپس آ کر جینڈ ڑ شریف میں نماز فجر ادا کرتے تھے پھر کبھی دن کو کبھی رات کو حاضری ہوتی کئی کئی روز وہاں پر قیام پذیر رہتے حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ حضرت صاحب کم و بیش پچاس سال وہاں حاضری دیتے رہے اور لم یلد و لم یولد کی تفسیر پوچھتے رہے حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام اسباق پڑھاتے رہے لیکن یہ سبق ختم نہ ہوا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی استاد نبوت ہے۔

مزارات مقدسہ پر جانا آپ کا اپنے لیے نہ تھا اللہ رب العزت کی معرفت مقصود تھی ایک روز کسی نے سوال کیا آپ سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار پر حاضری دیتے ہیں کیا انہیں اس بات کا علم ہے کہ آپ وہاں آتے ہیں ارشاد فرمایا ان کو علم ہو یا نہ ہو خدا کو تو علم ہے کہ میں اس کے لئے جاتا ہوں یہ سوال کا جواب تھا حقیقت یہ ہے کہ آپ کا ہی ارشاد ہے" میں کسی مزار پر خود اپنی مرضی سے نہیں گیا صاحب مزار کے بلانے پر جاتا ہوں"۔

مزار مبارک حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کی حاضری کے موقع پر عالم استغراق میں آپ نے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار چند اشعار کی صورت میں کیا بعد میں یہ اشعار سنگ مرمر پر کندہ کروا کر اسے حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کی قبر پر سر کی جانب نصب کر دیئے گئے جو کہ درج ذیل ہیں:

طانوخ سر پنہانی پر از کیف سبحانی
گنجور فیض عرفانی در معرفت سلطانی

(سیدنا طانوخ علیہ السلام چھپے ہوئے راز آپ کی ہر ادا پاکیزہ ہے
فیض معرفت کے خزانے اور معرفت کے بادشاہ ہیں)۔

Marfat.com

مظہر نور خدا عشق ذات شد عطا
بی انتہائی بی انتہاء از نور احمد یزدانی

(آپ اللہ کے نور کو ظاہر کرنے والے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذاتی عشق عطا ہوا جو لامحدود لامحدود ہے حضور کے ہمیشہ رہنے والے نور سے)۔

فارغ از دو جہاں در سکونت لامکاں
ہر جہت بے نام ونشاں محبوب جاناں ربانی

(آپ دونوں جہاں سے فارغ اور لامکاں قیام گاہ ہے کسی سمت کوئی نام ونشاں نہیں اگر کوئی چیز ہے تو یہ کہ اللہ کریم کے محبوبوں کی جان ہیں)۔

عاشق صادق احد واصل کامل واحد
پاک حلول از اتحد آں حقیقت حقانی

(آپ اللہ سچے عاشق شریک کے ساتھ کامل رہنے والے حلول اور اتحاد سے پاک اللہ کی حقیقت سے واقف)۔

عشق ذاتی شد عطا جز احدیت بے نوا
در حقیقت نور خدا شد آں گوہر رحمانی

(آپ کو اللہ کا ذاتی عشق ملا ذات کے کے سوا کوئی ساتھی نہیں حقیقت میں اللہ کے نور اور اللہ کے سچے موتی ہیں)۔

اس سوال پر کہ جب آپ پر روح کا نور منکشف ہوا تو کیا کیفیت تھی فرمایا لوگ نیچے سے اوپر کی طرف جاتے ہیں اور میں اوپر سے نیچے کی طرف آیا ہوں مجھے حقیقت نبوت کی آشنائی ذات سے ہوئی میری ابتداء **لم یلد ولم یولد** کے سبق سے ہوئی اور انتہاء **حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر** ہے مجھے یہ مشاہدہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے مزار پرانوار پر ہوا مجھے ہر طرف سے نور نے گھیر لیا اس وقت فیض نبوت نے میری دستگیری فرمائی اور میری زبان سے نکلا ''در حقیقت نور خدا شد آں گوہر رحمانی'' میں نے کہا یہ نور خدا ہے ذات

Marfat.com

نہیں یہ دستگیری اور فیض نبوت تھا ساری کائنات انبیائے کرام کے نور سے ذات کی معرفت حاصل کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام فیضان نبوت کے امین وقاسم ہوتے ہیں۔

مزار مبارک کی تعمیر

حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ سے مزار مبارک کو پختہ تعمیر کرنے کی اجازت مانگی تو اجازت نہ ملی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ یہ مزار مبارک مرکز تجلیات اور روحانی فیوض وبرکت کا سرچشمہ ہے اگر اس کو پختہ تعمیر کر دیا جائے تو بہت سی مخلوق کو فائدہ ہوگا آپ کو اجازت ملی تو آپ نے اپنے ایک عقیدت مند مخلص ساتھی بہاولپور کے چوہدری عبدالہادی جو محکمہ نہر میں اورسیز تھے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ کی خدمت میں اکثر حاضری دیا کرتے تھے حضرت صاحب کے حکم پر بہاولپور سے قبر انور کے تعویذ کیلئے سنگ مرمر کے پتھر بھیج دیئے حضرت صاحب نے زر کثیر خرچ کر کے قبر انور کو سنگ مرمر سے پختہ کروایا یہ کام ۱۳۳۱ھ میں شروع ہوا اور ۱۳۳۹ھ میں مکمل ہوا کیونکہ کام کئی مراحل میں ہوا تھا قبر انور کے گرد چار دیواری بنادی گئی کیونکہ قبر انور ایک اونچے ٹیلہ پر واقع ہے ساتھ دریائے چناب گزرتا ہے قبر انور کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کروادی گئی جو اب بھی موجود ہے کچھ عرصہ بعد ٹیلہ پر جانے کے لئے سیڑھیاں بھی بنادی گئیں تاکہ زائرین سہولت سے اوپر آ جاسکیں۔

یہ کام حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات میں ہو چکا تھا جب قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزار مبارک پر حاضر ہوئے مزار مبارک کا تعویذ سنگ مرمر مسجد اور دربار شریف کی چار دیواری وغیرہ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور حضرت صاحب سے فرمایا کہ آپ کو مبارک ہو حضرت طانوخ علیہ السلام نے آپ کے پیش کردہ لباس کو زیب تن کر لیا ہے۔

حضرت طانوخ علیہ السلام کا مزار مبارک جس ٹیلہ پر ہے وہاں چاروں طرف

Marfat.com

کنارے دیواروں کی مثل سیدھے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی زمانہ کا قدیم قلعہ ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ گردو پیش کی زمین ہموار تھی دریائے چناب کی وجہ سے اور بارشوں کے باعث اردگرد سے پانی کے بہاؤ نے جگہ کو خالی کر دیا ہے اب یہ ٹیلہ ایک چھوٹی پہاڑی کی مانند ہے۔ اکثر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ کئی خدام اور احباب ہوتے تھے لہٰذا آپ نے سب کے آرام کی خاطر یہاں مسافر خانہ بنوایا ایک کمرہ آپ کے لئے مخصوص تھا یہاں پر لنگر کا اہتمام کیا لنگر کا مکمل خرچہ آستانہ عالیہ جینڈ شریف سے آتا تھا ایک لانگری کو یہاں مقرر کیا گیا پانی پینے اور وضو کے لئے ایک کنواں کھدوایا گیا ٹیلہ کے ساتھ ایک بہت بڑا کھڈا جس کی گہرائی تقریباً ۳۰ فٹ اور رقبہ ایک کنال کے قریب تھا حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے اردگرد کے دیہات سے لوگ جمع ہوئے اور کئی روز کی محنت کے بعد مٹی ڈال کر اس کو بند کر دیا گیا ان دنوں یہاں کام کرنے والوں کی تعداد سو تک بھی ہو جاتی تھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان لوگوں کے آرام اور خورد ونوش کے معاملات کی نگرانی خود کرتے رہے جب یہ جگہ ایک میدان کی صورت اختیار کر گئی آپ نے لوگوں کی سہولت کے پیش نظر ایک مسجد یہاں تعمیر کروا دی یہ مسجد حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بابو محمد حسین لاہور والے جو حضرت صاحب کے خاص احباب میں سے تھے انہوں نے بنوائی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزار مبارک اور مسجد کی تعمیر کے لئے اپنی اراضی تک بیچ کر ساری رقم یہاں خرچ کر دی پھر اس مسجد میں جمعۃ المبارک کا آغاز ہو گیا یوں مزار مبارک پر آنے والوں کے لیے سہولت پیدا ہو گئی۔ حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کا سالانہ ختم شریف ۸،۹ ذی الحج کو عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ حضرت صاحب کے عہد میں یہاں لنگر کے اخراجات کو آستانہ عالیہ جینڈ شریف سے منسلک رکھا گیا آپ نے وصال سے قبل حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب کو وصیت کی کہ مزار سیدنا طانوخ علیہ السلام کے لنگر کا خرچ اسی انداز سے ادا کیا جائے جیسا کہ اب ہو رہا ہے چنانچہ یہ سلسلہ اسی انداز سے چلتا آرہا ہے صاحبزادہ صاحب کے عہد میں بھی تعمیری کام ہوتے رہے بعد میں حضرت صاحبزادہ پیر محمد یوسف صاحب نے خصوصی توجہ دی

Marfat.com

اور دربار شریف کے حجرہ پر سنگ مرمر لگوایا مینار اور چار دیواری کو از سر نو خوبصورت انداز سے تعمیر کروایا ہے وہاں حاضری روحانی کیف کے علاوہ قدرتی مناظر انتہائی خوبصورت نظارے پیش کرتے ہیں ان روحانی وظاہری مناظر کی بدولت وہاں وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

سونے کی قدر سنار ہی جانتا ہے اور جوہر کی قدر جوہری۔

حضرت سیدنا آمنون علیہ السلام

حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار کے جنوب مغرب کی سمت میں کچھ فاصلہ پر دریائے چناب کے کنارے کھنڈرات کے درمیان حضرت آمنون علیہ السلام کا مزار مبارک ہے حضرت آمنون علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے ہیں حوادثات زمانہ کی وجہ سے یہ مزار کسمپرسی کی حالت میں تھا حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو باطنی طور پر اشارہ ہوا تو آپ نے اس مزار مبارک کی طرف توجہ دی زمین کو ہموار کروایا قبر انور کو پختہ تعمیر کروایا مزار مبارک پر سال تعمیر یکم محرم ۱۳۵۲ھ لکھا ہوا ہے وہاں ایک مسجد تعمیر کروائی اور کنواں کھدوایا ساتھ مختصر رہائش بنوائی تاکہ دربار شریف کے خادم کو سہولت میسر آئے درخت بھی لگوائے گئے حضرت صاحب جن ایام میں شیخ چوگانی شریف قیام پذیر ہوتے دن کے وقت حضرت آمنون علیہ السلام کے مزار پر اور رات حضرت طانوخ علیہ السلام کے مزار مبارک پر چلے جاتے کیونکہ یہاں دن کے وقت تنہائی میسر آتی تھی چند احباب بھی آپ کی معیت میں ہوتے دن بھر درختوں کے سائے میں اپنی بصیرت اور گفتگو سے احباب کو مستفیض فرماتے لنگر کا اہتمام بھی کیا جاتا مزار مبارک پر خدمت کے لئے آپ نے خدام کو مقرر کر رکھا تھا لنگر کا خرچہ آستانہ عالیہ جینڈر شریف سے ہی آتا تھا راقم الحروف کو کتاب لکھنے کے دوران کئی بار انبیائے کرام کے مزارات پر حاضری کا موقع ملا حضرت آمنون علیہ السلام کے مزار مبارک پر درختوں کے نیچے بیٹھنے سے ایک عجیب کیف ملتا ہے کنویں کا پانی بڑا مزیدار اور ٹھنڈا ہے جو شخص بھی

Marfat.com

یہاں حاضری دیتا ہے کھنڈرات کے اندر اس مزار مبارک پر نظر پڑتے ہی اس پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے بجلی آنے سے مزار مبارک پر سہولتوں میں کافی اضافہ ہو چکا ہے سخت گرمیوں میں دوپہر کے وقت بھی ان ویران کھنڈرات میں لوگ مزار مبارک پر حاضری کے لئے آتے ہیں۔

گھر بنایا ہے سکوت دامن کہسار میں
آہ یہ لذت کہاں موسیقی گفتار میں

حال ہی میں سیدہ ضمیر فاطمہ نے مزار شریف کو پختہ تعمیر کروایا حضرت پیر حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور پیر میاں محمد یوسف صاحب نے مزار شریف پر سنگ مرمر اور شیشہ کا کام کروایا جس سے مزار شریف کی ظاہری خوبصورتی دوبالا ہوگئی ہے۔

حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ چوگانی شریف آنے جانے کے لئے موضع گجگراں کے قریب جنگل میں سے گزرتے تھے ایک روز آپ ساتھیوں کے ہمراہ گزر رہے تھے کہ جنگل میں سے آواز آئی میری طرف سے ہو کر جاؤ (یہ واقعہ زبانی روایات میں سے ہے یہاں ''اسرار گوہر'' کے مصنف نے لکھا ہے کہ ''تین بار آواز آئی مگر آپ نے توجہ نہ دی تیسری بار آواز آنے پر حضرت صاحب کو ان کے ساتھیوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا چلو''۔ یہ بات خلاف عقل ہے کہ اللہ کا نبی پکارے اور حضرت صاحب توجہ نہ دیں دوسری بات یہ ہے کہ حضرت صاحب نے اس طرف جانے کا خود ارادہ نہ کیا بلکہ لوگوں کے کہنے پر ایسا کیا۔ اس واقعہ کے حوالے سے حضرت صاحب کے خاندان کے افراد سے بات ہوئی تو انہوں نے اتنا ہی واقعہ بیان کیا جس کا یہاں ذکر ہے)۔ آپ نے اپنے ایک خادم کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو ایک حضرت بڑے قد مبارک والے کھڑے ہیں ان کی گفتگو کی سمجھ نہیں آئی واپس آ کر اس نے حضرت صاحب سے عرض کیا آپ خود تشریف لے گئے تو حضرت نے اپنا شجرہ شریف و تعارف سے آپ کو آگاہ کیا اور فرمایا قاضی صاحب یہاں سے تیس سال تک گزرتے رہے لیکن ہم نے

Marfat.com

انہیں نہیں بلایا تمہارا خیال بلند ہے یہاں آیا کرو۔

یہ مزار شریف حضرت سیدنا موسیٰ حجازی علیہ السلام کا ہے آپ کے دوسرے بھائی حضرت صفدان علیہ السلام کا مزار ریحان شریف بھاگووال میں ہے آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مراری بن لاوی کی اولاد ہیں (یہاں اسرار گوہر کے مصنف نے صفحہ ۱۲۵ پر آپ دونوں بھائیوں کو لاوی بن مراری کی اولاد لکھا ہے جو کہ حقیقت کے برعکس ہے دیکھئے تورات کتاب پیدائش باب نمبر ۳۵:۲۴ باب نمبر ۴۶:۱۲)

مزار مبارک حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کی مسجد پر تعمیر کا سال ۱۳۴۷ھ لکھا ہوا ہے حضرت صاحب نے مزار مبارک کے اردگرد جگہ کو صاف کروا کر یہاں پر کنواں، مسافروں کے لئے کمرے لنگر خانہ مسجد اور مزار مبارک احسن انداز میں تعمیر کروایا اس تعمیر پر حضرت صاحب اور محمد حسین لاہور نے زر کثیر خرچ کیا مزار مبارک اور دیگر تعمیرات کے لئے پہلے یہاں بھٹہ بنایا گیا جہاں سے اینٹیں تیار ہو کر تعمیر کے کاموں میں لگائی گئیں یہاں اردگرد قریب کوئی آبادی نہیں صرف کھیت و جنگل ہے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متعدد بار پورا پورا مہینہ یہاں ٹھہرے رہے مہمانوں کی تعداد کتنی بھی بڑھ جاتی تھی لیکن لنگر کا وسیع اہتمام ہوتا تھا خدمت کے لئے مختلف اوقات میں خدمتگاروں کا تقرر کیا گیا جو آنے والے زائرین کی تمام سہولتوں کا خیال رکھتے رہے ان میں قابل ذکر بابا ولی داد اور بابا سلطان ہیں جن کی زندگیاں دربار شریف کی خدمت کرتے گزر گئیں۔

مزار شریف کی تعمیر کے لئے جب اس جنگل میں زر کثیر خرچ کیا جا رہا تھا تو ایک محفل میں مولانا سید عبد الشکور صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ مزار شریف کو مسقف کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ رقم غربا میں تقسیم کر دی جاتی تو بہتر تھا اس خیال کے آنے کیساتھ ہی حضرت صاحب نے سید عبدالشکور صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا شاہ صاحب آپ کس خیال میں ہیں غریب اس لئے غریب نہیں ہے کہ ان کو دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نعوذ باللہ کمی ہو گئی ہے اور اس کو پورا کرنا ہمارا کام ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا میں کوئی بھی غریب نہ رہے مگر کچھ آدمیوں کو غریب رکھنے

Marfat.com

میں حکمت و مصلحت ہوتی ہے اور ہمیں اس مصلحت میں دخل دینے کا حق نہیں ہے نیز اللہ کا ولی اللہ کی مرضی کے تابع ہوتا ہے وہ کوئی فعل اپنی مرضی سے نہیں کرتا۔ اسی طرح ایک شخص نے صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ جنگل میں اس زمین پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو زرکثیر خرچ کیا ہے یہ جگہ تو فلاں شخص کی ملکیت ہے اگرچہ اس نے جگہ مزار کے لئے چھوڑی ہے مگر جب چاہے یہ عمارتیں اس کے قبضہ میں چلی جائیں گی صاحبزادہ صاحب نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ سے یہ بات عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہتا تو وہ ٹھیک ہے مگر میں نے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کسی کے حکم پر کیا ہے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے عہد میں یہاں متعدد بار محفل سماع کا اہتمام کیا علماء وطلباء کے لئے کئی کئی روز تک یہاں پر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا تھا بوجہ خاموشی اور تنہائی کے وقت گزارنے میں عجیب لطف آتا ہے مزار مبارک مرکز انوار و تجلیات اور مرجع خلائق ہے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور صاحبزادہ میاں محمد یوسف صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ جینڈڑ شریف نے خصوصی توجہ دے کر اپنی نگرانی میں مزار شریف کو سنگ مرمر سے تعمیر کروادیا ہے۔ کتاب ھذا کا آغاز بھی اسی مزار مبارک پر ایک اجلاس میں کیا گیا جس کا ذکر پیش لفظ میں گزر چکا ہے۔

گر تو سنگ خارہ و مرمر بوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

(اگر تو سخت پتھر اور سنگ مرمر کا ہوگا لیکن جب اللہ والے کی محفل میں آئے گا تو گوہر (موتی) بن جائے گا۔)

حضرت سیدنا صفدان علیہ السلام

بھاگووال کلاں کے قریب برساتی نالہ کی مغربی جانب موضع ریحان شریف ہے اس گاؤں کے ایک ٹیلے پر حضرت سیدنا صفدان علیہ السلام کا مزار اقدس ہے ابتداء میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مزار مبارک کو پختہ بنایا گزشتہ چند سالوں

Marfat.com

کے دوران علاقہ کے لوگوں نے از سرِ نو مزار شریف کو تعمیر کیا ہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جینڈڑ شریف سے گجراں یا شیخ چوگانی شریف جاتے تو راستہ میں اس مزار مبارک پر اکثر حاضری دے کر جاتے مزار شریف کے قریب ہی آپ نے زمین کا ایک قطعہ خرید کر مسجد تعمیر کرادی اور اردگرد درخت لگوا دیے۔ لوگوں کی سہولت کے لئے کنواں کھدوایا حضرت صاحب جب دن کے وقت یہاں سے گزرتے تو ظہر کی نماز اس مسجد میں ادا کرتے کچھ دیر کے لئے آرام کرنے کے بعد سفر کو جاری رکھتے اس علاقہ سے گزرنے والے تمام بزرگان دین یہاں فیوض و برکات کے حصول کے لئے ضرور تشریف لاتے رہے۔

حضرت نعماطوس علیہ السلام

موضع ڈوبہ شریف جسوسرائے نزد چک کمالہ میں حضرت نعماطوس علیہ السلام کا مزار مبارک ہے مزار مبارک کے قریب ایک نالہ سراں گزرتا ہے بارشوں کے دنوں میں طغیانی کے باعث اس میدان میں مٹی کی تہ جمع ہو جاتی ہے عرصہ دراز گزرنے کی وجہ سے حضرت نعماطوس علیہ السلام کی قبر انور مٹی کی تہہ کی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو چکی تھی اس قطعہ کو مقدس جانتے ہوئے علاقہ کے لوگ یہاں کاشت وغیرہ بھی نہیں کرتے تھے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو اس نالہ میں قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتے تھے آپ کو بحالت کشف اس مزار مبارک کا پتہ چلا آپ ایک ساتھی کو لے کر اس مقام پر آئے اور ساتھی درویش سے کہا کہ تم بھی بذریعہ کشف معلوم کرو قبر کس مقام پر ہے چنانچہ اس نے نشان لگا کر بتایا کہ یہاں قبر ہونی چاہیے پھر اس نشان کو پیش نظر رکھ کر سات سے آٹھ فٹ تک کھدائی کی گئی تو قبر کے آثار نظر آ گئے مزید احتیاط سے کھدائی کرنے پر ساری قبر جو چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی ظاہر ہو گئی آپ نے بتایا کہ صاحب مزار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ ''انوار الشمس'' کے مطابق آپ کا نام نعماطوش ہے (مثلاً بائبل کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مختلف فرقوں کی بائبل میں ناموں کا فرق ہے جیسا کہ کیتھولک بائبل میں شیلم

Marfat.com

اور پروٹسٹنٹ بائبل میں سلیم لکھا گیا ہے) حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ حضرت نعماطوس علیہ السلام یہ کلمہ پڑھتے لاالہ الااللہ ابراھیم خلیل اللّٰہ۔ایک صاحب کشف کو حضرت نعماطوس علیہ السلام نے فرمایا کہ خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیال والا آدمی آج سے پانچ سو سال پہلے گزرا ہے۔

آپ نے مزار مبارک کے تعویز کو ازسرنوتعمیر کرایا لنگر خانہ' مسافر خانہ' کنواں اور مسجد تیار کروائی یہ مزار مبارک چونکہ جینڈ ڑ شریف سے قریب ہے لہٰذا حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جینڈ ڑ شریف قیام کے دوران اکثر یہاں چلے جاتے تھے اور نماز عصر ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لاتے حضرت صاحب کے وصال کے بعد بھی تعمیر کا سلسلہ جاری رہا مزار مبارک پر سال تعمیر ۱۹۵۳ء تحریر ہے''۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ولایت کے تینوں مقام ولایت صغریٰ' ولایت کبریٰ اور ولایت علیا یعنی اولیاء کی ولایت' انبیائے کرام کی ولایت اور ملا اعلیٰ کی ولایت سے سرفراز فرمایا۔ولایت کسبی اور وھبی بھی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ولایت کسبی سے نوازا کہ زندگی بھر جدوجہد کی' ریاضت' مجاہدہ' مزارات پر حاضری کے لئے سیر وسیاحت کو اختیار کرنا' درس وتدریس اور تبلیغ کے لیے مصائب کا برداشت کرنا' امرونہی پر سختی سے عمل کیا' فرماتے زندگی بھر ایک قدم بھی اللہ کی مرضی کے خلاف نہ اٹھایا دوسری طرف ولایت وھبی کی طرف نظر ڈالیں تو بظاہر مروجہ دستور کے مطابق کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہ کیے لیکن علم لدنی کے ایسے منبع نور تھے کہ زمانہ کے استاذ الاساتذہ کو علمی حوالے لکھواتے۔بچپن میں یہ عالم تھا کہ جو بات کہتے ویسے ہی ہو جاتا' ولایت وہبی کے اس عظیم درجہ پر فائز تھے کہ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہنا پڑا کہ ''کرماں والی ماں کے بیٹے ہو تم تو ازل سے نوازے ہوئے ہو۔''ایک روایت کے مطابق یہ فرمایا ''وہ کتنی عظیم ماں ہے جس نے گوہرالدین کو جنا اللہ نے ان کو ماں کے پیٹ میں ہی تمام کمالات عطا کر دیئے ہیں۔'' آپ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ناسوت وملکوت کی سیر فصل کی کٹائی کرتے وقت اپنے خاص فضل وکرم سے کرائی۔اس بلندشان کے مالک حضرت قبلۂ عالم خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

فرماتے مجھے یہ مقام انبیائے کرام اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارات کی حاضری کے بدولت ملا ہے۔

ہر درخت کو نہ دارد میوہ حب نبی
اصل اورا سر بسر با تیشہ ہا باید زدن
(ہر درخت جو حب نبی کا پھل نہیں لاتا اس کو کاٹ دینا بہتر ہے
اب اس کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں)۔

سماع سے شغف

لغت میں سماع سننے کو کہتے ہیں خواہ نثر سنے یا نظم اسی طرح نغمہ والحان کے ساتھ یا اس کے بغیر دونوں صورتوں میں سننے کو سماع کہا جاتا ہے۔غنا کلام منظوم کو نغمہ و الحان کے ساتھ ادا کرنا جسے عرف عام میں گانا کہا جاتا ہے نغمہ کو فن کے لحاظ سے موسیقی کہا جاتا ہے۔موسیقی علم ہندسہ کی ایک شاخ ہے جو ریاضی کا جز ہے۔حکیم فیثا غورث کی تحقیق کے مطابق موسیقی ان آوازوں سے اخذ ہے جو افلاک کی حرکات سے پیدا ہوتی ہے امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق کے مطاقق اس فن کا موجد حکیم فیثا غورث ہے بربط اسی کی ایجاد ہے شہنائی بوعلی سینا' موسیقار حکیم ابوحفص' ستار حضرت امیر خسرو کی ایجاد ہے۔پہلے دور میں لوگ رات کو ایسے راگ گاتے کہ جانور تک مست ہو جاتے تھے
صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ سفر میں تھے ایک خوش الحان غلام انجشہ اونٹوں کو ہانک رہا تھا اور ساتھ گاتا جا رہا تھا اس کی آواز سے مست ہو کر اونٹ تیزی سے چل رہے تھے جس سے ازواج مطہرات کو تکلیف ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انجشہ اونٹوں کو آہستہ آہستہ لے چل اور اونٹوں کو شیشہ لدے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔''

مسند امام احمد میں روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حبشی دف بجا اور ناچ رہے تھے اور کہہ رہے تھے رسول محمد عبد صالح ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نیک بندے ہیں''۔ صحیح بخاری و مسلم میں متعدد راوی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ واللہ میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے تھے اور حبشی اپنی لکڑیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں کھیل رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی چادر میں چھپالیا تا کہ میں اس کھیل کو دیکھ سکوں میرے سبب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود واپس آ گئی۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور اور بچوں کی آوازیں سنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی اور بچے اس کے چاروں طرف تھے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہاں آؤ دیکھو میں حاضر ہوئی میں نے اپنی ٹھوڑی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانے پر رکھ دی اور سر اور شانے کے درمیان سے جھانکنے لگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے رہے ابھی تمہارا جی نہیں بھرا ابھی تمہاری طبیعت سیر نہیں ہوئی میں نہیں کہنے لگی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ برآمد ہوئے اور لوگ اس رقاصہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں شیاطین جن وانس کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر سے بھاگتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں واپس آ گئی (یہاں اعتراض ہوتا کہ رقص فعل شیطانی تھا صاحب لمعات فرماتے ہیں اگر وہ فعل شیطانی اور حرام تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں دیکھا محدثین نے اس حدیث کو حرمت رقص وغنا کے باب میں نہیں بلکہ مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں لکھا ہے مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رعب کو بیان کرنا ہے بھاگنے والے یقیناً ضرور مسلمان تھے اور صحابہ تھے ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے لہٰذا بھاگنے والوں کو شیطان خیال نہیں کر سکتے نبی علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کو بیان کیا ہے)۔

ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ رنگ کی کنیز آئی اور عرض

Marfat.com

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے نذر مانی کہ اگر خدا آپ کو صحیح وسالم واپس لائے گا میں آپ کے سامنے دف بجاؤں اور گانا گاؤں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا اور گا وہ دف بجانے اور گانے لگی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور وہ گاتی رہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اس نے دف کو اپنے سرین کے نیچے رکھ دیا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر سے شیطان ڈرتا ہے میں بیٹھا رہا بجاتی رہی ابوبکر آئے تب بھی بجاتی رہی پھر عثمان آئے بجاتی رہی عمر آئے تو اس نے دف رکھ دی۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس اس وقت آئے جب انصار کی دو نوجوان لڑکیاں میرے پاس دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈرایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے کھولا اور فرمایا ابوبکر انہیں چھوڑ دو۔ دوسری روایت کے مطابق فرمایا ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ آج ہماری عید ہے۔

ابن ماجہ میں ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار مدینہ طیبہ کے کسی راستہ سے گزر ہوا دیکھا کہ چند لڑکیاں دف بجا رہی ہیں اور گا رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں اور ہمارا حال بہت اچھا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہمسائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا جانتا ہے کہ میں تم لوگوں کو دوست رکھتا ہوں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت قبیلہ انصار میں ایک عورت کی شادی ورخصتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی گانا نہیں گانا ہونا چاہیے تھا کہ انصار کا قبیلہ گانے کو دوست رکھتا ہے۔

احادیث کی رو سے نفس غنا مباح ہے اگر نفس غنا مباح نہ ہوتا تو دف بجا کر اور تالیاں بجا کر گانا جو عین غنا ہے بلحاظ غنا ممنوع و ناجائز قرار دیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کا سکوت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس پر ڈانٹنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منع کرنا و دیگر احادیث غنا کے مباح ہونے پر واضح ثبوت ہیں ہاں اگر غنا کے اندر فحش بیہودہ اور فسق کے نام پر ابھارنے والا کلام ہو تو یہ حرام ہے معلوم ہوا کہ اس میں حرمت شعر اور الحان کی وجہ سے نہیں بلکہ مضمون کی وجہ سے ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحبت نکاح کے لئے دف کو شرط قرار دیا ہے جبکہ دف کا بجانا اعلان نکاح حلال یا مستحب ٹھہرا تو ڈھول اور طنبورہ یا نقارہ اور دف میں کیا فرق ہے لہو و لعب اور خواہش شیطانی کے لئے کئے جانے والے کام حرام ہیں اور اگر غرض صحیح ہے تو درست شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے غنا کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا غنا نہ گناہ کبیرہ ہے نہ صغیرہ بلکہ جائز علامہ ملا علی قاری نے اپنے رسالہ سماع میں لکھا ہے کہ امام ابو یوسف ہارون الرشید کی محفل میں آتے وہاں قوالی ہوتی تو آپ سنتے اور روتے۔ علامہ قاضی محمد بن علی یمنی شوکانی کے رسالہ ابطال دعوی الاجماع میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ظاہر روایت راگ کے حرام ہونے میں نہیں ہے بلکہ دونوں سے راگ سننا ثابت ہے۔
(ماخوذ از کشف الالقناع عن وجہ السماع مولانا سید امیر اجمیر شریف)

برصغیر میں صوفیا کرام نے علاقے فتح نہیں کیے قلوب و اذہان کی تسخیر کی ہے عشق حقیقی کی عالمگیر سچائی کو شعر و نغمہ میں پرو کر ظلمت کدہ ہند کو منور کر دیا صوفیا کرام کے اس حقیقی کارنامے کا دوسرا نام سماع یا قوالی ہے سلسلہ چشتیہ کے بانی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باقاعدہ سماع کا اہتمام کیا آپ کے نامور خلفاء حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کو اس قدر حرز جاں بنالیا کہ ان کا وصال بھی حالت سماع میں ہوا حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ خاص حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی درگاہ سے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قوالی کو نیا رنگ دیا قوالی آپ کی ہی ایجاد ہے جو سماع کے روحانی اجتماع کا دوسرا نام ہے مشائخ میں سے بعض سلاسل والے قوالی نہیں سنتے اس کی کیا وجہ ہے حضرت امیر حسن علا سجزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوائد الفواد میں انہوں نے

Marfat.com

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات جمع کیے ہیں لکھا ہے کہ ایک بار آپ سے عرض کی گئی مشائخ کا ایک گروہ سماع کا منکر ہے اور وہ اسے حرام کہتے ہیں مسکراتے ہوئے فرمایا ''ان میں ذوق ہی نہیں اس لئے وہ سماع نہیں سنتے'' ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا مشائخ میں سے اہل درد سماع سنتے ہیں کیونکہ وہ اس کے اہل ہوتے ہیں۔ مقابیس المجالس میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوٹ مٹھن کا قول ہے فقراء میں سے کسی فقیر اور صوفیا کرام میں سے کسی صوفی نے خواہ وہ قادریہ سلسلہ سے تعلق رکھتا ہو یا سہروردیہ سے سماع کا انکار نہیں کیا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ سماع بعض حضرات کے مشرب میں غالب ہے مثلاً حضرات چشتیہ اور بعض کے مشرب میں غالب نہیں لیکن اہل سنت نے حقیقت سماع سے انکار نہیں کیا بلکہ کہا ہے کہ ''سماع من مستحبات الاصوفیة'' (سماع صوفیا کی حسنات اور نیک باتوں میں شامل ہے) پس جس نے انکار کیا لاعلمی اور بے خبری سے کیا سلسلہ نقشبندی کے سردار حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندی سماع کے بارے میں فرماتے ہیں:

من نہ انکار می کنم نہ ایں کار می کنم

نہ میں سماع سے انکار کرتا ہوں نہ یہ کام کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت گولڑوی قطب ولایت غوث زماں آفتاب علم وحکمت آیت من آیات اللہ حضور قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی کی سوانح حیات مہر منیر میں لکھا ہے کہ ''حضرات چشت اہل بہشت نے بھی تقریباً ایک درجن احادیث کی بنا پر قرون مبارکہ ثلاثہ سے سماع کو ثابت کیا ہے اور اسے جائز قرار دیا'' حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیائے علوم وکیمیائے سعادت' حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف المحجوب اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے قرع الاسماع ومدارج النبوت میں آداب سماع پر طویل بحث کی ہے اور ثابت کیا کہ غنامزامیر فی نفسہ حرام نہیں بلکہ عوارضات محرمہ کی وجہ سے حرام ہے اس سے مبرا ہونے کی صورت میں مباح ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے وجد دل کا ایک راز ہے جب اس میں تحریک ہوتی ہے تو انسان پر وجد طاری ہوتا ہے اور سماع وردالٰہی ہے

Marfat.com

جس شخص نے اس کو سچائی کے ساتھ سنا وہ حق تک پہنچ گیا' حضرت شیخ ممشا دعلو دنیوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے عرض کیا حضرت سماع میں آخر کیا راز ہے جو آپ اس قدر اسے پسند کرتے ہیں فرمایا اسرار تو میں بیان نہیں کر سکتا لیکن سمجھنے کے لئے یوں سمجھ لو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سارے اولیائے عظام اور بزرگوں نے سماع کو درست سمجھا ہے تو میں بھی ان لوگوں کی سنت پر گامزن ہوں سماع اسرارالٰہی کے سرّ میں سے ایک ہے جو ہر شخص کے سمجھنے کے لائق نہیں اگر سماع کا راز لوگوں پر روشن ہو جائے تو پھر سماع کے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی لوگوں کو چین نصیب نہ ہو ظاہر میں لوگ سمجھتے ہیں کہ صوفیا قوالوں کا گانا سن کر وجد کر رہے ہیں لیکن صاحب حال و وجد کو دراصل آواز قدسی پر بے خودی طاری ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ ابواسحاق چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ آپ اپنی محفل سماع سے دنیا والوں کو کیوں محروم رکھتے ہیں فرمایا دنیا والے اہل کثافت کے زمرے میں آتے ہیں اور اہل درویش لطافت کے۔ کثافت و لطافت ایک دوسرے کی ضد ہے اور اجتماع ضد میں محال ہے پھر سماع کے لئے اجتماع اخوان اشد ضری ہے تاکہ اس وقت سب کا دل خدا کی طرف متوجہ رہے اور سب حاضرین دیدار یار کے طالب ہوں ''الفقرا اکنفس واحد ''یعنی سب فقرا ایک جیسے ہیں سماع کے دوران اسرار الٰہی ظاہر ہوتے ہیں اور دل آئینہ کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ حضرت شیخ حاجی شریف زندانی اکثر حالت سماع میں گریہ وزاری فرماتے اور نعرہ مار کر بے ہوش ہو جاتے آپ کی شدت گریہ زاری کے باعث حاضرین بھی زاروزار رونے لگتے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حاکم وقت نے سماع سے روکنے کی کوشش کی آپ نے فرمایا سماع اسرار الٰہی میں سے ایک راز ہے کہ کس کی مجال کہ مجھے سماع سے روکے میں تو دعا گوں ہوں کہ قیامت تک ہمارے مرید اور فرزند سماع سنتے رہیں حاکم وقت نے آپ کو مناظرہ کی دعوت دی اور دربار میں علماء کو آپ سے سماع پر مناظرہ کے لئے جمع کیا آپ نے استخارہ کیا اور دربار میں پہنچ گئے آپ کی اتنی ہیبت حاکم وقت پر طاری ہوئی کہ وہ دربار سے باہر چلا گیا علماء آپ کی صورت دیکھ کر سارا علم بھول گئے ان میں مباحثہ کی قوت نہ رہی علماء آپ

Marfat.com

کے قدموں پر گر گئے اور عرض کرنے لگے سماع کے صدقے ہمیں معاف کر دیں حضرت نے نظر کرم فرمائی تو سلب شدہ علم واپس ہو گیا حاکم وقت نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر کہا میں آپ کو اب سماع سے ہرگز نہ روکوں گا۔

(ماخوذ از سیر الاقطاب مصنف حضرت الھدیہ ابن شیخ عبدالرحیم)

ایک بار دہلی میں حضرت علی بجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ پر محفل سماع منعقد تھی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریک تھے قوالوں نے حضرت احمد جام ژندہ پیل کا کلام سنانا شروع کیا جب وہ اس شعر پر پہنچے:

کشتگان خنجر تسلیم را

ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

تو حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزاج میں ایسا تغیر پیدا ہوا کہ بے حال ہو گئے آپ کے ساتھی آپ کو اٹھا کر قیام گاہ پر لے آئے جب آپ کو ہوش آیا تو قوالوں سے وہی شعر پڑھنے کی خواہش کی قوال بار بار یہ شعر پڑھتے جاتے حضرت خواجہ صاحب پر وجد کی عجیب کیفیت طاری ہو گئی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ چار شب و روز تک یہی کیفیت رہی اور اسی حالت میں وصال فرما گئے۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سماع سے گہرا لگاؤ تھا ارشاد فرمایا ''سماع میں راحت دل ہے یہ اہل محبت کے دل میں حرکت پیدا کرتا ہے حرکت کے بعد حیرت اور حیرت کے بعد ذوق اور ذوق کے بعد بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے''۔

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دربار میں ۲۵۳ جید علماء کے سامنے سماع پر دلائل دیے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معترضین کے سوالات کے جوابات دیے اس دوران غیاث الدین تغلق حاکم نے شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے شیخ علم الدین سے پوچھا سماع کے بارے میں کیا خیال ہے جواب دیا کہ جو لوگ سماع دل سے سنتے ہیں ان کے لیے مباح ہے اور جواز

Marfat.com

روئے نفس سنتے ہیں ان کے لئے حرام اور بغداد شام روم میں مشائخ سماع سنتے ہیں بعض دف اور شہانہ سے بھی اور انہیں کوئی منع نہیں کرتا"۔

شہزادہ دارہ شکوہ نے سیکنۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۸۷ پر لکھا ہے کہ "حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور) سماع بھی فرماتے تھے ہندی راگ خوب سمجھتے تھے اور اسے بہت پسند کرتے تھے قوال آتے تو ان سے سماع فرماتے لیکن ایسا نہیں کہ قوال ہمیشہ ان کے پاس رہیں یا انہیں خود طلب فرمائیں۔ شریعت کی پیروی اور اپنے آپ پر ضبط ہونے کی وجہ سے وجد و رقص ہرگز نہیں کرتے تھے سماع فرما کر کبھی خوش ہوتے تو خوشی ان کے روئے مبارک اور چہرہ پرنور سے ظاہر ہوتی ریش مبارک کے بال ایک ایک کر کے کھڑے ہو جاتے اور چہرہ تمتما اٹھتا لیکن تمکیں و وقار کا یہ عالم تھا کہ نہ کوئی حرکت صادر ہوتی نہ ہاتھ اٹھاتے۔ ابوبکر مصری "فرماتے ہیں کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ تھا کہ قوالی ہو رہی تھی ابوالحسن نوری اٹھے اور رقص کرنے لگے حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیٹھے رہے تو ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے قریب آ کر کہا اٹھو اور یہ آیت پڑھی:

انمایستجیب الذین یسمعون۔ (القران الکریم:-۶:۳۶)

مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ آیت پڑھی:

وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب .

(القرآن الکریم:-۲۷:۸۸)

تو پہاڑوں کو جامد سمجھتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔

حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (میاں میر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے سماع کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہ اشعار پڑھے:

سماع ای برادر بگویم کہ چیست
اگر مستمع را بدانم کہ کیست

Marfat.com

گر از اوج معنی پرد طیر او
فرشتہ فروماند از سیر او
اگر مرد لہو است و بازی ولاغ
فزون تر شود دیوش اندر دماغ

اگر میں سماع کرنے والے کو جان لوں کہ وہ کون ہے تو اے بھائی میں تمہیں بتاؤں کہ سماع کیا ہے اگر اس کا طائرِ خیال حقیقت کی بلندی سے پرواز کرے تو اس کی پرواز سے فرشتہ بھی عاجز آ جاتا ہے اور اگر اس کا مقصد محض لہو ولعب اور فریب کاری ہے تو اس سے اس کا دماغ کا شیطان قوی تر ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سماع ہی نہیں راگ کے راز و نیاز میں بھی کمال حاصل تھا فرمایا ''میں نے سلوک کی منزل قرآن پاک کی تلاوت اور سماع سے طے کی ہے''۔

سماع کی اباحت اور حرمت کے حوالے سے جب حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بحث چھڑی تو کیا خوب ارشاد فرمایا:

''سبحان اللہ ایک جل کر خاکستر ہو گیا اور دوسرا ابھی اختلاف میں ہے' یہ تفاوت تو دیکھو''

سلسلہ چشتیہ کے نامور بزرگ شیخ ابواسحاق چشتی کے مرشد حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں جس کو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی معروف زمانہ کتاب ''عواف المعارف'' میں نقل کیا ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سماع سے انکار کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس کا منکر نہیں مگر انہیں کہہ دو کہ وہ سماع سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت سے اس کا افتتاح کریں اور اس کے بعد بھی قرآن کریم پڑھیں''۔

Marfat.com

سماع کے چند آداب ہیں مثلاً قرآنی آیات و درود شریف سے سماع کی ابتداء اختتام کیا جائے۔ باوضو مودٔب ہو کر بیٹھا جائے محفل میں کوئی بے ادبی کا پہلو نہ ہو حتی الامکان طبیعت کو ساکن رکھا جائے' قوال کی آواز اور خد و خال پر نظر نہ رکھی جائے اک محبوب حقیقی کا تصور مدنظر رہے۔ شرکاء شریعت و طریقت سے واقف' اصطلاحات صوفیہ سے باخبر ہوں قوالی میں دل نہ لگے تو محفل میں اس طرح اٹھ جاؤ کہ دوسروں کے کیف میں خلل نہ آئے' کسی کو حال آجائے تو اس کی نگرانی اس طرح کریں کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے' قوال صوم و صلوۃ کے پابند' اخلاق عمدہ' باوضو ہوں' سماع کے وقت شیخ موجود ہو' سماع کو عادت میں شامل نہ کرلیا جائے دیر دیر سے کیا جائے تاکہ عظمت کم نہ ہو' دل دنیا کے مشاغل سے خالی ہو' سماع کی جگہ عوام سے خالی ہو اور طبیعت لہو و لعب سے متنفر ہو۔

خود تمہیں چاک گریباں کا شعور آ جائے گا
تم وہاں تک آ تو جاؤ ہم جہاں تک آ گئے

حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پوری زندگی سماع کے شغف میں گزری لہٰذا سماع سے متعلق مندرجہ بالا مقالہ لکھا گیا ہے۔ سماع میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذوق و شوق بلند پرواز پر ہوتا تھا آپ تمام راگ اور موسیقی کے رمز شناس تھے لیکن آپ قوالی کو راگ کی خاطر نہیں سنتے تھے ایک بار قوالوں نے راگ شروع کیے آپ نے منع فرمادیا کہ اس کو چھوڑ دو اور صاحب حال بزرگوں کے اقوال بیان کرو۔ قوالوں نے عرض کی حضور ہمارے جوہر کو بھی ملاحظہ کریں۔ فرمایا یہ کسی دنیا دار کی مجلس میں کرنا یہ تو بزم درویش ہے درویش لوگ راگ کے شیدائی نہیں ہوتے بلکہ اس کلام کے سننے کے طالب ہوتے ہیں جس سے ان کے اشتیاق خیال میں ترقی ہو قوال نے پھر بھی اصرار کیا تو فرمایا اپنے ساز اٹھالو اور کسی امیر کی مجلس میں جاکر اظہار جوہر کرو۔

منشی احمد بخش قوال جالندھر کے رہنے والا مستقل طور پر آستانہ عالیہ جینڈڑ شریف میں مقیم رہا سفر و حضر میں حضرت صاحب کے ساتھ رہتا تھا خود بڑا فاضل آدمی تھا صرف و نحو فارسی و عربی پر عبور رکھتا تھا۔ حضرت صاحب کے صاحبزادہ محمد رمضان علیہ

Marfat.com

الرحمۃ نے انہی سے فارسی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ منشی احمد بخش حضرت صاحب کے مزاج سے بخوبی آگاہ تھالہٰذا آپ کی مرضی کے مطابق مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام اکثر پڑھتا تھادربارعالیہ جیندڑشریف میں اکثرقوالی کا اہتمام کیا جاتا تھااور کبھی کبھی رات کو بھی جب حضرت صاحب کی بے قراری بڑھ جاتی تو آپ منشی احمد بخش کو بلاتے اور فرماتے کہ ستار پر فاریسی غزلیں پڑھو جب غزل پڑھی جاتی آپ اپنے ذوق وشوق میں محوہوجاتے ایک بارارشادفرمایاقوالی میں یکسوئی رہتی ہے نیزدل دوسرے خیالوں سے خالی رہتا ہے۔ جب رات کوقوالی کا اہتمام کرتے تو اکثر ساری رات سماع میں گزرجاتی نمازتہجد کے وقت آپ قوالی کے اختتام پرنماز میں مصروف ہو جاتے۔ بعض ایام میں نمازفجر کے بعد محفل سماع شروع ہوتی اورظہرتک جاری رہتی نماز کی ادائیگی کے بعددوبارہ پھرقوالی شروع ہوجاتی کبھی کبھی ایسابھی ہوا کہ مسلسل دن رات قوالی کا اہتمام ہوتا صرف نمازوں کے اوقات میں وقفہ ہوتا یاقضائے حاجت اور وضو کے لئے وقفہ کیا جاتا تھا۔

آداب سماع کا آپ پوراپوراخیال رکھتے تمہیدی راگ سازی کو پسند نہ فرماتے' بے ریش لڑکوں کوسامنے بیٹھنے کی اجازت نہ ہوتی۔ نمازوں کے اوقات میں باجماعت نماز کااہتمام کیا جاتا' جوقوال آپ کی خدمت میں رہتے رفتہ رفتہ آپ کی صحبت کی بنا پر نمازی ومتقی بن گئے۔ اگرقوال ایسے اشعار پڑھتاجس سے شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہوتی فوراً بند کروادیتے تھےایک بارقوال نے یہ مصرعہ پڑھا ''ساڑھ مصلہ بھن چھوڑ کوزہ'' (یعنی جائے نماز کو جلا دے اور وضو کرنے والے لوٹے کو توڑ دے) آپ نے سخت ناراضگی کااظہار کرتے ہوئے یہ کلام پڑھنابند کروا دیااورفرمایاتمہارے اس وعظ کے بغیر ہی مسلمان تارک صوم وصلوٰۃ ہیں اہل حق کاایسا کلام پڑھوجس میں شریعت محمدیہ کی توہین کاپہلونہ ہواگرایسے اشعارنہیں آتے تو قوالی بند کردو۔

کئی بارایساہوا کہ دوران قوالی آپ قوال کوخاموش کرواکر پڑھے جانے والے اشعارکی تشریح بیان کرناشروع کر دیتے آپ کا مقصد یہ ہوتا کہ لوگ کلام کی حقیقت

Marfat.com

کو سمجھیں اس کے ظاہر کی طرف نہ جائیں۔ایک بار ارشاد فرمایا کہ شاعر کا مقصد اگر چہ ظاہر کی بجائے باطنی پاکیزگی کی طرف اشارہ ہے لیکن ظاہر کی پاکیزگی سے تنفر کرنا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ ظاہری پاکیزگی ہی باطنی پاکیزگی کی طرف راغب کرتی ہے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر پڑھا:

که محال است سعدی که راه صفا
تواں رفت جز در پے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک بار قوال نے حضرت علی حیدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس کلام کو پڑھا تو آپ نے اس کی تشریح فرمائی:

م محبت والیا یارا
ان بن نہیں تے ان بن کیوں
بکل وچ طنبورا کھڑکے
تن تن نہیں تے تن تن کیوں
پیریں تیری جھانجر چھنکے
چھن چھن ہے تو چھن چھن کیوں
علی حیدر مینہ کرم دا وسے
کن کن ہے تو کن کن کیوں

فرمایا علی حیدر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہے۔

۱۔ اے اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اپنی محبت سے پیدا کیا جب تیرا میرے بغیر گزارہ ہی نہیں تو پھر یہ ان بن کیوں بعض اوقات مجھ پر قبض کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

۲۔ جس وقت ذکر خفی یا جلی کیا جاتا ہے اگر اس کا اثر جسم کے رونگھٹے رونگھٹے میں نہیں ہوتا تو طنبورہ کے ذکر پر تن تن کرنے کا کیا فائدہ

۳۔ تیری ذات پاک کا ظہور کائنات کے ذرہ ذرہ سے ہو رہا ہے جو تیری لازوال ذات کی طرف اشارہ ہے پھر یہ حجاب کیوں ہے۔

۴۔ جب تیرے کرم کی بارش لگاتار ہو رہی ہے تو پھر موسلا دھار کیوں نہیں ہوتی

Marfat.com

تھوڑی تھوڑی کیوں ہوتی ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزارات انبیاء کرام پر تشریف لے جاتے تو اکثر وہاں پر کئی روز قیام کے دوران محفل سماع جاری رہتی۔منشی احمد بخش قوال کے علاوہ علاقہ بھر کے دیگر قوال بھی عرس کے موقع پر حاضر ہوتے۔موجودہ قوال محمد طالب کے دادا میاں لدے خان اور اس کا بھائی برکت علی دونوں اکٹھے قوالی کرتے رہے۔

محفل سماع کے دوران اکثر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اور اس وقت محفل میں ہر ایک کی کیفیت دیدنی ہوتی بعض اوقات یوں لگتا کہ ساری محفل حالت وجد میں ہے آپ وجد کے عالم میں کھڑے ہو جاتے اکثر ایک ہی جگہ پر کھڑے رہتے اور سر کو حرکت دیتے رہتے کبھی دایاں ہاتھ اٹھا کر شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے' آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو جاتیں۔تن بدن کا کوئی ہوش نہ رہتا اور یہ کیفیت اکثر ایک سے دو گھنٹہ تک جاری رہتی تھی۔

''گوہر منیر'' میں آپ کی حالت وجد کے کئی واقعات مذکور ہیں وجدانی کیفیت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے (مصنف نے اس منظر کو خود دیکھا ہوا ہے لکھا ہے)

''اکثر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور بعض دفعہ زبردست وجد ہوتا اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے آپ کے ہر اعضا سے انکساری عیاں ہوتی سانس اکھڑ جاتا بعض دفعہ وجد کی حالت میں کھڑے ہو جاتے تھے آپ کو بجز اس خیال کے جو قوالی کے کسی مصرعہ سے پیدا ہو جاتا تھا اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا تھا اور کبھی کبھی دو گھنٹہ تک یہی حال رہتا سب اہل مجلس کو یکسوئی حاصل ہو جاتی اور بعض آدمیوں پر اس کا اتنا اثر ہوتا کہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگتے اور تقریباً ساری مجلس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور ایسے لوگ۔ جو قوالی کو ناجائز سمجھتے اس قدر متاثر ہوتے کہ پھر بلا کسی بحث و مباحثہ کے قوالی کی مجلسوں میں جو حضرت کی موجودگی میں منعقد ہوتیں بڑے شوق سے شامل ہو جایا کرتے کئی سخت دل آدمیوں کے دلوں کی حالت محفل سماع اور حضرت صاحب کی توجہ سے بدل گئی اور وہ خود بخود نیک روی کی طرف راغب ہو گئے اگر بے نمازی تھے تو نمازی بن گئے اور ان کے خیالات میں اس قدر روشنی پیدا ہو گئی کہ ظلمات

Marfat.com

عصیاں کا پردہ چاک کر کے میدان انسانیت میں نمودار ہو گئے۔"

حضرت علاؤالدین صابر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف کے مزار مبارک پر آپ کی وجدانی کیفیت کا ذکر گزر چکا ہے آپ فرماتے ایک رات شیخ چوگانی شریف جاتے ہوئے موضع گجراں سے گزرا شادی کی تقریب میں لڑکیاں مکان کی چھت پر گا رہی تھیں۔

سلائیاں لگیاں ترنجناں دیاں
سانوں یاد گڈی وچ آئیاں
سلائیاں تے اکھیاں نے جل بھریاں
اساں بے قدراں نال لائیاں

جب میں نے یہ بول سنے تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے دنیا کی ناپائیداری کا نقشہ میری نظروں کے سامنے گزر گیا بظاہر تو اس کے معنی یہ ہیں کہ لڑکی ترنجن میں سوت کاتنے جاتی ہے مگر کسی لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو جاتی ہے والدین اس لڑکے کو نااہل سمجھ کر لڑکی کی شادی کہیں اور کر دیتے ہیں لڑکی کو سسرال والے گاڑی میں لے کر جاتے ہیں تو لڑکی سابقہ محبت کی بنا پر خون کے آنسو روتی ہے۔ آپ نے مراد لیا کہ جب بندہ دنیاوی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو موت کے وقت وہ خون کے آنسو روتا ہے کہ میں نے اس سے دل کیوں لگایا آپ فرماتے اس خیال کا مجھ پر ایسا غلبہ ہوا کہ تین چار میل کا سفر اسی بے خبری میں طے ہو گیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا دنیا سے دل لگانا اور آخرت سے بے خبر رہنا اس کا نتیجہ بجز پشیمانی کے اور کچھ نہیں۔ حضرت صاحبزادہ محمد رمضان صاحب کی شادی کے موقع پر مالووال میں علاقائی دستور کے مطابق بچیوں نے گانا گایا۔

لاڑیا وے لالچیا
سانوں چنی دا لاگ دلا

اے حریص دولھا ہم تیرے لیے چادر لائی ہیں ہمیں اس کا لاگ دے حضرت صاحب سن کر وجدانی کیفیت میں چلے گئے انسان لالچی ہے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت

Marfat.com

میں سے حکم الٰہی کے مطابق خرچ نہیں کرتا اللہ رب العزت انسان پر بیشمار انعام واکرام کرتا رہتا ہے ۔ایک موقع پر علی بخش قوال سکنہ منوچک نے دوران قوالی یہ شعر پڑھا:

میں کونج ہاں تیری راکھویں نت تیرے زور تراں
اڈ جاوناں راوی دے دیس نوں جے ہوے زور پراں

اس شعر پر حضرت صاحب کو دو گھنٹے تک وجد ہوا بظاہر ایسی کوئی بات نہ تھی مگر حالت وجد میں آپ دونوں بازؤں کو اوپر کرتے جیسے کوئی پرندہ اڑھنے کی کوشش کرتا ہے جب قوالی ختم ہوئی آپ سے حالت وجد کے بارے میں سوال ہوا وجہ کیا ہے اس میں ایسی کونسی بات تھی فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندے کو پیدا کیا پرورش کی جیسے انسان جانور کی پرورش کرتا شوقیہ طور پر اس کی ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی انسان کی ہر ضرورت اسے دیتا ہے اب انسان کا بھی فرض ہے کہ اے اللہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میری جسمانی پرورش کرر ہا ہے تو نے ہی میرے دل میں اپنی محبت پیدا کی اور تجھ سے ہی میرے دل کو اس خیال سے تقویت حاصل ہو رہی ہے کہ اگر تو میرے حال پر مزید کرم فرمائے تیری عنایت مزید ہو تو میرے خیال کو تقویت پرواز عطا کر کہ میں عالم ناسوت سے عالم لاہوت میں پرواز کر جاؤں''۔

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر پر سالانہ ختم شریف کے موقع پر آپ کو وجد ہوا

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن

جم غفیر تھا آپ کے وجد کی وجہ سے یہ صورت حال بن گئی تھی کہ سائبان کے بانس آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان آگئے اور ڈر تھا کہ کہیں سائبان محفل کے اوپر گر نہ جائیں کچھ دیر بعد حضرت صاحب کے ہاتھ کھل گئے اور سائبان گرنے کا خطرہ ٹل گیا۔حج کے لئے تیاری کے دوران ایک مکان کی چھت پر دوران قوالی اس شعر پر وجد ہوا۔

Marfat.com

سیاں شہر مدینے نوں چلیاں نے
بد قسمتاں رہ گیاں کھلیاں نے

دورن وجد آپ کھڑے ہوگئے اور قریب تھا کہ کہیں آپ چھت سے نیچے نہ گر جائیں خدام نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے گرد گھیرا ڈال لیا حج سے واپسی پر اس شعر کے سننے سے حالت وجد طاری ہوگئی:

جیہڑی خوشبو ہے مدینہ دیاں گلیاں دے وچ
او خوشبو نہ چنبے دیاں کلیاں دے وچ

اس قدر وجد تھا کہ تھک کر چور ہوگئے ہوش آنے پر فرمایا مدینہ طیبہ میں جو توحید کی خوشبو تھی وہ یہاں نہیں توحید کی ہوا کی حسرت میں میرا یہ حال ہوا ہے۔

سماع سے شغف کے مقالہ کو حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول پر ختم کرتے ہیں جو دارہ شکوہ نے سکینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ''ایک سائل نے حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (میاں میر قادری) سے دریافت کیا کہ ان دو اقوال میں مطابقت کیسے ہوسکتی ہے کہ پہلا قول ہے کہ صوفی کو حالت وجد میں اس قدر شعور ہونا چاہیے کہ اگر مٹھی چینی سے بھری ہو اور ایک دانہ چینی کا مٹھی سے گر جائے تو اسے خبر ہو جائے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ صوفی کو وجد کی حالت میں فانی ہونا چاہیے اور فنا عدم شعور کی حالت ہوتی ہے ۔حضرت نے جواب فرمایا کہ صوفی جب وجد میں ہوتا ہے تو وہ اپنی ہستی سے خالی ہوتا ہے اور بقائے حق میں مل کر باقی ہو جاتا ہے پس جب وہ بقائے حق میں مل جائے گا تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ چینی کا دانہ گرنے سے یا اس سے کمتر چیز کے گرنے سے بھی اس کو خبر ہو جائے گی لہٰذا کہا گیا ہے کہ وجد کی کیفیت میں صوفی کو زمینوں و آسمانوں کی چیزیں پشت ناخن کی طرح نظر آتی ہیں۔''

وہی ہے تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کر دے

Marfat.com

مسجد مکتب اور لائبریری کا قیام

آستانہ عالیہ جینڈ ڑشریف میں ہزاروں کی تعداد میں آنے والے عقیدت مندوں کی سہولت کے لئے ضروری تھا کہ ایک وسیع وعریض عالیشان مسجد بنائی جائے اس کے لئے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین خریدی چونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رسائی حاصل تھی اور حضرت صاحب پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم تھی آپ نے مسجد تعمیر کرنے کی اجازت مانگی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر کمال شفقت فرماتے ہوئے اس کی اجازت عنایت فرمائی اسی بنا پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کوئی سمجھ دار بندہ آکر اس مسجد میں نماز پڑھے گا تو اس کو دوسری مساجد اور اس مسجد میں نماز پڑھنے میں فرق محسوس ہوگا۔ بابو محمد حسین لاہور والے نے مسجد کا نقشہ بنایا حضرت صاحب کی منشا و مرضی تھی کہ مسجد کا صحن کھلا ہوتا کہ ختم شریف کے موقع پر لوگ آسانی سے سما سکیں چنانچہ مسجد کا وسیع ہال کمرہ اور صحن بنایا گیا جہاں اندازے کے مطابق چار ہزار سے زائد لوگ آسانی سے نماز ادا کر سکتے ہیں مسجد کے ساتھ باہر کی جانب کھلا میدان چھوڑ دیا گیا تا کہ بوقت ضرورت اس کو بھی استعمال کیا جا سکے حضرت صاحب کے دور میں مسجد پایہ تکمیل کو پہنچی ختم شریف کی محافل مسجد کے صحن میں ہی ہوتی رہیں گزشتہ سالوں میں حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت پیر میاں محمد یوسف صاحب نے مسجد میں مزید توسیع کر دی۔

مسجد کے ساتھ ایک مسافر خانہ بنایا گیا جس میں کمرے تعمیر کیے گئے تا کہ عرس کے ایام میں لوگ آسانی سے قیام پذیر ہوں ایک کمرہ حضرت صاحب کے لئے اور ایک کمرہ لائبریری کے کے لئے بنایا گیا انہی کمروں کو بطور دار العلوم کے بھی استعمال کیا جاتا رہا آپ نے اس کمی کو شدت سے محسوس کیا کہ اس دور دراز علاقہ میں لوگوں کی روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ علمی ضرورت کو بھی پورا کیا جائے ابتداء میں کئی ایک علماء کا تقرر کیا ان میں قابل ذکر مولانا فضل احمد صاحب حاجیوالا ہیں جن سے حضرت

Marfat.com

صاحبزادہ محمد رمضان صاحب بھی تعلیم حاصل کرتے رہے بعد میں حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشورہ سے حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ذمہ داری سونپی گئی آپ مع اہل وعیال اور طلباء کے یہاں تشریف لائے اور نو سال تک کتب درس نظامی اور دورہ حدیث پڑھاتے رہے۔

یہاں قیام کے دوران حضرت شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی روحانی فیض حاصل کرنے کا بھرپور موقع ملا آپ کے زمانہ میں دارالعلوم کا نظام بڑی خوش اسلوبی سے چلتا رہا دیگر اضلاع سے بھی طلباء نے یہاں داخلہ لینا شروع کر دیا بعد میں حضرت شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف چلے گئے تو یہاں پر مولانا محمد اسلم صاحب نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا ان کو حضرت مولانا محبّ النبیؒ سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف ملا یہاں حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھنے والوں میں حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامعہ نظامیہ لاہور حضرت سید غلام محی الدین شاہ صاحب سلطانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامعہ رضویہ راولپنڈی، مولانا محبوب الرحمٰن، مولانا محمد داؤد ٹیکسلا، مولانا عبدالجلیل کشمیر، مولانا مقبول احمد مانسہرہ وغیرہم شامل ہیں۔

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

طلباء کے لئے زرکثیر خرچ کر کے درسی کتب خریدی گئیں ایک کمرہ کو بطور لائبریری مخصوص کر دیا گیا مختلف اوقات میں تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور تاریخ کے موضوع کی نادر و نایاب کتب خریدی گئیں۔ یوں دارالعلوم اویسیہ جینڈ شریف میں ایک اور حسین اضافہ لائبریری کی صورت میں ہوا جس سے علماء وطلباء استفادہ کرتے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی مسائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے فلاں فلاں کتاب لائی جائے تاکہ مسئلہ کی وضاحت ہو سکے چنانچہ متعلقہ کتب سے تحقیق شروع ہو جاتی عبارت پڑھنے کے بعد حضرت صاحب مسئلہ سے متعلق بڑی سیر حاصل گفتگو ارشاد فرماتے۔ حضرت صاحب کے زمانہ سے لے کر اب تک

Marfat.com

آنے والے علماء اور صاحب ذوق لوگ لائبریری میں نایاب کتب کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے ہیں حالانکہ اس وقت سے لے کر آج تک کئی ایک علماء یہاں سے قیمتی و نایاب قلمی نسخے ساتھ لے گئے ہیں۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی اس کے لئے ہر طرح کی قربانی دیتے تھے آپ کی شدید خواہش تھی کہ لوگ دین اسلام کی طرف راغب ہوں مسائل کو سمجھیں ذاتی اصلاح کے بعد ایک ساعت کو بھی ضائع کیے بغیر زندگی عبادت الٰہی میں بسر کریں باوجود ضعف اور کمزوری کے آپ تبلیغی کاموں میں ذرا بھی تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے تھے آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ جتنی دیر لوگ آپ کے پاس بیٹھیں کوئی نہ کوئی دینی باتیں سیکھتے رہیں اس غرض وغایت کے پیش نظر مسجد، مدرسہ اور لائبریری کا قیام معرض وجود میں آیا۔

سالانہ ختم شریف و دیگر پروگرام

آستانہ عالیہ جینڈڑ شریف پر اکثر محفل سماع کا انعقاد کیا جاتا بعض اوقات اعلان کیا جاتا کہ فلاں روز محفل سماع ہوگی اکثر بغیر اعلان کے جب بھی حضرت صاحب کی مرضی ہوتی محفل سماع منعقد ہوتی تھی اسی طرح حضرت شیخ چوگانی شریف، حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار مبارک گجراں اور حضرت نعماطوس علیہ السلام کے مزار پر محفل سماع اور ختم شریف کے پروگرام میں سینکڑوں لوگ شریک محفل ہوتے لیکن سب سے بڑا پروگرام ۱۱، ۱۲ ربیع الاوّل کو جینڈڑ شریف میں سالانہ ختم شریف کا پروگرام ہوتا اس پروگرام کی ابتداء کے بارے میں حضرت صاحب ارشاد فرماتے میں نے یہ ختم شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق شروع کیا مجھے جب حکم دیا تو عرض کی میں ایک مسکین زمیندار ہوں اتنے بڑے کام کو کیسے نبھا سکوں گا فرمایا تم اس کو شروع کرو تو عرض کی نظر کرم فرمائیں کہ آپ تشریف لایا کریں گے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت ملنے پر میلاد پاک کے اس پروگرام کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ آپ نے احباب سے فرمایا کہ لوگ اپنے رشتہ داروں کے ایصال ثواب

Marfat.com

کی غرض سے محافل منعقد کرتے ہیں ہم سب پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات سب سے زیادہ ہیں جو احسانات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر کیے ہیں وہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا اس لیئے ہم سب کا فرض ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ختم شریف کروائیں۔ پہلے سال ختم شریف کے موقع پر مختصر سا پروگرام ہوا پھر ہر سال اس میں اضافہ ہوتا گیا۔

لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہونے لگے ایک وقت کے لیے تقریباً ستر دیگ چاول علاوہ کئی من آٹا کے روٹیاں اور سالن کی دیگیں پکتی تھیں آپ لوگوں کو تاکید فرماتے کہ ہر شخص ضرور لنگر کھا کر جائے کیونکہ تبرک کھانے سے روح میں صفائی پیدا ہوتی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔ آپ مہمانوں کی آمد پر بہت خوش نظر آتے ان کے آرام اور خوراک کے لیے ہر ممکن حد تک سہولیات فراہم کرتے لوگوں کو ٹھہرانے کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کیے جاتے جینڈ ڑگاؤں کا کوئی گھر ایسا نہ ہوتا جس میں مہمانوں کی رہائش کا انتظام نہ کیا جاتا از خود لوگ دیگر دیہاتوں سے چارپائیاں اور بستر اکٹھے کر کے لاتے ہر مکان والے کی خواہش ہوتی کہ میرے گھر میں زیادہ مہمان ٹھہریں صاحبزادگان بذات خود گھروں میں جا کر انتظامات کا جائزہ لیتے جہاں کسی چیز کی کمی ہوتی اس کو پورا کیا جاتا۔

محفل سماع کے لئے درجنوں قوال پارٹیاں حاضر ہوتی تھیں سب کو وقت دیا جاتا بڑے بڑے علماء کرام شریک ہوتے اور خطاب فرماتے۔ ۱۱ ربیع الاول سارا دن محفل وعظ جاری رہتی رات کو محفل سماع تہجد کے وقت تک منعقد ہوتی ۱۲ ربیع الاول کی صبح مسجد کے اندر ختم شریف کا پروگرام ہوتا جس میں خطابات ہوتے خصوصی طور پر حضرت شیخ القرآن خواجہ ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عشق و مستی میں ڈوبا ہوا وعظ ہوتا جس کو سن کر لوگوں کے دل نور ایمان سے منور ہو جاتے آج بھی جینڈ ڑ شریف کے متعلقین ان خطابات کو پرنم آنکھوں سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شروع کردہ اس ختم شریف کے پروگرام میں روحانی و وجدانی کیفیات دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں صاحب حال لوگ اس منظر کو

Marfat.com

بیان کرتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کمال شفقت اور فیوض و برکات کا ظہور ہوتا بعض اوقات حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر خود بھی وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے تو ساتھ ہزاروں لوگ بھی کھڑے ہو جاتے بعض لوگ دھاڑیں مار کر رونے لگتے آپ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور زبان مبارک پر بار بار صرف ایک ہی فقرہ ہوتا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم''

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحف ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پروگرام پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے دریغ خرچ کیا ایک بار اپنی زمین کو گروی رکھ کر ساری رقم ختم شریف پر خرچ کر دی صاحبزادہ صاحب کبھی کوئی فکر والی بات عرض کرتے تو آپ فرماتے محمد رمضان صاحب اس راہ میں میرے مکان بھی قرق ہو جائیں تو ہونے دو ہم کہیں جھونپڑی ڈال کر گزارہ کر لیں گے لیکن یہ پروگرام اپنی آب و تاب سے جاری رکھوں گا۔ختم شریف کے سلسلہ میں جینڈ شریف کے مقامی لوگ بے حد تعاون کرتے تھے خصوصی طور پر بابا جھنڈا کی خدمات ناقابل فراموش ہیں جو دیوانوں کی طرح اس ختم شریف کے لئے اہتمام کرتا تھا۔آپ نے ہمیشہ اپنی اولاد کو تلقین کی جیسا بھی وقت آئے لیکن ختم شریف کا پروگرام بند نہ ہونے پائے ایک موقع پر صاحبزادہ میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرمایا اگر تمہارے پاس کچھ بھی نہ ہوا تو پھر بھی لوگوں کے ساتھ مل بیٹھ کر ختم شریف کا اہتمام ضرور کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور وفا فرمائیں گے یہ ختم شریف نہ فرض ہے نہ واجب لیکن اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے بہترین وسیلہ ہے۔قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد میاں محمد رمضان صاحب نے اپنے والد ماجد کے جاری کردہ مشن کو آگے بڑھایا جوں جوں ترقی ہوتی گئی جینڈ شریف میں

Marfat.com

بجلی ٹیلی فون پختہ سڑک اور برساتی نالے پر پل بننے کے بعد مہمانوں کو آنے جانے کی سہولتوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی آمدورفت بھی زیادہ ہوگئی ہے حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے لے کر اب تک کے پروگرام انتہائی تزک واحتشام کے ساتھ حضرت پیر میاں محمد عبداللہ صاحب حضرت میاں پیر حبیب اللہ اور حضرت پیر میاں محمد یوسف صاحب کی زیر نگرانی منعقد ہوتے رہے۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل کے انبیاء کرام سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو روحانی فیض ملا اسی نسبت سے آپ ہر سال ۲ رجب المرجب کو عرس سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اہتمام بھی کرتے رہے حضرت قبلہ عالم کے زمانہ میں میلاد شریف اور عرس سیدنا ابراہیم علیہ السلام دو بڑے پروگرام آستانہ عالیہ جینڈ شریف میں منعقد ہوتے تھے اور علاوہ ازیں ۲۶ رجب کو معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ۳ رمضان کو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' ۲۱ رمضان المبارک کو حضرت علی المرتضیٰ اور ۱۰ محرم الحرام حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کے ختم شریف کے پروگرام بھی ہوتے رہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۵ جمادی الاول کو ہوا اب سالانہ دو بڑے پروگرام میلاد شریف اور عرس حضرت خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوتے ہیں جبکہ دیگر مذہبی تہوار متعلقہ ایام میں حسب دستور جاری ہیں جس طرح لوگ حضرت صاحب کی ظاہری حیات طیبہ میں یہاں حاضری دے کر فیض یاب ہوتے تھے آج بھی اسی عقیدت ومحبت کے ساتھ دربار شریف پر حاضری دے کر روحانی فیض حاصل کر رہے ہیں۔

گلی کو ہم تری دارالاماں سمجھتے ہیں
یہ وہ زمیں ہے جسے آسماں سمجھتے ہیں
انہیں حرم سے غرض ہے نہ دیر سے کچھ کام
جو اپنا قبلہ ترا آستاں سمجھتے ہیں
دیئے تو ترک محبت کے مشورے سب نے
مگر یہ حضرت بیدم کہاں سمجھتے ہیں

Marfat.com

گوہر ہائے کلام

حضرت خواجہ گوہر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ شاعری نہیں کرتے تھے مگر نعتیہ اور شاعرانہ عمدہ دقیق کلام سے لگاؤ تھا محفل سماع میں ہمیشہ عمدہ کلام سماعت فرماتے ایسا کلام اور غزلیں جن کا کوئی مقصد نہ ہوتا قوال پڑھتے تو انہیں منع فرما دیتے بعض اوقات شعراء کے کلام پر بڑی عالمانہ اور شاعرانہ بحث بھی فرمایا کرتے کئی بار سماع کے دوران پڑھے گئے کلام کی تشریح بھی کرتے تا کہ دیہاتی ماحول کے لوگ اس کلام میں چھپے ہوئے رازوں سے واقف ہو سکیں۔

آپ کے چند اشعار جو حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمائے تھے گزر چکے ہیں ایک اور موقع پر آپ عالم اضطراب کی ایک خاص کیفیت میں تشریف فرما تھے کہ یہ اشعار کہے:

جو جان و دل سے فدا نہ ہوا
وہ عاشق ہوا تو کیا ہوا
جو ہستی خود سے جدا نہ ہو
وہ عارف ہوا تو کیا ہوا
جو اپنی فنا سے فنا نہ ہو
وہ بقا ہوا تو کیا ہوا
جو ہر ایک جہت سے لا نہ ہو
وہ زاہد ہوا تو کیا ہوا
جو ظاہر و باطن خدا نہ ہو
وہ مواحد ہوا تو کیا ہوا
جو اپنی بقا سے بقا نہ ہو
وہ فنا ہوا تو کیا ہوا

Marfat.com

جو گوہر صدف سے جدا نہ ہو
وہ گوہر ہوا تو کیا ہوا

رزق من جانب اللہ ہے

ارشادِ ربانی ہے:

قل من یرزقکم من السمٰوٰت والارض قل للہ

(القرآن الکریم:-۳۴:۲۴)

تم فرماؤ کون ہے جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے تم خود ہی فرماؤ اللہ۔

سورۃ فاطر میں یوں ارشاد فرمایا:

یایھا الناس اذکروا نعمت اللہ علیکم ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض لاالٰہ الاھو فانی توفکون. (القران الکریم:-۳۵:۳)

اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

رزق من جانب اللہ ہے اس معاملہ میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ رب العزت کی ذات پر اس قدر قوی بھروسہ تھا کہ ایسی مثال بہت کم ملتی ہے رزق کے معاملہ میں توکل الی اللہ کی بہت سی مثالیں آپ کی سیرت طیبہ سے پیش کی جاسکتی ہیں جو کہ انتہائی ایمان افروز ہیں یہ اللہ رب العزت کا ارشاد بھی ہے جو بسلسلہ روزی مجھ پر توکل کرے گا تو اسے اس جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا فرمایا:

ویرزقہ من حیث لایحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ. (القران الکریم:-۶۵:۳)

اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ

Marfat.com

پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

ایک روز آپ مسجد کے حجرے میں ذکرواذکار میں مصروف تھے دروازہ کو اندر سے بند کر رکھا تھا کہ اچانک ایک شخص سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور کہا کہ میں قاسم فرشتہ ہوں رزق تقسیم کرنے پر مامور ہوں اگر آپ یہ وظیفہ پڑھیں تو آپ کو کئی قسم کی فتوحات ملتی رہیں گی آپ نے فرمایا میں فتوحات کا طالب نہیں میں تو اپنے رب کی رضا کا طالب ہوں مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے پھر فرشتہ نے کہا رزق میں اضافہ چاہتے ہو تو بتائیے آپ نے جواب دیا اللہ میرا بہترین رازق ہے جو مجھے ضرورت ہوتی ہے میرا رب مجھے عطا کر دیتا ہے۔ قرآن کریم کا بھی فرمان ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کے پاس ملائکہ تشریف لاتے ہیں۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ. (القرآن الکریم:-۴۱:۳۰)

بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ فرشتے مومنوں اور اولیاء کرام کے اس دنیا میں معاون ومددگار ہوتے ہیں فرشتے متعدد جہات سے ارواح طیبہ وطاہرہ کی مدد کرتے ہیں جس کا ارباب مکاشفات اور اصحاب مشاہدات کو علم ہوتا ہے۔ دارہ شکوہ نے سکینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ فرشتہ ایک بار حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کھانا لے کر آیا تھا۔

حضرت استاذ العلماء مولانا محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ' ایک موقع پر حاجیوالا تشریف لائے واپسی پر جینڈ شریف حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ دیکھوں حضرت صاحب اتنا بڑا دار العلوم اور آستانہ کس طرح کامیابی سے چلا رہے ہیں حضرت صاحب نے آپ کا بڑی عزت واحترام سے استقبال کیا دوران گفتگو دریافت کیا کہ حضرت صاحب یہ بیان کریں کہ اس مدرسہ کو چلانے کے واسطے کیا وسائل اختیار کر رکھے ہیں حضرت صاحب نے جواب دیا اللہ کافی ہے وہی انتظام

Marfat.com

کر دیتا ہے حضرت مولانا صاحب نے مزید دو دفعہ یہی سوال کیا ہر بار آپ نے وہی جواب دیا مولانا خاموش ہو گئے جب جانے لگے حضرت صاحب نے نذرانہ بھی پیش کیا حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے انکار کیا تو فرمایا مولانا آپ بڑے عالم ہیں خدمت کرنا میرا فرض ہے آپ اس ناچیز کی خدمت کو قبول کریں چنانچہ مولانا صاحب نے وہ رقم لے لی لیکن اپنے سوال کے جواب میں تشنگی محسوس کی ان کے چلے جانے کے بعد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا مولانا محمد شریف ایک بڑے عالم دین اور پیر صاحب ہیں مگر میرے جواب سے ان کی تسلی نہیں ہوئی وہ تذبذب میں بیٹھے رہے کہ ظاہری اسباب کے بغیر درس کے اخراجات کیسے پورے کیے جاتے ہیں دراصل وہ اسباب کی طرف دیکھ رہے تھے مسبب کی طرف نظر نہیں گئی حالانکہ کئی دفعہ اس ارشاد ربانی کو پڑھا ہوگا ''ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ'' جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔

ایک مرتبہ دار العلوم اویسیہ جینڈ شریف کے طلباء پر ایسا وقت آیا کہ دو وقت فاقہ تھا لنگر خانہ میں کھانے کیلئے کچھ نہ تھا حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبیؒ نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ خورد ونوش کی اشیاء ختم ہو چکی ہیں آپ نے فرمایا اللہ کافی ہے ایک وقت کا فاقہ مزید گزرنے پر دوبارہ عرض کیا آپ نے فرمایا اللہ کافی ہے جب دوسرا دن بھی فاقہ سے گزرنے لگا تو پھر عرض کیا آپ نے وہی جواب دیا کہ اللہ کافی ہے حضرت مولانا محبّ النبی نے عرض کیا اللہ تو کافی ہے ہم سب چار وقت سے کھانا کھانے کے بغیر ہیں فرمایا اللہ کافی ہے حضرت مولانا صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے کہ لنگر خانے کا انچارج حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک آدمی کئی من آٹا گدھوں پر لاد کر لایا ہے اور ایک شخص حاجیوالا سے گائے کا بچھڑا طلبہ کے لئے دے گیا ہے آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ میرے لیے کافی ہے فوراً جا کر مولانا محبّ النبی صاحب کو بتاؤ کیونکہ وہ کل سے پریشان تھے۔

حضرت نعماطوس علیہ السلام کے مزار کی تعمیر کے دوران ایک روز حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے موضع چک کمالہ سے جینڈ شریف پیغام بھیجا کہ مزدوروں معماروں اور مہمانوں کے لئے کھانا بھیجا جائے جتنا عرصہ مزار شریف کی تعمیر ہوتی رہی

Marfat.com

کھانا جیند ڑشریف سے ہی تیار ہو کر جاتا تھا حضرت میاں محمد رمضان صاحب نے کہہ دیا کہ حضرت صاحب تو بادشاہ ہیں صرف معماروں اور مزدوروں کیلئے کھانا تیار کروانا چاہیے جو لوگ وہاں ویسے حاضر ہو جاتے ہیں اگر ان کے لئے کھانا نہ بھی بھیجا جائے تو کیا حرج ہے صاجزادہ صاحب نے جس آدمی سے یہ بات کہی تھی اس نے واپس جا کر حضرت صاحب سے بات کر دی آپ نے پھر دوبارہ آدمی کو بھیجا کہ جیند ڑشریف جاؤ اور تاکید کر کے آؤ کہ سب کے لئے عمدہ قسم کا کھانا اور حلوہ بنا کر بھیجو چنانچہ سب کے لئے کھانا تیار کروا کر مزار شریف پر بھیجا گیا واپسی پر حضرت صاحب نے صاجزادہ صاحب سے فرمایا تم دانا آدمی ہو کہ میری بات کو نہیں سمجھے حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں آدمی بھیجنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی روزی کا بندوبست کرنے والا بھی وہی ہے ہم تو مفت میں ثواب کما رہے ہیں آئیندہ ایسی بات کبھی نہ کرنا۔

حضرت صاحب نے اپنی تمام زمین بھی لنگر خانے کے لئے وقف کر رکھی تھی زمین کی آمدنی لنگر خانہ میں جمع ہوتی تھی حضرت صاحب کے گھر دووقت کا کھانا بھی دیگر افراد اور مہمانوں کی طرح لنگر خانہ سے ہی جاتا تھا آپ کا ارشاد ہے کہ لنگر کا خرچ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس کی ضروریات پورا کرنا بھی اللہ کے ذمہ ہے دینے والا ہاتھ بھی اسی کا ہے اور لینے والے کو بھی وہی بھیجتا ہے ایک بار ختم شریف کے موقع پر ارشاد فرمایا میں اس ہجوم پر نظر دوڑا کر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں یا اللہ ان سب لوگوں کو جمع کرنے والا بھی تو ہی ہے اور ان کی میزبانی کا انتظام بھی تیرے ہی سپرد ہے میں تو تیرا ایک عاجز مسکین بندہ ہوں وہی ذات سب کی ضروریات پوری کرتی ہے لہٰذا آپ کو مال کے آنے اور خرچ ہونے پر نہ خوشی ہوتی اور نہ ہی رنج ہوتا۔

حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار مبارک پر آپ تشریف فرما تھے کہ ایک سوالی آ گیا آپ نے احمد دین لانگری سے فرمایا اس سائل کو پیسے دے دو اس نے حکم کی تعمیل کی لیکن عرض کیا کہ میرے پاس تو یہی پیسے تھے میں نے ان سے خوردونوش کا سامان خریدنے جانا تھا تقریباً پچیس مہمان ہیں کیا یہ بھوکے رہیں گے یہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا آپ خاموش رہے اور احمد دین سے کچھ نہ کہا تھوڑی دیر گزری تو کچھ لوگ

Marfat.com

حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگے ہم نے لنگر کے لئے جیند ڑ شریف آٹا گھی دال اور دیگر سامان بھجوانا تھا مگر ہمیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار پر ہیں ہم سارا سامان یہاں لے آئے ہیں آپ نے احمد دین کو بلا کر فرمایا دیکھو یہ سامان مہمانوں کے لیے کافی ہے عرض کی کافی سے بھی زیادہ ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پر بھی توکل کرنا چاہیے۔

سید محسن علی شاہ نحیف اور معمر آدمی تھے حضرت صاحب آپ کی بڑی عزت کرتے تھے ایک بار ختم شریف کے موقع پر جیند ڑ شریف تشریف لائے کھانے کا وقت نہ تھا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی سے فرمایا شاہ صاحب کو ساتھ لے جاؤ اور لنگر خانہ سے کھانا کھلاؤ شاہ صاحب لنگر خانہ تک گئے منتظمین نے کہا فرداً فرداً کسی کو کھانا نہیں کھلائیں گے سب لوگوں کے ساتھ کھانا کھلایا جائے گا شاہ صاحب واپس حضرت صاحب کے پاس چلے آئے حضرت صاحب کو معاملہ کا علم ہوا تو فرمایا میرے سامنے ابھی شاہ صاحب کو کھانا کھلایا جائے جب شاہ صاحب کھانا کھا چکے تو حضرت صاحب نے منتظم کو ارشاد فرمایا لنگر خدا کا ہے' جس وقت اللہ تعالیٰ کوئی بندہ بھیجتا ہے اسی وقت اسے کھانا کھلاؤ اور کسی کا بے وقت آنا کبھی عذر نہ ہو خواہ نصف شب کو یا اس کے بعد آئے۔

حضرت صاحب کی اپنی عادت یہ تھی کہ خود کھانا بہت کم کھاتے تھے حج کے دوسرے روز میدان منیٰ میں حضرت صاحب کی خدمت میں کھانا رکھا گیا تو ارشاد فرمایا آپ سب لوگ ملکر کھانا کھائیں میں تو اس سوچ میں ہوں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھی تھی اس خیال پر ہی میری بھوک ختم ہو گئی ہے۔

لاہور میں قیام کے دوران ایک عقیدت مند نے آپ کی پر تکلف دعوت کی کئی قسم کے کھانے بنائے آپ رفقاء کے ساتھ تشریف لے گئے اور ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ سب کچھ کھائیں خود ایک درویش سے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر شوربے کے ساتھ کھایا میزبان نے بہت اصرار کیا مگر فرمایا میں یہ سب کچھ ہضم نہیں کر سکتا جو کھانا تھا کھا لیا ہے۔

Marfat.com

فصل دوم

سعادت گوہر

سوئے حجاز:

حرمین شریفین کی حاضری مسلمان کی بڑی سعادت اور خوش بختی کی بات ہے یہ دونوں مقامات شعائر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار سے مالا مال ہیں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت اور اعلان نبوت کا مقام تو دوسرا ہجرت اور آرام گاہ بنایا گیا ایک شہر رب العزت کا گھر اور دوسرا روضہ اطہر و مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے عظمت و رفعت کا مرکز بن گیا۔

نسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن
ببر ایں جان مشتاقم بآنجا
فدائے روضہ خیر البشر کن
توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ
ز روئے لطف سوئے من نظر کن

جب قوال محفل سماع میں یہ کلام پڑھتے تو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی بعض اوقات دونوں بازؤں کو ہوا میں پھیلا دیتے گویا کہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اڑنے لگے ہیں مدت سے آپ حج بیت اللہ وزیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سراپا شوق بنے ہوئے تھے مگر ''کل امر مرھون باوقاتھا'' کے مصداق دیر ہوتی گئی بالآخر وہ وقت سعید آ گیا کہ آپ سفر سوئے حجاز پر روانگی کی تیاریاں کرنے لگے۔

آپ نے کس سال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی مصنف گوہر نایاب شیخ

Marfat.com

محمد حسین جو کہ آپ کے ہمراہ سفر حج میں تھے صفحہ نمبر ۹۲ پر لکھا ہے کہ ''آپ نے ۱۹۴۰ء میں سفر حج کا ارادہ کیا بہت سے نیک بخت لوگوں نے آپ کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا اس طرح تیس پینتیس ہمراہی شامل ہو گئے'' جبکہ مصنف گوہر منیر سید علی اکبر شاہ نے روانگی کا سال ۱۹۴۱ء لکھا ہے (دیکھو صفحہ نمبر ۲۹۲) یہی بات درست ہے آپ نومبر ۱۹۴۱ کو روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ تقریباً پینتیس افراد تھے جن میں قابل ذکر اسماء حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ' سید علی اکبر شاہ جماپور سیداں' شیخ محمد حسین گجرات' حافظ محمد حسین موضع دوہرائے میاں محمد دین بھاگو وال' مفتی محمد شفیع کامونکی' مولانا میاں امام علی' چوہدری حاکم علی گورالہ' حاجی اکبر علی بھٹی کنجاہ' شیخ محمد انور موضع کسوکی شامل ہیں ان میں مولانا میاں امام علی اور شیخ محمد حسین کا سفر خرچ حضرت صاحب نے خود ادا کیا۔

حضرت قبلہ عالم جینڈڑ شریف سے ۱۹ نومبر ۱۹۴۱ء بروز بدھ رخصت ہو کر گجرات قیام پذیر ہوئے ۳۰ شوال ۱۳۶۰ھ بمطابق ۲۰ نومبر ۱۹۴۱ء بروز جمعرات حضرت سید کبیر الدین دریائی المعروف حضرت شاہدولہ گجراتی کے روضہ مبارک پر سلام کے لیے حاضر ہوئے کچھ دیر مراقبہ کیا پھر یہاں سے پیدل ہی وزیر آباد کی طرف چل پڑے احباب نے عرض کی کچھ دیر رک جائیں مناسب انتظام پر یہاں سے روانہ ہوں گے فرمایا مجھے حضرت شاہدولہ صاحب جن کا میں مہمان تھا انہوں نے رخصت کر دیا ہے اب یہاں نہیں رک سکتا اس پر آپ کے لئے ٹانگے کا انتظام کیا گیا آپ سوار ہو کر موضع کٹھالہ تک پہنچے تھے کہ راجہ عزیز اللہ وزیر آباد سے کار لے کر آ گئے آپ اس پر بیٹھ کر سیدھا مرکزی جامع مسجد وزیر آباد حضرت شیخ القرآن کے پاس تشریف لائے نماز عصر با جماعت ادا کرنے کے بعد سائیں فضل دین کے گھر تشریف لے گئے پھر وہاں سے راجہ عزیز اللہ کے گھر گئے رات قیام کے بعد ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء یکم ذی قعد ۱۳۶۰ھ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے مرکزی جامع مسجد غوثیہ پہنچے مسجد میں جمعہ کے اجتماع پر ہزاروں لوگ جمع تھے سب کی خواہش تھی کہ آج حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ علیہ وعظ ارشاد فرمائیں جب آپ سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا تو ارشاد فرمایا جس نے میرا

Marfat.com

وعظ سننا ہے وہ محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب کا وعظ سنے اور جس نے میری زیارت کرنی ہے وہ ان کی زیارت کرے آپ حضرت شیخ القرآن کے حجرہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا مجھے یہاں سے وہ خوشبو آئی ہے جو مجھے کلیر شریف سے آئی تھی۔ بعد نماز جمعۃ المبارک سندھ ایکسپریس پر سوار ہو کر یہ قافلہ لاہور پہنچا تین روز لاہور میں قیام رہا روزانہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دیتے رہے پھر لاہور سے بذریعہ ریل بہاولپور چوہدری عبدالہادی کے ہاں ٹھہرے پھر کراچی کے لیے روانہ ہوئے کراچی میں ضروری کاغذات کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں بیس روز تک قیام رہا اس دوران مختلف مقامات پر محافل میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صدارت اور حضرت شیخ القرآن خطاب فرماتے رہے۔

۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کو بحری جہاز پر سوار ہوئے۔ بحری جہاز میں اذان دی جاتی اور نماز باجماعت ادا کی جاتی رہیں اکثر اوقات مجلس منعقد ہوتی حضرت شیخ القرآن مناسک حج کے متعلق ہدایات دیتے جبکہ حضرت صاحب تصوف کے موضوع پر اظہار خیال فرماتے ایک رات حضرت شیخ القرآن نے خواب دیکھا کہ دو بچے سمندر کے اندر جہاز کے ساتھ چل رہے ہیں انہوں نے دونوں جانب سے جہاز کی رسیاں پکڑ رکھی ہیں اور کہتے ہیں یہ جہاز نہیں ڈوبے گا حضرت شیخ القرآن نے تہجد کی نماز کے بعد یہ خواب حضرت صاحب کے سامنے بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ کو دکھایا گیا ہے کہ یہ جہاز غرق نہیں ہوگا کیونکہ فرشتے معصوم بچوں کی شکل میں اس کی حفاظت پر مامور ہیں (ان دنوں ہٹلر کی جنگ ہو رہی تھی اور جہازوں پر آبدوزوں سے حملے کا خطرہ تھا) مزید آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت ایک ایسی چیز ہے جس کے تصور سے انسان کانپ جاتا ہے بیماری کے وقت یا جہاز میں سفر کے دوران اکثر یہ تصور پیدا ہوتا ہے اور انسان اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اس لیے جہاز تقویت ایمان کے لئے بڑا مفید ہے۔

یہاں پر کتاب ''گوہر نایاب'' اور ''اسرار گوہر'' میں مذکور ایک واقعہ لکھا جاتا ہے پھر اس کی حقیقت حال کو تحریر کیا جائے گا مصنف ''گوہر نایاب'' شیخ محمد حسین اس سفر میں حضرت صاحب کے ہمراہ تھے صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے:

Marfat.com

''راقم دوران سفرحج گاڑی میں آپ کے پاؤں دبارہا تھا کہ غنودگی طاری ہوگئی اوراسی حالت میں آواز آئی خدا کا نبی ہے ابراہیم وموسیٰ کا ہم پلہ جب آپ بیدار ہوئے تومیں نے خواب سنایا آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ہاں ان کی صفات میں سے کوئی صفت تابعداری کے طور پر کسی کو حاصل ہوسکتی ہے''۔

مصنف ''اسرار گوہر'' مولوی شاہد جمیل کی عبارت ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۴۶' عنوان ''دوران سفرحج کے اسرار'' حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی فرماتے ہیں دوران سفرحج جہاز میں میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تیرے ساتھ ابراہیمی اور موسوی پیغمبر ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو بڑا پریشان ہوکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور آج یہ خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا مولانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے اب کوئی نبی نہیں آسکتا بات یہ ہے کہ رب کریم نے زیارت کعبۃ اللہ سے پہلے مجھے اپنے خاص لطف سے نوازا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علوم نبوۃ کا وافر حصہ رب کریم نے فیضان حقیقت محمدی سے مجھے عنایت فرمایا ہے۔''

قارئین خود فیصلہ کریں کیا کسی مصنف کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ دوسروں کے واقعات کو سن کر کسی اور کے نام سے منسوب کر کے لکھا جائے تاکہ اپنی بات کو مستند ثابت کیا جائے شاہد جمیل نے کہاں سے تحقیق کر کے واقعہ لکھا اور اس کو حضرت شیخ القرآن کے نام سے منسوب کر دیا ہے جبکہ دوسری طرف خود مصنف کتاب لکھ رہا ہے کہ یہ خواب میں نے دیکھی تھی جب یہ دونوں کتابوں کی عبارتیں راقم الحروف نے حضرت میاں پیر حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے رکھیں تو آپ نے شاہد جمیل کے لئے اتنے سخت جملے ارشاد فرمائے جن کو یہاں تحریر نہیں کیا جاسکتا اس کے بعد فرمایا ہزاروی صاحب جس طرح آپ کتاب لکھ رہے ہیں جب یہ چھپ کر آجائے گی میں اعلان کروں گا کہ تینوں کتابیں گوہر نایاب' گوہر منیر اور اسرار گوہر ہماری طرف سے منسوخ ہیں۔

Marfat.com

شاہد جمیل نے اس واقعہ کو لکھتے ہوئے جو عنوان بنایا ہے ''دوران سفر حج کے اسرار'' اس کے تحت جو عبارت لکھی اس میں کون سے حج کے اسرار بیان ہوئے ہیں؟

یہاں تک تو دونوں کتابوں میں واقعہ کو منسوب کرنے کا ذکر ہے اس میں کون غلط ہے عبارت سے ہی واضح ہو رہا ہے اب تحریر میں جو بیان کیا گیا ہے اس پر ایک نظر ڈالیں اور غور کیا جائے کہ اس عبارت میں موضوع کیا ہے گوہر نایاب :۔ ''غنودگی کی حالت میں آواز آئی خدا کا نبی ہے ابراہیم و موسیٰ کا ہم پلہ'' اسرار گوہر:۔ خواب میں کوئی کہہ رہا ہے کہ تیرے ساتھ ابراہیمی اور موسوی پیغمبر ہے جب میں بیدار ہوا تو بڑا پریشان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا'' ان دونوں عبارتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ دو عبارتیں ملاحظہ ہوں علماء اہل سنت زندگی بھر جن کی مذمت اور رد بیان کرتے رہے اور انہیں کفر و شرک کہتے رہے مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ''اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائیوں سے کیونکہ ان کے درمیان بھی من وجہ نبوت کا علاقہ ہے اور من وجہ اخوت کا یعنی اولیاء اللہ میں نبوت موجود ہے'' (معاذ اللہ) دوسری عبارت مولوی اشرف علی کے ایک مرید نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ میں نے خواب کی حالت میں اس طرح کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ چاہتا تھا کہ کلمہ صحیح پڑھوں مگر میرے منہ سے یہی نکلتا تھا پھر بیدار ہو گیا تو درود شریف پڑھتا ہوں تو یوں اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی بیدار ہوں مگر دل بے اختیار ہے''۔ (معاذ اللہ)

مصنف گوہر نایاب شیخ محمد حسین تو جاہل مطلق ہے اس وقت اس کی عمر اکیس بائیس سال تھی اس نے اس خواب کو اپنے سے منسوب کیا اس کا وہ خود ذمہ دار ہے اسی خواب کو شاہد جمیل میرے جد امجد حضرت شیخ القرآن کے نام سے منسوب کرتا ہے جن کی زندگی قرآن و حدیث پڑھاتے گزری جن کے ہزاروں شاگرد شیخ الحدیث کے درجے پر فائز ہوئے ان کے متعلق لکھنا کہ وہ ایسی خواب دیکھ کر بیان کر رہے ہیں یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ حضرت صاحب نے سن کر دیگر مسلک کے علماء کی طرح تائید نہ کر دی بلکہ اس کا رد فرمایا آپ نے جو جواب دیا اس کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے شیخ

Marfat.com

محمد حسین کی خوب سرزنش کی ہوگی۔جبکہ شاہد جمیل نے محمد حسین کا خواب حضرت شیخ القرآن کے نام سے منسوب کر دیا اس پر اسے اعلانیہ توبہ کرنی چاہیے۔اور اسے کتاب سے حذف کرے۔

جب جہاز یلملم پہاڑی سے کچھ فاصلے پر پہنچا جو برصغیر پاک و ہند کے لوگوں کے لئے احرام باندھنے کی حد ہے تو احرام باندھنے کے اعلان پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب کو مسائل اور احرام کے بارے میں آگاہ کیا سب نے تیاری مکمل کر کے احرام باندھ لیے چونکہ حج میں صرف پانچ روز باقی تھے لہٰذا حج و عمرہ کی اکٹھی نیت کی گئی ۲۳ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جہاز جدہ کی بندرگاہ پر پہنچ گیا جدہ سے بس پر سوار ہو کر مغرب سے کچھ دیر قبل مکۃ المکرمہ محلہ مسفلہ میں معلم محمد رمضانی صاحب کے یہاں پہنچے پھر ادائیگی عمرہ کے لئے حرم شریف چلے گئے۔

جب پہلی نظر بیت اللہ شریف پر پڑتی ہے تو ہر ایک کی کیفیت مختلف ہوتی ہیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیات کیا تھیں انہیں نہ بیان کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی بیان کر سکتا ہے مکۃ المکرمہ قیام کے دوران آپ نے جو ارشادات فرمائے اس میں سے جو حصہ محفوظ کر لیا گیا وہ ہدیہ قارئین ہے:

(۱) طواف کی حقیقت یہ ہے کہ انس و محبت کے جذبہ بیکراں کے ساتھ محبوب کے گھر کے گرد گھوما جائے تاکہ محبوب کا وصل حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ حرم کعبہ میں طواف کو دیگر نفلی عبادتوں اور ذکر و اذکار پر فضیلت حاصل ہے اور سعی محبوب کی تلاش میں سرگردانی بے قراری و اضطرابیت سے نسبت رکھتی ہے زم زم کا پانی کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر سیر ہو کر پینے سے مراد علم الٰہی کا حصول کی طلب والتجاء ہے۔

(۲) ایک روز نماز عشاء کے بعد بیت اللہ میں مراقبہ خیالی سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا کعبہ کہہ رہا ہے کہ میری ذات کی تعریف بے انتہا اور صفات کی کوئی حد نہیں اس کی طرف جانے والا راستہ نہ ختم ہونے والا راستہ ہے وہ ہر تعریف سے وریٰ ہے جس کسی نے بھی اس ذات پاک کی تعریف کی یا سیر کی انتہا بیان کی اس نے اپنی تعریف و سیر کی حد بیان کی نہ اس ذات پاک کی تعریف و سیر کی حد بیان کی جس طرح ذات باری تعالیٰ

Marfat.com

لا انتہا ہے اسی طرح اس کی سیر لا انتہا ہے۔ کعبۃ اللہ کی حقیقت کی سیر سالک کی انتہائی منزلوں میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ آسمانوں کے فرشتوں کو عرش الٰہی کا طواف کرنا پڑتا ہے اور زمین پر مسلمانوں کو کعبہ شریف کا طواف کرنا پڑتا ہے۔

(۴) کعبہ شریف اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا مقام ہے پتھر اور مٹی کا نام کعبہ شریف نہیں اگر پتھر اور مٹی نہ بھی ہوں تو بھی کعبہ' کعبۃ اللہ اور خلقت کا مسجود ہے۔

(۵) باوجود اس امر کے کعبہ شریف کی صورت عالم خلق سے ہے لیکن یہ دوسری مخلوق کی طرح نہیں بلکہ ایسا پوشیدہ امر ہے جو عقل و فکر سے باہر ہے۔ یہ بظاہر عالم محسوسات میں سے ہے۔ لیکن پھر بھی اسے محسوس نہیں کیا جاسکتا کعبہ شریف ایک ایسی ہستی ہے جس کی عقل تحقیق نہیں کر سکتی عقلمند لوگ اس کے تعین میں حیران ہیں گویا کعبہ شریف عالم بے چوں سے اور بے چوگانی کا نمونہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مخلوقات کا سجدہ گاہ بن گیا ہے۔

(۶) ارشاد ربانی ہے کہ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه اللہ۔ (القرآن الکریم:-۲:۱۱۵) اور اللہ ہی کا ہے مشرق و مغرب تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔ جبکہ حدیث میں ہے: میں اپنے مؤمن بندے کے دل میں سماتا ہوں۔ ان سب باتوں کے باوجود بیت اللہ شریف ہونے کا شرف صرف کعبہ کو حاصل ہوا ہے۔

(۷) آپ پر سوال کیا گیا کہ حقیقت کعبہ افضل ہے یا انسان کامل ارشاد فرمایا حقیقت میں انسان کامل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں باقی سب لوگ خواہ نبی ہوں یا ولی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیلی اور تابع ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حقیقت محمدیہ جو مخلوقات کی حقیقت سے افضل ہے۔ آپ شب معراج عرش معلیٰ سے گزر کر ستر ہزار نورانی پردوں کو طے کر کے ذات باری تعالیٰ کا دیدار آنکھوں سے کیا تھا جب واپس تشریف لائے بعض صحابہ نے آپ کو سجدہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا۔ ان مراتب تک پہنچنے کے باوجود معراج شریف سے واپس آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ شریف کا طواف اور اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے

Marfat.com

سجدہ کرتے رہے کیونکہ اس مکان میں غیر وغیریت کو دخل نہیں مگر یہاں سجدہ کرنا عین ذات کو سجدہ کرنا ہے اوراس سجدہ کو غیر ماسوا اللہ کی طرف سجدہ کرنے کا الزام نہیں دیا جاسکتا مزید فرمایا طواف کی حقیقت ذات کا وصل اور سعی کی حقیقت وصل الٰہی کے لئے بے قراری ہے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک روز مسجد حرم میں بیٹھے لوگوں کو طواف کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ آپ نے پیچھے مڑ کر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔سے فرمایا مولوی صاحب لوگ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جن کا کعبہ طواف کرتا ہے۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ میرے دل میں خیال گزرا کہ ان میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل ہوں گے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوبارہ مڑ کر پیچھے دیکھا اور فرمایا مولوی صاحب یہ آپ کا وہم ہے۔

۲۷ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک حج بیت اللہ شریف کے مناسک ادا کیے گئے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضعف اور کمزوری کی بنا پر تھک گئے تھے لہٰذا طواف زیارت کے لیے منیٰ کے تیسرے دن عصر سے قبل بیت اللہ شریف آئے طواف کیا اور صفا کی پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے وہاں پہنچتے ہی آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں زبان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر ہے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وجدانی کیفیت کو دیکھتے ہوئے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان پر شعر آیا۔

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہ ہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ شعر سنا تو آپ کی تڑپ اور بے قراری میں اضافہ ہوگیا اس وجدانی حالت کو دیکھتے ہوئے سعی کرنے والے لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوگئے کچھ دیر تک اس حال میں رہنے کے بعد آپ مروہ کی طرف چل پڑے۔

Marfat.com

طواف زیارت کے دوسرے روز حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک ہمراہی حافظ محمد حسین صاحب جو کہ دوران سفر بحری جہاز میں شدید بیمار ہو گئے تھے گھر والوں سے رخصت ہو کر آئے تھے کہ باقی ایام زندگی مکۃ المکرمہ میں گزاروں گا وصال پا گئے حضرت صاحب ان کے وصال پر بڑے متاسف ہوئے مگر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ حافظ صاحب کی دلی مراد پوری ہو گئی ہے یعنی ارکان حج ادا کرنے کے بعد پاک صاف اور کامیاب زندگی گزار کر اس دنیا سے گئے ہیں۔

مدینہ طیبہ کی حاضری

تقرب میں ترے حق ہے وسیلہ کوئی سمجھے تو
یہ نکتہ ہے کہ کعبے ہو کے جاتے ہیں مدینہ کو

یعنی بیت اللہ شریف کی زیارت کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ طیبہ جانے سے پہلے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے تیاری کرے حاجی مدینہ طیبہ کی زیارت سے قبل بیت اللہ شریف جا کر اپنی روح کو بھی بالیدہ کرے پھر زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سفر پر روانہ ہو جائے۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسی لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا:

اے شیخ برو بہ جستجوئے طیبہ
کافی است دلیل راہ بوئے طیبہ
سر میزاب رحمت از من بشنو
انگشت اشارت است سوئے طیبہ

بیت اللہ شریف پر حاضر ہونے والوں کو میزاب رحمت اشارے سے بتلا رہا ہے کہ جب اس گھر کا طواف کر لو تو میری طرف دیکھو کہ میں تمہیں مدینہ طیبہ جانے کا کہہ رہا ہوں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی الشاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی معروف نعت میں یہی تلقین کی ہے:

Marfat.com

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود
خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کچھ افراد چوہدری حاکم علی کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف پیدل گئے ۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ چند احباب اونٹوں پر جبکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بذریعہ بس مدینہ طیبہ پہنچے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اس سے پہلے بھی ۱۹۳۹ء میں حج کعبہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے کر قطب مدینہ سلطان الاصفیاء شیخ المشائخ حضور قبلہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر چلے گئے اور یہیں پر قیام فرمایا مدینہ طیبہ میں گزرے ہوئے ایام کے واقعات قارئین کی نظر:

(۱) حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عام طور پر مسجد نبوی میں باب مجیدی سے داخل ہو کران برآمدوں میں بیٹھتے جہاں سے گنبد خضرا نظر آتا ہے۔

(۲) آپ مدینہ طیبہ میں تقریباً ۱۴ روز تک محرم الحرام ۱۳۶۱ھ میں قیام پذیر رہے۔

(۳) ایک روز مسجد نبوی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیر تک باادب کھڑے رہے کمرہ میں واپس آ کر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ مکہ شریف میں میں نے ایک دن کعبہ شریف کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ اپنے رب کی حقیقت بیان کر تو مجھے معلوم ہوا جیسے کعبہ شریف کہہ رہا ہے کہ میرے رب کی حقیقت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ میں مرکوز ہے وہاں سے دریافت کرنا

Marfat.com

یہاں آکر مجھے نظر آیا ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراسر اللہ تعالیٰ کی وحدت میں فنا ہیں اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ پر قربان کر دیا ہوا ہے ایک بال تک بھی باقی نہیں مجھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرنا اور صلوۃ وسلام عرض کرنا بھی بے ادبی معلوم ہوئی جب تک حاضر رہا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ہی پڑھتا رہا حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی پھر پکارنے والے کی فریاد کون سنتا ہے تو ارشاد فرمایا یہ کام اللہ کی ذات نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اپنے پکارنے والے کی پکار خود سنتا ہے کبھی کبھی ذات باری تعالیٰ کے اذن سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جواب دیتے ہیں۔

(۴) ایک روز ارشاد فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ فرمایا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ بات مدینہ شریف سے مدینہ شریف تک ہی ہے۔

از اطاعت الٰہی دیدند جمال احمد
از حب مصطفائی دریافتم خدارا

(۵) حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانا ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب مکۃ المکرمہ میں اکثر درود شریف پڑھتے رہے لیکن جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو روضہ اطہر پر حاضری کے وقت تسبیح **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم** پڑھتے رہے میں نے عرض کی کہ جس طرح کرنا چاہے آپ تو اس کے برعکس کر رہے ہیں تو ارشاد فرمایا مولوی صاحب یہ دونوں ذاتیں اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دوسرے کی محبوب ہیں اور محب محبوب کا ذکر سن کر خوش ہوتا ہے میں کعبۃ اللہ کی زیارت کے وقت درود شریف پڑھا تا کہ رب کریم اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سن کر خوش ہو اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تسبیحات پڑھیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب کا ذکر سنکر خوش ہوں یہ دونوں ذاتیں ایک دوسرے کا ذکر سن کر خوش ہوتی ہیں۔

(۶) ایک روز آپ جنت البقیع میں تشریف لے گئے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام

Marfat.com

کی قبور منور پر حاضری دی حضرت عائشہ صدیقہ حضرت عثمان غنی حضرت امام حسن اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہم اور دیگر مزارات پر حاضر ہوئے (شاہد جمیل نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور پر حاضری کا ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صاحب سے فرمایا میرے پاس اس وقت کوئی اور چیز نہیں جو میں تیرے دل پر رکھوں ہاں ایک ایمان کی حقیقت ہے) دیکھیے اسرار گوہر صفحہ نمبر ۱۵۲ کیا عالم برزخ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایمان کی حقیقت کے علاوہ کچھ نہیں جبکہ اولیاء کرام کے بارے میں لکھا کہ وہ اپنے مزارات سے بہت سے فیوض وبرکات عطا کرتے ہیں) شاہد جمیل کا بیان کردہ واقعہ خلاف عقل ہے دراصل واقعہ یوں ہے کہ

حضرت صاحب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی قبر انور جو کہ جنت البقیع میں معروف روایات کے مطابق ہے وہاں حاضر ہوئے تو آپ پر رقت طاری ہوگئی پھر آپ نے عرض کیا آپ اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب بیٹی ہیں میرے لئے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنا قرب عطا فرمائیں۔

بزرگان دین کا طریقہ یہی ہے کہ اس طرح اولیاء کرام حضرت سیدہ فاطمہ اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں۔

(۷) حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک روز حضرت صاحب نے کمرہ میں موجود احباب کو فرمایا جاؤ بازار کا چکر لگا کر آؤ آپ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ کوئی خاص بات ہے جو سب کو بازار کی طرف روانہ کر رہے ہیں ورنہ حضرت صاحب کی زبان پر ایسے الفاظ کہاں کہ بازار جاؤ۔ ہم سب حکم کی تکمیل میں اٹھ کر بازار چلے گئے میں فوراً واپس کمرہ میں آیا تو حضرت صاحب کمرے میں نہیں تھے میں تلاش میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گیا اور آپ کو وہاں پایا میں آپ کے پیچھے بیٹھ گیا حضرت صاحب نے دو رکعت نماز پڑھ کر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئے اور تھوڑی دیر نہایت مؤدب حالت میں کھڑے ہو کر واپس آئے اور اسی جگہ پر دو رکعت

Marfat.com

نماز پڑھ کر دوبارہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جا کر مؤدب کھڑے رہے حضرت صاحب نے تین دفعہ اس طرح کیا میں نے عرض کی یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کر رہا تھا کہ حضور قلب سے نماز کیسے پڑھی جاتی ہے ایک دفعہ پڑھ کر عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا پھر پڑھو دوبارہ پڑھ کر دریافت کیا مسکرا کر فرمایا پھر پڑھو جب تیسری بار پڑھ کر عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثبات میں جواب ارشاد فرمایا۔

(۸) سیالکوٹ کے ایک ڈاکٹر غلام احمد صاحب جن کا قیام مدینہ طیبہ میں ہی تھا انتہائی اعلیٰ درجہ کے متقی اور صاحب کشف وکرامت تھے انہوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ سے کیا کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظر ہے کئی بزرگ تشریف فرما ہیں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے علاوہ مصری شامی اور ہندوستانی بزرگ بھی شامل ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ انعامات تقسیم ہونے والے ہیں اور یہ انعامات ایک بزرگ جو ہندوستانی لگتے ہیں ان کے توسل سے تقسیم ہونے ہیں'' میں کئی دنوں سے اس بزرگ کی تلاش میں ہوں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ آپ کو لے کر حضرت صاحب کے پاس آئے جونہی ڈاکٹر صاحب کی نظر حضرت قبلہ عالم پر پڑی تو کہا یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا اس پر اپنی خواب حضرت صاحب کو سنائی آپ نے جواب دیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کی ہے ورنہ میں کیا چیز ہوں اور ساتھ کہا کہ میں نے ابھی کچھ دن یہاں رہنا ہے کسی کو اس خواب اور میرے حال سے آگاہ نہ کرنا حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیام مدینہ منورہ کے دوران علیل ہو گئے تھے۔ڈاکٹر صاحب حضرت صاحب کا علاج بھی کرتے رہے جس سے آپ کی طبیعت سنبھل گئی۔اس واقعہ کو تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مولوی شاہد جمیل نے بھی لکھا لیکن آغاز میں صفحہ نمبر ۱۵۴ پر لکھا ہے کہ''ایک دن مدینہ طیبہ کی حاضری کے دوران مولانا ضیاء الدین مدنی نے عرض کی کہ ایک دن میرے مہمان بھی بنیں تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے تو مولانا ضیاء الدین مدنی کی گلی میں ایک ڈاکٹر صاحب بھی رہتے تھے'' یہ بات درست نہیں کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک دن مولانا ضیاء الدین مدنی

Marfat.com

کے مہمان بنے بلکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مدنی صاحب کے گھر میں ہی قیام پذیر تھے دونوں مصنف ''گوہر نایاب'' اور ''گوہر منیر'' حضرت صاحب کے ہمراہ تھے دونوں نے اسی بات کی تائید کی ہے اور واضح طور پر لکھا بھی ہے کہ حضرت صاحب مدنی صاحب کے گھر ٹھہرے تھے دیکھئے گوہر منیر ص ۳۱۶ ''حضرت صاحب کا قافلہ دو تین دن پہلے مدینہ طیبہ شریف پہنچ گیا اور حضرت صاحب مولوی ضیاء الدین صاحب کے مکان پر اقامت پذیر ہوئے'' گوہر نایاب کی اس عبارت سے تائید ہوتی ہے کہ حضرت صاحب اس کمرے میں ٹھہرے تھے جہاں حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ اور حضرت سید پیر جماعت علی شاہ صاحب ٹھہرے تھے تو یہ حضرات اولیاء کرام کسی دوسری عمارت کے کمرے میں نہیں ٹھہرے تھے بلکہ مدنی صاحب کے ہاں ٹھہرے تھے پھر اسی کمرے میں حضرت صاحب نے قیام کیا۔ لہٰذا معلوم ہوا مولوی شاہد جمیل نے اس واقعہ کے آغاز میں جو لکھا اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۹) مولوی شاہد جمیل نے صفحہ نمبر ۱۵۵ پر لکھا ہے قیام مدینہ منورہ کے دوران حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی نے ایک دن عرض کی حضور میں نے ایک کتب خانہ میں شیخ اکبر کی ایک نادر کتاب دیکھی ہے جو حقائق تصوف پر بڑی دقیق اور مفید کتاب ہے حضرت اویس الوقت نے ساری قیمت ادا کر کے خریدنے کا حکم دیا'' مولوی شاہد جمیل کے مطابق یہ بات مدینہ طیبہ میں ہوئی جبکہ سید علی اکبر شاہ مصنف گوہر منیر نے اس کا تذکرہ ''جدہ شریف میں حضرت صاحب کی اقامت کے حالات'' کے عنوان کے تحت کیا ہے دیکھیے صفحہ نمبر ۳۲۲ جبکہ گوہر نایاب کے مصنف نے صفحہ نمبر ۱۰۳ پر واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب جدّہ میں خریدی گئی ''حج سے واپسی پر جدہ میں مولانا ہزاروی صاحب کو بازار میں ایک پرانی نایاب سی کتاب نظر آئی مولانا حضرت صاحب کے پاس آئے اور عرض گزار ہوئے کہ اگر کچھ رقم مل جائے تو وہ کتاب خرید لیں چونکہ خرچہ کے لئے رقم راقم کے پاس ہوتی تھی...... چنانچہ اس طرح وہ کتاب خریدی گئی'' مولوی شاہد جمیل کی کتاب میں اس طرح کی کئی باتیں ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں کتنی صداقت ہے۔

Marfat.com

(۱۰) مولوی شاہد جمیل نے اپنی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۵۶ تا ۱۵۹ حضرت شیخ القرآن کی ایک خواب کا ذکر کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی بعد میں عالم بیداری میں حضرت صاحب حضرت علامہ ہزاروی کو ساتھ لے کر گئے اور فرمایا کہ روضہ انور کی جالی کے اندر دیکھو تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور مسکرا کر فرمایا ''تم بھائی کے ساتھ میرے مہمان ہو'' اس خواب اور زیارت کا اس انداز سے تذکرہ نہ تو گوہر نایاب میں ہے اور نہ ہی گوہر منیر میں علاوہ ازیں حضرت شیخ القرآن نے اس سفرنامہ میں خود اپنے ہاتھ سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک واقعہ لکھا ہے جو کہ گوہر منیر میں موجود ہے اگر ایسا کوئی زیارت کا واقعہ ہوا ہوتا تو حضرت شیخ القرآن نے دیگر جہاں واقعات کو لکھا ہے یقینی طور پر اس کو بھی لکھتے۔ حضرت شیخ القرآن کو نبی علیہ السلام کی زیارت عالم بیداری میں ہوئی آپ نے اس زیارت کی تفصیل کو گوہر منیر کے قلمی نسخہ کی عبارت کو درست کرتے ہوئے ان کی طرف سے یوں لکھا ہے۔

''حاجی حاکم علی جو کئی بار حج کر چکے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب ظہر سے لے کر عشاء تک لگا تار روتے رہے درد اور شوق میں ساعت ساعت اضافہ ہوتا رہا بعد نماز عشاء میں نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ مولانا تو اس طرح بے قرار ہیں اگر یہ حالت قائم رہی تو ان کی روح پرواز کر جائے گی حضرت صاحب نے فرمایا ان کو بلا کر میرے پاس لاؤ میں گیا اور مولانا محمد عبد الغفور صاحب کو بلا لایا حضرت صاحب نے دریافت کیا کہ کیوں اتنی بے قراری ہے مولانا صاحب نے عرض کیا حضور اقدس مقصد حاصل نہیں ہوا:

دلبر مینوں مکھ نہیں دسدا میرا عشق پسند نہیں کردا
کیتی کتری کھو محمد سکہ بنیا زر دا

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا صاحب کو تسلی دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ان کے کرم سے بعید نہیں کل صبح ریاض الجنہ میں جالی شریف کے قریب نفل پڑھ کر مراقبہ کرنا بفضل خدا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہربانی کریں گے دوسرے دن مولانا صاحب جالی شریف کے قریب جا کر بعد نماز نفل ابھی

Marfat.com

تھوڑی دیر بیٹھے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بحالت بیداری نصیب ہوئی۔

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ حمان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تھیں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
ایہا صورت شالا پیش نظر
رہے وقت نزع تے روز حشر

حضرت شیخ القرآن فرماتے جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا۔ ریش مبارک اور بازو سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک روز مجھے حضرت صاحب روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے گے اور مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا ''جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا اس کی ذمہ داری کی سفارش میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دی ہے آپ بے دھڑک ہو کر بیعت کریں میں ذمہ دار ہوں''۔

(۱۱) ایک روز روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قدموں کی جانب کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصدیق فرماتے ہیں کہ تصوف نفی ماسوا اللہ میں مضمر ہے اس لئے اس پر یقین رکھنا چاہیے کہ خدا کے سوا غیر کی محبت ہرگز جائز نہیں محبت الٰہی میں فنا ہو جانے اور غیریت سے اجتناب کرنے میں تصوف کا راز مضمر ہے۔

(۱۲) حضرت میاں پیر حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راقم الحروف کو یہ واقعہ سنایا کہ ایک عربی عرصہ چار ماہ سے مسجد نبوی میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دے رہا تھا کہ مجھ پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں اسے خواب میں اشارہ ہوا کہ تجھ پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی

Marfat.com

ہیں ایک روز مسجد نبوی میں بیٹھا تھا کہ حضرت صاحب اس کے پاس سے گزرے وہ بھی آپ کو دیکھ کر آپ کی طرف متوجہ ہوا آپ نے اسے ارشاد فرمایا تجھ پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں اس نے پوچھا آپ کو کس نے بتایا ہے فرمایا جس نے تجھے بتایا ہے اسی نے مجھے بھی بتایا ہے۔

(۱۳) گوہر نایاب کے مصنف شیخ محمد حسین صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ پر رقم طراز ہے "مدینہ طیبہ میں ایک روز جناب حضرت صاحب عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد نبوی سے قیام گاہ پر واپس آئے تو مولانا عبدالغفور ہزاروی سے فرمایا الماریوں میں طرح طرح کی کتابیں رکھی ہیں ان میں سے شیخ محی الدین ابن عربی کی کتاب "فتوحات مکیہ" نکال کر لے آئیں اور کچھ اوراق پڑھ کر سنائیں مولوی صاب نے ایسا ہی کیا لیکن آدھ گھنٹہ کے بعد عرض کیا کہ جناب عالی مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آئی کیونکہ یہ مصری چھاپہ ہے اور زیر و زبر کے بغیر ہے کتاب بزبان عربی ہے اور مشکل ہے اس پر آپ نے مولوی صاحب سے کتاب لے لی اور راقم (محمد حسین) کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تم کچھ پڑھ سکتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا آپ نے کتاب کھول کر میرے حوالے کر دی میں نے دیکھا تو وہ رسالت و نبوت اور ولادت کا باب تھا کتاب واقعی مشکل تھی اور عبارت بھی دقیق تھی میں اپنی فراست کے مطابق پڑھتا رہا اور آپ ترجمہ و تشریح کرتے رہے میں نے وہ ترجمہ و تشریح ایک کاپی میں نوٹ کی لیکن وہ گم ہو گئی"۔

مصنف کتاب اس عبارت سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ حضرت شیخ القرآن علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ "فتوحات مکیہ" عربی زبان مصری چھاپہ اور زبر زیر کے بغیر ہونے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے

(۱) پہلی بات تو یہ غور طلب ہے کوئی بھی اسے تسلیم نہیں کر سکتا کہ جو شخص عارف کامل شیخ زماں کے سامنے ایک کتاب آدھ گھنٹہ تک تو پڑھ سکتا ہے مزید نہیں پڑھ سکتا کیونکہ زبر زیر کے بغیر تھی تو پھر آدھ گھنٹہ تک کیا پڑھتا رہا شیخ محمد حسین اس عبارت سے حضرت شیخ القرآن کی کم علمی نہیں بلکہ حضرت صاحب کی توہین کر رہا ہے کہ حضرت شیخ القرآن کتاب تو نہیں پڑھ سکتے تھے صرف حضرت صاحب کو دھوکا دیتے رہے خود مصنف

Marfat.com

کی اپنی بات ہی اس کے نکتہ نظر کی تردید کر رہی ہے جو شخص آدھ گھنٹہ تک کتاب کی عبارت پڑھ کر سن سکتا ہے وہ باقی بھی پڑھ سکتا ہے۔

(۲) حضرت شیخ القرآن اس سفر حج سے قبل تقریباً پندرہ سال تک ممتاز مدارس مثلاً جامعہ فتحیہ دہلی، اہل سنت کی مرکزی درگاہ دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف، انجمن خدام صوفیہ گجرات جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد میں طلبہ کے علاوہ سینکڑوں علماء کو پڑھاتے رہے ان کے بارے میں لکھنا کہ وہ زبر زیر کے بغیر عربی کتاب نہ پڑھ سکے آپ کے تو کئی شاگرد اس وقت تک درس و تدریس کی مسند پر فائز ہو چکے تھے اس شخصیت کے بارے میں یہ لکھنا جن کے متعلق اعلیٰ حضرت گولڑوی سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بشارت دے چکے تھے کہ تم بہت بڑے مولوی بنو گئے اور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی شخصیت دورہ حدیث پڑھاتے ہوئے ۱۹۲۵ء میں آپ کی قابلیت پر آپ کو ابوالحقائق کا لقب دے چکے تھے بڑے بڑے علماء آپ کے سامنے گفتگو نہیں کر سکتے تھے دیگر کئی مسلک کے ممتاز علما کو مناظرہ میں شکست دے چکے تھے بہت سے مناظروں میں جید علماء اہل سنت نے آپ کو کرسی صدارت پر بیٹھایا ایسی شخصیت کے بارے میں لکھنا کہ ان کو فتوحات مکیہ کی عبارت پڑھنی نہ آئی جنہوں نے خود دورہ تفسیر قرآن کریم کے موقع پر فتوحات مکیہ، فصوص الحکم اور مثنوی شریف کا علماء و مشائخ کو درس دیا۔

(۳) شیخ محمد حسین نے اپنے بارے میں لکھا کہ پھر میں اپنی فراست کے مطابق پڑھتا رہا شیخ محمد حسین تو جاہل مطلق تھا زندگی بھر کسی دارالعلوم میں ایک لفظ بھی نہیں پڑھا اس وقت بیس اکیس سال اس کی عمر تھی حضرت صاحب اسے بچہ کہہ کر پکارتے تھے جیسا کہ اس نے خود کتاب میں لکھا ہے یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ شیخ محمد حسین نے اس کتاب میں کئی ایک جگہ پر اپنے کمالات کو بیان کیا اور ثابت کرتا رہا کہ یہ حضرت صاحب کی نظر کرم کی وجہ سے ہوتا رہا یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ اس نے اپنے جو جو کمالات بیان کئے ہیں وہ اس کے جھوٹے خواب اور من گھڑت مکاشفے ہیں ان میں کوئی علمی بات نہیں ہے شیخ محمد حسین کے کچھ خواب اور مکاشفے درج ذیل ہیں جس

Marfat.com

سے اس کی علمیت کا خوب اندازہ ہوگا مثلاً

(۱) حضرت صاحب کو کتاب کے صفحہ نمبر ۹۴ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہم پلہ نبی قرار دیا لکھا ہے ''غنودگی طاری ہوگئی اور اسی حالت میں آواز آئی خدا کا نبی ہے ابراہیم اور موسیٰ کا ہم پلہ''

(۲) صفحہ نمبر ۹۸ پر لکھا ہے کہ ''آخری فرض طواف ادا کرنے کے بعد چاہ زم زم کے قریب بندہ سو گیا خواب کی حالت میں ہی خانہ کعبہ کی طرف سے آواز آتی ہے یہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طرف اشارہ تھا نبوت کی کشتی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ امن میں ہو گیا۔''

(۳) صفحہ نمبر ۱۰۵ پر لکھا ہے ''دوبارہ اونگھ آ گئی' دیکھا عرش مجید پر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بصورت خوبصورت بچہ کے موجود ہیں اور وہاں سے ایک نورانی شعاع جہاز کی طرف آ رہی ہے۔'' شیخ محمد حسین کو اللہ تعالیٰ خوبصورت بچہ کی صورت میں عرش پر بیٹھا ہوا نظر آیا' اللہ رب العزت کی ذات پاک تو شکل وصورت اور جسم سے پاک ہے قرآن پاک نے ارشاد فرمایا کہ لیس کمثلہ شئ (القرآن الکریم:-۴۲:۱۱) اس جیسا کوئی نہیں قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی نہیں جبکہ شیخ حسین کو اللہ تعالیٰ بچہ کی مثل نظر آیا۔

(۴) شیخ محمد حسین کی اصل کیفیت جو سفر حج کے دوران تھی جس کی وجہ سے الٹے سیدھے خواب آتے تھے اس کے متعلق خود صفحہ نمبر ۹۶ پر لکھا ہے ''سفر حج کے دوران ہمہ وقت (حضرت صاحب کے) پاس رہنے کی وجہ سے بعض اوقات بچپن کی وجہ سے فجر کی نماز کے بعد نیند غالب ہو جاتی تو میں آپ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے چھپ کر سو جاتا آپ یاد فرماتے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتا فرماتے تمہیں نیند اتنی کیوں آتی ہے؟ عرض کرتا جناب روٹی زیادہ کھانے کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ علیہ ہنس پڑتے۔''

(۵) شیخ محمد حسین کی اپنی یادداشت کا یہ عالم ہے کہ حضرت صاحب کے ہمراہ ۱۹۴۱ء میں حج کیا لیکن کتاب میں جگہ جگہ ۱۹۴۰ لکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

مدینہ طیبہ سے روانگی

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ طیبہ میں علیل ہونے کے بعد تندرست ہوگئے تھے اور مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران بڑے خوش نظر آتے تھے دس روز کا قیام خوشی خوشی گزر گیا حسن اتفاق سے جس بس پر آپ نے مدینہ طیبہ سے روانہ ہونا تھا نہ آنے پر آپ کو مزید چار روز مدینہ طیبہ میں قیام کے لئے مل گے اس پر آپ کی خوشی قابل دید تھی۔

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن وجاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو
جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

۱۳محرم الحرام ۱۳۶۱ھ کو حضرت صاحب حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر چند افراد کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے جدہ کے لئے روانہ ہوئے حضرت شیخ القرآن فرماتے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روانگی کے وقت عجیب کیفیات تھیں سب زار وقطار رو رہے تھے حضرت صاحب مسرور نظر آرہے تھے جس وقت بس اسٹینڈ پر پہنچے تو حضرت صاحب کی آنکھوں میں آنسو تھے میرے عرض کرنے پر فرمایا دراصل نبی علیہ السلام نے اب الوداع فرمایا ہے اس وقت شہر مدینہ طیبہ سے الوداع ہوتے ہوئے آپ کی طبیعت میں افسردگی تھی۔

اے شگوفو السلام اے خفتہ کلیو الوداع
اے مدینہ کی نظر افروز گلیو الوداع

بس مدینہ طیبہ سے چل کر چھ میل کے فاصلہ پر پہنچی تھی کہ اچانک حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بس کو روکو جب بس کو روکا گیا آپ بس سے اتر کر زمین پر تشریف فرما ہوگئے اور فرمانے لگے آپ لوگ جائیں میں نہیں جاؤں گا سب لوگ بھی بس سے نیچے اتر آئے اسی اثناء میں بس کے انجن میں خرابی پیدا ہوگئی

Marfat.com

اور ڈرائیور انجن کی درستگی میں لگ گیا حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا آپ کیوں نہیں جانا چاہتے آپ نے ارشاد فرمایا میرا دل مدینہ طیبہ کو چھوڑنے پر تیار نہیں میں یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہوں گا میرے گھر والوں کو کہہ دینا کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدموں میں رکھ لیا ہے اسی جگہ پر نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی تقریباً نصف شب کے قریب حضرت صاحب نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی ہے آپ نے فرمایا ڈرائیور سے کہو بس کو سٹارٹ کرے عرض کیا گیا بس کا انجن خراب ہے فرمایا اسے سٹارٹ کرو خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس وقت بس درست ہوگئی۔

جدہ میں تقریباً ایک ماہ تک قیام کرنا پڑا کیونکہ بحری جہاز نہیں آیا تھا لوگ سفرخرچ ختم ہونے پر بے حد پریشان ہوئے برطانوی ہائی کمشنر کی رہائش کے باہر مظاہرہ بھی کیا گیا چنانچہ حکومت کی طرف سے حجاج کرام کو کچھ ریال بطور سفرخرچ دیے گئے جدہ میں اپنے وطن واپس جانے کے لئے لوگوں کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے ایک روز ارشاد فرمایا لوگ مدینہ شریف تو بڑے شوق ومحبت سے جاتے ہیں چاہیے تو یہ کہ اب وطن واپس جانے کا نام نہ لیں مگر جب لوگوں کو وطن واپس جانے کے لئے بے قرار دیکھتا ہوں تو مجھے تعجب ہوتا ہے ۔جدہ شریف میں بیٹھنے سے حضرت صاحب کی طبیعت بھی پریشان تھی اس لئے کہ یہاں نہ طواف کعبہ ہے نہ زیارت گنبد خضریٰ ہے حضرت صاحب قافلہ کے کچھ احباب کے ہمراہ جہاز پر کراچی کے لئے روانہ ہوئے پھر کراچی سے بذریعہ ریل لاہور آئے جہاں حضرت صاحبزادہ محمد رمضان صاحب کے ہمراہ لوگوں نے آپ کا استقبال کیا لاہور سے گجرات تشریف لائے حاجی اکبر علی سے وعدہ وفا کرنے کے لئے سیدھا ان کے گاؤں کنجاہ چلے گئے ایک رات قیام کے بعد موضع چھنی جہاں آپ کی پہلی شادی ہوئی تھی تشریف لے گئے پھر یہاں سے موضع بوکن سید عبدالشکور شاہ صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

ایک رات قیام فرما کر صبح جلال پور جٹاں پہنچے (حج سے واپسی پر ان مقامات پر جانا صرف ان وعدوں کو پورا کرنا تھا جو آپ نے متعلقہ افراد سے کر رکھے تھے ورنہ سفر

Marfat.com

حج سے واپسی پر ضعف وتھکاوٹ کی وجہ سے آپ جیندڑ شریف جانا چاہتے تھے) جلال پور جٹاں سے جیندڑ شریف کے لئے روانہ ہوئے تو موضع کوٹلی کو ہالہ میں ہزاروں لوگوں نے آپ کا استقبال کیا یہ دن اہل علاقہ کے لئے عید کا دن تھا استقبال کی ساری تیاریاں چوہدری خان ملک مرحوم نے کیں تھیں گوہر منیر میں لکھا ہے کہ سفر حج سے واپسی کے بعد آپ نے فرمایا مجھے اب کسی مزار پر جانے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ مدینہ طیبہ میں مجھے توحید کی جو ہوا آئی تھی وہ کسی مقام پر نہیں آئی اور نہ آسکتی ہے اس نے میرے سفروں کو ختم کر دیا ہے۔

گدائے کوئے تو از بہشت خلد مستغنی است

اسیر بند تو از ہر دو عالم آزاد است

حضرت کا لباس

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لباس عام دستور کے مطابق فقراء درویشوں والا یعنی خرقہ مرقع یا گودڑی والا نہیں تھا۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **کشف المحجوب** میں لکھا ہے کہ ''فقیر کا کام خرقہ پہننا نہیں بلکہ اس کا تعلق درویشی سے ہے جب کوئی طریقت سے آشنا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے قبا ہی عبا بن جاتی ہے اور جب کوئی طریقت سے بیگانہ ہوتا ہے تو اس کی گودڑی قیامت کی بدبختی کا موجب ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص گودڑی اس لئے پہنتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اسے پہچان لے کہ وہ خاص اس کا بندہ ہے تو یہ درست نہیں کیونکہ وہ اپنے خاص بندوں کو لباس کے بغیر ہی پہچان لیتا ہے اور اگر وہ اس لئے گودڑی پہنتا ہے کہ لوگوں پر ظاہر کرے کہ وہ خدا کا خاص بندہ ہے تو یہ منافقت اور ریا کاری ہے۔مستند کتابوں میں ذکر ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خرقہ نہیں پہنتے تھے علماء کی طرح کبھی طیلسان اور کبھی لباس فاخرہ زیب تن کرتے تھے۔

حضرت قبلہ عالم لباس اس طرح کا زیب تن کرتے کہ اسے دیکھ کر کسی کو آپ پر فقیر ہونے کا احتمال نہ ہوتا تھا۔فقیری کے لئے خاص وضع کا لباس ضروری نہیں بلکہ

Marfat.com

جہاں تک ہو سکے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق لباس زیب تن کیا جائے آپ ہمیشہ سفید رنگ کا لباس پہنتے تھے ململ کا کرتہ کھلے بازوؤں والا سفید لٹھے کا تہبند سر پر ململ کی دستار وہ بھی بغیر کلاہ کے پاؤں میں تلہ دار کھسہ جو دیسی ساخت اور نرم چمڑے سے قدر مرصع ہوتا استعمال کرتے آپ لباس ہر روز تبدیل کرتے تھے طبیعت میں بڑی نفاست تھی لہٰذا ہمیشہ صاف ستھرے رہے چارپائی پر بستر لگا ہوتا اور تکیہ کیساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے تھے سر اور ریش مبارک کو ہر روز خفیف سا تیل لگاتے شروع میں خضاب لگایا مگر بعد میں چھوڑ دیا۔آپ نے زندگی بھر اپنی قمیض کو پیسے وغیرہ رکھنے کے لئے جیب نہیں لگوایا۔لباس کے مسئلہ میں اپنے احباب کو بھی تاکید فرماتے کہ صاحب ستھرا اور سفید لباس پہنا جائے بعض احباب رنگدار لباس جبہ اور رنگدار ٹوپی پہنتے تو ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ایک روز سائیں فتح محمد صاحب جو اکثر مختلف رنگوں کے لباس پہنتے آپ کے پاس آئے تو فرمایا اگر کوئی شخص مجھے زبردستی فتح محمد کا لباس پہنا دے تو میں شرم کے مارے کمرے سے باہر نہ نکلوں اور دروازہ بند کرلوں تاوقتیکہ اپنا معمولی لباس نہ پہن لوں۔آپ کی مراد یہ تھی کہ کسی خاص لباس کے پہنے سے محبت الٰہی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اس کے لئے تفکر، تدبر، زہد و ریاضت کے ساتھ ساتھ اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضروری ہے۔

ایک روز ارشاد فرمایا کہ جاہل پیر اور فقیر ظاہری لباس کی وضع کی بنا پر مریدوں کو لوٹتے ہیں مختلف رنگوں کے لباس پہن لیتے ہیں مرید مختلف رنگوں کی ٹوپی کمر میں لنگوٹی یا عورتوں کی طرح منہ چھپائے پھرتے ہیں عیاری اور چالاکی سے لوگوں کو اپنی فقیری کے قائل کرتے ہیں ایسے پیر اور فقیر حقیقت میں ٹھگ ہوتے ہیں اور آج کل ایسے پیروں کی کثرت ہوگئی ہے۔آپ نے زندگی بھر کبھی رومال سے اپنا چہرہ نہیں چھپایا بڑی عظمت اور شان وشوکت کے ساتھ دستار مبارک سر پر سجا کر محفل میں نمایاں نظر آتے تھے۔آپ چاندی کی ایک انگوٹھی پہنتے تھے جس پر آپ کا نام کندہ تھا جب کبھی ڈاک رجسٹری آتی تو آپ رسید پر دستخط کی جگہ انگوٹھی سے مہر لگا دیتے تھے۔

Marfat.com

قیافہ مبارک

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیافہ مبارک جو بھی دیکھتا اس کی آنکھیں پرنور اور دل مسرور ہو جاتا۔آپ کا رنگ مبارک گندمی اور بہت ملیح تھا۔بیضوی چہرہ پست رخسار حق بین آنکھیں نہ چھوٹی نہ بہت بڑی کتابی پیشانی چوڑی جس پر سعادت وکرامت کے آثار صبح صادق کی طرح روشن تھے ابرو ایک دوسرے سے جدا سیاہ رنگ کے تھے داڑھی مبارک گھنی ہلکی ہلکی سفید شروع میں خصاب لگایا بعد میں چھوڑ دیا آپ کا قد مبارک بلند مگر بہت زیادہ بلند نہ تھا بلندی میں بمصداق خیرالاموراوسطہاء تھا تمام اعضاء متناسب اور متوسط اونچی ستواں ناک تیکھے نقوش نکیلے خدوخال آواز بلند اور سریلی لب ولہجہ متین اور باوقار مزاج میں لطافت اور پیکر شرم وحیا دل کے نہایت نرم سنجیدہ اور متین النفس کثرت ریاضت وشب بیداری سے جسم بہت نحیف ہوگیا۔چہرے پر تفکرات کے آثار نمایاں آپ کی شبیہ مبارک کتابوں میں موجود ہے دیکھ کر زبان پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد آجاتا ہے۔امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ جس مسلمان نے میرا چہرہ دیکھا یا جو مدرسے میں آیا اسے قبر اور قیامت کے عذاب سے نجات مل جائے گی۔

خوش آنکہ وصال تو میسر شدہ باشد
چشمی بجمال تو منور شدہ باشد

(خوش قسمت ہے وہ جسے تیرا وصال نصیب ہو اور جس کی آنکھ تیرے جمال سے منور ہوئی۔)

بیٹھنے کا انداز

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چارپائی پر بیٹھتے تھے یہاں پر یہ لکھنا ضروری ہے کہ آپ چارپائی پر کیوں بیٹھتے تھے اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ چونکہ آپ سارا سارا دن بیٹھتے تھے لہذا چارپائی پر سہولت کیساتھ آپ تشریف فرما ہوتے مسلسل کئی

Marfat.com

کئی گھنٹے زمین پر بیٹھنا مشکل ہوتا ہے دوسری وجہ یہ تھی کہ آپ رات کا اکثر حصہ بیداری میں گزارتے تھے اور دن میں لوگوں کی آمد ورفت رہتی کسی سے بھی ملنے پر انکار نہ فرماتے اس لئے چارپائی پر بیٹھتے کہ دوران گفتگو تھوڑی دیر کے لئے لیٹ بھی جاتے تھے آخری سالوں میں چونکہ کمر میں درد رہتا تھا اس لئے چارپائی پر بیٹھنے میں سہولت محسوس فرماتے آپ کی اسی سہولت کے پیش نظر جہاں بھی تشریف لے جاتے آپ کے لئے چارپائی کا اہتمام کیا جاتا تھا ورنہ سیرت وکردار اس بات کی گواہ ہے کہ آپ میں تکبر یا بڑھائی نام کی کوئی چیز نہ تھی کہ میں اس جگہ پر بیٹھوں کہ دور سے ممتاز نظر آؤں۔

آپ کا چارپائی پر بیٹھنے کا انداز یہ تھا کہ کبھی دائیں ہاتھ اور کبھی بائیں ہاتھ کو ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اور کبھی دائیں یا بائیں ہاتھ کو کھول کر رخسار کے نیچے رکھ کر چہرہ مبارک کو اوپر کئے ہوئے بیٹھتے کبھی کبھی آلتی پالتی مار کر بیٹھتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی طریقہ مبارک تھا کہ مربع ہو کر بیٹھنا اس طرح کے بیٹھنے کو "جلسۃ الوقار" کہتے ہیں دوسرا انداز یہ بھی تھا کہ چارپائی اگر دیوار کے ساتھ بچھائی جاتی تو دیوار یا تکیہ کے سہارے چارزانوں بیٹھ جاتے۔

عقیدت مندزمین پر آپ کے سامنے بیٹھتے بعض اوقات ان کے لئے بھی چارپائیوں کا اہتمام ہوتا تھا کئی بار ایسا ہوا کہ اگر آپ اکیلے چارپائی پر تشریف فرما ہیں علماء آجاتے تو آپ شفقت فرماتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ بٹھالیتے کچھ واقعات ایسے بھی پیش آئے کہ اگر کسی نے آپ کے اس انداز کو اچھا نہ جانتے ہوئے زبردستی آپ کی چارپائی پر بیٹھنے کی کوشش کی تو آپ چارپائی کی ایک طرف سرک جاتے اور اس کے لئے جگہ خالی کردیتے بعد میں اسے اپنی حرکت کا احساس ہو جاتا تو معذرت کرتے ہوئے چٹائی پر بیٹھ جاتا۔ اگر کوئی ضدی عالم ایسا کرتا تو آپ اس کی حوصلہ افزائی فرمادیتے ہاں عالم کی عزت کرنی چاہیے۔ایک بار کسی مسافر نے حضرت صاحب سے شکایت کی کہ مجھے آج رات قیام کے لیے چارپائی نہیں ملی کیونکہ مہمانوں کی تعداد زیادہ ہے تو آپ نے درویشوں سے فرمایا کہ اسے میری چارپائی دے دی جائے اس کا چارپائی پر سونے کا ثواب میرے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا آپ چارپائی پر بیٹھنے میں اس احتیاط کو پیش

Marfat.com

نظر رکھتے کہ قبلہ رخ بیٹھا جائے اگر کسی مقام پر جگہ کی مناسبت کے پیش نظر قبلہ رخ بیٹھنا ممکن نہ ہوتا تو پھر اس طرح تشریف فرما ہوتے کہ قبلہ رخ آپ کی پشت نہ ہو۔

من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست
ذکر آن یارے کہ او را یار نیست

(میری تو رگ رگ مست و مدہوش ہے میں اس یار کے متعلق کیا کہوں جس کا کوئی ثانی نہیں)۔

آپ چارپائی پر بالکل سیدھا لیٹتے تھے دونوں ہاتھوں کو سینہ کے اوپر یوں جوڑ لیتے کہ انگلیوں کا رخ آسمان کی طرف ہو جاتا رات کا کچھ حصہ جب چارپائی پر لیٹتے تو اسوقت بھی اللہ رب العزت کے حضور توبہ واستغفار کر رہے ہوتے۔ پاس بیٹھنے والا سمجھتا کہ آپ سو رہے ہیں جب غور کرتا تو اسے پتہ چل جاتا کہ آپ آہستہ آہستہ آیت کریمہ لاالہ الاانت سبحانك انی کنت من الظالمین کا ورد کر رہے ہوتے۔

آپ کی خوراک

حدیث شریف میں ارشاد ہے:

"لو امتلاالارض دماعبیطافماکان رزق الاولیاء الاالحلال المطلق والخالص"

"اگر روئے زمین خون سے پر اور مالا مال ہو جائے تو بھی مرد خدا حلال کے سوا کچھ نہیں کھاتا"۔

اولیاء کرام ظاہری خوراک کے محتاج نہیں ہوتے دراصل ان کی غذا یاد الٰہی ہے اس گروہ کے لوگوں کی پرورش اور روحانی غذا عالم غیب سے ہوتی ہے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دن اور رات میں بہت کم کھانا تناول کرتے اکثر فاقہ کرتے تھے تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد جب زبان خشک ہو جاتی تو ایک دو گھونٹ پانی پی لیا کرتے تھے ختم شریف کے ایام میں تو لگاتار فاقہ کرتے صرف چند لقمے کھا کر برتن واپس کر دیتے تھے عام دنوں کے اندر بھی روزہ رکھتے اگر روزہ نہ ہوتا تو کھانا لایا جاتا تو ایک دو لقمے

Marfat.com

کھا کر فرماتے اس سالن میں نمک یا گھی زیادہ ہے یہ کہہ کر کھانا واپس کر دیتے۔ کبھی بھی کسی نے آپ کو پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا چائے لائی جاتی تو پیالی کا چوتھائی حصہ چائے پیتے تھے باقی پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی کو دے دیتے۔ پھلوں میں سے آپ کو آلو بخارہ پسند تھا مگر اس کے بھی دو تین دانے تناول کرتے تھے میٹھی چیز میں سویاں پسند تھیں۔ آپ کے سامنے دودھ لایا جاتا تو اس میں بھی پانی استعمال کر کے پیتے تھے مختصراً یہ کہ آپ انتہائی زود ہضم اور قلیل مقدار میں خوراک کھاتے تھے۔

ختم شریف کے موقع پر ایک مرتبہ مولانا غلام حسین کوٹلی کوہالہ آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے خادم سے فرمایا کہ مولانا کو وہاں لے جاؤ جہاں علماء کرام کے لئے کھانا تیار کیا گیا ہے مولانا نے شاید اس خیال سے کہ حضرت صاحب کے لیے بڑا اعلیٰ قسم کا کھانا آئے گا لہٰذا آپ کے ساتھ کھانا کھالوں گا عرض کیا حضرت میں یہاں ہی آپ کے ساتھ کھانا کھاؤں گا آپ نے فرمایا مولانا اس میں آپ کے لئے خسارہ ہوگا میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتا ہوں کہ آنجناب اوروں کو کھلاتے تھے اور خود فاقہ فرمایا کرتے تھے بس میں بھی ان دنوں فاقہ کرتا ہوں اور مہمانوں کے خورد نوش کے انتظام میں لگا رہتا ہوں یہ سن کر مولانا کھانے کے لئے اس جگہ چلے گئے جہاں علماء کھانا کھا رہے تھے۔

مرید اپنے گھر میں آپ کو کھانے کی دعوت دیتے تو اکثر آپ اسے قبول نہ کرتے فرماتے کسی شخص پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے میرے ساتھ دیگر احباب بھی ہوتے ہیں اگر بار بار اصرار کیا جاتا تو فرماتے اس سے بہتر ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق لنگر میں طلباء وعوام کے لئے کچھ حصہ بھیج دو اس سے تمہیں ثواب ملے گا۔ کسی سفر پر ہوتے تو راستہ میں کوئی مرید اپنے گھر لے جانے پر اصرار کرتا تو آپ چلے جاتے بشرطیکہ اس کا گھر راستہ سے دور نہ ہوتا تھوڑی دیر ٹھہرتے اور انتہائی قلیل مقدار میں خوراک تناول کرتے۔

عام پیروں کی طرح مریدوں کے گھروں میں بار بار جانا پسند نہ کرتے تھے البتہ جب مزارات انبیائے کرام پر جانے کا پروگرام ہوتا تو اس علاقے کے احباب سے

Marfat.com

فرما دیتے مزار شریف پر آ جانا وہاں ختم شریف کا اہتمام کرتے اور وسیع لنگر جاری رہتا اگر کسی کے ہاں کوئی فوت ہو جاتا تو آپ کی اولین کوشش ہوتی کہ نماز جنازہ میں شمولیت اختیار کی جائے بعد میں محض رسمی طور پر ہمدردی کے لئے جانے کو آپ اچھا خیال نہ کرتے نماز جنازہ میں شامل ہونے کو ترجیح دیتے تھے۔

ما دروں را بنگریم و حال را

ما بروں را ننگریم و قال را

(ہم نیتوں اور عمل کو دیکھتے ہیں ہم ظاہر کو اور باتوں کو نہیں دیکھتے۔)

روزمرہ کے معمولات

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نور دیکھا ہے

مرحلہ طے نہ ہوا تری شناسائی کا

آپ نماز فجر اول وقت میں باجماعت مسجد میں ادا کر کے اپنے حجرہ میں تشریف لے آتے اس دوران کسی کو حجرے میں آنے کی اجازت نہ ہوتی نماز اشراق سے فراغت پر اپنے حجرے کا دروازہ کھول دیتے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دے دیتے یا خود باہر تشریف لے آتے اور چارپائی پر بیٹھ جاتے۔

حاضرین کے سوالات کے جواب دیتے ملاقات کے لئے آنے والے احباب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے کئی حضرات سائل کی صورت میں آتے ان کی مالی مدد کرتے کئی شریعت وطریقت کے مسائل کے حل کے لئے آتے انہیں مسائل بیان کرتے قرآنی آیات مقدسہ اور احادیث مبارک کے حوالے دیتے اگر ضرورت پڑتی تو دارالعلوم میں موجود عالم دین کو بلاتے اور انہیں فرماتے کہ فلاں فلاں کتاب لے آؤ اور اس مقام سے پڑھو تا کہ مسئلہ مکمل طور پر واضح ہو جائے عالم عبارت پڑھتے آپ ترجمہ وتشریح بیان کرتے یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہتا کھانا کھانے کے بعد کمرہ میں تشریف لے جاتے اور قیلولہ فرمایا کرتے تھے پھر نماز ظہر باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد تشریف لے آتے نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت آپ کا معمول تھا اکثر تلاوت قرآن کریم کے بعد دیگر

Marfat.com

کتب کا مطالعہ بھی کرتے پھر عصر تک لوگوں سے ملاقات جاری رہتی اور نماز عصر ادا کرنے کے بعد قبرستان کی طرف جہاں آپ کا روضہ مبارک ہے وہاں چلے جاتے اور اپنے خیالات میں محو تنہا پھرتے رہتے شام کے قریب واپسی پر نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے کھانا کھاتے عورتیں اپنے مسائل لے کر آتیں آپ ان کی معروضات گھر میں ہی سنتے۔ دن کے وقت بھی اگر عورتیں آجاتیں تو گھر جا کر ہی ان کی باتیں سنتے اہل خانہ کی موجودگی میں ان کے مسائل حل کرتے عورتوں سے گفتگو کے وقت آپ کی نظریں نیچی ہوتی اور انتہائی مختصر گفتگو کرتے گھر میں کچھ وقت گزارنے کے بعد حویلی میں تشریف لے آتے وہاں جمع ہونے والے لوگوں سے واعظ وتلقین فرماتے پیچیدہ مسائل کو اس طرح حل کرتے کہ سامعین اکتاہٹ محسوس نہ کرتے دوران گفتگو مختلف مثالیں بیان کرتے ساتھ مزاح بھی پیدا کرتے رات دس گیارہ بجے عشاء کی نماز ادا کی جاتی نماز عشاء کے بعد احباب چلے جاتے آپ تھوڑی دیر کے لئے چارپائی پر لیٹتے خادم آپ کے جسم کو دباتا تھوڑی دیر بعد آپ اٹھ کر بیٹھ جاتے پھر وضو کر کے اپنے ذکر واذکار میں مصروف ہو جاتے پھر تھوڑی دیر کے لیے سو جاتے جلدی اٹھ کر وضو کر کے نماز تہجد میں مصروف ہو جاتے آپ کے زندگی کے جو ایام مزارات انبیاء کرام پر گزرے وہاں کا معمول بھی تقریباً اسطرح کا ہوتا۔ ابتدائی دور میں رات انبیاء کرام کے مزارات پر اور دن کے معمولات جیندڑ شریف میں گزرتے۔

Marfat.com

فصل سوم

وصال گوہر

حضرت قبلہ عالم کے آخری ایام

چند باشی عاشق صورت بگو
طالب معنی شود معنی بجو
صورت ظاہر فنا گرد و بداں
عالم معنی بماند جاوداں
گفت المعنی ھو اللہ شیخ دیں
بحر معنی ہاست رب العالمین

(یعنی ظاہری شکل وصورت غائب ہوجائے گی جبکہ باطنی صورت یعنی روح ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے گی لہذا زندگی یوں گزاری جائے کہ ظاہری شکل وصورت کی بجائے باطنی وروحانی حقیقت کو حاصل کرنے کی جدوجہد کی جائے ذات حقیقی یعنی دائمی حقیقت خداوندی کے بارے میں شیخ دیں حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانا ہے داخلی وباطنی وجود صرف اللہ رب العزت کی ذات قادر مطلق ہے)۔

۱۱،۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ بمطابق ۱۱،۱۲ دسمبر ۱۹۵۱ ختم شریف میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروگرام حسب دستور تزک واحتشام سے منایا جارہا تھا ۱۲ ربیع الاول بروز بدھ کی صبح آخری محفل مسجد میں جاری تھی حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خطاب ختم ہوا سینکڑوں علماء و مشائخ ہزاروں

Marfat.com

عقیدت مند حاضر تھے خلاف معمول حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہوئے اس سے قبل کبھی بھی ایسا نہ ہوا تھا آپ نے بلند آواز سے فرمایا "اے لوگوں ہر دور کے اندر ہمیشہ دو طرح کے لوگ رہے ہیں ایک جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے قائل اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں اور پیغمبروں کے ہر لفظ پر یقین رکھتے ان کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے بہشت کا وعدہ کر رکھا ہے جس کی ایک نعمت کے برابر دنیا بھر کی نعمتیں نہیں ہوسکتیں دوسرا گروہ وہ جو اللہ رب العزت کی ہستی کے منکر الہالی کتب اور انبیاء کرام کی باتوں کے متعلق شک میں پڑے رہے ایمان نہ لائے دنیا میں اپنی من مانی کاروائیاں کرتے رہے ان کے لیے دوزخ کو تیار کیا گیا ہے جس کا عذاب دنیا بھر کے دکھوں دردوں اور مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ دنیا کا کوئی انسان خواہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو تین حالتوں سے نہیں بچ سکتا اول بیماری دوم بڑھاپا اور سوم موت اس لئے ہر انسان کو چاہیے کہ ان تینوں حالتوں کے آنے سے پہلے ایسے کام کرے جس پر بہشت کا وعدہ کیا گیا ہے اور ان کاموں سے بچے جن پر دوزخ کی وعید ہے اگر خدانخواستہ دوزخ میں جانے والے کام کر چکا ہے تو فوراً توبہ کرے آئندہ نیک کام کرے کہ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے جو غفور الرحیم ہے اسے دوزخ کی بجائے بہشت میں لے جائے۔

میں ہر سال جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ختم شریف اس لئے کراتا ہوں کہ اس میں شامل ہونے والوں کو اعمال صالح کی ترغیب ہو اور بداعمالیوں سے بچنے کی نصیحت کی جائے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے ان اعمال صالح کی توفیق کی دعا مانگی جائے اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ختم شریف میں شامل ہونے والوں کو ظاہری و باطنی فیوض و برکات حاصل ہو جائیں جو لوگ میرے اس مقصد کو سمجھ کر صدق دل سے اس میں شامل ہوتے رہے تو ان شاء اللہ ان کا چل کر آنا اور ختم شریف میں مال خرچ کرنا یا تبرکات میں حصہ لینا ضائع نہیں جائے گا کیونکہ اس کار خیر میں جو وقت گزر چکا وہ نیکیوں میں شمار ہوگا نیز یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار قرار دیے جائیں گے۔

Marfat.com

اس وقت کوغنیمت سمجھے کیا پتہ آئندہ سال اس محفل میں ہم میں سے کون کون شامل نہ ہوسکے گا اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا کرے اور گناہوں سے محفوظ رکھے (آمین)''جونہی آپ مختصر وعظ سے فارغ ہوئے تو آپ کی کمر میں شدید درد شروع ہوگیا آپ فوراً اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔

خلاف معمول تقریر کرنا وعظ ونصیحت اور''کیا پتہ آئندہ سال اس محفل میں،ہم میں سے کون کون شامل نہ ہوسکے گا'' پھرفوراً کمرئے یں چلے جانا علماء واحباب سمجھ گئے کہ آج آپ نے اپنا آخری خطبہ ارشاد فرمایااورفرائض منصبی سے سبکدوش ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے شدت درد کی وجہ سے دن اور رات ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوسکے اوردوسرے روزقوالی کی مجلس میں تشریف لائے لیکن، تھوڑی دیر بعداٹھ کر چلے گئے فرمایا''میری طبیعت علیل ہے میں بیٹھنے سے معذورہوں تمام احباب کواجازت ہے وہ اپنے اپنے گھروں میں جانا چاہیں تو چلے جائیں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں'' یہ تسلی وتشفی اس لئے کہ

صورت از بے صورتی آمد بروں
بازشد انا الیہ راجعون

(ظاہری صورت باطنی صورت سے جنم لیتی ہے بالآخر پھراپنے اصل سے جاملتی ہے یہ سب کی آخری منزل ہے جہاں ہم سب کولوٹ کر جانا ہے)۔

ڈاکٹروں اورطبیبوں نے آپ کا علاج شروع کیا فوری طور پر یہ سمجھ آئی کہ درد گردہ ہے لہٰذا اس کا علاج کیا جانے لگا وزیرآباد سے راجہ عزیزاللہ صاحب ڈاکٹرکولے کرجینڈ ڑشریف جاتے رہے اس طرح مولانا سید عبدالشکورصاحب کے صاحبزادہ محمد سعید جوکہ طبیب تھے حضرت صاحب کا علاج کرتے رہےمگرآرام نہ آیادرد کی شدت بڑھتی رہی کچھ روز کے بعد معلوم ہوا کہ یہ درد گردہ نہیں بلکہ پشت کے نیچے والے حصہ میں گردہ کے مقام کے قریب اندرونی طور پرزخم میں پس پڑ چکی ہے جس کی وجہ سے ہروقت درد ہوتا تھا لیکن آپ کا صبروتحمل قابل رشک تھا ایک لفظ بھی شکوہ وشکایت کا زبان پر نہ

Marfat.com

لائے ہمیشہ اللہ رب العزت کا شکرادا کرتے رہے جو بھی آپ کی عیادت کے لئے آتا آپ اس کو دعائیں دیتے اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا ہر ایک کو اعمال صالحہ کی وصیت کرتے رہے۔

خوشی کا اظہار

شدید بیماری کے ایام میں اللہ رب العزت کی طرف سے آپکو ایک خوشی اس طرح ملی کہ جنوری ۱۹۵۲ء میں حضرت صاحبزادہ میاں محمد عبداللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا نومولود (جو کہ آپ کے پہلے پوتے) کا اسم گرامی محمد ارشد رکھا گیا اور مذہبی روایت کے مطابق تمام معاملات بروکار لائے گئے اس انعام کے ملنے پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہر آنے والے عقیدت مند کو حضرت صاحب نومولود کی ولادت کی خوشخبری خود سناتے کئی ایک احباب کو حکم دیا کہ گھر جا کر میاں محمد عبداللہ کے بیٹے کو دیکھ کر آؤ پھر واپسی پر سوال بھی کرتے کہ بیٹے کو دیکھ آئے ہو گویا کہ آپ انکی ولادت پر بے حد خوش دکھائی دیتے تھے۔

الوداعی ملاقاتیں اور باتیں

بیماری کے باعث آپ کی صحت دن بدن کمزور ہونے لگی مگر کمزوری نقاہت کے باوجود آپ کی شب بیداری میں ذرہ برابر فرق نہ آیا چارپائی پر ہی تیمّم کر کے نمازیں ادا کی جارہی تھیں بیماری میں شدت کی خبر پر متعلقین اور عقیدت مند بڑی تعداد میں ہر روز حاضر ہوتے آپ سب کے ساتھ گفتگو فرماتے اور سب کو اس انداز سے رخصت فرماتے کہ ہر شخص محسوس کر رہا تھا کہ اسے الوداع کہا جارہا ہے اگر آپ کچھ دیر کے لئے سو جاتے تو جب بیدار ہوتے تو سوال کرتے میں کتنی دیر تک سویا رہا جب عرض کی جاتی تو ارشاد فرماتے افسوس اتنا وقت غفلت میں گزر گیا ہے جب درد میں شدت بڑھ جاتی تو آپ کوئی نہ کوئی مسئلہ بیان کرنے لگتے۔ جس سے آپ کو درد کی شدت کا احساس کم ہو جاتا کئی بار فرمایا کہ درد کی شدت میرے لئے راحت کا باعث ہے جب درد ہوتا ہے

Marfat.com

تو میں بیدار رہتا ہوں تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سنتا اور کرتا رہتا ہوں جب درد کم ہوتا ہے تو کچھ وقت کیلئے سو جاتا ہوں میرے لئے تو درد راحت کا باعث ہے بیماری کے دوران آپ نے کامل قوت مثالی کا مظاہرہ کیا انتہائی کمزوری کے باوجود ہر آنے والے عقیدت مند سے ملتے اور عبادات کو ترک نہ کیا۔

بس بزرگی ہاست اندر یاد او
یاد او کن یاد او کن یاد او

جمعۃ المبارک یکم فروری ۱۹۵۲ء

حضرت قبلہ عالم کے ایام عالم استغراق میں گزرنے لگے جمعرات اور جمعۃ المبارک کی درمیانی رات کو صاحبزادہ محمد سعید رات بھر حضرت صاحب کے پاس رہے ان کا کہنا ہے کہ رات بڑی تکلیف میں گزری آپ نے ارشاد فرمایا "حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اپنے بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دیتے ہیں اور تکلیف کو برداشت کیا حضرت امام حسین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اپنے عزیز واقارب کو شہید کروا کر خود بھی اپنی گردن تلوار کے نیچے رکھ دیتے ہیں مگر کسی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے میں تو رضائی میں بیٹھا ہوا ہوں کئی آدمی میری خدمت کے لئے موجود ہیں میں کس منہ سے کہوں کہ مجھے تکلیف ہے"۔

محمد سعید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا فکر نہ کرنا میں تمہارے حق میں دعا کر چلا ہوں دنیا میں تو تمہاری ولایت کا ظہور معمولی ہوگا مگر آخرت شاندار ہوگی تم نے اب تک زندگی بڑی تکالیف میں گزاری ہے مگر تمہاری اولاد فارغ البال ہوجائے گی۔

حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب تشریف لائے تو آپ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ فقیری اخلاق حسنہ اور خدمت خلق کا نام ہے جو محتاج لنگر پر گزارہ کر رہے ہیں ان کی مدد بدستور جاری رکھنا تاکہ وہ زندگی کے بقایا ایام یہاں پر ہی گزار دیں ختم شریف کا اہتمام اپنی توفیق کے مطابق کرنا اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں سامنے ہوا تو ارشاد فرما رہے تھے کہ

Marfat.com

حضرت قاضی صاحب والی راتیں آگئی ہیں۔ دیگر جو شخص بھی سامنے ہوتا اس سے کچھ نہ کچھ ضرور فرماتے حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی کو آپ کی بیماری کا علم ہوا تو وہ بھی شام کو تشریف لے آئے۔ وزیر آباد میں بعد نماز جمعہ اپنے کمرہ میں حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی نے بابا عنایت اللہ مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بابا حضرت صاحب شدید بیمار ہیں ہمیں کل جینڈ ڑشریف جانا چاہیے۔ وزیر آباد سے راجہ عزیز اللہ صاحب بھی جینڈ ڑشریف پہنچے سلام عرض کیا تو وعلیکم السلام کہتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ راجہ صاحب کے دل کے ساتھ میرا دل ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے جو کل قیامت کے روز کستوری کے قبوں میں بیٹھے ہوں گے۔ پھر آپ سے بغلگیر ہوئے گویا ان سے الوداع ہو رہے تھے پھر آپ نے فرمایا چوہدری خان ملک سے کہو کہ مجھے آ کر مل جائے کیونکہ میں سفر پر جا رہا ہوں پیغام ملنے پر چوہدری خان ملک پہنچ گیا آپ اس سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا یہ میری اور تمہاری آخری ملاقات ہے وہ بھی سمجھ گئے کہ حضرت صاحب ہم سے رخصت ہو رہے ہیں چوہدری خان ملک نے مستری اللہ دتہ کو حکم دیا گجرات چلے جاؤ اور کل تک تابوت تیار کر کے یہاں آجانا۔

مدتوں روتی ہے چشم حسرت اہل چمن
سالہا رہتے ہیں گریاں دیدہ چرخ کہن
تب کہیں ہوتا ہے پیدا ایک نخل گلبدن
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن
زندگی رہتی ہے برسوں غوطہ زن در خاک وخوں
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

یوم وصال ہفتہ ۲ فروری ۱۹۵۲ء

راجہ عزیز اللہ وزیر آباد سے اپنے ہمراہ ڈاکٹر محمد اقبال کو لے کر گئے تھے صبح انہوں نے حضرت صاحب کا مکمل طبی معائنہ کیا پھر کمرہ سے باہر آ کر خاص خاص احباب

Marfat.com

کو بتایا کہ نبض بالکل کمزور ہوگئی ہے ایک خفیف سی رمک باقی محسوس ہوتی ہے اس خبر کو سن کر احباب سمجھ گئے کہ آپ کے آخری لمحات ہیں سب احباب کمرے میں باری باری داخل ہوتے رہے تا کہ زیارت اور دعائیہ کلمات سن سکیں آپ عالم استغراق میں تھے جب آنکھیں کھولتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ فرماتے کہ انہوں نے اکلوتے بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دی مقصد صرف اللہ کی رضا تھی آپ کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جاتے کئی احباب نے اپنی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کیا ہمارے لئے دعا کریں فرمایا میں سب کے لئے دعا کر رہا ہوں۔

حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی حاضر ہوئے گفتگو جاری رہی حضرت مولانا محب النبی نے دیکھا کہ آپ کی طبیعت سنبھل چکی ہے تو رخصت طلب کی تو آپ نے ارشاد فرمایا مولوی صاحب آج رات ٹھہر جائیں کل چلے جانا دوبارہ اجازت مانگی پھر وہی ارشاد فرمایا تو حضرت شیخ الجامعہ نے عرض کیا جانا ضروری ہے کیونکہ طلباء کے سبق کا ناغہ ہو جائے گا ارشاد فرمایا اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے چلے جائیں حضرت مولانا محب النبی جینڈ ڑ شریف سے چل کر موضع معین الدین پور تک پہنچے تھے کہ وزیر آباد سے حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی بابا عنایت اللہ کے ہمراہ موضع معین الدین پہنچے گئے حضرت شیخ القرآن نے آپ کو دیکھ کر پوچھا حضرت صاحب کا کیا حال ہے تو آپ نے جواب دیا اب حالت بہتر ہے حضرت شیخ القرآن نے عرض کی آپ واپس چلیں مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ آج شام تک حضرت صاحب وصال فرما جائیں گے اور کل جنازہ ہوگا مولانا محب النبی نے فرمایا تم اپنے کشف کو رہنے دو میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں وہ بالکل ٹھیک ہیں الغرض کافی تکرار کے بعد حضرت شیخ القرآن مولانا محب النبی کو واپس لے آئے۔ جینڈ ڑ شریف پہنچ کر حضرت صاحب کے کمرے میں سلام کے لئے حاضر ہوئے حضرت شیخ القرآن نے عرض کی میں مولانا محب النبی صاحب کو بھی واپس لے آیا ہوں اس پر حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آپ کھانا کھالیں اور آرام کر لیں چنانچہ دونوں حضرات کچھ دیر حضرت صاحب کے پاس بیٹھے رہے گفتگو ہوتی رہی پھر اپنے کمرے میں چلے گئے دن بھر لوگ جوق در جوق آتے رہے حضرت صاحب سب

Marfat.com

کو تسلی دے کر رخصت فرماتے رہے تمام نمازیں آپ نے چارپائی پر ادا کیں حتیٰ کہ معمول کی نفلی نمازیں بھی ادا کی گئیں آپ کے کمرہ میں جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے نماز مغرب سے کچھ دیر قبل آپ نے سب سے فرمایا کہ جا کر مغرب کی نماز ادا کریں کمرہ میں اس وقت صوفی چراغدین اور صاحبزادہ محمد سعید موجود رہے ان کا کہنا ہے کہ حضرت صاحب نے نماز مغرب چارپائی پر ہی ادا کی دوسری طرف حضرت شیخ القرآن فرماتے ہیں کہ مسجد میں موجود سب لوگ نماز مغرب باجماعت ادا کر رہے تھے کہ مجھے دوران نماز حضرت صاحب کے حجرہ شریف کی طرف ایک زبردست کشش محسوس ہوئی سلام کے بعد دوڑ کر سب سے پہلے حجرہ میں داخل ہوا کہ حضرت صاحب نے نماز مغرب ادا کرنے کے ساتھ فرمایا مجھے لٹا دیا جائے جونہی آپ کو لٹایا گیا تو آپ نے فرمایا:

حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

اور روح طیبہ قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وہ ہستی جو غریب نواز' انسانیت نواز' اللہ اللہ کرنے والی روح' کاشف اسرار لامتناہی' واقف احدیت' جن کے دم قدم سے گلستان معرفت آباد تھا۔ مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ بمطابق ۲ فروری ۱۹۵۲ء ۲۰ ماگھ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بوقت پانچ بج کر پچاس منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے یوں ایک روشن باب بند ہو گیا لالہ زار معرفت مرجھا گیا' چمنستان ذوق کملا گیا' گلستان طریقت خزاں رسیدہ ہو گیا' مجلس تربیت و تبلیغ سونی ہو گئی اور جینڈ شریف کی محفل سماع پر پژمردگی چھا گئی۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

ہر آنکھ اشکبار ہے کوئی ایسا دل نہ تھا جس کو آپ کی جدائی کا قلق نہ تھا بچے بوڑھے مرد عورتیں اپنے بیگانے سبھی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ہر ایک زبان پر تھا کہ میرا غمخوار اور مونس چلا گیا ہے ایک طرف سینکڑوں محتاج و نادار لنگر جینڈ شریف پر گزارہ کرنے والے حضرت صاحب کی وفاداری کے تذکرے کر رہے ہیں تو دوسری طرف علماء و مشائخ کے آنسوؤں کی لڑیاں بتا رہی ہیں کہ ہمارے مربی استاد ہمیں داغ مفارقت دے

Marfat.com

گئے ہیں کوئی آپکے تذکرے سے گلوگیر ہو رہا ہے کسی کی آنکھوں سے آنسو آپ کی یاد پر چھلک رہے ہیں۔

آتی رہیں گی یاد ہمیشہ وہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں

شام سے قبل آسمان پر بادلوں کا نام ونشان تک نہ تھا نماز مغرب کے ساتھ ہی بادلوں کے ٹکڑے نظر آنے لگے پھر کچھ دیر بعد ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوگئی یہ سلسلہ ساری رات اور اتوار کی شام تک جاری رہا۔رات کے وقت ہی آپ کو غسل دیا گیا یہ سعادت حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی شیخ الجامعہ مولانا محب النبی اور سائیں فضل دین کے حصہ میں آئی حضرت شیخ القرآن نے غسل کے وقت حضرت صاحب کی ناف میں جو پانی جمع ہوا اسے روئی کے ساتھ چوس لیا اعتراض پر فرمایا اگرچہ روایت ضعیف ہے مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت ایسا کیا تھا اس کے بہت سے فائدے ہیں۔

نماز جنازہ

حضرت صاحب کے وصال کی خبر رات کو ہی اردگرد کے علاقوں میں پھیل گئی لوگوں کے قافلے علی الصبح آنا شروع ہوگئے علماء ومشائخ کی ایک بڑی تعداد جینڈ شریف پہنچ چکی تھی دن بھر بوندا باندی ہوتی رہی کبھی کبھی بارش تیز ہو جاتی تھی بارش، سردی اور آمد و رفت کی سہولت نہ ہونے کے باوجود دور دراز کے دیہات سے لوگ پیدل چل کر جوق در جوق نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت کے لئے آئے دوپہر کے وقت بارش تیز ہوگئی تو یہ طے ہوا کہ نماز جنازہ بڑی جامع مسجد میں بحالت مجبوری پڑھ لی جائے اس پر گجرات سے آئے ہوئے ایک پیر صاحب حضرت شیخ الجامعہ محب النبی اور حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی سے تکرار کرنے لگے کہ اگر مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی تو میں شریک نہیں ہوں گا شدید بارش کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان نے باہمی مشورہ سے یہی ارشاد فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو پیر صاحب گجرات واپس چلے

Marfat.com

گئے پھر بعد میں بارش رک گئی اور وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہونے پر نماز جنازہ مسجد سے متعلقہ کھلے گراؤنڈ میں ادا کی گئی تو ایک صاحب نے حضرت شیخ القرآن سے عرض کی کہ پیر صاحب تو چلے گئے آپ نے جواب دیا ایک مادرزاد ولی کامل کا جنازہ پڑھنا ان کی قسمت میں نہ تھا۔

نماز جنازہ ۳ فروری ۱۹۵۲ء اتوار بعد نماز ظہر حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اقتداء میں ہزاروں لوگوں اور علماء وصوفیاء نے ادا کی پھر حضرت شیخ القرآن محمد عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خطاب فرمایا حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وصال سے آٹھ روز قبل جب میں ملاقات کے لئے جینڈ شریف حاضر ہوا تو آپ نے نماز جنازہ کی منظر کشی کی (اس وقت حضرت پیر میاں حبیب اللہ کی عمر بیس سال تھی) آپ نے حضرت شیخ القرآن کے خطاب کے بارے میں بتایا کہ خطاب کے دوران بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جس سے آنسو نہ بہہ رہے ہوں آج خطاب کا رنگ انوکھا تھا حضرت قبلہ عالم نے پندرہ سولہ سال تک حضرت شیخ القرآن کی تصوف میں تربیت کی تھی اکثر تصوف طریقت پر راز و نیاز کی گفتگو ہوتی رہتی تھیں اس معاملہ میں حضرت صاحب کے راز کو سب سے زیادہ سمجھنے والے حضرت شیخ القرآن تھے لہٰذا آج خطاب بڑا ہی عارفانہ اور عشق و مستی میں ڈوبا ہوا تھا آپ کی تقریر کا مرکزی شعر یہ تھا۔

میں سراپا مخزن راز ہوں
میں رہا ہوں مدتوں راز میں

شیخ زماں عارف کامل کا جسد اقدس سامنے تھے آسمان سے پھوار نازل ہو رہی تھی علامہ ہزاروی بار بار شعر پڑھتے اور حضرت صاحب کے جسم اقدس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے تو لوگوں کی آہوں اور سسکیوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضرت شیخ القران نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ حضرت صاحب سراپا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے حال پر تھے آپ کو ابراہیمی نسبت حاصل تھی زندگی کے تمام معاملات اٹھنا بیٹھنا لباس عبادات خیال اور حال ہر چیز میں سراپا ابراہیمی حال تھا:

Marfat.com

میں سراپا مخزن راز ہوں

میں رہا ہوں مدتوں راز میں

آپ پر ہر وقت تصرفات ابراہیمی کا نزول ہوتا زندگی بھر چلنے میں بھی سنت ابراہیمی پر عمل پیرا رہے پوری زندگی فرماتے رہے میرے لئے اللہ کافی ہے وصال پر بھی ابراہیمی کلمات نسبت ابراہیمی کی بنیاد پر ارشاد فرمائے ''حسبی اللہ'' میرا پختہ تعلق عمر بھر جس ذات سے رہا اب بھی وہی میرے لئے کافی ہے۔

میں سراپا مخزن راز ہوں

میں رہا ہوں مدتوں راز میں

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں فنا ہو چکے تھے اور بارگاہ نبوت میں جو رسائی آپ کو حاصل تھی اس کو بیان نہیں کیا جا سکتا ایسا فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ولی کامل مدتوں بعد ظہور میں آتا ہے اس کی زندگی سراپا مخزن راز ہوتی ہے۔

یہ اشعار حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر سر کی جانب لکھے ہوئے ہیں کیا خوب حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر صادق آتے ہیں۔

شیخ اکبر نور از ہر شمع بزم عارفیں

منبع علم لدنی مخزن اسرار دیں

گوہر بحر کرامت شمس چرخ معرفت

رہبر اہل حقیقت رہنمائے کاملیں

مزار مبارک

حضرت صاحب کو نماز عصر کے وقت جینڈ شریف کے شمال میں قبرستان کے ساتھ آپ کی مملوکہ زمین میں سپرد خاک کر دیا گیا راجہ عزیز اللہ وزیر آباد نے حضرت کے عالیشان مزار اقدس کا گنبد اور اندرونی حصہ تعمیر کروایا برآمدہ کی تعمیر چوہدری

Marfat.com

عبدالہادی صاحب کے حصہ میں آئی جبکہ فریم حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے بنوایا اپنی ایک قلمی تحریر میں حضرت شیخ القرآن نے لکھا ہے کہ میری خواہش ہے کہ مزار کے گنبد پر سنگ مرمر اور سنہری کلس اپنی گرہ سے لگوایا جائے لیکن یہ کام حضرت صاحبزادہ پیر حبیب اللہ اور حضرت صاحبزادہ محمد یوسف صاحب نے کروایا یوں آپ کا عالیشان مزار اقدس مکمل ہوا۔

قطعات تاریخ وصال ومناقب

سال وصال ۱۹۵۲ بحساب ابجد قرآنی آیت کریمہ

"واعف عنا واغفرلنا وارحمنا" (القرآن الکریم ۲:۲۸۶)

۱۹۵۲

"اور ہمیں معاف فرما اور بخش دے اور ہم پر مہر کر" (کنز الایمان)

............(۱)............

السلام اے سر شان ایزدی
السلام اے راز دار احمدی
السلام اے اصفیا کے پیشوا
السلام اے اولیاء کے مقتداء
السلام اے آفتاب چشتیہ
السلام اے ماہتاب اویسیہ
السلام اے زینت باغ حلم
السلام اے رونق اصحاب علم
السلام اے پیکر شرم و حیا
السلام اے شیوہ صبر و وفا

............(۲)............

محترم جناب سید عارف محمود مہجور رضوی گجرات

گوہر تخلیق

۱۳۷۱ھ

بکھرا بکھرا سا نظر آئے جہاں کا منظر
اجڑی اجڑی سی لگے چاند ستاروں کی زمیں
چل دیئے عارف حق بندہ تسلیم و رضا
جن سے اے دوست ہوئی بزم اویسی حسیں
تھے زمانے میں ولایت کے امام برحق
نامئی عصرؔ شہ بزم زماںؔ نازش دیں
ان کے فیضاں سے زمانے میں بہر سو چمکے
مثل مہتاب جہاں تاب کئی خاک نشیں
ہو گئی حد سے سوا کشف کو ان سے شہرت
ہوئے گم کردہ مزارات سبب جس کے مبیں
آج بھی دل میں کئے گھر ہے تمنا ان کی
آج بھی آنکھ میں رہتے ہیں وہی بن کے مکیں
ملہم غیب پکارے ہے سن رحلت مہجورؔ
کہیئے ''فردوس مکاں خواجہ گوہر دیں''

۱۳۷۱ھ

Marfat.com

(۳)

محترم جناب عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسن ابدال

صاحب کشف کرامت پیکر صدق و یقیں
عارف شرع نبی کشاف نکتہ ہائے دیں
مستی و آگاہی جذب و ہوش کی تصویر خوب
دانش و علم لدنی کی وہ تمثال حسیں
بے خود و ہشیار' سکر و صحو کا نقش جمیل
فقیر کا ماہ منور' عشق کا مہر مبیں
اُس نے کیں دریافت پاکیزہ قبور انبیاء
اہل دنیا کی نظر سے جو نہاں صدیوں سے تھیں
عاشق احمد شرف پایا لقائے مصطفیٰ
مظہر فیض نبوت حق نگر وہ بالیقیں
مسجدیں تعمیر کیں' قائم مدارس بھی کئے
اُس نے استقلال و خوبی سے کیا ہے کار دیں
باطنی بیعت تھی داتاؒ سے اُس عالی جاہ کی
مخزن دنیا کا مالک جو قسیم کنزدیں
زائر دربار ہائے مکہ و طیبہ بھی تھا
ذاکر حق' وصف گوئے رحمۃ للعالمین

Marfat.com

منتخب عبد خدا کا تھا وہ خدائے پاک نے
اُس کو بخشا تھا علوئے اولیا سابقیں
علم و آگاہی کی دنیا کے جلیل القدر لوگ
اُس کے خوانِ دانش و عرفان کے تھے ریزہ چیں
اُس خدا آگاہ و خود آگاہ کی تاریخ وصل
یوں کہی طارقؔ "جلال و افتخار متقیں"

۱۹۵۲ء

وصل مرد حق کی تاریخ دگر بھی کی رقم
سال ہجری میں "کمال و اعتبار متقیں"

۱۳۷۱ھ

کی رقم تاریخ وصل مرد حق کی اور بھی
میں نے طارقؔ "باب اوج و احتشام متقیں"

۱۳۷۱ھ

اور بھی تاریخ رحلت کی بہ سال عیسوی
یوں ہے "حسن آفتاب احتشام متقیں"

۱۹۵۲ء

Marfat.com

سال ولادت ۱۲۸۵ھ　　　　۱۸۶۸ء

بہ الفاظ بحساب ابجد	بہ الفاظ بحساب ابجد
''چراغ عبدہٗ''	''فروغ مطلع ادب و ہدایت''
''بازیب چمن فیضان مصطفیٰ''	''خورشید فلک خوبی''
''روشنی طریقت''	''شمس عظمت حبیب الٰہ''
''صداقت و حقیقت حبیب لبیب''	''تمکنت فیض نبوی''
''چراغ نبی حجاز''	''اوج خورشید اہل بصیرت''
''گوہر کان فیض النبی''	''حسن چراغ علم و کشف''
''اعجاز و احتشام ولایت''	''مجسمہ خوبی دانش و فراست''

سال وصال ۱۳۷۱ھ　　　　۱۹۵۲ء

''خورشید آسمان ادب محمدؐ''	''درخشاں قمر ولایت''
''جاہ وجلال شہر عرفان''	''گوہر فضیلت عرفان''

عمر شریف ۸۶ سال بحساب سن ہجری

''بندگی''

''یاد محبوب احد''

عمر شریف ۸۴ سال بحساب سن عیسوی

''زیب جاوداں''

''طیب حب احمدؐ''

Marfat.com

............(۴)............

حضرت صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی گجرات

(i) مخدوم جہاں خواجہ محمد گوہر الدین احمد اویسیؒ

۱۹۵۲ء

جہاں سے اٹھا جب وہ عظمت نشاں
ہوا اس پہ وا باب خلد جناں
کہو سال رحلت یوں فیضؔ الامیںؔ
"زہے گوہر الدین غوث زماں"

۱۹۵۲ء

(ii) "دریگانہ خواجہ گوہر الدین احمد اویسیؒ"

۱۳۷۱ھ

زہے گوہر الدین صدر ولایت
یگانہ در از کان زہد و ریاضت
دلش بود روشن ز حب رسولؐ
زباں ترجمان رموز حقیقت
زشنبہ بداں پانچ اولی جمادی
بحق گشت واصل بصد شان و شوکت
چوں روحش رواں شد سوئے خلد اعلیٰ
بیا مرحبا گفت رضوان جنت

Marfat.com

سنش ہاتفے گفت فیضؔ الامین را
"بشد گوہر الدین چمن مروت"

۱۳۷۱ھ

(iii) جس کے دل میں ہے عقیدت خواجہ گوہر دینؒ کی
اُس پہ ہے نظرِ عنایت خواجہ گوہر دینؒ کی
آپ کو حاصل ہے قربِ کبریا و مصطفےٰ
ہو بیاں پھر کیسے عظمت خواجہ گوہر دینؒ کی
مہبطِ انوارِ حق ہے آج بھی جینڈر شریف
فیض کا مرکز ہے تربت خواجہ گوہر دینؒ کی
پاتے ہیں اہلِ جہاں آکر یہاں من کی مراد
ہے ولایت تا قیامت خواجہ گوہر دینؒ کی
آپ کا ہو چاہنے والا کوئی یا غیر ہو
ہے برابر سب پہ شفقت خواجہ گوہر دینؒ کی
تذکرے ہیں ہر زبان پر آج حسن و عشق کے
میرے لب پر ہے حکایت خواجہ گوہر دینؒ کی
خوفِ قبر و حشر کا اس کو ہو کیا فیضؔ الامیںؔ
ہے میسر جس کو نسبت خواجہ گوہر دینؒ کی

Marfat.com

............(۵)............

محترم جناب محمد طاہر وزیر آبادی

(i) تہی دامن رہا نہ کوئی بھی فیضان گوہر سے
پائی ہے اونچی شان میں نے شان گوہر سے
عبد الغفور ہزاروی ممبر پہ کہہ گئے
اسرار توحید کھلتے ہیں فرمان گوہر سے
ہیں بادشاہ چشت اور اویس پارسا
ملتا ہے درماں درد کا ارمان گوہر سے
جینڈر شریف ارض صاحب جمال ہے
اٹھتی ہیں کرنیں نور کی ذیشان گوہر سے
دربار گوہر الدین سے نسبت جو پا گئے
منزل انہی کی ہوگئی بستان گوہر سے
طاہرؔ کمال گوہر پہ اکمل ایمان ہے
میں نے خدا کو پالیا پہچان گوہر سے

(ii) میں صدقے میں واری جاواں
جند خواجہ توں ہاری جاواں
فیض کمالی چشت سمندوں
صدف اویسی تاری جاواں

Marfat.com

علم الٰہی درس فقیری
عشقوں جوت سنواری جاواں
لے کر جینڈر پاک دی مٹی
صدقوں سانجھ اساری جاواں
سوہنے پیر ہزاروی وانگوں
ننگے پیر پساری جاواں
طاؔہر تائیں گوہر کر دے
سچریاں چمکاں ماری جاواں

............(٦)............

محترم جناب طاہر اویسی سیالکوٹ

حمد کرتے تھے خدا کی ثنا خاتم المرسلین کی
دھومیں اسی لیے تو ہیں جہاں میں خواجہ گوہر الدین کی
دل و جان سے قربان ہوگیا نسبت ملی جسے
کیسی نسبت ہے میرے مرشد خواجہ گوہر الدین کی
دیدار مصطفیٰ ہوتا ہے ہر لمحہ نصیب اسے
جس پہ ہوگئی نظر کرم خواجہ گوہر الدین کی
ان پہ ہے فضل خدا سایہ مصطفیٰ ﷺ
کیا بات مصطفیٰ ﷺ کی اور عاشق مصطفیٰ ﷺ خواجہ گوہر الدین کی
محشر میں بخشوائیں گے میرے مرشد کامل مجھے
رب کرتا ہے قبول ہر دعا خواجہ گوہر الدین کی

Marfat.com

دل میں تھی حب مصطفیٰ ﷺ چہرے پر تجلی مصطفیٰ ﷺ
کتنی حسین زندگی ہے خواجہ گوہر الدین کی
تقسیم کرتے ہیں فیض مصطفیٰ رہتا ہے گرد جرمٹ فقیروں کا
کتنی تبسم عادت ہے میرے مرشدخواجہ گوہر الدین کی
عطا کی رب نے مجھ کو محبت مصطفیٰ ﷺ میرے مرشد کے وسیلے سے
تمنا ہے تم کو تو جھولی پھیلاؤ چوکھٹ پر خواجہ گوہر الدین کی
کر دیجئے روشن میرا من عطا کرکے تجلی مصطفیٰ ﷺ
نظر آنے لگے طاہر اویسی کو حسین صورت خواجہ گوہر الدین کی
ہر بگڑی ہوئی بات بنتی رہے گی طاہر اویسی تیری
کیونکہ ہے تجھ پر نظر کرم کامل انسان خواجہ گوہر الدین کی

............(۷)............

محترم جناب محمد یعقوب رضوی گجراتی انگلینڈ

ہاں قلمیں عرض گزار — چھلڑی ہو گئیاں
لِکھ سوہنیاں دے اَذکار — چھلڑی ہو گئیاں
لکھ درود سلام ہزاراں — آلؑ اصحابؓ تے منتا داراں
کل نبیاں دے سردار — چھلڑی ہو گئیاں
کملی والے دی کرم نوازی — نعمتؒ وامنونؒ طانوعؒ حجازیؒ
سَدا رَکھدے گوہرؒ دی سار — چھلڑی ہو گئیاں
کرن تھیں جینڈر کرناں آئیاں — عِشق نے ایتھے لُڈیاں پائیاں
اَویسیؒ عشق دا عَین اُوتار — چھلڑی ہو گئیاں
کرن دے شاہؒ دا کرم ہے ایتھے — سوز عشق دا دھرم ہے ایتھے
کھڑی صابرؒ دی گلزار — چھلڑی ہو گئیاں
داتاؒ دا دِل جانی گوہرؒ — نبیاں دا دَربانی گوہرؒ

Marfat.com

اِیہدی پہنچ ناں اَنت شمار
چڑھیا رنگ مخدوم ؒ پیا دا
گنج شکر ؒ دی کرم پھوہار
گوہر ؒ پیا وِچ عشق دا گوہر
لکھاں غرق ہوئے وشکار
کھلیا ایتھے عشق سکول اے
اِیہدے فارغ نچدے دار
ہر کوئی تابعہ وانگ ایاز ؒ اے
محمود ؒ دا گزر گزار
درشن دِید تیری دی پھکڑی
دَسیں زُلف مینوں خمار
ہَر کوئی چنگیاں نال نبیندا
میں بے گن اوگن ہار
گوہر پیا دا ہر گل سوہناں
کرے رضوی ہر نال پیار

چھَلڑی ہو گئیاں
گوہرؒ سنگ مخدومؒ پیا دا
چھَلڑی ہو گئیاں
وحدت بحر نان تردا ہر مَر
چھَلڑی ہو گئیاں
ہَر کس دا ناں دَخل دخول اے
چھَلڑی ہو گئیاں
عشق چرخ دا ہے شہباز اے
چھَلڑی ہو گئیاں
اَزلوں دَر تیرے تے چھکڑی
چھَلڑی ہو گئیاں
مندیاں دی توں پَہال کریندا
چھَلڑی ہو گئیاں
ادبوں عشقوں ہے من موماں
چھَلڑی ہو گئیاں

☆............☆............☆............☆

Marfat.com

فصل چہارم

عظمت وکرامت کے متفرق گوہر

جہاں تک حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین چشتی اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت روحانی وعرفانی کے بیان کا تعلق ہے آپ شریعت وطریقت کے مجمع البحرین' صدق وصفا کے نورانی مجسمہ ایک طرف تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف تو دوسری طرف باطل وجاہل فقیروں کے خلاف مستعد' خدمت خلق آپ کا شیوہ اور اصلاح نفوس وطیرہ تھا۔ تقویٰ آپ کی عادت اور عبادت شعار تھا۔ اسرار لامتناہی کے گوہر اور شہود الٰہی کے مخزن' حقیقت نبوت کے محرم راز اور رموز احدیت کے کاشف۔ امی ہونے کے باوجود علوم ظاہر وباطن سے نہ صرف واقف بلکہ ان علوم کے ماہر شیوخ کے لئے یکتا روزگار تھے۔ جملہ علوم تفسیر' حدیث' فقہ' فلسفہ' کلام منطق اور صرف ونحو وغیرہ کے مشکل مسائل کی تشریح فرماتے تو علماء آپ کی زبان سے حقائق ومعارف اور معانی واسرار سن کر محو حیرت ہو جاتے۔ دم گفتگو نرم مگر دم جستجو گرم' تصوف کے مسائل کو آسان مثالوں سے جب بیان کرتے تو مخاطب کے لئے اقرار ایمان کے سوا چارہ نہ رہتا۔ محفل میں دوران گفتگو لوگوں کے دلوں پر رقت اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ ہر شخص آپ کی مجلس سے استعداد کے مطابق ظاہری وباطنی فیوض وبرکات حاصل کرتا۔ اکثر آپ کی گفتگو کا موضوع توحید محبت ومعرفت الٰہی ہوتا اور جب موضوع محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا تو محفل پر انوار وبرکات کا نزول کچھ اس طرح سے ہوتا کہ خود کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے اور وہاں سے تصدیق کر کے گفتگو فرماتے۔ غریب مسکین اور محتاج لوگوں کا آپ کے گرد حلقہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ کی ذات ان کے لئے وجہ تسکین واطمینان تھی جو شفقت اور محبت اس آستانہ سے

Marfat.com

ملتی اس کی نظیر بیان کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کسی کی کمزوری اور برائی کو محفل میں بیان نہ کرتے۔ اگر اس کی تربیت مقصود ہوتی تو یوں بیان کرتے کہ وہ سمجھ جاتا کہ میری اصلاح کی جا رہی ہے۔ یہی وہ عظمت و کرامت ہے کہ وصال فرمائے نصف صدی سے زائد عرصہ گذر جانے کے باوجود آج بھی لوگ دیوانہ وار تذکرہ کرتے ہوئے پرنم ہو جاتے ہیں حالانکہ اکثر نے آپ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(جس شخص کا دل عشق کی وجہ سے زندہ ہو گیا وہ کبھی نہیں مرتا اسی لئے دنیا کی تختی پر ہمارا ہمیشہ کے لئے رہنا لکھا گیا ہے۔)

(1) کرامت

معجزہ انبیاء کرام کے لئے مخصوص ہے اور کرامت اولیاء کرام کے لئے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ معجزہ اور کرامت کسی جھوٹے کے ہاتھ سے ممکن نہیں۔ ولی کی کرامت معجزہ انبیاء کا عین ہے۔ انبیاء کرام کے لئے معجزہ کا اظہار ضروری جب کہ ولی بتکلف ظاہر نہیں فرماتا اور نہ انہیں ایسا کرنا زیبا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف المحجوب میں باقاعدہ کرامات اولیاء کے عنوان سے قرآن کریم احادیث مبارکہ آثار صحابہ اور بزرگان دین کے واقعات سے کرامات بیان کی ہیں قرآن کریم سے آصف بن برخیا۔ قصہ اصحاب کہف۔ احادیث مبارکہ سے تین لوگوں کا غار میں بند ہو کر وسیلہ سے دعا مانگنا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک آدمی کو ہوا میں دیکھنا' بنی اسرائیل کے راہب جریج کا واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز زائدہ کا واقعہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شیر سے کلام کرنا اور اس کا راستہ خالی کر دینا' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درخت کے نیچے آرام کرنا اور دو شیروں کا آپ کی حفاظت کرنا' حضرت خالد بن ولید کا بسم اللہ پڑھ کر زہر کا پی جانا' حضرت حسن بصریؒ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ حضرت ابو درداءؓ حضرت ابو سعید خزازؒ حضرت سہل بن عبداللہؒ

Marfat.com

حضرت ابو القاسم مروزیؒ، حضرت ذوالنون مصریؒ، حضرت ابراہیم وقی، حضرت ابوالفضل ختلیؒ اور حضرت شیخ ابو سعیدؒ کی کرامات کو کشف المحجوب میں بیان کیا ہے۔

کوئی بھی عاقل بالغ النظر شخص قرآن وحدیث میں موجود کرامات کا انکار نہیں کرسکتا۔ بزرگان دین سے بھی جو خوارق عادات کا مشاہدہ ہوتا ہے مغرب کے سکالرز بھی اس کا اقرار کر چکے ہیں کہ ان کرامات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں پایا جاتا، چنانچہ مشہور جیالوجسٹ پارکس (PARKES)، پروفیسر آف کیمسٹری کروکس (CROOKES) عظیم مغربی مفکر ہوڈسن (HODGSON) مشہور اسٹرانوفی زولنر (ZOLNER) الیگزنڈر گزاکوف (ALEXANDER KAZOKYF) اور لیمبروز (LAMMBROSS) نے اپنی تحقیقات میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ مشاہدات کسی چالاکی پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ ان کو علمی مسائل میں شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ مکتوب (نمبر۲۹۳ دفتر اول) میں کرامات کی دو اقسام کے بارے میں لکھا ہے ”خوارق کی دو قسمیں ہیں قسم اول علوم و معارف الٰہیہ جو ذات و صفات و افعال واجب تعالیٰ سے متعلق اور نظر عقل کے طریقہ سے الگ اور عرف و عادت جاریہ کے خلاف ہیں۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ممتاز فرمایا ہے قسم دوم کشف صدر مخلوقات اور اشیاء غائبہ کی خبر دینا جو عالم کون سے متعلق ہیں۔“

اولیاء کرام سے بعض اوقات انتہائی شدت جذبہ خود فراموشی کے لمحات میں کرامت غیر ارادی طور پر ظاہر ہوتی ہے کرامت کا قصداً اظہار کرنا نقص اور کم ظرفی کا ثبوت ہے۔ حالت مستی کا وجدان میں بے اختیار اس کا اظہار کمال استغراق کی دلیل ہے۔ بزرگان دین کا دل نور حق کی تجلی کا راز ان کی نشست و برخاست کی ایک ایک ادا میں رشد و ہدایت کا اشارہ مخفی ہوتا ہے یہی لمحہ چشم بینا رکھنے والے کے لئے کرامت بن جاتا ہے حضرت بایزید بسطامیؒ کی شہرت سن کر ایک شخص مرید ہونے کے لئے حاضر ہوا اس کا مقصد کرامت دیکھنا پھر بیعت ہونا تھا کچھ وقت گزرنے کے بعد واپس جانے لگا تو آپ نے اس کی غرض و غایت پوچھی اس نے عرض کیا اس عرصہ کے دوران آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی لہٰذا واپس جا رہا ہوں آپ نے اس سے فرمایا کیا تو نے اس

Marfat.com

مدت کے دوران مجھ سے کوئی کام خلاف شرع ہوتے ہوئے دیکھا ہے اس نے عرض کی نہیں فرمایا پابندی شریعت سے بڑھ کر کونسی کرامت ہوسکتی ہے۔ الاستقامة فوق الکرامة شریعت کی پیروی اس حد تک کہ اس کے باریک ترین تقاضوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔

حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزارویؒ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا کافی دیر خاموش بیٹھا رہا پھر واپس جانے لگا تو آپ نے آنے والے سے پوچھا تم نے کوئی بات نہیں کی۔ اس نے عرض کیا مرید ہونا چاہتا تھا لیکن کرامت نہیں دیکھی واپس جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم چھینک مارتے ہو اس نے عرض کی ہاں مارتا ہوں فرمایا اس وقت چھینک مارو عرض کی اس وقت قدرت نہیں رکھتا فرمایا اہل اللہ مجبور من جانب اللہ ہوتے ہیں ہر وقت کرامت کا ظہور ان سے نہیں ہوتا چنانچہ وہ شخص مرید ہو گیا۔

حضرت قبلہ عالمؒ کی کرامات کے بارے میں سب سے پہلی بات جو نمایاں طور پر نظر آتی ہے وہ یہ کہ آپ کتمان حال کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ پھر بھی دیکھنے والوں کو لحہ بہ لحہ اس کا مشاہدہ ہوتا تھا۔ گوہر منیر میں لکھا ہے کہ ''آپ ہر قسم کے دعویٰ سے مجتنب رہتے تھے۔ جب کوئی شخص آپ کی ولائیت یا کرامت کا ذکر کرتا تھا تو آپ حتی الوسع اس بات کی تردید کر دیا کرتے تھے تاکہ آپ کی بڑائی کا پہلو نہ نکلے اور ہر بات پر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ مثلاً کوئی شخص کہتا جناب میں فلاں غلطی کرنے والا تھا مگر آپ نے مجھے خواب میں متنبہ کر دیا اور میں اس غلطی سے بچ گیا تو آپ فرمایا کرتے تھے مجھے تو اس معاملہ کا کوئی علم نہیں ہے۔ اللہ کا احسان ہے جس نے خواب میں میری شکل کا موکل دکھا کر گناہ سے بچالیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جب کسی پر نظر رحمت ہوتی ہے تو ایسے ہی انتظام کر کے اس کو گناہ کے کاموں سے بچا لیتا ہے اور جب کوئی شخص کہتا کہ آپ دل سے دعا کریں تو کیوں فلاں کام اٹکا رہے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بڑی عظیم الشان ہے اس کی درگاہ میں فرشتوں کو دم مارنے کی مجال نہیں نبی ولی سب اس کے حضور دم بخود رہتے ہیں اگر مصلحت میں کسی کا کوئی کام کرنا ہو تو وہ خود ہی نبی ولی سے دعا کرا لیتا ہے ورنہ سب

Marfat.com

چپ رہتے ہیں۔
آپ کے نزدیک کرامت کے اظہار سے بندہ ولی کامل نہیں بن جاتا اور جو لوگ کرامت کے اظہار کو ولایت کا درجہ دیتے آپ اسے تسلیم نہ کرتے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ آپ میاں غلام محمد ساکن حیات گڑھ کے پاس گئے تھے جنہوں نے آپ کے سامنے کچھ چیزوں کا اظہار کر کے کہا بتاؤ اب تم مجھے ولی سمجھتے ہو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا نہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں تو آپ نے جواب دیا جس مشکل کے حل کے لئے حاضر ہوا ہوں اگر وہ حل کر دیں تو ولی سمجھ لوں گا انہوں نے کہا بیان کریں تو آپ نے فرمایا کہ فنا فی الرسول سے کیا مراد ہے مرحلہ وار میری رہنمائی کریں تو انہوں نے جواب دیا یہ میں نہیں بیان کر سکتا چنانچہ آپ واپس چلے آئے باوجود کرامات دیکھنے کے آپ میاں غلام محمد کو ولی نہیں مانتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ وہ نماز روزہ کی پابندی نہیں کرتے اور ان کا یہ کہنا کہ ولی ہر وقت نماز میں ہوتا ہے سونا بھی عبادت یہ درست نہیں۔ بجز سکر کے نماز کسی صورت معاف نہیں۔

آپ کرامات کے اظہار کو ناپسند کرتے فرمایا کہ کرامت کی کوئی وقعت نہیں ان میں مشغول ہو جانے سے مراتب الٰہی میں کمی آ جاتی ہے اور ترقی کی منزلیں رک جاتی ہیں مقصود ولایت کرامت نہیں قرب الٰہی ہے تاہم کبھی کبھی ایسی بات صادر ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں وقوع پذیر بات کو کرامت تسلیم کرنا پڑتا ہے۔آپ کی عظمت و کرامت کے چند واقعات آئندہ اوراق میں بیان کئے جا رہے ہیں۔

2۔ کشف قلوب و قبور

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک کشف قلوب و قبور فقیری ولایت نہیں ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ کشف قلوب و قبور کو ذریعہ معاش بنانے والے سخت گنہگار ہیں آپ کی محفل میں بیٹھنے والے کئی احباب کو کشف قلوب و قبور پر دسترس حاصل تھی آپ انہیں فرمایا کرتے تھے کہ یہ منزل مقصود نہیں ہے میرے پاس آنے والے اکثر لوگ حقیقی فیض کے طالب نہیں اللہ تعالیٰ کے طالب بہت کم نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت صاحب نے ایک روز ارشاد فرمایا کہ شیخ کی صحبت اور توجہ سے مرید کو عرفان الٰہی حاصل ہو جاتا ہے جس طرح اسلاف اولیاء کرام کو حاصل ہوتا رہا لیکن درجہ کمال بجز صادق ازل سعید اور مرشد کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا دوسرا فیض دنیاوی وجاہت مریدوں کی کثرت مال کی فراوانی یہ درجہ بھی پیر کامل دلوا سکتا ہے اور منسوخ بھی کرا سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھے ان ہر دو کا تجربہ بھی کرایا لیکن پہلی قسم کا فیض مقصود ارفع و اعلیٰ ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا ہم اکثر سنتے ہیں کہ پیر کی نظر کرم سے مرید کی کایا پلٹ گئی شیخ نے سینہ سے لگا کر فلاں کو منزل پر پہنچا دیا وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں شیخ کبھی ایسی نظر کرم کرتا ہے بشرطیکہ طلب صادق سعید ہو سابقہ اولیا کرام کے حالات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ولایت کے مقام تک پہنچنے کے لئے بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں کرنی پڑتی ہیں۔ کبھی کسی کو ولایت کی دولت بغیر محنت و مشقت کے مل جاتی ہے ہاں جو دعویٰ کرے کہ میں ایک نظر میں کسی کو رنگ دوں گا ایسی باتیں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے اور دھوکا دینے کے مترادف ہیں اس سے مقصود ان کا دنیاوی دولت حاصل کرنا ہوتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں پر اعتماد نہ کیا جائے البتہ یہ بات درست ہے کہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

آپ کا ارشاد ہے کہ کشف قلوب و قبور مقصود ولائیت نہیں۔ ولایت کا مقصود عرفان الٰہی ہے گو بعض اوقات اللہ تعالیٰ ولیوں کو یہ قوت عطا کرتا ہے مگر ہر شخص جس کو کشف ہو ولایت کے درجے پر فائز نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ ولی کا مقصود و معبود خدا ہے اور وہ عشق الٰہی کے جذبے میں کرامات و کشف سے بے نیاز ہوتا ہے۔ عوام اپنی بے خبری کی وجہ سے کشف والوں کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ جس کو کشف قلوب و قبور پر دسترس ہو اور وہ اس کو منفعت کا ذریعہ بنائے تو وہ بجائے قرب الٰہی کے حصول کے اللہ تعالیٰ سے دور ہو کر بعد میں گر جاتا ہے۔

Marfat.com

آپ کے حلقہ ارادت میں آنے والے جب آپ سے کشف قبور کی خواہش کرتے تو فرماتے مدفون لوگوں کا حال جاننے سے بہتر ہے کہ بندہ اپنا حال جانے کسی کی خرابیوں کو جاننے سے بہتر ہے کہ اپنے عیبوں پر نظر ڈالے۔ دوسروں کی فکر کرنے سے بہتر ہے کہ اپنی نسبت فکر کیا جائے کہ میرے اعمال کیسے ہوں گے۔ قبر کے اندر میرا کیا حال ہوگا کشف قبور جاننے کی بجائے اعمال صالحہ پر زور دیا جائے تا کہ قبر دوزخ کا گڑھ نہ بن جائے۔ اور جنت کے باغوں میں سے باغ ہو۔

مسمی اللہ دتہ موضع جماپور کا خیال تھا کہ ولی کامل وہ ہے جس کی نظر ہر ایک کے دل پر ہو وہ سب کے دلوں کے حال کو جانتا ہو آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اس کے خیال کی تردید کی فرمایا ولی وہ ہے جس کی نظر لوگوں کے دلوں پر نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تفصیلی واقعہ آئندہ اوراق میں آئے گا۔

ارشاد فرمایا بقا باللہ کی منازل میں کرامت و کشف بہت بڑا حجاب ہے کشف و کرامت کو چھوڑ کر فنا فی اللہ و فنا فی الرسول ہو کر تعلیمات اسلام کی دنیا کو آباد کرنا چاہیے تا کہ خود کو اور مخلوق خدا کو بھی اس کا فائدہ ہو فرمایا حجاب کشف تین طرح کا ہے (۱) حجاب ظلمانی جو گناہوں کی تاریکی سے بندہ اور خدا کے درمیان حائل ہو (۲) حجاب نورانی یہ کشف و کرامات کا حجاب ہے جس سے منازل کی ترقی بند ہو جاتی ہے (۳) حجاب کیفی جب سالک کا دل مقام قرب میں جا کر لذت کو محسوس کرتا ہے اگر نیت میں ذرا سا فرق آ گیا تو حالات بدل جاتے ہیں وہ اسے لذت کی خاطر استعمال کرتا ہے۔ یہ کشف ایک حجاب ہے اہل اللہ کے ہاں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں بعض لوگ اس کو اپنی منزل تصور کر لیتے ہیں۔ چونکہ کشف و کرامت کے ذریعہ کچھ لوگ دنیاوی جاہ و جلال کے حصول میں لگ جاتے ہیں لہٰذا آپ اپنے احباب کی تربیت اس انداز سے فرماتے کہ دنیاوی چیزیں فانی ہیں اس فانی دنیا سے رخ موڑ کر فنا فی اللہ ہو جاؤ اور جو اس سفر میں منزل پر جا پہنچا اسی کو بقا حاصل ہے باقی ہر طرف فنا ہی فنا ہے۔

Marfat.com

بر لب بحر فنا منتظرم اے ساقی
فرصتے داں کہ زلب تا بدہاں ایں ہمہ نیست

(اے ساقی! بحر فنا کے کنارے پر منتظر ہوں کہ کب عمر کا پیمانہ لبریز ہوتا ہے اسی وقت کو فرصت جان کہ یہ سب سلسلے حقیر اور فنا پذیر ہیں)۔

3۔اصلاح عقائد و اعمال

مذہب میں سب سے ضروری اور بنیادی چیز عقیدہ ہے اگر عقیدہ درست ہوگا تو اعمال قبول ہوں گے' عقیدہ مثل بیج کے اور عمل کی مثال پھل پھول کی ہے۔ بیج درست ہوگا تو پودا یا درخت توانا اور پھول پھل عمدہ لگیں گے حضرت صاحب کے پاس مختلف طرح کے لوگ آتے رہے۔ بعض کے عقائد درست نہ تھے اور کئی عمل میں کوتاہی کرتے۔آپ بڑے احسن انداز میں ان کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرماتے چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

(i) سفر حج کے دوران بحری جہاز میں واقع مسجد میں حضرت شیخ القرآنؒ ظہر کے بعد وعظ کیا کرتے تھے اور بعض اوقات اہلحدیث عالم دین مولوی ابوبکر غزنوی کے والد مولانا اسماعیل غزنوی بھی وعظ کرتے ایک روز جب حضرت شیخ القرآنؒ ظہر کے بعد وعظ کر رہے تھے مولوی اسماعیل غزنوی ایک آدمی کے ہمراہ حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی ایک مسئلہ آپ سے دریافت کرنا ہے آپ نے فرمایا پوچھئے عرض کی۔آپ کے خیال میں توحید کس وقت صحیح ہوتی ہے؟ آپ نے جواب دیا مولانا صاحب! توحید اس وقت صحیح ہوتی ہے جب مسلمان کا معبود اور مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو کہ عبادت اس ذات کی کرے اور مقصود کوئی اور شے ہو اس کی مزید تفصیل بیان کی تو مولانا سن کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے ہم تو یہ سمجھ کر آئے تھے آپ سادہ سے درویش ہیں اور ہم اپنے عقیدہ کے مطابق آپ کو قائل کر لیں گے لیکن جس توحید کی سمجھ آج آئی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں آئی۔

(ii) سیالکوٹ کے ایک ڈپٹی کمشنر جو ذہنی طور پر کمیونسٹ خیالات کا حامی تھا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی ذات کا منکر تھا ایک روز آپ کے پاس حاضر ہوا آپ چارپائی پر اور دیگر لوگ زمین پر بچھی چٹائیوں پر بیٹھے ہوئے تھے وہ آپ کی محفل میں داخل ہو کر سیدھا آپ کی چارپائی پر آپ کے ساتھ بیٹھ گیا اور کہا کہ مجھے یہ بتایئے کہ کیا خدا ہے؟ آپ نے فرمایا خدا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ رب العزت کی ذات موجود ہے اس نے کہا اس پر دلیل دیں کیونکہ میں نہیں تسلیم کرتا کہ اللہ ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا انکار کرنا اور میرا اقرار کرنا کہ رب ہے یہی خدا کے ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت صاحب کی زبان سے نکلا ہوا جملہ تیر کی طرح اس کے دل پر لگا چارپائی سے اٹھ کر زمین پر بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا میں تسلیم کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ہے۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(iii) ایک سکھ جو خود کو بڑا اگرو اور ہوشیار و چالاک سمجھتا تھا آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی ایک سوال کا جواب پوچھنا ہے کئی علماء سے پوچھ چکا ہوں مگر کوئی مجھے مطمئن نہیں کر سکا۔ آپ نے فرمایا سوال کرو۔ اس نے عرض کی کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ازل سے ابد تک ہر ایک بات لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے سوال یہ ہے کہ لوح محفوظ کتنی بڑی کتاب ہے اور کون سی قلم اور سیاہی استعمال کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو کوئی مشکل سوال نہیں ایک چھوٹی سی مثال سے تمہارا سوال حل ہو جائے گا ۔ذرا انسانی حافظہ پر غور کر جس کے اندر انسان کی زندگی کے تمام حالات و واقعات درج ہیں کئی علوم اور لاتعداد واقعات اس حافظہ میں محفوظ ہوتے ہیں مجھے بتاؤ یہ حافظہ کتنی بڑی کتاب ہے اور یہاں یہ واقعات کس قلم اور سیاہی سے لکھے جاتے ہیں۔ ایک عام شخص کے حافظہ کا کوئی احاطہ و ادراک نہیں کر سکتا۔ آپ کی یہ دلیل سن کر وہ لاجواب ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ سوال تو کئی ہیں لیکن پھر کسی وقت آؤں گا۔ آپ نے اس سے فرمایا شاید پھر موقع ملے یا نہ ملے آج ہی سوال کر لو باوجود اصرار کے وہ چلا گیا۔ آپ اس کے انتظار میں کئی روز وہاں ٹھہرے مگر دوبارہ حاضر نہ ہوا حتیٰ کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر دوبارہ آجاتا تو شاید اس کی قسمت بدل جاتی۔ اس واقعہ

Marfat.com

کوسید علی اکبر شاہ نے گوہر منیر صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹ پر لکھا ہے جس سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اس نے اسلام قبول نہ کیا لیکن لاجواب ہو کر گیا تھا۔ اسی واقعہ کو نہ جانے کہاں سے روایت کرتے ہوئے مولوی شاہد جمیل نے اسرار گوہر صفحہ ۱۲۳ پر لکھا ہے کہ ''آپ قبلہؒ کی یہ دلیل سن کر وہ شخص آپ کے قدموں میں گر پڑا اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر اسلام قبول کر لیا۔''

اسی واقعہ کو شیخ محمد حسین نے گوہر نایاب کے صفحہ ۳۰ پر نقل کیا کہ ''سکھ دلیل سن کر قائل ہو گیا'' لیکن یہ نہیں لکھا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا صرف جو سوال لے کر آیا تھا اس کے جواب میں دلیل سنی تو قائل ہو گیا کہ حضرت صاحب کا اس مسئلہ میں نکتہ نظر درست ہے۔

(iv) جماپور کے رہائشی مسمی اللہ دتہ کا ذاتی خیال تھا کہ ولی کامل وہ ہوتا ہے جو سائل سے پوچھے بغیر اس کے سوال کو جانتا ہو اسی خیال کو لے کر کئی مجذوبوں اور فقیروں کے پاس جاتا تھا ایک روز وہ سید علی اکبر شاہ کے ہمراہ جیندڑ شریف آیا سید علی اکبر شاہ صاحب نے اس کا تعارف کرایا اور عرض کی حضرت یہ آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہے آپ نے اللہ دتہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا پوچھنا چاہتے ہو اس نے عرض کی آپ ولی اللہ ہیں آپ کو تو معلوم ہو گا کہ میں کیا دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب تک تم خود نہیں بتاؤ گے مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تمہارا کیا سوال ہے۔ اس نے عرض کی میرا خیال ہے کہ ولی کامل وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کی نظر ہر ایک شخص کے دل پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک کے دل کی بات کو بھی جانتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تیری اس بات سے اتفاق نہیں کیونکہ میرے خیال میں ولی کامل وہ ہوتا ہے جس کی نظر مخلوق سے اٹھ جائے اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے اور مخلوق کا کفیل صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اللہ تعالیٰ کے عمل میں دخل اندازی کی گستاخی نہ کرے اس کی رضا پر راضی رہے۔ اللہ دتہ نے سوال کیا اس پر آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ فرمایا اپنے وقت میں ولی اللہ کی حیثیت غیر ولی اللہ کے مقابلہ میں امام کی ہوتی ہے مجھے تم بتاؤ نماز باجماعت کے وقت کون سا امام بہتر ہے ایک جس کی نظر اللہ تعالیٰ پر ہے جس کا خیال

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف ہو یا وہ امام جس کی نظر متقدیوں کی طرف ہو انہیں دیکھتا رہے اس پر اللہ دتہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا آپ نے ایک مثال سے اس کی اصلاح کر دی۔ اس واقعے کو سید علی اکبر شاہ نے جن کی موجودگی میں یہ باتیں ہوئیں اپنی کتاب گوہر منیر کے صفحہ ۱۴۳ پر نقل کیا ہے ''کہ میں اللہ دتہ کو لے کر گیا تھا اور میرے سامنے یہ گفتگو ہوئی۔'' جبکہ شاہد جمیل نے اسرار گوہر میں صفحہ ۷۸ پر اسے حضرت شیخ القرآنؒ کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔

(v) صاحبزادہ میاں محمد رمضان اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک روز کسی بات پر زور زور سے ہنس رہے تھے آواز سننے پر حضرت صاحب نے آپ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں اس طرح نہیں ہنسنا چاہیئے کیونکہ اس طرح کرنے سے انسان کی غفلت اور لاپرواہی کا اظہار ہوتا ہے اور نہ ہی کسی معمولی سی بات پر اتنا فکر کرنا چاہئے کہ بہت بڑے صدمے کی نمود ہو۔ صاحبزادہ صاحب نے کسی دن محبت بھرے انداز سے حضرت صاحب سے عرض کی آپ ولی ہیں یا کہ یہ لوگ ویسے ہی چکر لگاتے رہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں کسی دوسرے کے لئے ولی ہوں یا نہیں لیکن یاد رکھو میں تمہارے لئے ضرور ولی ہوں۔

(vi) ایک روز مولانا سید عبدالشکور صاحب نے عرض کی حضرت آپ کے حکم کے مطابق میلوں سفر کر کے وعظ کرنے جاتا ہوں۔ ختم شریف کا اہتمام بھی کرتا ہوں میری مالی حالت کمزور ہوتی جا رہی ہے اور مقروض بھی ہوں مجھ پر نظر کرم فرمائیں تاکہ تکالیف دور ہوں اور حقیقی فیض ملے۔ آپ نے مولانا کا دبی زبان میں شکوہ سن کر ارشاد فرمایا آپ کس طرح کہتے ہیں کہ آپ کو ابھی تک فیض نہیں ملا۔ آپ دیگر علماء کی طرح تعلیم یافتہ بھی نہیں پھر بھی اکثر علماء سے آپ کا وعظ مؤثر ہوتا ہے۔ لوگ وعظ سن کر نیکیوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں یہ نیکیاں آپ کے نامۂ اعمال میں بھی درج ہو رہی ہیں کیا میرے پاس آنے سے پہلے آپ اس طرح کا وعظ کر سکتے تھے کیا میرے پاس آنے سے پہلے اس طرح نیکیاں جمع کر رہے تھے جیسا اب کر رہے ہیں یہ حقیقی فیض نہیں تو اور کیا ہے؟ وعظ کے لئے جو قدم آپ اٹھاتے ہیں وہ ہر قدم جنت کی طرف اٹھ رہا ہے اور جو

Marfat.com

کچھ ختم شریف پر خرچ کرتے ہیں وہ آخرت کے لئے جمع ہو رہا ہے۔ مرنے کے بعد اس فائدہ کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔ یہ فیض نہیں تو اور کیا ہے جتنا عرصہ میرے پاس قیام کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سنتے اور کرتے ہیں جس سے آپ کے ایمان اور عرفان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اسی کا نام فیض ہے باقی جو مالی پریشانی ہے وہ بھی اپنے وقت پر دور ہو جائے گی۔

(vii) چند ملنگ جو ہر وقت نشہ میں رہتے تھے ایک روز رمضان المبارک میں جینڈڑ شریف چلے آئے اور یہاں رات قیام کی مگر روزہ نہ رکھا حضرت صاحب کو علم ہوا آپ نے ان سب کو بلا کر تنبیہہ کی فرمایا مہمانوں کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اسی طرح آنے والے مہمان اگر غلط راستے پر چل رہے ہوں تو غلط باتوں خسارے اور نقصان سے منع کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رمضان کا مہینہ ہے اور تم لوگوں نے روزہ نہیں رکھا۔ نماز نہیں پڑھی انہوں نے عرض کی ہمارے پیر نے ہمیں حقیقی نماز روزے کا پابند کر رکھا ہے۔ ہم ظاہری نماز روزہ کی پابندی نہیں کرتے یہ ظاہری نماز روزہ ریاکاروں کا کام ہے آپ نے فرمایا تمہارا پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں کیا چیز ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ظاہری نماز روزے کا بھی پابند کر رکھا ہے اور ان کی ادائیگی کی تاکید فرمائی ہے یہ اسلام کے بنیادی رکن ہیں انہوں نے عرض کی ہمارا پیر بھی تو اللہ کا فقیر ہے۔ آپ نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو تسلیم نہ کرے وہ فقیر نہیں ہوتا بلکہ بے دین ہوتا ہے تمہارا پیر بھی بے دین ہے اور تم لوگ بھی بے دین ہو انہوں نے عرض کی اگر ہمارا پیر بے دین ہے تو پھر اس کے پاس اتنی مخلوق کیوں جمع ہوتی ہے فرمایا کیا تم لوگوں نے پتھروں کے بنے بت نہیں دیکھے کتنی مخلوق ان پتھروں کے گرد جمع ہوتی ہے اور ان کی پرستش کرتی ہے اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا چاہتے ہو تو دین اسلام کے احکامات پر عمل کرو نماز روزہ اور دیگر شعار اسلامی اختیار کرو ورنہ پچھتاوا ہوگا تمہارے ایک پیر جیسے کئی پیر ہوں اور لاکھوں ان کے مرید ہوں سب غلطی پر ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

(viii) مولانا قاری احمد حسین خطیب جامع مسجد عیدگاہ گجرات ایک روز جیندڑ شریف آئے آندھی اور بارش کے آثار نمودار ہو رہے تھے عرض کرنے لگے حضرت دعا کریں کہ طوفان رک جائے آپ نے فرمایا مولانا میں تو اللہ تعالیٰ کی رضا میں گم بیٹھا ہوں دعا کرنے سے بہتر ہے کہ اس طوفان سے بچنے کے لئے ہم کمرہ کے اندر چلے جائیں حالانکہ ہماری یہ کوشش بھی اس کی رضا کو نہیں روک سکتی اگر ہمیں محفوظ رکھنا اس کی رضا کے خلاف ہو تو کمرے کی چھت بھی ہمارے اوپر گر سکتی ہے تاہم مصلحت اس میں ہے کہ ہم مالک کی مرضی میں دخل نہ دیں۔ ایک روز عصر کے وقت شمال کی طرف سے آندھی کے آثار نمودار ہوئے تو حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ایک سید صاحب انگلیوں پر شمار کر کے کچھ پڑھنے لگے آپ نے مسکراتے ہوئے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں انہوں نے عرض کی آندھی کو روک رہا ہوں آپ نے فرمایا شاہ صاحب! یوں کرنا درست نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کیا معلوم اس طوفان میں اللہ تعالیٰ کی کیا کیا مصلحتیں ہوں۔

(ix) آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک بار میں نے اپنی والدہ کو ایصال ثواب کے لئے نیا لباس خیرات کیا پھر خواب میں والدہ ماجدہ سے پوچھا کیا آپ کو نیا لباس ملا ہے انہوں نے مجھے فرمایا نہیں بیدار ہونے پر میں غور کرتا رہا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ لباس کسی مستحق کو خیرات نہیں کیا گیا پھر میں نے ایک اور سوٹ لے کر مستحق دیندار عورت کو دیا رات خواب میں اپنی والدہ کو دیکھا کہ وہی لباس پہن کر قرآن کریم کی تلاوت کر رہی ہیں۔ ان رویائے صادقہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا کہ ایصال ثواب کی نیت ہو تو خیرات کسی مستحق کو دینی چاہئے یہاں سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوا کہ ایصال ثواب پر اعتراض کرنے والے غلطی پر ہیں۔

(x) حضرت صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ کافر دنیا میں خوب مزے سے زندگی بسر کر رہے ہیں جب کہ مومن تکالیف برداشت کرتے ہیں حالانکہ مومن احکامات خداوندی پر عمل کرتے ہیں میں نے اس سے کہا ایسا اس لئے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے الدنیا سجن المومن و جنت الکافر دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ آخرت میں اس

Marfat.com

کے برعکس ہوگا مومن کے لئے جنت اور کافر کے لئے دوزخ۔دنیاوی زندگی کی مثال خواب کی سی ہے مومن تکالیف برداشت کر رہا ہے جب آنکھ کھلے گی تو اپنے آپ کو حقیقت میں پائے گا قیام جنت میں ہوگا اور تکالیف خواب ہو جائیں گی۔اسی طرح کافر تکالیف و مصائب کے مقام پر سویا ہوا ہے خوشگوار خوابیں دیکھ رہا ہے عارضی آرام میں خوش دکھائی دیتا ہے آنکھ کھلے گی تو اپنے آپ کو سزا کے مقام پر موجود پائے گا۔

(xi) ایک مرتبہ رمضان کے مہینہ میں آپ کی محفل میں بیٹھے ایک شخص نے دوسرے کے بارے میں کہا کہ یہ روزہ نہیں رکھتا آپ نے مسکرا کر فرمایا مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آتا یہ آدمی بہت نیک ہے یہ ضرور روزے رکھتا ہوگا بعد میں اس شخص نے بتایا کہ میں واقعی روزے نہیں رکھتا تھا لیکن حضرت صاحبؒ کے اخلاق کریمانہ نے مجھے اس قدر متاثر کیا کہ میں نے عہد کرلیا ہے کہ آئیندہ سے روزہ نہیں چھوڑوں گا۔

(xii) ایک درویش کے پاس اکثر عورتوں کا ہجوم رہتا تھا آپ کو معلوم ہوا تو اس کو بلا کر ارشاد فرمایا درویش کو مثل روزہ دار کے ہونا چاہئے کہ اس کو پیاس لگی ہو پانی ٹھنڈا بھی موجود ہو دل بھی چاہتا ہو کہ پانی پیا جائے پھر بھی وہ روزے کا احترام کرے اور پانی نہ پیے وہی سچا روزہ دار ہے۔ چنانچہ آپ نے مثال دے کر اس کو سختی سے منع کیا وہ درویش تائب ہوا معافی مانگی اور اس طریقہ کو چھوڑ دیا۔

4۔ترغیب ادائیگی نماز

حضرت قبلہ عالم بچپن سے ہی نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے۔ بڑھاپے میں آپ نماز تراویح بھی باجماعت ادا کرتے اپنے پاس آنے والے لوگوں کو نماز پڑھنے کی سختی سے تاکید فرماتے اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کا عادی نہ ہوتا آپ کی محفل میں بیٹھنے کی وجہ سے نماز کا عادی ہو جاتا آپ نماز کی ادائیگی کے لئے اتنے عمدہ انداز سے تبلیغ کرتے کہ مخاطب نماز پڑھنے پر مجبور ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے جو قوال آپ کے پاس آتے تھے وہ بھی نمازی بن جاتے۔

(i) چوہدری خان ملک نماز نہیں پڑھتا تھا لیکن سخاوت بہت زیادہ کرتا تھا ایک روز

Marfat.com

حضرت صاحب نے چوہدری خان ملک کو بلایا اور فرمایا ملک صاحب میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آپ سے ایک مسئلہ کا فیصلہ کروانا ہے مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ سخاوت سب سے اعلیٰ عمل ہے اور کچھ کا کہنا ہے کہ نماز فرض عین ہے سخاوت سے عیب معاف ہو جاتے ہیں یا چھپ جاتے ہیں مگر ترک صلوٰۃ کا گناہ معاف نہیں ہوتا اس مسئلہ میں آپ کا کیا خیال ہے۔ چوہدری خان ملک صاحب نے عرض کی حضرت میں سمجھ گیا ہوں آئیندہ انشاء اللہ العزیز نماز پڑھا کروں گا۔ ایک روز چوہدری خان ملک صاحب سوئے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب تشریف لائے ایک خادم نے عرض کی کہ سب لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے مگر چوہدری خان ملک صاحب ابھی تک سوئے ہوئے ہیں (چوہدری خان ملک صاحب کا کہنا ہے کہ میں یہ باتیں سن رہا تھا) حضرت صاحب نے فرمایا تمہیں کیا پتہ شاید وہ نماز پڑھ کر سو گیا ہو چوہدری خان ملک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے بڑی شرم آئی کہ حضرت صاحب میری صفائی بیان کر رہے ہیں اور میں ابھی تک سستی کا مظاہرہ کر رہا ہوں اور نماز نہیں پڑھتا اس روز سے پختہ ارادہ کر لیا کہ آج کے بعد نماز نہیں چھوڑوں گا چنانچہ چوہدری خاں ملک صاحب پانچ وقت نماز پڑھتے سفر کے دوران بھی نماز کا اہتمام احسن انداز سے کرتے تھے پھر نماز تہجد کے بھی پابند ہو گئے۔

(ii) سید عبدالشکور شاہ صاحب اپنے چچا زاد کے ساتھ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے دوران گفتگو نماز کا وقت ہو گیا حضرت صاحب کو علم تھا کہ ان کا چچا زاد بھائی نماز کی پابندی نہیں کرتا آپ نے فرمایا مولانا عبدالشکور صاحب آؤ ہم دونوں نماز باجماعت پڑھ کر آئیں یہ شاہ صاحب اپنے گھر جا کر نماز پڑھ لیں گے۔ یہ نہ جتایا کہ مجھے معلوم ہے آپ تارک الصلوٰۃ ہیں وہ اس بات کو فوراً سمجھ گئے اور نماز کی پابندی کرنے لگے۔

(iii) حضرت صاحب دیگر احباب جن میں سائیں فضل دین بھی شامل تھے حضرت سید نا موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار اقدس کی طرف پیدل جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک شخص ملا جو لاہور سے پھلوں کی ایک ٹوکری آپ کے لئے لایا وہ بھی ساتھ چلنے لگا حضرت صاحب کو علم تھا کہ سائیں فضل دین کبھی کبھی نماز ترک کر دیتا ہے آپ نے اس

Marfat.com

موقع پر سائیں فضل دین کو مخاطب کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ ہم پر کس قدر مہربان ہے اس کی نعمتوں کا نزول ہم پر اس ویرانہ میں بھی ہو رہا ہے کہ ہمارے لئے لاہور سے پھلوں کی ٹوکری بھیجی ہے ہم جس حال میں جہاں بھی ہوں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے اگر اس کے باوجود بھی ہم نماز نہ پڑھیں تو کتنے افسوس کی بات ہے اس پر سائیں فضل دین متنبہ ہو گئے اور نماز کی پابندی کرنے لگے۔

(iv) ایک شخص سے آپ نے پوچھا نماز پڑھتے ہو عرض کی نماز پڑھنے کو دل نہیں کرتا ارشاد فرمایا کبھی کھانا کھانے کو دل نہیں آتا ہو گا یا موٹا کپڑا پہننے پر یا کچے مکان میں رہنے پر یا پھر بدصورت بیوی رکھنے پر دل نہیں آتا ہو گا کئی دفعہ دل کہتا ہو گا تیرے پاس عالیشان مکان ہو اچھا لباس ہو اچھی خوراک ہو اعلیٰ نعمتیں میسر ہوں مگر دل کے کہنے کے باوجود عالیشان مکان کی بجائے کچے مکان میں رہنا دل کے کہنے باوجود خوبصورت کی بجائے بدصورت بیوی کو قبول کرنا پڑتا ہے دل عمدہ کھانا کھانے کا کہتا ہے مگر وسائل نہ ہونے پر سادہ کھانا ہی کھانا پڑتا ہے ان تمام باتوں میں دل کہے پھر بھی کوئی بات پوری نہیں کر سکتے۔ حیرت ہے یہاں تو دل کی بات نہیں مانتے نماز نہ پڑھنے میں دل کی بات کو کیوں مانتے ہو۔

(v) چند مدرسین آپ کے پاس آئے کہ دعا کریں کہ ہم نمازی بن جائیں آپ نے ارشاد فرمایا روٹی کھانے بیوی بچوں کی حفاظت کے لئے کس سے دعا کرائی تھی اس میں دعا کی ضرورت نہیں جس طرح یہ محسوس کرتے ہو کہ کھانے کے بغیر زندہ رہنا محال ہے بیوی بچوں کے بغیر زندگی میں لطف نہیں اسی طرح یقین رکھو نماز بھی جسم کے لئے کھانا کھانے کی طرح ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نماز پڑھو اس میں ہماری اپنی بھلائی ہے۔

(vi) حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار پر ایک رات کو دیر تک حضرت صاحب وعظ فرماتے رہے گرمیوں کا موسم تھا تہجد کے وقت ٹھنڈی ہوا چلنے لگی (مزار شریف دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے) بعد میں سب آرام کرنے کے لئے سو گئے۔ سب کی نماز تہجد قضا ہو گئی فجر کی نماز کے وقت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا میرا

Marfat.com

طریقہ کار یہ ہے اگر کبھی تہجد قضا ہو جائے تو میں نماز اشراق کے بعد نفل پڑھ لیتا ہوں تربیت مقصود تھی کہ سب اشراق کی نماز ادا کر کے نوافل پڑھیں۔ عبادت میں ایسا ذوق اور انہماک کہ تہجد قضا ہونے کی بھی تلافی کے لئے نوافل ادا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ نفلی نماز قضا ہونے پر بارگاہ الٰہی میں اس قدر التجائیں کرتے کہ آنسوؤں سے جائے نماز بھیگ جاتا تھا۔

(vii) ایک شخص کسی مشکل میں مبتلا حاضر خدمت ہوا اور عرض کی دعا کریں فرمایا نماز پڑھتے ہو عرض کی وقت نہیں ملتا سارا دن کھیتوں کی نگرانی' مویشیوں کا چارہ بنانے میں وقت گذر جاتا ہے۔ تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سارا دن جانوروں کی خدمت کے لئے تو خمیدہ کمر رہتے ہو اللہ کے حضور رکوع کرنے کے لئے جسم کو تکلیف نہیں دینا چاہتے ہو۔

(viii) ارشاد فرمایا نماز افضل عبادت ہے اس کے بدلے میں جو خود ساختہ عبادت کرتے ہیں اور یہ خیال ہے کہ ہم جو کچھ اوراد و وظائف پڑھ لیتے ہیں اب نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں تو ایسے لوگ غلطی پر ہیں۔ ساری رات نفلی عبادت میں بیدار رہنے اور فرض نماز کے ترک کرنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کی تکذیب کر رہے ہیں شیطان ایسے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے گمراہ کر رہا ہے مثال کے طور پر ایک شخص ساری رات جاگ کر کلمہ طیبہ کا ورد کرتا رہتا تھا لیکن صبح کے وقت نماز فجر کی ادائیگی کے بغیر سو جاتا ایک روز سویا تھا کہ کسی نے اس کو جگایا کہ میرے بھائی اٹھ کر نماز فجر ادا کرو اس نے پریشان ہو کر کہا میں ساری رات عبادت کرتا رہا ہوں یہ نماز ہی تھی تو میرا خیر خواہ کہاں سے آ گیا ہے اس نے کہا میں شیطان ہوں اور تیرے بھلے کے لئے آیا ہوں۔ اس شخص نے کہا تو شیطان ہو کر مجھے بھائی کہہ رہا ہے تو ابلیس ہے میں مسلمان ہوں شیطان نے کہا اس میں غصہ کرنے کی کوئی بات نہیں ہم دونوں بھائی ہیں کیونکہ میں نے بھی سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا تم بھی فرض سجدے ادا نہیں کرتے باقی جہاں تک عبادت کی بات ہے وہ تو تم مجھ سے زیادہ نہیں کر سکتے۔

(ix) ارشاد فرمایا عبادتوں میں نماز کو انتہائی مقام حاصل ہے اسی کی بدولت اولیاء

Marfat.com

کرام اپنے دلوں کی صفائی کرتے رہے اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کے رتبہ کے مطابق مجاہدہ کرواتا ہے انبیاء کرام علیہم السلام کا رتبہ بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ ہے ان پر بھی نمازیں فرض تھیں لہٰذا معلوم ہوا کہ نماز بہترین عبادت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ اسی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ عوام کی نماز شرعی احکام کے مطابق جسم پاک لباس پاک باقاعدہ وضو کر کے پاک جگہ پر معین وقت میں فرائض، واجبات اور سنتیں احسن طریقہ سے ادا کرنا لیکن خاصوں کی نماز یہ ہے کہ نماز کے الفاظ اور ان کے معانی پر بھی غور کرے یوں سمجھے کہ حشر کا دن ہے میرے دائیں ہاتھ جنت بائیں طرف دوزخ ہے اور میں اللہ رب العزت کے حضور کھڑا ہوں اس قدر خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے کہ میری عمر کی آخری نماز ہے۔ خاص الخاص کی نماز یہ ہے کہ نماز کے وقت اپنی ہستی سے فانی ہو کر مشاہدہ ذات میں محو ہو جائے ایسا سمجھے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں قیام کے وقت کل غیریتوں سے فارغ ہو کر کھڑا ہو اور رکوع میں سمجھے کہ اس ذات پاک کے ارادے کے سامنے سراپا سرخم تسلیم ہوں اور یہ کہ اپنی خواہشات اور ارادہ کو ترک کر دے حتیٰ کہ اپنی ہستی سے فانی ہو جائے قاعدہ یہ ہے کہ اسی حالت میں فنا رہنے کو پسند کرے اور اس میں سکون حاصل کرے تاکہ اطمینان نفس تک رسائی ہو جائے۔

(x) بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص آپ کے پاس مشکل میں مبتلا ہو کر دعا کرانے کے لئے حاضر ہوتا تو آپ اس سے فرماتے کہ نماز پڑھی ہے تو عرض کرتا ابھی نماز نہیں پڑھی تو اسے ارشاد فرماتے کہ پہلے نماز پڑھو اور اللہ رب العزت کے حضور دعا کرو پھر خود بھی اس کے لئے دعا کر دیا کرتے۔

5۔ بخاری شریف یہاں سے پڑھو

ایک موقع پر چند لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ کسی مسئلہ پر آپ گفتگو فرما رہے تھے دوران گفتگو آپ نے شیخ جامعہ مولانا محب النبی صاحب سے فرمایا اس مسئلہ پر آپ بھی دلیل پیش کریں۔ مولانا محبّ النبی بخاری شریف لے آئے اور حدیث تلاش کرنے لگے۔ کافی دیر تک ورق گردانی کرتے رہے مگر متعلقہ حدیث شریف نہ ملی آپ

Marfat.com

نے فرمایا مولانا صاحب بخاری شریف مجھے دیں آپ نے بخاری شریف کو بند کر کے کھولا اور مولانا محبّ النبی سے فرمایا جو حدیث شریف آپ تلاش کر رہے تھے اس صفحہ پر لکھی ہوئی ہے اس کو یہاں سے پڑھیں مولانا محبّ النبی نے دیکھا تو واقعی وہی حدیث تھی جسے وہ کافی دیر سے تلاش کر رہے تھے۔

6۔ وعظ گوشہ نشینی سے بہتر ہے

ایک روز حضرت شیخ القرآن مولانا ابو الحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جینڈڑ شریف حاضر ہوئے حضرت قبلہ عالم نے ارشاد فرمایا کہ انبیا علیہم السلام کا یہ دستور تھا کہ اپنی کمائی پر گزارہ کرتے تھے اور لوگوں کے پاس بہ نفس نفیس چل کر جایا کرتے اور انہیں تبلیغ کرتے احکام خداوندی ان تک پہنچاتے تھے کسی سے اجرت طلب نہ کرتے اور کہتے کہ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے پھر بھی جاہل لوگ انبیاء کرام کو بڑی بڑی تکالیف دیتے تھے نہ صرف انبیاء کرام کے جسموں کو زخمی کرتے بلکہ ان کے طور طریقہ سے انبیاء کرام کو دلی طور پر بھی سخت اذیت پہنچاتے بعض انبیاء کرام کو تو قتل تک کر دیا پھر بھی کسی نبی نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کی انبیاء کی ذات دوسروں کے لئے نمونہ تھی تاکہ لوگ ہدایت حاصل کر سکیں۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں مگر بعض علماء آجکل انبیاء کرام کی سنت پر عمل نہیں کرتے اس فرض کی ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں آپ ایسا ہرگز نہ کریں جہاں کہیں کوئی وعظ کے لئے بلائے ضرور جایا کریں اس راستہ میں آپ جس قدر تکالیف اٹھائیں گے وہ نیکیوں میں شمار ہوں گی جس کا آخرت میں بڑا فائدہ ہوگا۔ آپ کے وعظ سے جو راہ راست پر آئے گا وہ آپ کے لئے توشہ آخرت ثابت ہوگا لہذا وعظ گوشہ نشینی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

صحبت سنگت پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں
اک اک سخن شریف انہاں دا محرم کردا رازوں

Marfat.com

7۔اختلاج قلب کا مرض

وزیر آباد میں عرس پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موقع پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اختلاج قلب کا شدید دورہ ہوا آپ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ موت بالکل قریب ہے کچھ تندرست ہوئے تو جینڈڑ شریف حاضر ہوئے اس بیماری کا تذکرہ حضرت صاحب سے کیا اور دعا کے لئے عرض کیا اس پر حضرت صاحب نے فرمایا میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ مولوی صاحب کو آئینہ موت نما دکھا دیا جائے تاکہ ان کی طبع سلیم ہو جائے ذاتی طور پر خیر ہے چنانچہ کچھ عرصہ بیماری کے بعد آپ کو شفا مل گئی۔

8۔مشکلیں ٹل گئیں

(i) محمد دین ٹھیکیدار لاہور آپ کے مخلص خدمتگاروں میں سے تھا انتہائی نیک اور سخی طبیعت کا مالک دالگراں چوک لاہور میں قیام پذیر تھا۔حضرت صاحب ان کے ہاں قیام کیا کرتے تھے کسی ضرورت کے تحت محمد دین نے اپنا مکان ایک سکھ کے پاس رہن رکھ کر تیس ہزار روپے لے لئے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد رقم واپس نہ کر سکے۔مذکورہ سکھ مر گیا اس کے بیٹے نے مکان کے حوالے سے مقدمہ کر دیا محمد دین کو فکر لاحق ہو گیا حضرت صاحب سے دعا کے لئے عرض کیا آپ نے فرمایا اللہ کافی ہے مقدمہ کے دوران حضرت صاحب لاہور تشریف لائے اور اس مکان میں قیام فرمایا محمد دین نے پھر دعا کے لئے عرض کیا آپ نے فرمایا اللہ کافی ہے یہ مکان انشاء اللہ سکھوں کے قبضہ میں نہیں جائے گا کیونکہ اس مکان میں ہم نماز پڑھتے ہیں مدعی سکھ کے بھائی نے لالچ میں آ کر اسے قتل کر دیا اور دوسرا بھائی بھی دستاویزات عدالت میں پیش نہ کر سکا تو فیصلہ محمد دین کے حق میں ہو گیا۔

(ii) حاجی پیراں دتہ نے ایک مقدمہ ہائی کورٹ میں کر رکھا تھا مقررہ تاریخ پر

Marfat.com

لاہور جانے سے قبل حضرت صاحب سے دعا کے لئے عرض کیا تو ارشاد فرمایا اللہ کافی ہے پیشی کے موقع پر وکیل سے بات کی تو اس نے کہا مثل تشنہ تکمیل ہے آج فیصلہ نہیں ہو سکے گا حاجی نے کہا آج میرے مقدمے کا فیصلہ ہوگا کیونکہ حضرت صاحب نے دعا کی ہے اور اس کی بابت میں نے ایک خواب بھی دیکھی ہے وکیل نے کہا اگر فیصلہ آج ہو گیا تو میں تم سے فیس بھی نہیں لوں گا چنانچہ جج نے اسی روز فیصلہ کر دیا وکیل نے فیس بھی نہ لی واپسی پر حضرت صاحب نے فرمایا کیوں بات بن گئی ہے عرض کی یہ آپ کی دعا کا نتیجہ ہے۔

(iii) مولانا سید عبدالشکور شاہ صاحب کے بیٹے محمد سعید نے ابتدائی عمر میں سکول کی تعلیم ادھوری چھوڑ دی بعد میں ایک مطب میں بھیجا گیا وہاں سے بھی فارغ ہو گیا جوانی میں طبیعت میں بھی سختی تھی شاہ صاحب نے حضرت صاحب سے دعا کے لئے عرض کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا محمد سعید سعید ثابت ہوگا قسمت میں فقیری ازل سے لکھی ہے پھر کچھ عرصہ بعد شاہ صاحب نے دعا کے لئے عرض کی آپ نے فرمایا پریشان نہ ہوں ٹھیک ہو جائے گا چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب کی زندگی میں ہی اچانک محمد سعید کی زندگی میں انقلاب آ گیا عبادت و مجاہدہ میں مصروف ہو گیا طب کی تعلیم حاصل کر لی مطب بھی چلانے لگا اور ساتھ ساتھ اپنے والد کی جگہ وعظ و تبلیغ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔

9۔ نظرِ رحمت برائے اولاد و شفاء

(i) مولانا سید عبدالشکور صاحب کے بڑے بیٹے عنایت حسین شاہ کی اہلیہ کسی بیماری میں مبتلا تھیں اور اولاد نہیں ہو رہی تھی ایک روز شاہ صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کی بہو کو علاج کے لئے آج ہسپتال لے جانا ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ تمہاری مرضی ہے البتہ اولاد تو بہت ہوگی چنانچہ ان کے ہاں چھ بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

(ii) سفر حج کے موقع پر حضرت صاحب نے ایک رات وزیر آباد میں راجہ عزیز اللہ کے ہاں گزاری ان کی اکلوتی بیٹی سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے سلام کا

Marfat.com

جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا اس لڑکی کے پیچھے بہت سی لڑکیاں آ رہی ہیں چنانچہ راجہ صاحب کے ہاں کئی بیٹیوں کی ولادت ہوئی۔

(iii) راجہ عزیز اللہ کا ایک عزیز مرض قولنج میں مبتلا تھا کئی ڈاکٹروں سے علاج کروایا آرام نہ آیا ایک روز جینڈ ڑ شریف حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے فرمایا اللہ کافی ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا مریض تو شفایاب ہو چکا ہے راجہ عزیز اللہ صاحب کا کہنا ہے کہ جب گھر آیا تو واقعی میرا عزیز جو کچھ عرصہ سے بیمار تھا اور لاعلاج نظر آ رہا تھا اس کو صحت کاملہ مل چکی تھی۔

میں جاں بلب تھا ایسے میں آ کر کوئی طبیب
آنکھوں سے کچھ پلا کے شفا دے گیا مجھے

(iv) صوفی چراغدین گجرات کی اہلیہ کے ناک میں اکثر تکلیف رہتی تھی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ ناک کی ہڈی بڑھ جانے کی وجہ سے درد رہتا ہے علاج صرف آپریشن ہے صوفی صاحب مالی کمزوری کی بنا پر پریشان تھے کہ اتنا خرچہ کس طرح کروں گا۔ جینڈ ڑ شریف حاضر ہوئے صورت حال سے حضرت صاحب کو آگاہ کیا اور دعا کی درخواست کی آپ نے دعا کی اور فرمایا اللہ کافی ہے صوفی صاحب جینڈ ڑ شریف چند یوم قیام کے بعد گجرات اپنے گھر آئے تو بیوی کو شفا مل چکی تھی اس نے بتایا کہ فلاں رات خواب دیکھی کہ میری ناک سے ایک کیڑا نکلا ہے اٹھ کر دیکھا تو ناک تندرست ہو گئی تھی۔

(v) مولانا سید عبد الشکور صاحب جینڈ ڑ شریف میں قیام پذیر تھے کہ آپ کے گاؤں بوکن سے اطلاع آئی کہ ان کی بیوی بیمار اور قریب المرگ ہے۔ حضرت صاحب کو علم ہوا تو فرمایا کہ ذاتی طور پر خیر ہے۔ آپ گھر چلے جائیں اور جلد واپس چلے آیئے گا مولانا صاحب گھر گئے تو دیکھ کر حیران ہوئے کہ بیوی مکمل صحت یاب ہے پوچھنے پر بتایا کہ بیماری نے تو شدت اختیار کر لی تھی زندہ رہنے کی امید ختم ہو چکی تھی مگر اچانک بیماری جاتی رہی تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی وقت صحت ملی تھی جس وقت حضرت صاحب نے جینڈ ڑ شریف میں فرمایا تھا کہ ''ذاتی طور پر خیر ہے'' مولانا واپس جینڈ ڑ شریف چلے گئے۔

Marfat.com

این دعائے شیخ نے چوں ہر دعا است
نائب است و دست او دست خدا است
(شیخ کی دعا عام دعاؤں کی طرح نہیں ہے بلکہ شیخ خدا کا نائب ہے اوراس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے)۔

10۔جانوروں سے حسن سلوک

جانور اور درندے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایتیں لے کر آتے آپ کو سجدہ کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے گفتگو کرتے دلائل النبوۃ للبیہقی اور حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ المعجم الکبیر' البدایہ والنہایہ' امام طبرانی نے معجم صغیر' ابن کثیر' مجمع الزوائد' ابن عساکر' الخصائص الکبری میں متعدد ایسی روایات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جانور بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وصداقت کو سمجھتے تھے۔معروف واقعات میں ہے بھیڑیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں رطب اللسان ہوا' ہرنی آپ سے وعدہ کر گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی تھی۔ بکریوں نے سجدہ کیا' جانور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے' اونٹ فریاد لے کر آتے رہے سرکش اونٹ آپ کو دیکھ کر مطیع اور سربسجود ہو جاتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے قبیلہ بنو سلیم کا ایک شخص جس نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی اور آستین میں چھپایا ہوا تھا تاکہ اسے اپنے گھر لے جا کر کھائے اس نے پوچھا یہ لوگ کیونکر جمع ہیں صحابہ نے جواب دیا جن کے گرد جمع ہیں انہوں نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے وہ لوگوں کے درمیان میں سے گذرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گیا اور کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کسی عورت کا بیٹا تم سے بڑھ کر جھوٹا (معاذ اللہ) اور مجھے ناپسند نہیں ہو گا اگر یہ نہ ہوتا کہ تم مجھے جلد باز کہو گے تو میں تم پر تیزی سے حملہ کر کے تمہیں قتل کر دیتا اور قتل سے لوگوں کے لئے خوشی کا سامان پیدا کرتا۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے اجازت دیں اس کا سر اڑا دوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم جانتے نہیں ہو کہ حلیم اور بردبار آدمی ہی مرتبہ نبوت کے لائق ہوتا ہے وہ شخص (اعرابی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا مجھے لات وعزیٰ کی قسم میں تم پر ایمان نہیں لاؤں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے تم نے یہ جو کچھ کہا اور مجلس کی تکریم کو بالائے طاق رکھ کر ناحق گفتگو کی اس نے کہا ہاں میری گفتگو اللہ کے رسول کی شان کے خلاف تھی اور مجھے لات وعزیٰ کی قسم میں تب ایمان لاؤں گا جب یہ گوہ آپ پر ایمان لائے ساتھ ہی اس نے آستین سے گوہ کو نکال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پھینک دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے گوہ! تو گوہ نے صاف عربی زبان میں جسے سب لوگ سمجھ رہے تھے یہ کہا **لبیک سعدیک یا رسول رب العالمین** اے رب عالمین کے رسول میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے گوہ! تو کس کی عبادت کرتی ہے کہنے لگی میں اس خدا کی عبادت کرتی ہوں جس کا آسمان میں عرش ہے زمین پر قبضہ ہے سمندر پر حکومت ہے جنت اس کی رحمت اور دوزخ عذاب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں؟ گوہ نے کہا آپ رسول رب العالمین اور خاتم المرسلین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کرنے والا کامیاب ہے اور انکار کرنے والا نامراد و ناکام۔

اعرابی یہ دیکھ کر بول اٹھا **اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد عبدهٗ ورسولهٗ** حقا اور کہنے لگا قسم بخدا جب میں آیا تھا روئے زمین پر کوئی شخص مجھے آپ سے زیادہ ناپسند نہ تھا اور بخدا اس وقت آپ مجھے اپنی جان اور اولاد سے بھی عزیز ہیں میرے جسم کا بال بال اور رونگٹا رونگٹا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لا چکا ہے اور ظاہر و باطن سے آپ پر قربان ہو چکا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس اللہ کے لئے ہر تعریف ہے جس نے تجھے دین کی طرف ہدایت دی جو غالب رہے گا مغلوبیت سے ناآشنا ہے اس دین کو اللہ تعالیٰ صرف نماز سے قبول کرتا ہے اور نماز قرآن

Marfat.com

پڑھنے سے قبول ہوتی ہے۔ پھر نبی علیہ السلام نے اسے دین کی تعلیم قرآن کریم سکھایا اور فرمایا اس کی مدد کرو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے اپنے جانور اور مال دیا جب وہ اٹھ کر اپنے قبیلہ کی طرف گیا تو اسے اپنے قبیلے کے ہزار لوگ مسلح نظر آئے جو جنگ کے لئے جا رہے تھے اس شخص نے اپنا معاملہ سنایا سب لوگ ایمان لے آئے نبی علیہ السلام کو ان کے ایمان کی خبر پہنچی تو خوشی کا اظہار فرمایا اور حکم دیا کہ یہ سب لوگ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

جینڈ ڑ شریف سے شیخ چوگانی شریف کا فاصلہ جنگل میں سے تقریباً آٹھ میل ہے۔ حضرت قبلہ عالمؒ ابتدا میں بارہ سال تک ہر روز عشاء کی نماز جینڈ ڑ شریف ادا کر کے اکیلے شیخ چوگانی شریف جاتے اور فجر کی نماز جینڈ ڑ شریف آ کر پڑھتے رہے بعد میں کبھی اکیلے اور کبھی عقیدت مندوں کے ساتھ رات اور دن کو یہ سفر جاری رہا۔ دیگر مزارات پر حاضری بھی براستہ جنگل ہی ہوتی تھی آپ کا ارشاد ہے کہ اس عرصہ کے دوران مجھے کبھی کسی جانور نے نقصان نہیں پہنچایا۔ ایک روز آپ چند احباب کے ہمراہ شیخ چوگانی شریف جا رہے تھے کہ موضع گگراں کے قریب ایک گوہ آپ کو ملی آپ کچھ دیر تک اس سے گفتگو کرتے رہے اور کہا کہ اس طرح نہ کیا کرو کسی روز کوئی تمہیں مارنے گا احباب کے پوچھنے پر فرمایا یہ گوہ میرے ساتھ توحید کی باتیں کر رہی تھی پھر کچھ عرصہ بعد آپ کو وہاں وہی گوہ نظر آئی جو زخمی حالت میں تھی آپ نے کپڑے سے اس کا خون صاف کیا اور زخم کے اوپر کپڑا باندھا۔ وہ کچھ دیر آپ کے پاس ٹھہرنے کے بعد جنگل میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

سردیوں کے موسم میں موضع گگراں میں حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار مبارک پر قیام پذیر تھے دن کے وقت دھوپ میں چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ایک خوبصورت کبوتر آپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ شیخ محمد حسین بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت صاحب کچھ دیر تک کبوتر کی طرف دیکھتے رہے اور کبوتر اپنی آواز میں بولتا رہا پھر آپ شیخ محمد حسین کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

Marfat.com

ایک بار آپ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک کتا آپ کی چارپائی کے پاس آ کر بیٹھ گیا آپ ایک لقمہ اپنے منہ میں ڈالتے دوسرا کتے کی طرف ڈالتے۔آپ کی اہلیہ نے عرض کیا آپ یہ کیا کر رہے ہیں ایک دفعہ کھانا کھا لیں بعد میں کتے کو روٹی ڈال دیجئے گا فرمایا مجھے یہ گوارا نہیں کہ میں کھانا کھاتا جاؤں اور کتا میری طرف دیکھتا جائے جس طرح میرا نفس کھانا کھانے کی خواہش کرتا ہے اسی طرح کتے کا دل بھی کرتا ہے میں بھی اللہ کی مخلوق ہوں تو کتا بھی اسی کی مخلوق ہے جو رزق عطا کیا گیا ہے وہ صرف میرے لئے نہیں اس میں سوالی کا بھی حق ہے کتا بھی سوالی بن کر آیا ہے میں اسے کس طرح محروم کر دوں پھر اس کا حق ادا کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

11۔دعا کی مقبولیت

ارشاد ربانی ہے کہ **اجیب دعوۃ الداع اذا دعان** (القرآن الکریم:-۲:۱۸۶) میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارے فرمایا **ادعونی استجب لکم** (القرآن الکریم:-۴۰:۶۰) مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ترمذی و ابن ماجہ کی روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں ہے۔حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا دعا مسلمانوں کا ہتھیار اور دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ترمذی شریف کی روایت دعا عبادت کا مغز ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے نجات دے اور تمہارا رزق وسیع کر دے رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو دعا سلاح مومن ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دعا مانگنے اور دعا کروانے والے کو پسند فرماتے تھے اگر کوئی شخص آپ سے مصیبت یا تنگی رزق کا ذکر کرتا اور دعا کے لئے کہتا تو آپ پہلے اس کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے۔

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من

Marfat.com

الاموال والانفس والثمرت وبشر الصبرین○

(القرآن الکریم:-۲:۱۵۵)

(اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں میں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا صبر والوں کو۔)

اور فرماتے یہ چند روزہ زندگی کی تکلیف بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے اس پر صبر کرنا بڑے اجر کی بات ہے صبر کی تلقین کرتے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا حکم فرماتے اور کہتے کہ انشاء اللہ دعا کی جائے گی اگر کوئی اصرار کرتا کہ اسی وقت دعا کریں تو اس وقت دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھاتے بلکہ نماز کے بعد دعا کرتے اور فرمایا کرتے کون کسی کے لئے دعا کرتا ہے دعا خود مانگنی چاہئے جس طرح حاجت مند اپنے لئے دعا کرتا ہے دوسرا نہیں کرتا۔ فرماتے دعا مانگنا آسان کام نہیں جب تک لہو پسینہ ایک نہ کیا جائے اس وقت تک حقیقی معنوں میں دعا نہیں مانگی جا سکتی البتہ نماز پڑھنے کے بعد سب حاجتمندوں کے لئے اجتماعی دعا مانگتے تھے۔ آپ اکثر یہ الفاظ زبان مبارک سے ادا کرتے یا اللہ! تیرے بندے مجھے ولی سمجھ کر یہاں آتے ہیں میں کیا ہوں تو آپ ہی ان کا مالک ہے اور حاجت روا ہے تو خود ہی ان کے حالات پر نظر عنایت فرما ان کی مرادیں پوری کر ان کی مصیبتوں سے انہیں نجات دے اگر ایسا نہ کرنے میں کوئی مصلحت ہے تو انہیں صبر کی توفیق عطا کر تا کہ وہ اجر کے حقدار ہو جائیں۔ آپ فرماتے مصیبت زدہ لوگ اپنے گناہوں سے استغفار کریں عاجزی و بے کسی کا اظہار کر کے زاری کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اس سے بندہ کو اپنے رب سے ہمکلامی کا شرف ملتا ہے اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ فرماتے نماز دعا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض کیا ہے اس لئے نماز پڑھنی چاہئے اور قرآنی دعائیں خصوصاً سورہ بقرہ کے آخر رکوع کی دعا مانگنی چاہئے جو دعائیں منظور نہ ہوں ان کی نسبت سمجھا جائے کہ ان کی منظوری کا وقت نہیں آیا وہ دعا مصلحتاً منظور نہیں کی جاتی بندہ اپنے محدود علم کی وجہ سے اپنے حق میں مفید سمجھتا ہے مگر وہ اس کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔

آپ کی عادت تھی جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے

Marfat.com

کہ ہاتھ سر سے بھی اوپر چلے جاتے تھے زندگی کے آخری سالوں میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو جلدی جلدی ہاتھ منہ پر پھیر دیتے تھے اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایسا کرتے تھے ایک سوال پر کہ آپ اتنی جلدی کس طرح دعا کر لیتے ہیں فرمایا میں تو صرف اتنا کہتا ہوں یا اللہ تو بہتر جانتا ہے کہ کیا مناسب ہے اس لئے وہ عطا کر جو مناسب ہے میں بے کس عاجز ہوں الٰہی مخلوق پر کرم فرما تیرے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہم سب تیرے محتاج ہیں۔

آپ مستجاب الدعوات تھے۔آپ نے جس جس کے لئے جو بھی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت عطا فرمایا اولاد اور عقیدت مندوں کو جو جو انفرادی طور پر دعائیں دیں وہ قبول ہوئیں اس کی متعدد مثالیں باب ہذا اور دوسرے باب میں موجود ہیں انہیں دوبارہ نہیں لکھا جا رہا۔ یہ آپ کی دعا کی مقبولیت ہے کہ جینڈ ڑ شریف ایک دور دراز علاقے میں ہونے کے باوجود اردگرد سینکڑوں مزارات بھی ہیں مگر بغیر اشتہار اور دعوتی کارڈ کے ہزاروں لوگ سالانہ پروگراموں میں حاضری دیتے ہیں۔

الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

12۔جاہل پیروں اور فقیروں کی مذمت:

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

کوئی بھی مسلمان خواہ وہ ولی ہو یا عالم ہو یا فقیر ہو اگر شریعت کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتا تو وہ کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتا۔ معاشرہ میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بہت سے لوگ ولی یا فقیر کا روپ اختیار کر کے دنیا کمانے کے چکر میں مصروف رہتے ہیں بعض اوقات مجذوب کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے مال و متاع سے محروم کر دیتے ہیں دیہاتی علاقوں میں یہ کاروبار عروج پر ہوتا ہے۔ حضرت صاحب ہمیشہ ایسے جاہل اور بناوٹی فقیروں کی مذمت کرتے رہتے تھے۔ جن کی

Marfat.com

زندگی کا نصب العین صرف اور صرف مال و دولت اور شہرت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

ارشاد فرمایا! باطل فقیروں کی کئی قسمیں اور بھیس ہیں جس میں وہ نمودار ہوتے ہیں مختلف ہتھکنڈوں سے سادہ لوح لوگوں کا مال ہتھیانے میں مصروف رہتے ہیں جاہل لوگ کسی جاہل فقیر کی بات پر عمل پیرا ہو کر اپنا گھربار چھوڑ دیتے ہیں ماں باپ بیوی بچوں سے رخ موڑ کر جنگل میں تنہائی اختیار کر لیتے ہیں۔ حجامت کرانا چھوڑ دیتے ہیں حتیٰ کہ نماز روزہ ترک کر دیتے ہیں ایسے جاہل پیر اپنے دنیا پرست مریدوں کو حصول دنیا کے لئے سہل طریقہ پر لگا دیتے ہیں خود بھی بے دین ہوتے ہیں مریدوں کو بھی دین سے دور کر دیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ باطل فقیروں نے فقیری کو بدنام کر دیا ہے جو لوگ ان کے شکار ہوتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ فقیری دراصل عیاری اور چالاکی کا نام ہے جس کی طرف علامہ اقبالؒ نے بھی اشارہ کیا ہے۔

خدایا یہ تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

یہ لوگ جہالت اور حرص میں مبتلا ہیں ان کا اللہ تعالیٰ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اگر یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر یقین رکھتے تو ہرگز ان طریقوں کو اختیار نہ کرتے اگر حلال طریقے سے روزی کماتے تو اللہ ان کو حلال طریقے سے روزی عطا کرتا تا کہ ان کی دنیا اور عاقبت دونوں اچھے ہو جاتے یہ باطل طریقوں سے سادہ لوح لوگوں کو لوٹ کر دنیا میں تو عیش و عشرت کرتے ہیں ممکن ہے کہ دنیا بھی ان کو حسب خواہش نہ ملے آخرت کے فوائد بھی ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں۔

موضع چک کمالہ کا ایک سائیں پہلے کسی مجذوب کے پاس رہتا تھا مجذوب کے فوت ہونے کے بعد اپنے گاؤں کے باہر ایک درخت کے نیچے ڈیرا لگا لیا لوگ اسے فقیر سمجھ کر اس کے پاس آتے جاتے تھے خود بھی شریعت پر عمل نہ کرتا اور نہ کسی کو شریعت کی طرف راغب کرتا اکثر عورتوں کو بلا کر ناچ گانا سنتا تھا اور بداعمال لوگوں کا اس کے پاس اجتماع رہتا ایک روز اس کا ذکر حضرت صاحب کے سامنے ہوا فرمایا وہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ کے خلاف چل رہا ہے اس نے جو زہد کا راستہ اختیار کر لیا ہے وہ درست نہیں ہے اگر سائیں ککوا اپنے زہد اور ریاضت کی وجہ سے جنت میں چلا جائے اور میں اپنی معصیت کی وجہ سے دوزخ میں چلا جاؤں پھر بھی کہوں گا کہ اس کی فقیری کا راستہ غلط ہے جس طریقہ سے میں لوگوں کو سیدھے راستے پر چلاتا ہوں وہی درست ہے۔

موضع شیخ چوگانی شریف کے پاس ایک جاہل چالاک فقیر لوگوں کو گمراہ کرتا تھا ساری رات پانی میں کھڑے رہ کر عبادت کرتا مگر فرائض ادا نہ کرتا اس کے زنا کے کئی قصے لوگوں میں مشہور تھے۔ ایک بار اس نے آپ کو اپنے ڈیرے پر آنے کی دعوت دی آپ نے صاف انکار کر دیا رفقا نے عرض کی دعوت کا انکار کرنا سنت کے خلاف ہے۔ فرمایا بے شک دعوت کو رد کرنا سنت کے خلاف ہے لیکن ضروری ہے کہ دعوت دینے والا مومن ہو اور اللہ کی رضا کی خاطر دعوت دے۔ عیار چالاک اور بے دین گمراہ کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہئے۔ دور دراز علاقوں سے مختلف رنگوں کے لباس پہن کر کئی ایک بے علم فقیر آپ کے پاس حاضر ہوتے آپ سب کو دین اسلام پر عمل کرنے کی تلقین کرتے۔ متعدد ایسے بے علم پیر آئے جو آپ کی تبلیغ سے راہ راست پر آ گئے کئی ایک کو آپ نے فرمایا کہ جیندڑ شریف میں قیام کریں آپ کو لنگر سے خرچہ ملتا رہے گا لیکن سادہ لوح لوگوں کو تباہ و برباد نہ کریں آپ کی خوش اخلاقی اور نرم مزاجی کی وجہ سے کئی لوگ راہ راست پر آ گئے اور نماز روزہ کی پابندی کرنے لگے حضرت صاحب کی روحانی تربیت نے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا۔

13- حقیقت قبر دیکھ کر نصیحت

جیندڑ شریف سالانہ ختم شریف کے موقع پر کھانا کھانے کے لئے ایک بار لوگ دھکم پیل کر رہے تھے لوگوں کی کثرت سے منتظمین کو دقت پیش آ رہی تھی اس منظر کو دیکھ کر حضرت صاحب فکر مند ہوئے جب محفل منعقد ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ختم شریف نہ میرا کام ہے اور نہ ہی میرے باپ دادا کا ہے بلکہ یہ محفل آپ اور میرے ہم

Marfat.com

سب کے لئے برابر ہے کیونکہ یہ محفل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے جس کو لنگر کم ملا اس کو بھی ثواب ملا جس کو زیادہ ملا اس کو بھی ثواب مل گیا ایسے موقع پر بدنظمی ہرگز پیدا نہ کرو۔ قبر کے عذاب سے بچو اور ڈرو وہ بڑے عذاب کی جگہ ہے میں سن کر نہیں بلکہ قبر کی حقیقت کو دیکھ کر آپ لوگوں کو نصیحت کر رہا ہوں چنانچہ لوگوں نے آپ کی پر اثر نصیحت پر توبہ کی اور آئیندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کیا۔

14۔ خوش قسمت ماں

بابا قدر داد ایک روز حضرت قاضی سلطان محمود قادریؒ سے ملاقات و زیارت کے لئے اعوان شریف گیا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ بہت سے عقیدت مند وہاں حاضر ہیں اور حضرت قبلہ عالمؒ بھی وہاں موجود ہیں حضرت قاضی صاحب نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ شیخ چوگانی شریف حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار مبارک کی تعمیر کا کام کتنا مکمل ہوا ہے اور کس قدر باقی رہ گیا۔ حضرت صاحب نے عرض کی کہ اتنا کام باقی رہ گیا ہے قاضی صاحب نے حضرت صاحب کے لئے توصیفی کلمات ادا کیئے تو اس پر حضرت صاحب نے عرض کی میں تو حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کا ایک مزدور ہوں ان کے آستانہ پر مزدوری کر رہا ہوں اس پر قاضی صاحب فوراً اٹھے اور حضرت صاحب سے بغل گیر ہوئے اور آپ کے ہاتھوں کو فرط محبت سے بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا وہ ماں کس قدر خوش قسمت ہے جس نے گوہر کو جنم دیا۔

15۔ دستار مبارک کا فیض

ایک بار کچھ نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ کسی عالم دین کو بھیجیں ہمیں کچھ بدعقیدہ لوگوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ آپ نے اپنے ایک درویش صوفی تاج دین سے فرمایا ان کے ساتھ چلے جاؤ اس نے عرض کی حضرت میں تو جاہل آدمی ہوں میں وہاں جا کر کیا کروں گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم جاہل ہو کوئی بات نہیں تجھے بھیجنے والا تو جاہل نہیں پھر اپنی دستار مبارک سر سے اتار کر صوفی تاج

Marfat.com

دین کے سر پر رکھی اور اسے رخصت کیا۔ صوفی تاج دین کا کہنا کہ جب میں نوجوانوں کے ساتھ ان کے علاقے میں پہنچا تو لوگوں کا جم غفیر تھا مجھے انہوں نے تقریر کے لئے کھڑا کر دیا میں نے حضرت صاحب کا تصور کر کے خطاب شروع کیا مجھے نہیں معلوم کہ مجھ سے کون خطاب کروا رہا تھا کم وبیش تین گھنٹے تک عقائد و مسائل پر تقریر کی بدعقیدہ لوگوں کو وہاں سے جانا پڑا میں کامیاب وکامران ہو کر جینڈ شریف واپس آیا۔

ایک موقعے پر چند لوگ آپ کو اپنے ساتھ گاؤں لے جانا چاہتے تھے آپ نے اپنے ایک درویش کو بلایا اور اس کے سر پر اپنی دستار رکھ کر ان سے فرمایا اسے ساتھ لے جاؤ لوگوں کو میں ہی نظر آؤں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا سب لوگ یہ سمجھتے رہے کہ یہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جب وہ درویش واپس جینڈ شریف آیا تو پھر وہی درویش ہی تھا۔

16۔ دہریہ لاجواب ہو گیا

آپ لاہور سے گجرات بذریعہ ریل گاڑی تشریف لا رہے تھے ٹرین میں ایک دہریہ نے آپ کے پاس بیٹھ کر گفتگو شروع کر دی اس کی گفتگو کا مقصود تھا کہ اللہ رب العزت کی ذات کوئی نہیں نظام کائنات خود بخود فطرت کے تحت چل رہا ہے اور کہا وہ لوگ صرف مشقت و تکلیف برداشت کرتے ہیں جنہوں نے اللہ کی ذات کو تسلیم کر کے معاشرہ میں کئی قسم کی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں عبادات میں وقت ضائع کرتے ہیں کیونکہ خدا کوئی نہیں مادہ خود بخود اپنی حالتیں تبدیل کرتا رہتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ خدا ہے اگر نہ ہوتا تو مادہ دونوں دماغوں پر یکساں اثر پذیر ہوتا ہم دونوں خدا کی ہستی کے منکر ہوتے یا دونوں قائل ہوتے معلوم ہوا کہ ایک ہستی ایسی موجود ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک دماغ کی قوت ادراک کو کمزور رکھا ہے اور دوسرے کو تیز جس کی وجہ سے ایک دماغ اس کی ذات کا منکر ہو گیا ہے اور دوسرا اس کا قائل ہو گیا ہے۔ آپ کے اس ارشاد پر وہ لاجواب ہو کر خاموش بیٹھا رہا۔

Marfat.com

17۔مرزائی اپنے مقصد میں ناکام

ایک مرزائی آپ کو سادہ درویش سمجھ کر آپ کے پاس تبلیغ کرنے آیا اور کہا کہ کوئی شخص اس وقت تک ولی نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے وقت کے نبی کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے لہٰذا میں آپ کو تاکید کرنے آیا ہوں کہ آپ مرزا صاحب جو اس وقت نبی ہیں ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی ولایت کو بحال رکھیں۔آپ نے اس سے پوچھا کہ مجھے یہ بتاؤ تمہارے خیال میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے؟ اس نے کہا وہ ایک کامل ولی اللہ تھے پوچھا کیا حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی تھی؟ اس نے جواب دیا نہیں آپ نے فرمایا اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ تم نے ولایت کا جو اصول بتایا ہے وہ غلط ہوا پھر آپ نے اس پر سوال کیا کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیوں کیا ہے جواب دیا کہ مرزا صاحب کو پے در پے الہام ہوا تھا کہ تم ہمارے نبی ہو اس لئے انہوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا تو آپ نے فرمایا لا نبی بعدی ۔اب مجھے یہ بتاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا الہام قابل اعتماد ہے یا مرزا صاحب کا الہام قابل اعتماد ہے۔اگر تم مرزا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ترجیح دو گے تو پھر کافر ہو جاؤ گے اور اگر یہ کہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا الہام قابل اعتماد ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقول آپ آخری نبی ہیں۔لہٰذا مرزا صاحب نبوت کے دعویٰ میں کاذب ثابت ہوئے اس پر مرزائی لاجواب ہو کر اپنے مقصد میں ناکام واپس گیا۔

18۔رویائے صادقہ

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الرویا الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ

Marfat.com

وار بعین جز من النبوۃ (نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے) نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ سے مراد یہ علم نبوت کا جزء ہے حضرت امام احمدؒ نے حدیث نقل کی ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات نبوت چلی گئی ہے اور مبشرات باقی رہ گئیں اور امام احمدؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت مرفوع نقل کی لم یبق بعدی من المبشرات الا الرویا (میرے بعد بشارتوں میں سے صرف خوابیں باقی ہیں)۔

ترمذی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اصدق الرویا بالاسحار سب سے سچ خواب سحری کے (وقت کے) خواب ہیں اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ اصدقکم رویا اصدقکم حدیثا تم میں سب سے سچے خواب والا سب سے سچی گفتگو والا ہو گا سچے خواب انبیاء کرام اور ان کی اتباع کرنے والے نیک لوگوں کے خواب ہیں اور بعض اوقات نادر طور پر دوسرے لوگوں کے لئے بھی واقع ہوئے ہیں یہ خواب جس طرح نیند میں واقع ہوتے ہیں بیداری میں اسی طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالمؒ کے چند رویائے صادقہ درج ذیل ہیں۔

(i) حضرت صاحب کے حال کو سیر فی التوحید کہا جا سکتا ہے چونکہ عالم بیداری میں آپ کے خیالات اللہ تعالیٰ کی صفات پر کامل یقین رکھتے اور ان میں محو رہتے لہذا خواب کے اندر دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں اور جنت کے نظاروں کو دیکھ کر میری زبان پر سورہ حدید کی یہ آیات کریمہ جاری ہیں۔

سبح لله ما فی السمٰوٰت والارض وهو العزیز الحکیم
له ملك السمٰوٰت والارض یحیی ویمیت و هو علیٰ
کل شیء قدیر (القرآن الکریم:۔۵۷:۱،۲)

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے اس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(ii) ایک عربی آپ کے پاس حاضر ہوا لوگوں کی مجلس میں اس نے کہا میں مدینہ

Marfat.com

شریف جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کروں گا کہ اس ملک کے لوگوں میں سے کسی نے مجھے رشتہ نہیں دیا۔ حضرت صاحب اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے اور اپنا انتہائی قیمتی گرم جبہ جس کو آپ خود استعمال کرتے تھے تہجد کے وقت آپ کو اس کی ضرورت بھی ہوتی تھی اس عربی کو دے کر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس ملک کے لوگوں کی شکایت نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ ہندوانہ ملک میں رہنے کی وجہ سے ذات پات کے غلط بندھن میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی قوم کے سوا کسی دوسری قوم کے ہاں رشتہ نہیں کرتے پھر غیر ملکیوں سے اس لئے بھی رشتہ داری نہیں کرتے کہ ان کی بیٹی دوسرے ملک میں چلی جائے گی اور ساری عمر کے لئے ان سے جدا ہو جائے گی۔ عربی جبہ لے کر راضی ہو کر چلا گیا آپ کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور وہ عربی بھی نظر آیا جو اچانک بیل بن گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اس بیل سے کیوں ڈرتے ہو میں نے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی آپ کے ملک سے آیا تھا لہٰذا احترام ضروری تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا شاباش عقیدہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔

(iii) حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اوائل زمانہ کی بات ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کی فراوانی کی وجہ سے میں مقروض ہو گیا میری اراضی تک فروخت ہو گئی تھی مجھے خواب میں ایک فرشتہ پاکیزہ صورت میں نظر آیا اور کہا تمہاری قسمت میں ایک لاکھ روپیہ لکھ دیا گیا ہے۔ آپ کشادہ دلی سے اللہ کے راستہ میں خرچ کریں۔ آپ فرماتے کہ لنگر کے معاملات میں اکثر میں مقروض رہتا تھا مگر اس کی ادائیگی کا انتظام اس طرح ہوتا تھا کہ وہم وگمان میں بھی نہ ہوتا۔

(iv) آپ نے اپنی والدہ کے لئے لباس مستحق دیندار عورت کو دیا رات کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے وہی لباس پہن رکھا ہے تفصیلی ذکر ''اصلاح عقائد واعمال'' میں کیا گیا ہے۔

(v) آپ نے فرمایا میرا ایک دوست فوت ہو گیا کچھ عرصہ بعد خواب میں اسے دیکھا اس کے گھٹنے پر تھپکی لگا کر پوچھا تمہارا کیا حال ہے اس نے اٹھ کر میرے گھٹنے پر دو

Marfat.com

دفعہ تھکی لگائی میں نے پوچھا ایسا کیوں کیا ہے کہنے لگا یہ عالم برزخ ہے یہاں ایسے ہی ہوتا ہے۔

(vi) اوائل زمانہ میں حضرت صاحب نے خواب میں دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان خلا میں ایک تابوت معلق ہے جو انوار و تجلیات کا مظہر ہے اور نور مدینہ طیبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ انور کی طرف جا رہا ہے اس وقت تک آپ کو حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار مبارک کی زیارت نہ ہوئی تھی اس خواب کے بعد جلد وہاں کی حاضری نصیب ہوئی۔

19۔ فاتر العقل قابل رحم

حضرت صاحب کا ارشاد گرامی ہے کہ فاتر العقل اور احمقوں سے نرمی اختیار کی جائے اور ان کی باتوں پر طیش میں نہیں آنا چاہئے بلکہ ان کی ضروریات کو پورا کرنا چاہئے یہ لوگ ہمارے حسن سلوک کے مستحق ہیں کیونکہ اپنے دماغ کو صحیح رکھنا کسی کے بس کی بات نہیں اس طرح کے بیمار کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اس طرح کی بیماری سے بچا رکھا ہے۔

ایک روز آپ حویلی میں تشریف فرما تھے حسب معمول مسائل بیان کر رہے تھے کہ جینڈ ژشریف کی ایک دیوانی عورت شور مچاتی سینہ کوبی کرتے ہوئے وہاں آ گئی۔ سامعین کی توجہ منتشر ہوگئی صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب نے اسے ڈانٹ دیا حضرت صاحب کو یہ بات بڑی ناگوار گذری فرمایا اس بیچاری کے بس کی بات نہیں یہ اپنے عزیز کے فوت ہونے کی وجہ سے اس طرح ہوگئی ہے۔ جب اس کو عزیز کا خیال آتا ہے تو رونا پیٹنا شروع کر دیتی ہے ایسے غمزدہ اور معذور لوگوں پر رحم کیا کرو تاکہ انہیں مزید تکلیف نہ ہو۔ حضرت صاحب اس پاگل عورت کو زندگی بھر لنگر سے کھانا دیتے رہے۔

حضرت صاحب کی خدمت میں ایک روز مخبوط الحواس آدمی لنگوٹی باندھے کمل اوڑھے آ گیا آپ نے حسن سلوک سے اس کو اپنے پاس بٹھا کر پوچھا پانی پیو گے یا کھانا

Marfat.com

کھاؤ گے اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے پوچھا پھر کیسے آنا ہوا کہنے لگا تمہاری بیمار پرسی کے لئے۔آپ نے ہنس کر فرمایا یہ لوگ کتنے ہمدرد اور وفا دار ہیں کہ میں بیمار بھی نہیں پھر بھی میری عیادت کے آ گئے ہیں ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب تم کسی بیمار کو بیماری میں دیکھو تو دل میں یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفصیلا.

(اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس چیز (دکھ تکلیف) سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور بہت سی مخلوق پر مجھے نمایاں طور پر فضیلت دی۔)

20۔سچے جذبہ کا دل پر اثر

ارشاد فرمایا کسی مردِ خدا کے دل میں اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت کے خیالات عروج پر ہوں اس وقت اگر وہ کسی پر اسی جذبہ سے نظر کرے تو اس پر بھی اثر ہو جاتا ہے اسے سمجھنے کے لئے ایک مثال بیان فرمائی ایک عورت کو اپنا خاوند پسند نہیں تھا اس سے نجات کے لئے زہر دے کر اسے ہلاک کر دیا اور باہر نکل کر زور زور سے رونا چیخنا شروع کر دیا مجھے اس کی حقیقت کا علم تھا اس کے رونے پر مجھے ہنسی آتی تھی مگر ایک بوڑھی عورت کا جوان بیٹا فوت ہو گیا وہ بیٹے کے غم میں اپنے گھر کے اندر روتی تھی اس کی آواز کو مسجد میں بیٹھے سن کر میرے آنسو نہیں رکتے تھے میں دیر تک اس بوڑھی عورت کے حالِ زار پر آنسو بہاتا رہا۔

☆............☆............☆............☆

Marfat.com

فصل پنجم

سیرت و کردار گوہر

کسی شخصیت کی عظمت کا پتہ اس کی سیرت و کردار کی بلندی سے چلتا ہے جب تک کسی شخصیت کے اطوار و عادات معلوم نہ ہوں اس کی سیرت لوگوں کے سامنے نہ ہو اس شخصیت کے متعلق کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی حضرت سعدی شیرازیؒ کا قول ہے کہ

مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید

(خوشبو خود بخود اپنی موجودگی کا احساس دلاتی ہے اگر خوشبو نہ ہو اور عطار کسی شیشی کو پانی سے بھر کر پکارتا رہے کہ یہ خوشبو ہے تو اس پر کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔)

اسی طرح اگر کہا جائے کہ فلاں بڑی عظمت اور رفعت کا مالک تھا جب تک اس کی سیرت' اس کا کردار اور اوصاف لوگوں کے سامنے نہ ہوں کوئی بھی اس کی عظمت کا قائل نہیں ہوتا۔

بزرگان دین کی حیات مقدسہ کا ایک اہم وصف ان کا حسن اخلاق ہوتا ہے چونکہ ان اولیاء اللہ نے اپنے اخلاق اور کردار کو انوار سنت سے منور کیا ہوتا ہے لہذا ان کے اخلاق واطوار کو دیکھ کر اخلاق نبوی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

با محباں باش دائم ہم نشیں
تا توانی روئے اعداء را مبیں

(ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو تجھ سے محبت کرتے ہوں دشمنوں سے کنارہ کش رہو کہ بری صحبت انسان کے کردار کو بدنما کر دیتی ہے)۔

Marfat.com

حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت و کردار اور اخلاق کریمانہ تخلقوا بہ اخلاق اللہ کے مصداق تھے انتہائی اعلیٰ اطوار و عادات کے مالک۔ ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور اطاعت میں بسر کی۔ فرماتے میں نے زندگی بھر ایک قدم بھی اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں اٹھایا اپنی سیرت وصورت کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور رکھا۔ ہمیشہ باوضو رہتے نماز باجماعت ادا کرتے زہد و تقویٰ کے پیکر تھے باطنی طہارت کے ساتھ ساتھ ظاہری طہارت کا پورا پورا خیال رکھتے ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرمایا۔ روزانہ غسل کرنے کی عادت زندگی بھر رہی ہر آنے والے کی عزت کرتے کوئی کتنے ہی بلند مرتبے پر فائز ہوتا یا دنیاوی لحاظ سے غریب و مسکین ہوتا سب کے ساتھ سنت کے مطابق ایک جیسا سلوک کرتے سب کی میزبانی فرما کر خوشی محسوس کرتے ہر آنے والے کے حال احوال اور خیال کو دریافت فرماتے سب کے لئے دعاء خیر اور اس کے معاملات میں جہاں تک ممکن ہوتا دلچسپی رکھتے سب سے ہمدردی کے ساتھ پیش آتے دنیاوی معاملات کو اپنی بساط کے مطابق حل کرواتے سائل اور مسافر کا بہت زیادہ خیال رکھتے کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اگر اس وقت اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو اسے قیام کرنے کے لئے کہتے جب تک اس کی حاجت پوری نہ کر دیتے اسے رخصت ہونے کی اجازت نہ دیتے۔ ہمیشہ لوگوں کو دین اسلام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے اور جاہل پیروں اور فقیروں سے بچنے کی ترغیب فرماتے ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کو سخت ناپسند فرماتے جو دین کے نام پر لوگوں کا مال ہضم کرنے کے چکر میں رہتے فرماتے جس طرح آب و ہوا سے انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے اسی طرح برے لوگوں کی صحبت سے انسان کی دنیا اور دین دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔

آپ نمود و نمائش کو ناپسند فرماتے کبھی کسی روحانی رتبہ اور مقام کا دعویٰ نہ کرتے خود بھی خدمت خلق کو عبادت سمجھتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے کہ ان لوگوں سے محبت اور خدمت کرنے کا نام ہی عبادت ہے۔ اللہ کے بندوں سے محبت ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔ کبھی بھی لوگوں کی مدح سرائی سے خوش نہ ہوتے جتنی

Marfat.com

دیر لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہتے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں کرتے اور سنتے رہتے۔ مسائل بیان فرماتے یا دینی کتاب پڑھنے کا حکم دیتے تو عالم دین کسی نہ کسی کتاب کو پڑھ کر حاضرین کو سناتا۔ آپ بیان کی جانے والی عبارت کی تشریح فرماتے۔ بے پناہ جرأت دلیری اور حوصلہ کے مالک تھے۔ بچپن سے ہی گھڑ سواری میں مہارت رکھتے تھے زندگی کے تمام معاملات میں نظم وضبط کا خیال رکھتے۔ عاجزی اور انکساری عفو و درگذر' سخاوت وایثار' تسلیم ورضا اور صبر وشکر کے پیکر تھے۔

ایسے فضائل واخلاق' اوصاف حمیدہ اور سیرت وکردار کے مالک بزرگان دین سے محبت رکھنا اور ان کی سیرت وکردار کو مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے تاکہ معاشرہ انسانی میں جو رزائل اخلاق پیدا ہو چکے ہیں ان سے نجات حاصل کر کے صراط مستقیم پر عمل پیرا ہو سکیں۔

حب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

(1) حب الٰہی

قرآن مجید:

والذین امنوا اشد حبا لله (القرآن الکریم:-۲:۱۶۵)

اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

حدیث نبوی:

من احب لقا الله احب الله لقاء ٥ ومن کره لقاء الله کره الله لقاء ٥ (بخاری ومسلم)

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

کشف المحجوب:

قطع محبت ماسوا اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل میں سوا ذات واحد کے کسی کا تعلق اور کسی کی محبت نہ ہو اور جب اس کے دل میں خالص ذات واحد کی محبت جاگزیں ہو چکی ہے وہ کتنا ہی لوگوں کے ساتھ میل جول رکھے اسے کوئی خطرہ نہیں اور جو مخلوق سے محبت رکھے اس کے دل میں محبت الٰہیہ کا گزر نہیں ہو سکتا گویا وہ محبت الٰہیہ کو سمجھتا ہی نہیں۔ یعنی صفت عبد صافی محض وحدت ہے سن اللہ کا فرمان کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں۔

حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات اقدس سراپا فنا فی اللہ تھی۔ توحید، حب الٰہی اور معرفت وعرفان الٰہی کے حوالے سے آپ کے فرمودات کتاب ہذا کے باب سوم میں موجود ہیں اس موضوع پر کئی واقعات گذشتہ اوراق میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو اور عمل رضا الٰہی کے لئے تھا فرماتے ''میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اللہ کی مرضی کے خلاف ایک بھی قدم نہیں اٹھایا۔'' کئی بار ارشاد فرمایا کہ میری قبر کی مٹی سے بھی لوگوں کو درس توحید ملے گا۔ آپ کی زبان پر ہمیشہ ذکر الٰہی جاری رہتا ہر آنے والے مہمان کو درس توحید دیا کرتے تھے۔ آپ کے سب سے زیادہ فرمودات توحید پر ہی مبنی ہیں ہمیشہ فرماتے توحید نفی ماسوا اللہ کا نام ہے اور تصوف نفی ماسوا اللہ میں مضمر ہے۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے باب اوّل موضوع سوئے حجاز اور باب سوم۔

ذکر کن ذکرے کہ غیر از دل رود
غیر منسی ذات حق در دل بود

(اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح کرو کہ غیر دل سے نکل جائے اور صرف اللہ کی ذات دل میں رہ جائے)۔

آپ ہمیشہ اپنی ہستی کے نیست ہونے کا ذکر کرتے انانیت کا وہاں پر کوئی

Marfat.com

وجود نہ تھا۔اور ہر وقت ذکر الٰہی جاری رہتا حتیٰ کہ آخری سالوں میں یہ عالم تھا کہ رات کو چند گھڑی جب سوتے تھے تو ہر دوسرے سانس کے باہر آنے کے ساتھ آپ کی زبان پر لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین کی آواز سنائی دیتی تھی۔

چونکہ روحت غرق یاد حق بود
جامہ ہستی بہ کلی شق بود

(جب تیرا دل یادِ حق میں مستغرق ہو گا تو پھر اپنے نہ ہونے کا اعلان کرنا پڑے گا)۔

ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مخلوق کے دل پر صرف اللہ رب العزت کا ہی غلبہ ہو۔ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور دعا کے لئے عرض کیا آپ نے پوچھا کیا تم نماز پڑھتے ہو عرض کیا نہیں۔فرمایا نماز پڑھا کرو اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا۔آپ نے اس سے دعا کا وعدہ کیا وہ شخص چلا گیا کسی نے عرض کیا حضور اس کی موجودگی میں دعا کر دیتے اس مسکین بیچارے کو آرام آ جاتا اور وہ مطمئن بھی ہو جاتا فرمایا میں ابھی اس کے سامنے دعا کرتا اسے آرام آ جاتا تو یہ لوگ مجھے چین نہ لینے دیتے کوئی آ جاتا کہ میری بھینس دودھ کم دیتی ہے۔کوئی کہتا مکھن کم نکلتا ہے۔کوئی کہتا مرغی انڈے نہیں دیتی۔ اس لئے اس کو کہا ہے کہ گھر جا کر نماز پڑھے اور دعا کرے اسے آرام آ جائے گا اور اس کا خیال میری طرف نہ جائے گا میں چاہتا ہوں کہ مخلوق کے دل پر اللہ رب العزت کا غلبہ ہو اسے آرام بھی آئے گا اور نمازی بھی بن جائے گا پھر آپ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اس کے لئے خصوصی دعا بھی کر دی۔

حضرت موسیٰ حجازی علیہ السلام کے مزار مبارک پر مہمان خانے میں قیام کے دوران رات کو آپ کے مخلص عقیدت مند سید محسن شاہ بیمار ہو گئے اور تکلیف کی شدت پر ہائے اماں ہائے اماں پکارنے لگے۔ یہ آواز سن کر حضرت صاحب شاہ صاحب کے کمرے میں گئے اور تسلی دی دوائی کا اہتمام کروایا پھر ارشاد فرمایا شاہ صاحب! آپ نے ساری عمر درویشی کے اندر گزاری ہے نوے سال آپ کی عمر ہو چکی ہے مجھے بڑا افسوس ہوا یہ سن کر کہ بیماری پر آپ ہائے اماں ہائے اماں پکارتے جا رہے ہیں ایک بار بھی

Marfat.com

ہائے اللہ کا لفظ آپ کے منہ سے نہیں نکلا حالانکہ تکلیف و بیماری کے دوران تو اللہ رب العزت کو ہی یاد کرنا چاہئے کہ بیمار کو شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

ایک شخص حاضر خدمت ہوا اپنی آپ بیتی عرض کرنے کے بعد رخصت ہوتے وقت عرض کرنے لگا میں نے جو گذارش کی ہے اسے یاد رکھئے گا پس پشت نہ ڈالنا کہیں آپ بھول نہ جائیں آپ نے فرمایا میں تو ایک کمزور انسان ہوں اور بھول جانے پر مجبور بھی ہوں بہتر یہ ہے کہ ہم دونوں اس عرض کو اس کے حوالے کر دیں جس کی صفت "لاتاخذہ سنۃ ولانوم" ہے۔

اگر کوئی شخص لنگر کے لئے اشیاء لے کر آتا اور آپ کو دکھانے پر اصرار کرتا کہ حضرت صاحب کو علم ہو جائے یہ چیزیں میں لایا ہوں تو آپ اس کو ارشاد فرماتے یہ بات تو خوشی کی ہے کہ تم نے یہ چیزیں لنگر میں دیں ہیں لیکن مجھے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ لنگر میرا نہیں اللہ رب العزت کا ہے اور ہر کام صرف اللہ کی رضا کے لئے کرو دوسروں کی رضا کے لئے نہیں کرنا چاہئے۔

رضائے الٰہی پر قائم رہنا انبیاء کرام کا مقام اور اولیاء عظام کا حال ہے۔
فرماتے میں اپنی رضا کو اللہ کی رضا میں گم کر کے بیٹھا ہوں۔

آپ کا بیٹا ایک سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ لوگ آپ کے پاس تعزیت کے لئے حاضر ہوتے تھے اگر ان میں سے کوئی یہ کہہ دیتا کہ بڑا افسوس ہوا ہے تو فرماتے توبہ توبہ ایسا نہیں کہنا چاہئے یہ تو اللہ کی رضا ہے اور اللہ کی رضا پر افسوس کرنا بڑا گناہ ہے۔

ایک روز امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے رضا الٰہی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مثال سے اس کو یوں واضح کیا کہ اپنی رضا کو رضا الٰہی کے سپرد کرنے کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کا خزانہ مختلف کمروں میں جو آگے پیچھے تعمیر ہیں میں پڑا ہے پہلے کمرے میں چاندی دوسرے میں سونا اور تیسرے میں جواہرات اسی طرح دیگر کمروں میں قیمتی سامان موجود ہے۔ بادشاہ اعلان کرتا ہے خزانے کا دروازہ کھلا ہے ہر شخص جتنا مال اٹھا کر لے جا سکتا ہے لے جائے جو عقل کے اندھے ہوں گے وہ پہلے کمرے سے ہی سامان لے جائیں گے سمجھدار دوسرے سے سامان اٹھا کر خوش ہوں

Marfat.com

گے لیکن جو سب سے دانا ہوگا وہ خود بادشاہ سے عرض کرے گا حضور جو مناسب ہو مجھے عطا کریں بادشاہ اپنی شان کے مطابق اسے جو اس کے لئے زیادہ مفید ہوگا عطا کرے گا اسی طرح اپنی رضا کو بھی رضا الٰہی پر چھوڑ دینا چاہیئے دانشمندی اسی میں ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس میں جائز انداز سے جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے۔

آپ رضا ومحبت الٰہی پر ہمیشہ پرتاثیر گفتگو کرتے کہ لوگوں کی زبانوں پر بے اختیار ذکر الٰہی جاری ہو جاتا یہی وجہ ہے کہ وصال کے وقت آخری الفاظ بھی حسبی اللہ ادا فرمائے عقیدۂ توحید پر آپ کی گفتگو سن کر جید اہل حدیث علماء یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ عقیدہ توحید کی سمجھ آج آئی ہے۔

خدا کی قسم ہے خدا جلوہ گر ہے اسی کی حقیقت میں جلوہ گری ہے
یہ شمس و قمر اور یہ برق و شرر میں اسی نور مطلق کی سب روشنی ہے

(2) عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن مجید:

قل ان کان اباؤکم وابناء کم واخوانکم وازواجکم و عشیرتکم واموال اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفسقین (القرآن الکریم:-۹:۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو

Marfat.com

راہ نہیں دیتا۔

حدیث نبوی:

لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (مسلم)

تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب اور عزیز نہ ہو جاؤں۔

کشف المحجوب:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ المعراج میں پچاس نمازیں قبول فرما لیں اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قطعاً گراں نہ گذریں حتیٰ کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے عرض کرنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض امت کی خاطر واپس تشریف لے گئے اور پچاس کی پانچ کرا لائے اس لئے کہ اس ہستی مقدس کی طبع مقدسہ فرمان محبوب کے ساتھ کسی مخالفت کی روادار نہ تھی لان المحبۃ ھی الموافقۃ اس لئے کہ محبت نام ہی موافقت محبوب کا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذا شیتم
آں ذات پاک مرتبہ داں محمدؐ است

حدیث پاک میں ہے کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے سچے عاشق رسول کہ فنا فی اللہ کے ساتھ ساتھ فنا فی الرسول کے درجے پر فائز تھے۔ ہر وقت زبان پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک رہتا یہی آپ کا مرغوب و محبوب وظیفہ تھا۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کا نمونہ تھے۔

Marfat.com

جامی ثنائے یار کند انشراح صدر
ہر دم وظیفہ گفتن نام محمدؐ است

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آپ کے ارشادات باب سوم میں موجود ہیں۔ بزرگان دین کی سیرتوں کا مطالعہ کیا جائے تو عموماً ایک دو واقعات ملتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے انہیں بیداری یا عالم خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا ہومگر یہاں معاملہ کچھ اور ہے آپ جس کو فرما دیتے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جاتی اس کی عمدہ مثال حضرت شیخ القرآن" کی ذات گرامی ہے کہ مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران حضرت صاحب نے رات کو ارشاد فرمایا کہ صبح جا کر مراقبہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور نظر کرم فرمائیں گے چنانچہ صبح حضرت شیخ القرآن " کو حالت بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت ہوتی ہے جس کی تفصیلات 'سفر حج' میں گذر چکی ہیں۔

آپ خود مسجد نبوی میں نماز پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تین بار ایسا کیا حضرت شیخ القرآن کے سوال پر فرمایا حضور قلب سے نماز پڑھنا سیکھ رہا تھا نبی علیہ السلام اصلاح فرما رہے تھے۔ چونکہ آپ امی تھے لہذا جب کوئی آپ کے سامنے حدیث مبارکہ پڑھتا آپ اس کی تصحیح کے لئے بارگاہ رسالت میں رجوع کرتے تھے۔

اہل حدیث عالم دین مولانا عنایت اللہ گجراتی آپ کے پاس حاضر ہوئے کسی مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی۔ حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے۔ مشکوٰۃ شریف سے حدیث دکھانا مقصود تھا۔ حضرت صاحب نے مولانا محب النبی صاحب سے فرمایا کہ مشکوٰۃ شریف مولانا عنایت اللہ صاحب کو دیں انہوں نے عرض کی مجھے ساری مشکوٰۃ یاد ہے میں آپ کو حدیث سناتا ہوں مولانا عنایت اللہ نے ایک عربی عبارت سنائی آپ خاموش رہے پھر سنائی تو آپ پھر خاموش رہے اس پر مولانا عنایت اللہ نے عرض کی جب مولانا محب النبی صاحب عبارت پڑھتے تھے تو آپ اس حدیث کی وضاحت کرتے تھے جب میں پڑھتا ہوں آپ خاموش ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت صاحب نے فرمایا مولانا جب آپ عبارت سناتے تھے تو میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رجوع کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے میں نے ایسا نہیں کہا اس پر مولانا عنایت اللہ نے کہا واقعی میں حدیث نہیں پڑھ رہا تھا میں سمجھتا تھا کہ آپ امی ہیں عربی عبارت سناتا ہوں آپ کو علم نہ ہوگا لیکن اب یہ سمجھ آئی ہے کہ آپ واقعی محمدی ہیں اور حقیقت حدیث کا شعور بھی آپ کو عطا کیا گیا ہے۔

حضرت صاحب کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کے سامنے حدیث مبارکہ پڑھی جاتی تو آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں رجوع فرما کر اس کی تصدیق فرما لیتے اسی طرح روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قدموں کی جانب کھڑے ہو کر بھی آپ نے کئی باتوں کی تصدیق فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ باتیں ایسے ہی درست ہیں۔ نبی علیہ السلام کی غلامی میں آپ کو بلند مقام اور جو قرب حاصل تھا اس کا اظہار ان واقعات سے ہوتا ہے جو مدینہ طیبہ قیام کے دوران پیش آئے۔ جنہیں باب ہذا کی فصل دوم میں بیان کر دیا گیا ہے۔

آپ کے پاس جو بھی شخص بیعت کرنے کے لئے آیا آپ اسے بیعت کرنے کی بجائے فرماتے میرے اور تمہارے پیر وہ ہیں جو سب کے پیر ہیں یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وصال سے قبل آخری ختم شریف کے موقع پر خلاف معمول آپ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں بھی اسی بات پر زور دیا کہ ہم سب کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میں آپ سب لوگوں کو ان کے سپرد کر رہا ہوں۔

آپ نے زیارت نبوی کی تین اقسام بیان کیں ایک زیارت آپ کے جسم شریف کی زیارت جو آپ کی حیات ظاہری میں خاص و عام کو نصیب ہوئی دوسری قسم کی زیارت آپ کی شریعت کی پیروی اور آپ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا اس پر جو شخص جتنا عمل پیرا ہوتا ہے اسے اتنا ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی زیارت سے حصہ ملتا ہے۔ تیسری قسم کی زیارت یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی معرفت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھی اسے انسان نبی علیہ السلام کی توجہ اور کرم و نوازش سے اپنی بساط

Marfat.com

کے مطابق حاصل کرے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ ہمیشہ اپنے حال کو چھپاتے تھے اس لئے برملا تو اس بات کو ظاہر نہ کرتے کہ آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کس قدر حضوری حاصل تھی مگر بعض واقعات سے اس کا اظہار ہوتا ہے مثلاً ایک اہل حدیث عالم آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں۔آپ نے فرمایا ہاں میرا یہ عقیدہ ہے اس نے عرض کی میں تو نبی علیہ السلام کو حاضر و ناظر نہیں مانتا۔آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ تمہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اپنی زیارت سے مشرف نہیں فرمایا نہ ہی کبھی تلقین کی ہے مگر جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حضور میں حضوری سے مشرف فرماتے ہیں اور مناسب ہدایات ارشاد فرماتے ہوں وہ کیسے کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کن

حضرت صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم و اجازت سے ہی جینڈڑ شریف میں مسجد کو تعمیر کروایا اور ختم شریف کا آغاز کیا۔عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم ہے کہ لوگ سمجھتے تھے کہ آپ چونکہ نبی علیہ السلام سے بے پناہ محبت کی وجہ سے بے دریغ خرچ کرتے ہیں لہذا وہ عربی لباس پہن کر آ جاتے تو آپ ان کی مالی مدد کرتے جب عرض کیا جاتا کہ یہ تو فلاں لوگ ہیں صرف عربی لباس میں آئے ہیں فرماتے مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا لباس پہن کر آ جائے اور کہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر سے آیا ہوں میں اس کی خدمت کروں گا۔

جینڈڑ شریف کے اردگرد کا علاقہ دیہاتی اور ماحول بھی دیہاتی تھا اس لئے آپ کی محفل میں حقہ موجود ہوتا تھا ایک روز ایک مولوی صاحب آئے اور حقہ دیکھ کر کہنے لگے جو شخص حقہ پیتا ہے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں

Marfat.com

ہوتی۔آپ نے فرمایا مولانا کیا آپ حقہ پیتے ہیں جواب دیا نہیں فرمایا مولانا سچ سچ بتائیں کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کتنی مرتبہ ہو چکی ہے۔مولانا نے جواب دیا ایک بار بھی نہیں ہوئی۔فرمایا آپ کے بیان کردہ اصول کے مطابق تو آپ کو زیارت سے محروم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آپ حقہ نہیں پیتے مولانا اس سے پتہ چلتا ہے کہ حقہ مانع زیارت نہیں بلکہ کئی دیگر وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انسان زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم رہتا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ مولانا اگر حقہ پینے والے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر روز کرم فرماتے ہوں تو پھر آپ کا بتایا ہوا اصول کہاں جائے گا۔ یہ سن کر مولانا آپ کے جذبۂ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضوری کے سامنے خاموش ہو گئے۔

نہ عشق ہے نہ محبت نہ آرزوے وصال
زہے نصیب کہ ہر دم رہے تیرا ہی خیال
اٹھے جو دیدہ دل سے حجاب کے پردے
تو ہر طرف نظر آیا اسی کا حسن و جمال
پہنچ گیا ہوں جومشتاق ان کے کوچے میں
یہ محض ان کا کرم ہے ترا نہیں ہے کمال

حضرت صاحب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص نظر عنایت تھی اسی لئے آپ ارشاد فرماتے کہ میری استاد نبوت ہے میں نے جو کچھ سیکھا ہے انبیاء علیہم السلام سے سیکھا ہے۔آپ کو نسبت اویسی حاصل تھی جس طرح حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں مگر آپ پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاص کرم تھا کہ آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو آپ کی زیارت وملاقات کے لئے بھیجا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فنا فی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔ باطنی طور پر بارہا مرتبہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوئے چونکہ حضرت صاحب کا سلسلہ بھی اویسی ہے اسی نسبت کی بنا پر حضرت صاحب خود ارشاد

Marfat.com

فرماتے کہ مجھے حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت عالم بیداری میں ہوئی یہ میری اوائل عمر کا واقعہ ہے کہ آپ نے سامنے آ کر مجھے نظر التفات سے کچھ دیر کے لئے دیکھا پھر آپ کی شبیہ مبارک غائب ہوگئی لیکن کوئی گفتگو نہ ہوئی۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں کئی بار دیکھا لوگوں میں کئی ایک واقعات معروف ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ شروع میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ختم شریف کا آغاز کیا گیا تو ان دنوں کی بات ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی میرے پاس آ کر کہتا ہے کہ مدینہ شریف سے دو سوار تشریف لائے ہیں۔گھر سے فوراً نکل کر گلی میں دوڑتا ہوا گیا تو سامنے دیکھا کہ ایک گھوڑے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں جبکہ دوسرے گھوڑے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سوار ہیں میں انہیں اپنے گھر لے آتا ہوں۔

ایک عربی جینڈر شریف آیا وہ یہاں پر شادی کرنے کا خواہشمند تھا لیکن کسی نے اس کو رشتہ نہ دیا اس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور پر جا کر آپ لوگوں کی شکایت کروں گا۔آپ نے اسے اپنا قیمتی جبہ دیا اور خدمت بھی کی اس سے گذارش کی کہ یہاں کے لوگوں کی شکایت نہ کرنا(یہ واقعہ رویائے صادقہ میں گذر چکا ہے) خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے وہ عربی بھی موجود تھا جو بیل بن گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو بیل ہے تم اس سے کیوں ڈرتے رہے ہو۔عرض کی آپ کے وطن سے آیا تھا اس لئے احترام ضروری تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاباش عقیدہ ایسا ہونا چاہئے۔(یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ لوگوں کی باطنی شکل اعمال کے مطابق ہوگی)۔

جب کوئی شخص آپ سے عرض کرتا کہ دعا کریں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو فرماتے کہ پہلے اس کے لئے تیاری کرو۔شریعت پر مکمل عمل کروا اپنے دل کو پاک کرو اطاعت میں کسی قسم کی کمی نہ ہو تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دن رات ہو جائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے قابل ہو

Marfat.com

جائے تو خود ہی لطف و کرم کے دروازے کھل جائیں گے۔

صد ہزاراں جبرئیل اندر بشر
بہرحق سوئے غریباں یک نظر

(3) سخاوت و ایثار

قرآن مجید:

الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لایتبعون ماانفقوا منا ولا اذی لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (القرآن الکریم:-۲:۲۶۲)

اور وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس خرچ کے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں اس کا اجر (نیکی) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔

حدیث نبوی:

السخی قریب من الله قریب من الناس قریب من الجنة بعید من النار. (سنن ترمذی)

سخی اللہ تعالیٰ لوگوں اور جنت کے قریب ہوتا ہے جب کہ آگ سے دور ہوتا ہے۔

کشف المحجوب:

بعض نے جواد اور سخی کا یہ فرق بیان کیا ہے کہ سخی وہ ہے جو بخشش کرتے وقت خویش و بیگانہ میں تمیز کرے دوست و دشمن میں امتیاز رکھے اور اس میں کوئی سبب یا غرض ملحوظ ہو اور یہ جود کا ابتدائی مقام ہے اور جود وہ ہے کہ دیتے وقت اپنے بیگانے میں فرق

Marfat.com

نہ کرے اور اس کا دینا بے غرض اور بے سبب ہو اور یہ شان دو پیغمبروں میں خاص تھی ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخاوت کے دریا تھے۔آپ کا دست مبارک رحمت اور ابر کرم تھا جو زندگی بھر اپنوں بیگانوں مفلوک الحال لوگوں مسافروں' بیماروں اور یتیموں کو سیراب کرتا رہتا تھا۔

کشادہ دست کرم جب وہ بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے

آپ غربا و مساکین کی مالی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے کئی غریب خاندانوں کو لنگر خانہ سے مفت ماہانہ اخراجات ملتے تھے ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے فاضل لوگ آپ کی اس سخاوت اور دریا دلی کے معترف تھے۔مسافروں اور غریب علماء کرام کی تمام ضروریات کا خیال کرتے۔آپ کا طریقہ کار بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق تھا کہ مالی مدد اس طرح کرو کہ دینے والے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ قیام پاکستان پر مہاجرین کی خوب مالی مدد کی۔اس علاقہ میں آنے والے کئی ایک مہاجر حضرات کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیتے رہے۔کشمیر میں جنگ شروع ہو جانے پر ارشاد فرمایا کہ اگر میری صحت اجازت دیتی تو میں خود جہاد کشمیر میں شامل ہوتا۔مجاہدین کی نہ صرف خود خدمت کرتے رہے بلکہ اپنے احباب کو بھی تلقین کرتے کہ ان کی مالی مدد کی جائے۔

آپ کی دریا دلی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اکثر آپ مقروض ہو جاتے مگر سخاوت جاری رہتی تھی۔اپنی آبائی زمین کو کئی بار گروی رکھ کر بھی لنگر اور درس کے سلسلہ کو جاری رکھا۔کئی بار ایسا ہوا کہ کوئی مخیّر آدمی آیا اس نے آپ کی گروی زمین کو واگذار کرایا۔آپ کی زندگی اخفائے حال اور مقروض رہ کر خرچ کرنے میں گزری۔

مسافروں کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے کئی کئی روز تک وہ یہاں مقیم رہتے اگر وہ رخصت مانگتے تو آپ کے پاس جو ممکن حد تک ہو سکتا اس کی مالی مدد کر دیتے۔اگر پاس رقم نہ ہوتی تو فرماتے ایک رات اور ٹھہر جاؤ کل تک کچھ بندوبست ہو جائے گا۔پھر چلے

Marfat.com

جانا چنانچہ کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کیا کرتے۔

ایک روز گجرات کی طرف جانے والی سڑک پر اپنے خیال میں اکیلے جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک سید صاحب گجرات سے آتے ہوئے ملے وہ آپ کو جانتے نہیں تھے انہوں نے کہا کہ میاں گوہر الدین صاحب کا گھر کہاں ہے۔آپ نے پوچھا کوئی کام ہے کہنے لگے میں اپنی اراضی میں آب پاشی کے لئے ایک کنواں تعمیر کر رہا ہوں اس کی تکمیل کے لئے کچھ رقم کی ضرورت ہے سنا ہے میاں گوہر الدین سخی آدمی ہیں سب کی مدد کرتے ہیں میں نے قرض لینے کی بہت کوشش کی کہیں سے نہیں ملا اس لئے یہاں آیا ہوں آپ نے فرمایا اگر تمہاری ضرورت یہاں پوری کر دی جائے تو پھر آپ کو ان کے گھر جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ انہوں نے کہا یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے آپ نے کھیتوں میں کام کرتے ہوئے ایک شخص کو آواز دی کہ ان کو گاؤں لے جاؤ فلاں آدمی سے اتنی رقم میرے حساب میں لکھوا کر انہیں دے دو۔ سید صاحب نے راستہ میں اس آدمی سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں۔ تعجب ہے کہ میرا نام سکونت پوچھے بغیر رقم دے رہے ہیں اس شخص نے کہا یہ میاں گوہر الدین صاحب ہیں۔ آپ کے اس رویہ کا سید صاحب کے دل پر بڑا اثر ہوا کچھ عرصہ بعد سید صاحب رقم واپس کرنے کے لئے جینڈڑ شریف حاضر ہوئے اور اپنا تعارف کروا کر واقعہ سنایا اور پیسے واپس کئے تو آپ نے فرمایا شاہ صاحب کنواں صدقہ جاریہ ہے آپ کی ضرورت پوری ہو گئی ہے یہ رقم آپ ہی رکھ لیں تا کہ مجھے بھی اس صدقہ جاریہ میں ثواب مل جائے چنانچہ وہ رقم واپس کر دی۔

مسجد کی تعمیر کے لئے اینٹیں منگوائی گئیں ایک سوالی آ گیا کہ مجھے اینٹوں کی ضرورت ہے میں یہ لے جاؤں فرمایا لے جاؤ ہم اور منگوا لیں گے کسی نے عرض کی حضرت یہ اینٹیں تو مسجد کے لئے آئی تھیں فرمایا ابھی یہ مسجد میں لگی تو نہ تھیں میں نے ہی منگوائیں تھیں اگر مسجد کے لئے وقف ہو جاتیں یا مسجد میں لگ جاتیں تو اور بات تھی مجھے سائل کو انکار کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

آپ نہ صرف خود سخاوت کا دروازہ کھلا رکھتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہتے تھے فرمایا اگر کسی کے پاس دس روپے ہوں تو ایک روپیہ فی سبیل اللہ

Marfat.com

خرچ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے پاس نو روپے رہ گئے ہیں حالانکہ اس کے ساتھ جانے والا وہی ایک روپیہ ہے جو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا گیا ہے۔ باقی خدا جانے کہاں خرچ ہو کر ضائع ہو جائیں۔ ایک سوالی حاضر ہوا اور تین روپے کا سوال کیا حضرت صاحب کے پاس ایک روپیہ تھا آپ نے سوالی کو ایک روپے دے کر سید علی اکبر شاہ صاحب سے کہا آپ بھی ایک روپیہ سوالی کو دیں اور پاس بیٹھے ایک شاہ صاحب سے کہا آپ بھی ایک روپیہ سوالی کو دیں انہوں نے کہا میرے پاس اس وقت کچھ نہیں آپ نے سید علی اکبر شاہ صاحب سے کہا آپ ایک روپیہ بطور قرض شاہ صاحب کو دیں تاکہ ان کو بھی ثواب مل جائے سید علی اکبر شاہ صاحب نے ایک روپیہ دوسرے شاہ صاحب کو دیتے ہوئے کہا میں یہ روپیہ شاہ صاحب کو نذرانہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ دوسرے شاہ صاحب بھی خوش ہو گئے انہوں نے وہ روپیہ سوالی کو دے دیا۔ آپ کا خادم بابا حسین اکثر مقروض رہتا تھا آپ نے بابو محمد حسین لاہور والے سے فرمایا کہ آپ بابا سلطان کا قرضہ ادا کر دیں بے چارہ بڑے مشکل حالات سے گزر رہا ہے۔ یہ نوافل پڑھ کر آپ کی ملک کرتا رہے گا چنانچہ بابو محمد حسین صاحب نے بابا حسین کا سارا قرضہ ادا کر دیا۔

ختم شریف کے موقع پر کئی عربی مسافر حاضر ہوتے ان کی خدمت کی جاتی تھی۔ حضرت صاحب نے ایک عربی کی خوب خدمت کی تو حضرت شیخ القرآنؒ نے عرض کی حضرت صاحب یہ مصنوعی عربی تھا دراصل میراثی ہے عربی کا لباس پہن کر آ گیا ہے یہ اس کا پیشہ ہے۔ فرمایا میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اس کی خدمت کی ہے میرا دیا ضائع نہ جائے گا خواہ وہ عربی ہو یا میراثی میری خیرات ایسی ہی سمجھی جائے گی کہ میں نے ایک عربی کی خدمت کی ہے مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت ہے کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا لباس پہن کر آئے اور کہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر سے آیا ہوں میں اس کی خدمت کروں گا۔ حضرت صاحب کا ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کی زندہ مثال ہے کہ فرمایا اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو اس لئے کہ میں اہل عرب سے ہوں قرآن عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

Marfat.com

(4) اشاعت دین:

قرآن مجید:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنهون عن المنکر وتومنون باللہ (القرآن الکریم:-۳:۱۱۰)
تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا
حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

حدیث نبوی:

بلغوا عنی ولو کان اية (بخاری)
مجھ سے پیغام سن کر آگے پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔

کشف المحجوب:

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابو صالح حمدون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک قول نقل کر کے اس پر بحث کی ہے کہ پہلے لوگ تبلیغ اسلام کے لئے جو کاوشیں کرتے تھے وعظ و نصیحت کا دل پر اثر ہوتا تھا آج کل ایسا نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ چنانچہ لکھا ہے ''آپ سے پوچھا گیا کہ سخن سلف صالحین کس لئے دلوں کے واسطے بہت مفید ہیں۔آج کل باتیں کرنے سے آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ کلام فرماتے تھے اعزاز اسلام کے لئے اور نفسوں سے نجات کے لئے اور رضا الٰہی حاصل کرنے کو اور ہم بولتے ہیں نفس کے اعزاز کی خاطر اور طلب دنیا کے لئے اور لوگوں میں مقبولیت پیدا ہونے کی غرض سے'' تو جو کلام موافقت حق کے لئے وہ حق کی مدد کے ساتھ ہوتا ہے اس میں رعب و داب ہوتا ہے اور اشرار پر اثر کرتا ہے اور جو کلام اپنی موافقت کے لئے ہو اس میں ذلت و خواری ہے اور اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ایسے بولنے سے نہ بولنا بہتر ہے

Marfat.com

اس لئے کہ ایسا بولنے والا اپنے لفظوں سے بے گانہ ہوتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساری زندگی دین اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں گذری فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا لوگوں تک پہنچانا انبیاء کرام کا فرض رہا ہے جس کو انبیاء کرام شدید مشکل حالات میں سرانجام دیتے رہے اپنی تبلیغی سرگرمیوں اور اخلاقی کردار سے لوگوں کو نور ایمان سے منور کرتے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فریضہ کو سرانجام دیا۔آپ کی خوش خلقی بردباری اور تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں مخلوق خدا کو راہ ہدایت نصیب ہوئی آپ کے بعد اولیاء کرام علماء اور مومنین کا یہ کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کو پورا کریں تا کہ اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کی مثل ہیں یعنی جو کام انبیاء بنی اسرائیل نے کیا اب علماء ربانی کریں گے۔

انبیاء کرام اپنے کردار سے لوگوں کے اخلاق پر اثر انداز ہوتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے معجزات کا ملکہ ان کی فطرت میں رکھا ہوا تھا مگر وہ بجز ایما ربانی کے اسے بروئے کار نہ لاتے تھے یہی طریقہ علماء ربانی کا ہے کہ اظہار کرامت خاص صورتوں میں تابع منشا الٰہی رہے۔

آپ کا طریقہ کار یہ تھا کہ شب روز تبلیغ میں مصروف رہتے تھے یوں لگتا تھا کہ آپ اپنے آپ کو اس اہم دینی فریضہ کے لئے وقف کر چکے تھے ہر کس و ناکس تک اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاتے ایک ساعت بھی ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگوں تک پہنچانے میں غافل نہ رہتے جو بھی آپ کی محفل میں آتا آپ ہمدردی کے ساتھ بڑے دلچسپ انداز میں اس کی اصلاح کی کوشش شروع کر دیتے۔شب و روز لوگ آتے جاتے رہتے آپ تبلیغی کام جاری رکھتے تبلیغی سلسلہ کو مؤثر بنانے کے لئے آپ نے جینڈڑ شریف میں عالیشان مسجد تعمیر کروائی وہاں جمعۃ المبارک کا آغاز کیا مدرسہ قائم کیا الاہجریہ کا قیام عمل میں آیا اس کی تفصیلات گذر چکی ہیں۔

آپ کا انداز تبلیغ بڑا موثر ہوتا تھا لوگ آپ کی بات سن کر فوراً قائل ہو جاتے

Marfat.com

تھے۔اس کی چند ایک مثالیں ''اصلاح عقائد و اعمال'' کے عنوان سے گذر چکی ہیں۔
آپ کے پاس دیگر مسلک کے علماء اور غیر مسلم لوگ بھی آتے تھے۔آپ برابر سب کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ بیماری کے ایام میں بھی آپ نے تبلیغی معمولات میں فرق نہ آنے دیا باوجود اس کے کہ ڈاکٹرز نے آپ کو زیادہ گفتگو اور شب بیداری سے منع کر رکھا تھا مگر آپ نے اپنے معمولات جاری رکھے فرماتے میں کیسے خاموش رہوں میرے پاس غم زدہ لوگ آتے ہیں اپنی داستانیں سناتے ہیں اگر میں ان کو تسلی نہ دوں ان کے حق میں دعا نہ کروں ان کی تسلی و تشفی کرنے کی بجائے خاموش بیٹھا رہوں ان کے سوالات کے جوابات نہ دوں مسائل سے آگاہ نہ کروں تو کل اللہ تعالیٰ کے حضور کیا جواب دوں گا۔ جب وہ کہے کہ صحت تو میرے ہاتھ میں تھی۔

آپ نہ صرف خود تبلیغ کرتے دینی اشاعت کے لئے سرگرم عمل رہتے بلکہ آنے والے علماء کرام کو بھی اس بات کی نصیحت کرتے کہ تبلیغ کے کام کو کبھی بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔اس میں ذاتی طور پر بھی اور مخلوق خدا کی بھلائی پوشیدہ ہے ایک بار حضرت شیخ القرآن ؒ کو فرمایا مولانا تبلیغ گوشہ نشینی سے بہتر ہے۔

مولانا سید عبدالشکور صاحب نے ایک روز عرض کیا حضرت صاحب آج مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس کو ہمیشہ پڑھتا رہوں آپ نے فرمایا شاہ صاحب آپ کے لئے وظیفہ یہی ہے کہ آپ فی سبیل اللہ وعظ کیا کریں چنانچہ شاہ صاحب نے اس بات کو عمر بھر نبھایا۔

آپ فرماتے کہ یہاں کا ماحول دیہاتی ہے اور یہ لوگ حقہ کے شوقین ہوتے ہیں میری مجلس میں حقہ اس لئے موجود رہتا ہے کہ اس بہانے سے کچھ لوگ آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور میں اپنا کام کرتا رہتا ہوں ان کو دین کی باتیں بتاتا رہتا ہوں تاکہ ان کی اصلاح ہو جائے۔تبلیغ دین کے کاموں میں اس قدر منہمک رہتے کہ ہر بات میں سے دین کی بات نکال لیتے ایک بوڑھے شخص نے عرض کیا کہ میں بیساکھی کے میلہ میں چلا گیا۔ وہاں میرا واسطہ چند اوباش قسم کے نوجوانوں سے پڑا جو اچھل کود رہے تھے اور مجھے دیکھ کر کہنے لگے ''اوگئی بابا اوگئی'' مجھے اس پر بڑی شرم آئی چنانچہ میں میلہ میں سے نکل آیا

Marfat.com

اس پر فرمایا کہ میاں وہ نوجوان تو تمہیں وعظ کر رہے تھے اور تم ان کو سمجھ نہ سکے کیوں تم نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی وہ تو تم کو سمجھا رہے تھے کہ بابا زیادہ عمر گذر گئی ہے اب تیری زندگی کے ایام تھوڑے رہ گئے ہیں لہذا جلدی جلدی نیکی کے کام کر لو اس تھوڑے وقت کو غنیمت سمجھو اور اس کو گذشتہ عمر کی طرح ضائع نہ کرو۔

ایک روز ارشاد فرمایا کہ وعظ روحانی بیماریوں کا حال اور اس کے علاج کے طریقوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔آج کل لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن وحدیث کو سننے کی بجائے لوگ اس وعظ کو پسند کرتے ہیں جس میں شعر وشاعری ہو مولانا کی آواز میں ترنم ہو فرمایا یہ لوگوں کی دماغی عیاشی ہے وعظ تو ایسا ہونا چاہئے کہ جس سے لوگ کچھ سیکھ سکیں انہیں ان کی غلطیوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔

(5) عاجزی وانکساری

قرآن مجید:

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجهلون قالوا سلما (القرآن الکریم:-۲۵:۶۳)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔

حدیث نبوی:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المومن هینون لینون کالجمل الانف ان قید انقاد وان انیخ علی صخره استناخ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایمان والے ہیں وہ بہت کہنا ماننے والے اور نہایت نرم خو ہوتے ہیں جیسے نکیل پڑا

Marfat.com

اونٹ جدھر اس کو گھسیٹا جائے چلا جائے اور اگر اس کو کسی پتھر پر بٹھا دیا جائے تو وہیں بیٹھ جائے۔

کشف المحجوب:

حضرت ابو الفارس شاہ شجاع الکرمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے "اہل فضیلت کو اس وقت تک فضیلت حاصل ہے جب تک وہ اپنی فضیلت کو خود نہ دیکھیں اور جب خود بینی آ گئی فضیلت جاتی رہتی ہے اور اہل ولایت اس وقت تک ولی ہوتے ہیں جب تک ان میں اپنی ولایت کا احساس نہ ہو جب وہ اپنے آپ کو ولی سمجھنے لگے تو سمجھ لو کہ ان کی ولایت گئی۔" اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک فضل ولایت رہتا ہے تو خود بینی ساقط ہو جاتی ہے اور جب خود بینی آ جاتی ہے معنی حقیقی ولایت کے ساقط ہو جاتے ہیں اس لئے کہ فضل ایسی صنعت ہے کہ جسے حاصل ہو جائے اسے معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ولایت بھی ایسی صفت ہے کہ ولی کو ولایت کی رویت نہیں ہوتی جب کوئی کہنے لگے میں فاضل ہوں یا ولی ہوں تو نہ وہ فاضل ہے اور نہ ولی۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں نمود و نمائش اور جاہ و مرتبہ کا نام و نشان نہ تھا۔ آپ خود بھی عاجزی و انکساری کو پسند کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے **آخر مایخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ** (سب سے آخری چیز جو صدیقوں کے سروں سے نکلتی ہے وہ حب جاہ ہے)۔ حضرت صاحب کی ذات اقدس تواضع و انکساری کا حسین مرقع تھی آپ کی زندگی کے ایک ایک پہلو سے عاجزی و انکساری کی جھلک نظر آتی ہے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے گفتگو کرنے کا انداز عین تواضع اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تھا۔

تواضع کند ہوشمند گزین
نہد شاخ ہر میوہ سر بر زمین

حضرت صاحب کی عاجزی و انکساری کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ کبھی بھی آپ

Marfat.com

نے کسی روحانی مرتبے کا دعویٰ نہ کیا۔ ولایت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود ہمیشہ اپنے عقیدتمندوں کے ہمراہ گھل مل کر رہتے تھے کبھی کسی سے آپ کے سامنے کوئی غلط لفظ نکل جاتا آپ ہنس کر ٹال دیتے۔ سخت باتوں کا نرمی سے جواب دیتے تھے۔ نہایت شگفتہ انداز میں اپنے مخاطب سے گفتگو کرتے اگر کوئی جاہل آدمی ناجائز بات کہہ دیتا تو بڑی فراخ دلی سے اس کو برداشت کرتے۔ کبھی کسی نے آپ سے کوئی ایسا جملہ نہیں سنا جس سے تکبر یا خودنمائی مترشح ہوتی۔

ایک بار سائیں فتح علی جو خود تو نماز روزہ کا پابند نہ تھا مگر فقیری کا دعویٰ کیا کرتا تھا ایک روز حضرت صاحب کی مسجد میں داخل ہو کر بلند آواز سے کہنے لگا میں نے سنا ہے کہ اس مسجد کے حجرے میں ایک شیطان رہتا ہے پھر حجرہ کے اندر آ گیا اور حضرت صاحب کو دیکھ کر کہنے لگا کیا تم ہی شیطان ہو۔ آپ نے فرمایا ذرا سوچ کر بات کرو شیطان تو اس قدر متکبر تھا کہ اپنی ہستی کو اتنا ارفع و اعلیٰ جانتا تھا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو سن کر بھی سجدہ نہ کیا اور کہا کہ میں آدم علیہ السلام سے اعلیٰ ہوں۔ جبکہ میرا یہ حال ہے کہ میں اپنے تئیں ہیچ انسان ہوں اور میری حیثیت ایک لاشہ سی ہے ڈر ڈر کر اللہ رب العزت کے سامنے اظہار عجز کی خاطر سجدے کرتا رہتا ہوں مجھے شیطان جیسے دلیر سے نسبت دینا توہین ہے اور یہ بات معقولیت کے بھی خلاف ہے۔ حضرت صاحب کی گفتگو سن کر سائیں فتح علی نے کہا میں نے یہ الفاظ آپ کو پرکھنے کے لئے کہے تھے۔ آپ نے فرمایا جو اپنی ہستی سے ہی نیست ہو اس کو پرکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

آپ کی عاجزی و انکساری کا یہ عالم ایک روز برساتی نالے کے پاس دو عورتیں اپنا سامان لئے کھڑی ہیں اور نالہ کو عبور کرنا چاہتی ہیں۔ آپ سے کہا ہمارا سامان نالے کی دوسری جانب پہنچا دیں باوجود بڑھاپے اور ضعف کے کئی من وزن اٹھا کر برساتی نالے میں سے گذرے ہر قدم پر پھسل رہے تھے اور پسینہ سے شرابور ہو گئے مگر سامان کو دوسری جانب پہنچا دیا۔

بابا حسین جو انتہائی غریب اور مسکین آدمی تھا اس کے گاؤں کے پاس سے گزرے اس نے عرض کیا میرے گھر چلیں میں غریب آدمی ہوں میرا دل تو چاہتا ہے کہ

Marfat.com

آپ کی شایان شان دعوت کروں مگر مفلسی آڑے آتی ہے آپ نے فرمایا بابا تمہارے گھر ضرور چلیں گے بابا نے چارپائی پر ایک پرانی سی چادر ڈالی ہوئی تھی حضرت صاحب اس چارپائی پر بیٹھ گئے بابا حسین ایک پیالہ میں دودھ لایا۔آپ نے بڑی شفقت فرمائی ایک گھونٹ دودھ پی کر پیالہ بابا حسین کو واپس کر دیا اور فرمایا بابا یہ دودھ تم پی لو مجھے تمہارے دلی اشتیاق کا علم ہے میں غریب اور وفادار سمجھ کر ہی تمہارے گھر آیا ہوں کیونکہ شکستہ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور تمہارا دل شکستہ ہے میں اس رحمت سے فائدہ اٹھانے آیا ہوں جو تم پر نازل ہو رہی ہے۔تمہاری غریبانہ دعوت امیروں کی پرتکلف دعوت سے ہزار درجے بہتر ہے۔جتنی دیر آپ بابا حسین کے گھر بیٹھے رہے لوگ آپ کو جو نذرانے دیتے رہے جاتی دفعہ وہ ساری رقم اور تحفے بابا حسین کو دے گئے۔ یہ حقیقت کہ تجلیات ربانی کا بندہ مومن کے شکستہ دل پر نزول ہوتا ہے "انا عند منکسرۃ القلوب۔"

در دل مومن بگنجم اے عجب
گرہمی خواہی ازیں دلہا طلب

آپ مزارات مقدسہ کی حاضری کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ کے لئے اگرچہ ایک گھوڑی کا انتظام ہوتا تھا مگر آپ کے ساتھ لوگ ہوتے تو عاجزی کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی سوار نہ ہوتے اکثر سارا سفر پیدل ہی طے کرتے اگر احباب میں سے کوئی ضعیف یا بیمار ساتھ ہوتا تو اسے سوار کروا دیتے خود لوگوں کے ہمراہ پیدل ہی جاتے تھے۔آپ نمود و نمائش کو پسند نہ کرتے تھے کہ لوگوں کو علم ہو کہ میں اس طرح مزارات پر روزانہ حاضری دیتا ہوں لہٰذا اس سے بچنے کے لئے راتوں رات سفر کرتے صبح ہونے سے قبل واپس چلے آتے تھے۔

(6) احترام سادات

قرآن مجید:

قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ

Marfat.com

(القرآن الکریم:-۴۲:۲۳)

تم فرماؤ کہ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

حدیث نبوی:

احبوا الله لما یعذوکم من نعمته واحبونی لحب الله واحبوا اھل بیتی لحبی (ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لئے اس نے تمہیں بے شمار نعمتیں عطا کیں اور خدا کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

کشف المحجوب:

حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں حضرت حسن بصریؒ کا ایک مکتوب نقل کیا ہے جو آپ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اس میں قدریوں یعنی معتزلہ کے بارے میں ان کی رائے معلوم کرنا مقصود تھا اس مکتوب کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کے دل میں آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کس قدر محبت و احترام ہے۔ ''سلام ہو آپ پر اے فرزند سرور عالم اور نور چشم رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر ہمیشہ رہیں آپ لوگ بنی ہاشم ہمارے لئے مثل ایسی کشتی کے ہیں جو موجزن دریا متلاطم چل رہی ہو اور آپ وہ ستارے ہیں کہ جو ان کی پیروی اور رہنمائی کے مطابق چلا۔ اس کو اس میں امن مل گیا اور جو آپ لوگوں کی پیروی کرے گا نجات پائے گا جس طرح کشتی نوح علیہ السلام کے پیرو نجات پا گئے اور مومن ہو گئے فرمایئے آپ کا کیا ارشاد ہے۔ اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس تحیر میں جو قدریوں کی وجہ سے پیدا ہوا اور وہ اختلاف جو اپنی اپنی معلومات کے ماتحت پیدا ہو گیا تا کہ ہم سمجھ سکیں کہ اس وقت آپ کا

Marfat.com

کیا مسلک ہے اس لئے کہ آپ اہل بیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ کا علم تعلیم الٰہی سے منقطع نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ذات پاک آپ کی نگہداشت ومحافظ ہے اور آپ مخلوقات کے محافظ ہیں اور ان کے گواہ والسلام۔

حضرت صاحب سادات کرام کا بے حد احترام کرتے جبکہ سادات علماء کرام کو زیادہ فوقیت دیتے تھے۔ آپ کے ایک عقیدت مند سائیں حسن محمد جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے کہ ابتدائی عمر میں ڈاکو تھا حضرت صاحب کی نظر کرم اور صحبت ومجلس کی وجہ سے دل کی دنیا بدل گئی نیکی کے راستہ پر گامزن ہو گیا اکثر محفل سماع منعقد کرواتا اپنے مریدوں کے ہمراہ جینڈر شریف حاضری دیتا ایک روز ختم شریف کے موقع پر دوران قوالی سائیں حسن محمد نے حضرت صاحب کے خلفاء میں سے سید حاجی شاہ صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم ہمارے مقابلے میں قوالوں کو نذرانے کیوں دیتے ہو۔ سائیں حسن محمد کے متکبرانہ رویہ کو ساری محفل نے محسوس کیا۔ حضرت صاحب سائیں حسن محمد کی اس بدتمیزی پر غصہ میں آ گئے اور فرمایا اے حسن محمد تم نے آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ایک مسکین سید کی بھری مجلس میں بے عزتی کی ہے اگر تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو گئے تو یاد رکھنا تمہارا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ آج تم کو اپنے جس عروج پر ناز ہے یہ سب کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت ہی ملا ہے اور تم نے انہی کی آل کو بے عزت کیا ہے یہاں کی محفل کی رونق تمہاری بدولت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ تمہارے بغیر بھی چلتا رہے گا حضرت صاحب کا سائیں حسن محمد سے ناراض ہونا تھا کہ اس کا عروج زوال میں تبدیل ہو گیا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی اس ناراضگی کا سبب بنی۔

ایک سید آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی میں غریب آدمی ہوں میری مدد کیجئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ امامت کے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔ عرض کی نماز کے مسائل سے آگاہ ہوں امامت کروا سکتا ہوں آپ نے موضع کا سب کے لوگوں کو بلایا اور فرمایا کہ انہیں اپنی مسجد میں امام رکھ لیں یہ آپ لوگوں کے بچوں کو قرآن پاک پڑھائیں اور مسجد کو آباد کریں گے۔ آپ لوگ ان کی

Marfat.com

مالی خدمت کر دیا کریں چنانچہ اس سید کو وہاں کا امام مسجد مقرر کر دیا جس سے وہ فکر معاش سے آزاد ہو گئے حضرت صاحب خود بھی ان کی امداد کرتے رہتے تھے۔ مولانا دوسرے مذاہب کی کتابیں بھی پڑھتے رہتے تھے۔ ایک بار بابا قدر داد جو حضرت صاحب کا عقیدت مند تھا اس نے مولانا کے ہاتھ میں دوسرے مذہب کی کتاب دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کیا اور نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ عید کے روز لوگوں نے قدر داد کے کہنے پر ان کے پیچھے نماز بھی ادا نہ کی لوگ موضع کا سب سے جینڈڑ شریف چلے آئے مولانا بھی ساتھ آئے معاملہ حضرت صاحب کے سامنے رکھا گیا آپ نے لوگوں کو سمجھایا کہ دیگر مذاہب کی کتب پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں ان مذاہب سے اگر واقفیت ہو گی تو اسلام کی فوقیت نمایاں طور پر نظر آئے گی بابا قدر داد نہ مانا حضرت صاحب کو اس بات کا بڑا دکھ ہوا ایک تو سب لوگ نماز عید پڑھنے سے محروم رہ گئے اور دوسرا ایک سید عالم دین کو عید کے روز پریشان و مغموم کیا گیا۔ حضرت صاحب نے فیصلہ دیا کہ امام مسجد یہی سید عالم دین رہیں گے اور آج کے بعد ان کی تنخواہ اور دیگر ضروریات سب کچھ جینڈڑ شریف کے لنگر خانہ سے پوری کی جائیں گی۔ آپ نے اسی وقت ایک شخص کی ڈیوٹی لگائی کہ اتنی گندم اور رقم شاہ صاحب کے گھر دے کر آؤ تاکہ شاہ صاحب عید کے روز کی خوشیوں سے محروم نہ رہیں فرمایا میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ لوگ تو عید کی خوشیاں منائیں اور ایک سید ان سے محروم رہے فرمایا یہی امام مسجد بھی رہیں گے میں دیکھوں گا کون ان کو فرائض امامت سے روکتا ہے چنانچہ سب لوگ رضا مند ہو گئے مگر بابا قدر داد راضی نہ ہوا چند روز بعد ایک حادثہ میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گیا دوران بیماری آپ اکثر اس کی طرف پیغام بھیجتے تھے کہ اس حال میں توبہ استغفار کیا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے۔

حضرت صاحب کی محفل کی زینت کئی ایک سادات علماء کرام بنتے تھے جن میں قابل ذکر سید حاجی شاہ صاحب' سید عبدالشکور شاہ صاحب' سید چن پیر شاہ صاحب' سید علی اکبر شاہ صاحب' سید حسین شاہ صاحب وغیرہم۔ آپ ان کے ساتھ خصوصی سلوک اور بے حد احترام کرتے۔ مختلف مواقع پر ان کی مالی خدمت کرتے رہتے تھے ختم

Marfat.com

شریف کے موقع پر سادات علماء کرام کے منصب اور عزت و اکرام کا پورا پورا خیال رکھا جاتا تھا انہیں محفل میں صف اول میں نمایاں جگہ دی جاتی تھی۔

(7) علماء کرام سے محبت

قرآن مجید:

انما یخشی الله من عباده العلمٰؤا (القرآن الکریم:- ۳۵:۲۸)

بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حدیث نبوی:

قال ذکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم رجلان احدهما عابد و اخرهما عالم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم (مشکوٰۃ شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک عابد اور ایک عالم کا ذکر کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم کو عابد پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے کسی ادنیٰ پر فضیلت حاصل ہے۔

کشف المحجوب:

ایک حکایت ہے کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت محمد بن حسنؒ کے ساتھ ربط وضبط رکھتے اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قاضی اسلام سے ملنا جلنا نہ فرماتے عرض کیا گیا یہ دونوں مبلغ علم مانے ہوئے ہیں پھر ان میں سے ایک کو آپ محبوب رکھتے ہیں اور ایک سے تعلقات ربط نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا اس کی وجہ

Marfat.com

یہ ہے کہ محمد بن حسن نے نعمت ہائے دنیاوی ترک کر دیں اور منصب علم کو پسند فرمایا ہے تو اس کی عزت کا دینی سبب علم ہے اور ذلت دنیاوی اس کی نظر میں ہے اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول سے ایک تارک الدنیا تھے اور ان کی تنگدستی حصول علم کی وجہ سے رہی اب ان کی عزت کا سبب اور وجاہت وثروت کا باعث ان کا علم بنا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علمائے اہل سنت کے لئے شفیق اور رحمدل تھے جب علمائے کرام آپ کے پاس حاضر ہوتے تو ان کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے۔ ان کی آؤ بھگت کرتے کہ دیکھنے والے حیران ہو جاتے کہ کس قدر علماء کرام کی عزت افزائی فرما رہے ہیں۔آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آنے والے علماء کرام کی مالی مدد ضرور کرتے تھے۔ صرف خود ہی علماء کی خدمت نہ کرتے بلکہ اپنے متعلقین کو بھی ارشاد فرماتے کہ علماء کرام کے وقار اور سرفرازی کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔

فرماتے ان علماء کرام کی مدد اور عزت افزائی اس لئے ضروری ہے کہ یہ لوگ دین اسلام کی اشاعت کے لئے دن رات سرگرم عمل رہتے ہیں اور ان کی کاوشوں اور محنت سے لوگ دین اسلام سیکھ رہے ہیں۔ علماء کرام کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنے کی وجہ سے جید علمائے کرام آپ کے پاس حاضر ہوتے رہتے تھے۔ حضرت شیخ القرآن ابو الحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی سے محبت کا یہ عالم کہ ایک ہی مثال کافی ہے حج پر روانگی کے لئے جمعۃ المبارک کے روز جامع مسجد وزیر آباد میں تشریف لائے لوگوں کا اصرار تھا کہ حضرت صاحب وعظ فرمائیں تا کہ ان کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہوسکیں ارشاد فرمایا جس نے میرا وعظ سننا ہے وہ مولوی محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب کا وعظ سنے اور جس نے میری زیارت کرنی ہے وہ ان کی زیارت کرے۔ حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے حد شفقت فرماتے عرصہ دراز تک وہ دارالعلوم اویسیہ جینڈڑ شریف قیام پذیر رہے ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھتے۔ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کے کہ کسی دارالعلوم سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی علم لدنی سے نوازا۔آپ کے علمی کمال کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ شیخ الجامعہ فرماتے کہ حضرت صاحب قرآنی آیات واحادیث کے کئی ایسے مشکل مقامات حل کرتے

Marfat.com

تھے کہ جس کو کوئی بڑا فاضل عالم دین دقیق مطالعہ کے بعد سمجھ سکتا تھا۔علم کی ان بلندیوں پر سرفراز ہونے کے باوجود حضرت شیخ الجامعہ کی عزت افزائی کے لئے انہیں اپنے پاس بلاتے اور وہ کئی کئی گھنٹے تفسیر' احادیث اور تصوف کی کتابیں پڑھ کر آپ کو سناتے رہتے۔

حضرت استاذ العلماء مولانا پیر غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جوان اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا کچھ روز بعد جینڈر شریف آئے تو جونہی آپ حضرت صاحب کے سامنے ہوئے تو حضرت صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جب رخصت ہونے لگے تو فرمایا مولانا اللہ تعالیٰ آپ کے غم کی تلافی کرسکتا ہے میں آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ یہ حقیر رقم بطور نذرانہ رکھ لیں مولانا نے عرض کی حضرت صاحب اس کی قطعاً ضرورت نہیں۔آپ میرے لئے دعا کریں جو خالق آج تک دیتا رہا ہے آئندہ بھی دیتا رہے گا حضرت صاحب نے فرمایا مولانا اگر آپ یہ رقم قبول کرلیں گے تو مجھے بھی ثواب مل جائے گا چنانچہ مولانا نے آپ کے خلوص کو دیکھتے ہوئے وہ رقم لے لی۔

مولانا سید عبدالشکور صاحب پر حضرت صاحب کی خاص نظر عنایت تھی آپ ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے جب کبھی بھی تکلیف کا اظہار کرتے آپ ان کی مالی مدد فرماتے ان کے بیٹے کی شادی کے موقع پر آپ نے کثیر رقم دے کر منشی احمد خان کو بھیجا کہ جہاں کہیں ضرورت پیش آئے وہاں خرچ کرنا مزید ضرورت پڑے تو اور رقم منگوا لینا۔کئی علماء کرام کو آپ نے لنگر کے خرچ پر جینڈر شریف ٹھہرایا ہوا تھا ان کی تمام دینی و دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے علماء کرام کے لئے الگ کمرے مخصوص کئے ہوئے تھے جہاں خدمت کے لئے خدام کا تقرر خود فرماتے اور انہیں نصیحت کرتے کہ انہیں کسی قسم کی پریشانی لاحق نہ ہو۔ ہمہ وقت ان کی خدمت میں مستعد رہنا۔مختلف دیہات کی مساجد کے ائمہ کرام آپ کے پاس آتے اور شکایت کرتے کہ گاؤں کے لوگ ان کی خدمت نہیں کرتے لہذا ہم یہ ڈیوٹی چھوڑ کر جارہے ہیں آپ فرماتے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرتے رہو اور خرچہ لنگر سے لے لیا کرو۔ چنانچہ کئی ایک مساجد کے ائمہ کرام کو ماہانہ تنخواہ آپ دیا کرتے تھے۔جب کبھی آپ کے پاس مالی لحاظ سے مستحکم عالم دین بھی آتے تو ان کی بھی خوب خدمت کرتے۔ختم شریف کے موقع پر علماء کرام کا ہجوم ہوتا

Marfat.com

تھا۔ آپ ان کی تربیت بھی فرماتے کہ اس طرح کا وعظ کرو جس میں لوگ عمل کی طرف راغب ہوں لوگوں کو دین اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرو کیونکہ عوام الناس بنیادی ضروری مسائل سے ناآشنا ہیں۔

حضرت صاحب کا دارالعلوم اویسیہ کے طلباء سے جو دین کی تعلیم کی غرض سے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے کے ساتھ بھی بڑا عمدہ برتاؤ تھا طلبہ آپ کی شفقت و محبت سے بے حد متاثر تھے۔ حضرت علامہ مولانا سید غلام محی الدین شاہ سلطانپوریؒ بانی جامعہ رضویہ راولپنڈی نے بھی جینڈ ڑ شریف سے تعلیم حاصل کی تھی اپنے تعلیمی دور کو اکثر یاد کرتے اور حضرت صاحب سے بے حد عقیدت و محبت کا اظہار کرتے۔ اپنے وصال سے ایک روز قبل شدید بیماری کے دوران بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں جینڈ ڑ شریف جانا چاہتا ہوں مگر شدید علالت کی وجہ سے یہ سفر نہ کر سکے۔

(8) رفق و لطف:

قرآن مجید:

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك (القرآن الکریم:-۳:۱۵۹)

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔

حدیث نبوی:

الا اخبر کم بمن يحرم على النار وتحرم عليه النار على كل قريب هين سهل (مسلم)

کیا میں تم لوگوں کو بتا دوں کہ کون شخص آگ پر حرام ہے اور کس پر

Marfat.com

آگ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب ہو نرم ہو اور آسان ہو۔

کشف المحجوب:

صحبت مشائخ میں یہ شرط ہے کہ جن کے پاس بیٹھے انہیں ان کے درجے کے مطابق پہچانے۔ بوڑھوں سے باادب رہے اور ہم جنسوں میں عشرت میں زندگی بسر کرے۔ بچوں سے شفقت کے ساتھ پیش آئے بلکہ معمر لوگوں کے ساتھ باپ کی جگہ اور ہم عمروں کو بھائی کے برابر بچوں کو اولاد کی جگہ جانے۔ ہر گناہ سے اجتناب کرے۔ حسد سے بچتا رہے عداوت سے روگردانی کرے اور نصیحت کرنے میں دریغ نہ کرے۔

کفر کافر را و دین دیندار را
ذرہ درد دل عطار را

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوق خدا سے رفق ولطف کے ساتھ پیش آنے کی تاکید فرمائی۔ (الخلق عیال الله فاحب الخلق الی الله من احسن عیاله۔ تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے بس اللہ کے نزدیک سب سے پیارا وہ ہے جو اس کی مخلوق سے اچھا سلوک کرے) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ان الله یحب الرفق فی الامر کله بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کی میرا دل بہت سخت ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟ فرمایا یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی درجہ کے حلیم طبع اور نرم دل تھے اپنی مشکلات و تکالیف پر ہمیشہ صبر کیا اور زبان سے شکوہ تک نہ کرتے لیکن دوسرے کی تکالیف اور مصائب آپ سے دیکھے نہ جاتے تھے۔ ہر ممکن کوشش کرتے کہ آنے والے لوگوں کے دکھ درد کو دور کیا جائے۔

ایک بار آپ کے لئے کھانا لایا گیا مگر کھانا بنانے والے سے غلطی یہ ہوئی کہ نمک کو چینی سمجھ کر چاولوں پر ڈال دیا جب چاول تناول فرمانے لگے تو صرف اتنا ارشاد فرمایا بھائی کام دھیان سے کیا کرو۔

Marfat.com

ایک شاہ صاحب کو حضرت صاحب نے لنگر کا انچارج بنایا انہوں نے لنگر کے اخراجات میں کمی بیشی کر کے سولہ سو روپے بچا لئے لوگوں کو اس بات کا علم ہوا تو حضرت صاحب سے عرض کیا گیا۔ شاہ صاحب کو فارغ کر دیا جائے شاہ صاحب بھی سمجھ گئے تو خود ہی حضرت صاحب کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا میری ماں بیمار ہے اور میں شادی بھی کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ سے رخصت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کی باتوں پر دھیان نہ دو اگر لنگر کا سولہ صد روپے تمہارے پاس ہیں تو اس میں کیا حرج ہے یہ لنگر میرا تو ہے نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے جس طرح دوسرے لوگ اس لنگر پر حق رکھتے ہیں یا دیگر مہمان لنگر سے کھاتے ہیں تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے اگر کفایت شعاری سے تم نے کچھ رقم بچا لی ہے شادی کرنے کے لئے تو کوئی حرج نہیں اگر شادی کے لئے زائد خرچہ کی ضرورت ہو تو وہ مجھ سے لے لینا بلکہ تم اپنی والدہ کو بھی یہاں لے آؤ اور لنگر سے ان کی خدمت کیا کرو۔ مزید فرمایا آج سے بڑی جامع مسجد کا امام مقرر کیا جاتا ہے اور تنخواہ بھی مقرر کر دی۔ حضرت صاحب کی اس دلجوئی پر شاہ صاحب راضی ہو گئے۔ آپ نے ان سے رقم کی واپسی کا مطالبہ بھی نہ کیا حضرت صاحب نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور ایسی نظر کرم کی کہ دوسرے روز شاہ صاحب نے خود ہی عرض کیا اب مجھے شادی کی ضرورت نہیں اور رقم بھی واپس کر دی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اب میں محنت و مشقت سے کمائی کر کے کھاؤں گا چنانچہ ایسا ہی کرتے رہے۔

ایک غیر مقلد مولانا آپ کے پاس حاضر ہوئے دوران بحث انہوں نے آپ کی بے ادبی کی۔ اہل مجلس سمجھے اب حضرت صاحب ان سے ناراض ہو جائیں گے مگر دیکھ کر حیران ہوئے کہ جب وہ رخصت ہونے لگے تو حضرت صاحب نے انہیں کچھ رقم بھی دی۔ لوگوں نے عرض کیا ہم تو سمجھے تھے کہ آپ ناراض ہوں گے۔ فرمایا میں خود تو ایسا نہیں ہوں لیکن سن رکھا ہے کہ اللہ کے ولی لوگوں کی برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں برائی سے نہیں حتیٰ کہ قاتل کو بھی معاف کر دیتے ہیں۔

ایک شخص رات جینڈ ڑ شریف میں قیام پذیر رہا۔ مہمان خانہ سے قیمتی سامان لے کر رات کو بھاگ نکلا صبح کے وقت وہ سامان اور مسافر دونوں غائب تھے اس وقت

Marfat.com

لوگ پیدل سفر کرتے تھے دو گھڑ سواروں نے تعاقب کر کے اُسے پکڑ کے حضرت صاحب کے پاس لے آئے۔آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اسے پکڑ کر شرمسار کر دیا ہے اگر یہ شخص ہم سے یہی چیزیں طلب کرتا تو ہم خود اس کو دے دیتے چنانچہ آپ نے اس کی مالی مدد فرما کر چھوڑ دیا۔

ایک شخص سے آپ نے لنگر کے لئے کچھ رقم بطور قرض لی کچھ عرصہ بعد آپ نے قرض واپس کر دیا چند روز بعد وہ شخص حاضر ہو کر پھر رقم مانگنے لگا آپ نے اسے مزید رقم دے دی اور ایک بار بھی نہ کہا کہ تم اپنی رقم لے چکے ہو۔تیسرے روز وہ شخص خود ہی حاضر ہوا اور رقم واپس کر دی اور معافی کا طلب گار ہوا کہ میں نے یہ سب کچھ آپ کے اخلاق کو پرکھنے کے لئے کیا تھا آپ کو بڑا با اخلاق پایا۔

بابا سلطان سے ایک دفعہ لنگر کا کافی نقصان ہو گیا۔خوف کے مارے حضرت صاحب کے سامنے نہ آیا کہ حضرت صاحب باز پرس فرمائیں گے کہ تقریباً چار صد روپے کا نقصان کر دیا ہے جب بابا سلطان حاضر خدمت ہوا تو فرمایا تم تھکے ہوئے ہو آرام کرو تمہارے بغیر تو ہمارا توشہ خانہ کا نظام نہیں چلتا چوہدری اللہ داد نے عرض کیا دیکھیں حضرت صاحب کس قدر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں اس پر سب حاضرین محفل ہنس پڑے۔

حضرت سیدنا نعماطوس علیہ السلام کے مزار پر قیام کے دوران ایک بار آپ بیمار ہو گئے تمام بدن میں شدید تکلیف تھی کہ نہ بیٹھ سکتے تھے نہ لیٹ سکتے تھے شدت بیماری کی وجہ سے قضائے حاجت کے لئے جانا بھی دشوار تھا اس حالت میں زبان سے یہ عرض کیا اے میرے رب میں تجھ پر قربان جاؤں میں کیا جانوں کہ یہ میری راتیں تیری ذات پاک کو کس قدر پیاری لگ رہی ہیں۔ وصال سے قبل بیمار ہوئے تو کوئی لفظ شکوہ کا زبان پر نہ لائے حسب معمول نماز کی پابندی کرتے رہے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھا بلکہ اس تبلیغ کی وجہ سے شدت درد کو بھول جاتے جب خاموشی ہوتی درد کی شدت کی وجہ سے پھر وعظ شروع کر دیتے اور اکثر فرماتے رہتے میں قربان جاؤں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کہ اللہ کے حکم پر اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

Marfat.com

گردن پر چھری رکھ دی۔ شکوہ نہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آپ کے پیارے بیٹے نے وصال فرمایا آپ نے تکلیف کا اظہار نہ کیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا کنبہ اور ساتھی شہید کروا دیئے اپنی گردن بھی حالت سجدہ میں کٹوا دی مگر تکلیف کا اظہار نہ کیا۔ میں گرم بستر میں چارپائی پر بیٹھ کر کس طرح شکوہ کروں کہ مجھے تکلیف ہے۔ جب کوئی آپ کا حال دریافت کرتا تو اکثر فرماتے یہاں خیر ہے اور تکلیف بھی خیر ہی ہے۔

مریض عشق تڑپتا رہے دوا نہ کرے
قفس میں رہ کے وہ زندہ رہے صدا نہ کرے

(9) خدمت خلق

قرآن مجید:

وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون (القرآن الکریم:-۲۲:۷۷)

اور بھلائی کے کام کروتا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حدیث نبوی:

سید القوم خادمھم (بخاری)

قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

کشف المحجوب:

حضرت داتا گنج بخشؒ نے خدمت خلق کو آداب معاشرت، اصول صحبت قرار دے کر خدمت خلق کے دائرہ کو وسیع قرار دیا ہے اس کے تحت انسان کا واقعی انسان ہونا بڑی خدمت خلق ہے کسی اچھے انسان کو دیکھ کر دوسرے اچھے انسان بنیں اس سے بڑی خدمت خلق اور کیا ہو سکتی ہے کشف المحجوب کا حجاب نہم صحبت و معاشرت کے آداب واحکام پر مبنی ہے۔ آداب زندگی کو ملحوظ خاطر رکھنا اور اصول وضوابط کی پابندی کرنا

Marfat.com

دراصل مروت سنت اور حرمت واحترام کی ضمانت ہے۔ سنت نبوی اور احترام کے آداب سے بے بہرہ ہونا مرتبہ انسانیت سے گرنے کے مترادف اور خلق خدا کی حق تلفی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ''جن لوگوں میں آداب کی پابندی وتحفظ کا جذبہ ہوتا ہے وہ اصول مروت کو بھی تحفظ دیتے ہیں دین کے باب کے اصول وآداب پر کاربند ہونا سنت کے تحفظ کے مترادف ہے اور آداب محبت اور حرمت یا احترام باہم پیوستہ اور یک جا ہیں اس لئے کہ جس میں مروت نہ ہو وہ سنت نبوی کی پیروی نہیں کرے گا اور جو شخص سنت نبوی کا پابند نہیں ہوگا وہ احترام کو ملحوظ نہیں رکھے گا۔

خدمت خلق کی کئی صورتیں ہیں مثلاً مالی خدمت' بدنی خدمت' روحانی خدمت وغیرہ ان تمام صورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت صاحب کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو کوئی ایسی صورت نہیں ہے جس کو آپ نے تشنہ چھوڑا ہو آپ کو اللہ رب العزت اور اس کی مخلوق سے بے پناہ محبت تھی اسی جذبہ کے تحت آپ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھے علاقے کے غرباء مساکین یتیم لوگ آپ کے پاس حاضر ہوتے ان کی بھرپور مالی خدمت کی جاتی۔ کئی ایک خاندانوں کو ماہانہ وظائف دیئے جاتے تھے بہت سے لوگ جینڈڑ شریف آستانہ پر قیام پذیر تھے۔ پھر آپ ان غریب لوگوں کے روزگار کا بندوبست کر دیتے۔ مختلف مساجد اور مزارات پر ان کا تقرر کر رکھا تھا جس سے اس کی دینی و دنیاوی ضروریات پوری ہو رہی تھیں مسافروں' مہمانوں کو کچھ نہ کچھ ہدیہ دے کر روانہ کرتے۔ آپ کے اسی وصف کے پیش نظر عرب ممالک کے لوگ اس دور دراز گاؤں میں آتے ان کی بھرپور خدمت کی جاتی۔ قوالوں کی مالی مدد کی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے کئی ایک قوال حضرات اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اکثر یہاں ہی مقیم رہے۔ آپ بڑے حلیم الطبع اور متواضع شخصیت کے مالک تھے لوگوں کے دکھ درد کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ لہٰذا جہاں کہیں ضرورت پڑتی ان کے کام کاج بھی کرتے۔ بدنی خدمت کے علاوہ روحانی خدمت کے لئے بھی ہمہ وقت مصروف رہتے۔ گذشتہ اوراق میں ایسے درجنوں واقعات گذر چکے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے پیش نظر ولایت اسی چیز کا نام ہے کہ مخلوق خدا سے ہمدردی اور ان کی خدمت کی جائے۔ وصال تک اسی بات پر زور

Marfat.com

دیتے رہے اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی وصیت کی کہ ان نادار اور غریب لوگوں کی مدد جاری رکھنا۔اسی میں فلاح ہے۔

سفرِ حج میں ایک تلخ مزاج کا آدمی بھی آپ کے ہمراہ تھا جو ہمیشہ دوسروں سے بات بات پر الجھتا تھا کبھی بھی کام کے سلسلے میں کسی کی مدد نہ کرتا ایک روز آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کہ بھائی آج تک کتنے طواف کر چکے ہو اس نے جواب دیا کہ اندازاً سو طواف کر چکا ہوں۔اس کو فرمایا ایک دو طواف کم کر لیتے ان بیچارے ضعیف لوگوں کے ساتھ تو نرمی سے پیش آتے کبھی کسی کو پانی پلا دیا کرتے کسی کو وضو میں مدد کرا دیتے کسی کو بازار سے ضرورت کی چیز لا دیتے یہ بھی بڑا ہی کارِ ثواب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک عابد و زاہد دن کو روزہ رکھتا رات کو قیام میں گزار دیتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا تمہارا کفیل کون ہے اس نے عرض کی میرا بھائی فرمایا وہ تم سے زیادہ عبادت گذار ہے جو تمہارے لئے اور اپنے بچوں کے لئے روزی کماتا ہے اور فرائض بھی انجام دیتا ہے۔ یہ بات سن کر وہ شخص شرمندہ ہو گیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ دوسروں کی خدمت کروں گا۔

جینڈڑ شریف کے قریبی گاؤں میں ایک شخص مسجد میں لوگوں کو وضو کے لئے پانی مہیا کرتا تھا کچھ عرصہ سے بیمار ہو گیا لوگ اس کی بیماری سے عاجز آ کر ایک رات اسے سردیوں کے موسم میں حضرت صاحب کے مکان کے دروازے کے باہر چھوڑ گئے' رات کے وقت باہر سے کراہنے کی آواز پر مکان سے باہر نکل کر دیکھا تو مضطرب ہو گئے اسے اٹھا کر گھر میں لائے گرم بستر دیا چائے پلائی اور ایک آدمی کی ڈیوٹی لگائی کہ اس کے جسم کو دبایا جائے۔ سردی سے بچنے کے لئے آگ روشن کی گئی۔ صبح ایک ڈاکٹر سے اس کا علاج شروع کرایا ڈاکٹر نے کہا اس کے علاج پر کافی رقم خرچ ہو گی فرمایا جتنا مہنگا علاج ہو کیا جائے سب خرچ میں ادا کروں گا۔ علاج کئی ماہ تک چلتا رہا ہر روز دوائی اور خوراک پر رقم خرچ کی جاتی رہی۔ کئی درویشوں کی ڈیوٹی لگائی جو روزانہ اس کے جسم کی مالش کرتے کپڑے تبدیل کراتے مسلسل علاج سے اس کی صحت ٹھیک ہو گئی اس کے لئے ہر روز مرغ کی یخنی تیار کی جاتی تھی کئی ماہ کے بعد ایک روز آپ شیخ چوگانی شریف

کے مہمان خانے میں ٹھہرے تھے اس بیمار کا حال دریافت کیا تو عرض کیا گیا کہ اب وہ تندرست ہو گیا ہے اور صاحبزادہ صاحب نے کہا ہے کہ اس کی خوراک کے لئے ہر روز مرغ کی یخنی تیار کی جاتی تھی اب بند کر دیا جائے آپ نے اسی وقت احمد دین کو فرمایا کہ جو گوشت میرے لئے تیار کیا ہے وہ لے جاؤ کیونکہ میں تو تندرست ہوں یہ کھانا جینڈ ڑ شریف جا کر اس آدمی کو کھلا کر آؤ اور میاں محمد رمضان کو تاکید کرو کہ ہر روز پہلے کی طرح اس کو خوراک دی جائے سردیوں کے موسم میں احمد دین کم و بیش آٹھ نو میل کا سفر جنگل میں طے کر کے گیا اور پھر اسے کھانا کھلا کر واپس آ کر اطلاع دی۔ تب آپ نے اطمینان کا سانس لیا اور اللہ کا شکر ادا کیا تقریباً تین سے چار ماہ تک وہ شخص جینڈ ڑ شریف رہا مکمل صحت یابی کے بعد جب جانے لگا تو آپ نے فرمایا چند دن اور ٹھہر جاتے چنانچہ کچھ دن اور ٹھہرنے کے بعد رخصت کیا کبھی اس سے اس کا ایڈریس تک نہ پوچھا۔

انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا

(القرآن الکریم:-٧٦:٩)

(بے شک ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں خالص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گذاری نہیں مانگتے) ایک اور شخص جو غالباً گلگت کے علاقہ کا رہنے والا تھا آپ کے پاس حاضر ہوا اس کی خوب تواضع کرتے رہتے تھے اس نے چاول کھانے کی فرمائش کی تو آپ نے صرف اس کے لئے چاول کی دو بوریاں منگوائیں ایک روز اس نے عرض کیا آج چائے نہیں ملی لانگری کو بلا کر تاکید کی جتنی دفعہ چائے مانگے دو فرمایا میں ان لوگوں کی خدمت اس لئے کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت کی رضا اسی میں ہے۔ اس شخص کی تواضع عرصہ دراز تک کرتے رہے وہ یہیں پر فوت ہوا تو اس کے کفن دفن کا یہاں ہی انتظام کیا گیا۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد (مولانا رومؒ)

Marfat.com

(10) مہمان نوازی:

قرآن مجید:

قال ان ھولاء ضیفی فلا تفضحون

(القرآن الکریم:-۱۵:۶۸)

لوط علیہ السلام) نے کہا یہ میرے مہمان ہیں مجھے فضیحت (مہمان کی رسوائی پر شرمندگی) نہ کرو۔

حدیث نبوی:

ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ(بخاری ومسلم)

اور جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور یوم آخرت پر پس چاہے کہ خاطر تواضع کرے اپنے مہمان کی۔

کشف المحجوب:

تو کھانے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جب کھائے تنہا نہ کھائے بلکہ اپنے کھانے میں سے ایثار کرے جیسا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "شر الناس من اکل وحدہ وضرب عبدہ ومنع رندہ "شریر ترین انسان وہ ہے جو تنہا کھائے اور غلام کو مارے اور بخشش وجود سے روکے۔ اور جب دستر خوان پر بیٹھیں تو خاموش نہ بیٹھیں کھانا شروع کریں تو بسم اللہ سے اور دستر خوان پر کوئی ایسی چیز نہ رکھیں جس سے ساتھی کراہت کریں اور شروع لقمہ نمکین سے ہونا چاہئے اور اپنے ساتھی کے ساتھ انصاف ملحوظ رکھیں حضرت سہل بن عبداللہ سے لوگوں نے پوچھا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان کے معنی کیا ہیں فرمایا کہ عدل یہ ہے کہ اپنے رفیق کے لقمہ میں رفیق سے انصاف کر اور احسان یہ ہے کہ رفیق کو لقمہ میں زیادہ حق دار سمجھے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مہمان نواز تھے فرماتے کہ مہمان کو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے ساتھ بدسلوکی درحقیقت اللہ کے ساتھ بدسلوکی ہے۔ اللہ رب العزت کی رضا کی خاطر ہر آنے والے مہمان سے عمدہ سلوک کیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں ان کی خاطر و مدارت بہترین انداز سے کرنی چاہئے مہمان کی عزت افزائی سے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ مہمان کوئی بھی ہوتا آپ اس سے حسن سلوک سے پیش آتے اس کے کھانے پینے اور رہائش کا اہتمام کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہاں مہمانوں کی کثرت نظر آتی تھی اور ان کے یہاں قیام پر کوئی پابندی نہ تھی اپنی مرضی سے آتے اور اپنی مرضی سے رخصت ہوتے تھے۔

ختم شریف کے موقع پر مہمانوں کی آمد کئی روز پہلے شروع ہو جاتی تھی لہذا آپ بہت پہلے سے ہی کمروں کی صفائی کا انتظام کرواتے تمام معاملات کی خود نگرانی کرتے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ جینڈر شریف کے لوگوں کی تربیت اس انداز سے کر دی تھی کہ ہر گھر مہمان خانہ بن جاتا تھا یہاں کے رہائشی اپنے طور پر دیگر دیہاتوں سے جا کر بستر اور چارپائیاں لے کر آتے تاکہ مہمانوں کو کسی قسم کی کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ ہر گھر والوں کی خواہش ہوتی کہ میرے گھر میں زیادہ مہمان ٹھہریں۔ صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب کے ذمہ یہ ڈیوٹی ہوتی تھی کہ وہ ہر گھر میں خود جا کر انتظامات کا جائزہ لیتے تھے۔ کھانے کے اوقات میں تمام گھروں میں مہمانوں کے حساب سے لنگر بھیجا جاتا تھا۔ آستانہ عالیہ جینڈر شریف کا یہ دستور ہے کہ صاحبزادگان خود اپنے ہاتھوں سے لنگر تقسیم کرتے ہیں۔ مہمانوں کو کھانا کھلانے میں برتن وغیرہ اپنے ہاتھوں سے ان کے آگے رکھتے اور تمام معاملات کی نگرانی اس طرح کرتے کہ کسی قسم کی کوئی کمی باقی نہ رہ جائے۔ اگر مہمان علماء کرام آ جائیں تو ان کے لئے خصوصی اہتمام کیا جاتا عمدہ عمدہ کھانے تیار کروائے جاتے ہیں عرس مبارک کے موقع پر بھی علماء کرام کے لئے خصوصی انتظامات کئے جاتے ہیں۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ صرف جینڈر شریف بلکہ انبیاء کرام کے مزارات پر بھی تعمیرات کے سلسلہ میں خصوصی دلچسپی لی۔ وہاں مزارات پر مسجد کے

Marfat.com

علاوہ مہمان خانے بھی تعمیر کروائے تاکہ یہاں پر آنے والے زائرین کو کسی قسم کی دشواری نہ ہو ان مہمان خانوں میں ٹھہرنے والوں کے لئے بھی لنگر کا اہتمام جینڈ ڑشریف سے ہی کیا جاتا تھا اور یہ دستور آج تک جاری ہے۔ آپ کے پاس ملک عرب سے لوگ بھی بطور مہمان آتے تھے ان کی خدمت کر کے آپ بہت خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ ختم شریف کے موقع پر بعض اوقات بیس سے تیس تک عربی موجود ہوتے ان کے خورد ونوش کا انتظام ان کی خواہش کے مطابق ہوتا تھا۔ پھر ان کی مالی مدد بھی کی جاتی تھی اعلان کیا جاتا تھا کہ یہ لوگ عرب کے دیس سے ہمارے پاس بطور مہمان آئے ہیں ان کی مدد کی جائے تو جتنی رقم جمع ہوتی حضرت صاحب اتنی رقم اپنے پاس سے شامل کر کے ان کے درمیان تقسیم کر دیتے تھے۔ اسی طرح بعض اوقات غیر مسلم لوگ بھی آپ کے پاس آتے اور یہاں قیام کرتے۔ ان کی خوراک و رہائش کے علاوہ مالی مدد کی جاتی۔

(11) ظرافت وخوش طبعی

قرآن مجید:

فقو لا له قولا لينا لعله يتذكر اويخشى

(القرآن الکریم:-۲۰:۴۴)

تو اس سے نرم بات کہنا اور اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

حدیث نبوی:

یاایها الناس انی اوحی الی ان تواضعوا الا فتواضعوا حتی لایبغی احد علی احد ولا یفخر احد علی احد (ابن ماجہ)

اے لوگو! میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو سنو پس تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے

Marfat.com

ساتھ زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے پر فخر کرے۔

کشف المحجوب:

مشائخ میں کسی سے لوگوں نے شرط ادب کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا ایک جملہ میں تیرا جواب دیتا ہوں میں نے سنا ہے کہ ادب وہ ہے جب تو بات کرے تو تیرا کلام صادق ہو اگر معاملہ کرے تو معاملہ حق ہو اور کلام صادق اگرچہ سخت و تمکین ہوتا ہے اور معاملہ نیک اگرچہ مشکل ہو خوب ہوتا ہے تو جب بات کرے تو اپنا کلام سچ ہو اور جب خاموش رہے تو خاموشی حق پر ہو۔

مزاح اور خوش طبعی جس میں بات سچ اور درست ہو اور مقصد کسی کی تذلیل نہ ہو۔ اسلام نے اس کی ممانعت نہیں فرمائی ایسا مذاق جس میں کسی کو حقیر جانا جائے یا اس کے عیبوں کی تشہیر ہو اس سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خوش طبعی فرماتے ان میں گھل مل کر رہتے۔ صحابہ کے بچوں سے خوش طبعی فرماتے مقصد مخاطب کے دل کو خوش کرنا ہوتا مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جامع ترمذی اور ابو داؤد میں منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی مجھے سواری دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کراؤں گا تو اس شخص نے بچے کا لفظ اونٹنی کا چھوٹا ہونا سمجھا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اونٹنی کا بچہ میرے کس کام آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس اونٹ کو اونٹنی ہی جنتی ہے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوش طبعی فرمائی۔ وہ بوڑھی خاتون تھیں فرمایا کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہ جائے گی۔ جب وہ پریشان ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم عورتیں جنت میں جوان ہو کر جاؤ گی۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں سچ بات ہی کہتا ہوں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت محمود بن ربیع کی عمر پانچ سال تھی کہ نبی اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزاح کے طور پر ان کے چہرہ پر منہ کے ذریعہ پانی ڈالا تو اس سے یہ برکت پیدا ہوئی کہ بڑے ہونے کے بعد ان کے ذہن میں صرف پانی کی اس کلی کا خیال باقی رہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا یاد نہ رہا اسی بنا پر ان کا شمار صحابہ میں کیا گیا۔ بخاری میں ہی ہے کہ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئیں آپ غسل خانہ میں تھے تو آپ نے ان کے چہرے پر پانی ڈالا اس کی یہ برکت ہوئی کہ بڑھاپے کے باوجود ان کے چہرہ میں تبدیلی نہ آئی۔ چہرہ پر رونق رہا۔

حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین جیندڑوی کی لطیف ظرافت اور علمی مزاح سے محفل کشت زعفران بن جاتی تھی اچھے اور عمدہ مزاح کو آپ شان درویشی کے خلاف نہ سمجھتے تھے۔ تصوف اور دیگر مسائل پر گفتگو کے دوران آپ نے عام مثالوں کے ساتھ ساتھ خوش طبعی کے ذریعہ محفل کو ہمیشہ نشاط آور اور پرکیف رکھا۔ گفتگو نہایت شگفتہ ہوتی۔ باتیں کرتے ہوئے مسکراتے رہتے اور شائستہ لطیفوں سے پھول برساتے۔ کوئی ایسا لفظ نہ بولتے جس سے کسی کی دل آزاری یا توہین ہو۔ خوش طبعی میں بھی کسی کو مخصوص طور پر نشانہ نہ بناتے۔

ایک روز ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سالانہ ختم پاک کا اہتمام کرتا ہوں اور اس پر بہت سا خرچہ ہوتا ہے۔ میں اس قابل تو نہیں ہوں مگر اللہ تعالیٰ پاک ہستیوں کے صدقہ میں تمام اخراجات کا انتظام فرما دیتا ہے۔ مولانا سید عبدالشکور شاہ صاحب نے عرض کی آپ ختم شریف کا اہتمام کرتے ہیں تو خرچے کا انتظام ہو جاتا ہے مجھے ختم شریف کے لئے دربدر پھرنا پڑتا ہے۔ قرضہ اٹھانا پڑتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا شاہ صاحب! آپ کو تو ان کی اولاد ہونے کا فخر ہے اس لئے وہ کہتے ہوں گے کہ نہ بھی امداد کی تو خیر ہے مجھے بے کس سمجھ کر امداد کر دیتے ہیں۔

سائیں فضل دین موضع ڈھینڈہ حضرت قاضی سلطان محمود قادری کے مرید تھے۔ ایام جوانی میں ناکام مجازی عشق کر بیٹھے زندگی یونہی گذر گئی ہجر وفراق کے اشعار پڑھتے رہتے تھے۔ زندگی کے آخری سالوں میں حضرت صاحب کے پاس چلے آئے آپ کی صحبت کی وجہ سے نماز روزہ کے پابند ہو گئے تھے۔ بقایا عمر جیندڑ شریف میں

Marfat.com

گزری یہیں وصال ہوا۔ حضرت صاحب نے کفن دفن اور ختم شریف کا انتظام کیا۔
حضرت صاحب آپ سے خوش طبعی فرمایا کرتے تھے اور کہتے فضل دین آپ فقیر ہیں تو وہ جواب دیتے ہاں میں اوائل عمر سے ہی فقیر ہوں۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا کچھ پتہ ہے تو جواب دیتے نہیں۔ حضرت صاحب ہنس کر فرماتے دیکھو سائیں فضل دین اللہ تعالیٰ کے فقیر بھی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کا پتہ بھی نہیں۔

بابا حسین موضع کاسب انتہائی مفلس آدمی تھا اکثر جینڈ شریف میں حضرت صاحب کے پاس ہی رہتا تھا۔ مصائب و مشکلات کو برداشت کرتا۔ زبان پر شکوہ نہ لاتا کئی کئی روز فاقوں میں گذر جاتے لیکن اکثر ساری رات نوافل میں گذر جاتی ایک موقعہ پر حضرت صاحب کے ہمراہ لاہور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار مقدس پر حاضری دی۔ بابا حسین سے کسی نے کہا اگر رات کے وقت کسی کامل ولی کی قبر پر سوار ہو جاؤ تو وہ دربار رسالت میں پہنچا دیتے ہیں۔ رات کو جب زائرین کا ہجوم کم ہو گیا تنہائی کے عالم میں بابا حسین اٹھا اور قبر مبارک پر سوار ہو گیا۔ اس پر مجاوروں نے دیکھ لیا اور خوب زدوکوب کیا۔ بابا نے یہ واقعہ حضرت صاحب کو سنایا آپ اس کی سادگی پر مسکراتے رہے اور فرمایا مجھے تعجب نہیں اس لئے کہ اس میں تعجب والی بات نہیں اکثر مویشی چرتے چرتے قبروں پر چڑھ جاتے ہیں۔ حضرت صاحب اکثر محفل میں بابا محمد حسین سے فرماتے واقعہ سناؤ جب وہ یہ واقعہ سناتا تو محفل میں موجود لوگ مسکراتے رہتے۔ بابا کھانا خوب کھایا کرتا تھا۔ حضرت صاحب بھی اس کے کھانے کا خیال رکھتے۔ لانگری اگر بات کرتے تو آپ ہنس کر فرماتے آپ لوگ بھی تو بیلوں کے چارہ کا خیال رکھتے ہو اگر میں بابا کے کھانے کا خیال رکھوں تو اس میں تعجب والی کونسی بات ہے؟

چوہدری قدر داد موضع کاسب نے حضرت صاحب کی دعوت کی۔ موضع کریمداد کے ایک شاہ صاحب بھی حضرت صاحب کے ہمراہ دعوت میں شامل ہوئے جب کھانا کھانے لگے تو شاہ صاحب سے کہنے لگے کہ سالن میں مرچیں زیادہ ہیں مجھ سے نہ کھایا جائے گا مجھ کو دودھ لا دیں میں اس سے کھانا کھا لیتا ہوں۔ دودھ دیا گیا تو کہنے لگے اس میں چینی نہیں، چینی بھی فراہم کر دی گئی۔ میزبان ان کے سامنے سے

Marfat.com

سالن اٹھانے لگا تو حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ گوشت کا پیالہ نہ اٹھایا جائے پڑا رہنے دیں۔ مرچوں کا تو محض بہانہ دودھ کی خاطر کیا گیا ہے۔ اس پر شاہ صاحب بولے ہاں منہ کا مزا نمکین کرنے کے لئے اس کی بھی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ دودھ بھی پی لیا اور سالن روٹی بھی کھا گئے۔ جب سالن کھا رہے تھے تو حضرت صاحب فرماتے دیکھو دیکھو! اب تو اس میں مرچیں نہیں ہیں جس پر حاضرین ہنس پڑے۔

چوہدری اللہ داد موضع حاجیوالا بڑی ظریفانہ اور چست طبعیت کے مالک تھے۔ ہمیشہ مذاحیہ انداز میں بات کرتے۔ حضرت صاحب ان کی مزاحیہ باتوں کو پسند فرماتے۔ اگر کسی روز محفل میں نہ ہوتے تو آپ ان کی کمی کو محسوس کرتے۔ چوہدری اللہ داد اکثر حضرت صاحب کی باتوں پر جرح کرتے تھے۔ باتوں کو مزاح میں نظرانداز کر دیتے۔ حضرت صاحب بھی ان کی باتوں کا جواب خوش طبعی میں دیتے۔ ایک روز عرض کرنے لگے آپ نے دوسروں کو خلافت دی، وظائف بتائے مجھے کچھ نہیں عطا کیا صرف باتیں سنا کر ٹال دیتے ہیں۔ ایسا وظیفہ بتائیں کہ ظاہری و باطنی فائدہ ہو۔ آپ نے فرمایا یہ وظیفہ یاد کرلو ''سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون'' اسے ہر روز پڑھتے رہا کرو۔ چونکہ چوہدری صاحب عربی زبان سے ناواقف تھے اس آیت کو پڑھتے رہے۔ ایک روز امام مسجد کے پاس گئے کہ مجھے اس وظیفہ کے معنی تو معلوم ہونے چاہئے مولانا نے بتایا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا ہے جو لوگ کافر ہیں ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں باتیں ان کے لئے یکساں ہیں۔ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

چوہدری صاحب آیت کریمہ کے معنی سن کر متعجب ہوئے اور حضرت صاحب کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا مجھے یہ کیا وظیفہ بتا دیا ہے۔ حضرت صاحب نے ہنس کر فرمایا اللہ داد! تم ہر بات پر جرح کرتے ہو کبھی کسی بات پر تمہاری تسلی نہیں ہوئی اس لئے جو آیت تمہارے حال کے مطابق تھی وہی تم کو بتائی ہے اس پر تمام حاضرین ہنس پڑے۔

Marfat.com

باب دوم

باقیات صالحات گوہر

Marfat.com

فصل اوّل

اولاد امجاد گوہر

فصل دوم

خلفاء گوہر

فصل سوم

باسعادت وباصفا مریدانِ گوہر

فصل چہارم

مکتوبات بر مشتمل تعلیمات گوہر

Marfat.com

فصل اوّل

اولاد امجاد گوہر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید المرسلین نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلثة الا من صدقة جارية او علم ينفع به او ولدٍ صالح يدعوا له ○ (مسلم شریف)

"جب آدمی مرجاتا ہے تو اُس کے عمل بھی ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے صدقہ جاریہ (دائمی خیرات) یا وہ علم جس سے نفع پہنچا ہو یا وہ نیک بیٹا جواس کے لئے دُعا مانگتا رہے۔"

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ باقیات الصالحات تین ہیں۔

(۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) ولد صالح۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کی باقیات تینوں قسم کی ہیں صدقہ جاریہ اور علم نافع کے لئے کتاب ہذا کا باب اوّل اور سوم دیکھو یہاں تیسری قسم اولاد صالح کا تذکرہ کیا جاتا ہے یہاں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ اولاد صالح میں حقیقی اولاد کے علاوہ شاگرد' خلفاء' مرید خدام سبھی شامل ہوتے ہیں۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین شادیاں کیں آپ کی پہلی شادی موضع چھن دیونہ منڈی گجرات میں ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا میاں محمد رمضان اور ایک بیٹی جنت بی بی عطا فرمائے آپ کی دوسری اور تیسری شادی موضع گجگراں میں ہوئی اور ایک بیٹا محمد عبدالرحمٰن عطا فرمایا جو کم سنی (ایک سال کی عمر) میں وصال پا گیا آپ کی تینوں ازواج جینڈ ڑ شریف کے قبرستان میں محو استراحت ہیں۔ حضرت صاحب نے اپنی صاحبزادی کی شادی موضع مالووال میں جناب فضل احمد صاحب سے کی۔

Marfat.com

خاندان حضرت خواجہ گوہر الدین احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

- میاں صدر الدین
- میاں علم دینؒ
- میاں گل احمدؒ
- میاں محمد علیؒ
  - حضرت خواجہ گوہر الدین احمدؒ
    - حضرت میاں محمد رمضانؒ
      - حضرت میاں محمد عبداللہ
        - میاں ارشد محمود
          - عزیر ارشد
          - دو بیٹیاں
        - میاں اطہر گوہر
          - تین بیٹیاں
        - میاں کاشف گوہر
        - چار بیٹیاں
      - میاں ثناء اللہؒ
        - میاں مستنصر گوہر
        - میاں زیب گوہر
        - دو بیٹیاں
      - حضرت میاں حبیب اللہ
        - میاں جاوید گوہر
          - علی جاوید
          - تین بیٹیاں
        - پانچ بیٹیاں
      - میاں محمد یعقوبؒ
        - میاں ندیم گوہر
          - میاں فرخ گوہر
            - سلطان گوہر
          - میاں شہزاد گوہر
            - شاہا گوہر
            - ایک بیٹی
      - حضرت میاں محمد یوسف
        - حسن گوہر
        - ایک بیٹی
      - چار بیٹیاں
    - محمد عبد الرحمٰنؒ
    - ایک بیٹی
  - میاں فتح محمدؒ
  - ایک بیٹی

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضانؒ

آپ کی ولادت کا سال غالباً ۱۹۰۸ء ہے آپ کی ابتدائی تعلیم کی طرف حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی توجہ دی منشی احمد بخش قوال جن کا تعلق جالندھر سے تھا فارسی اور اردو زبان پر خاصی دسترس رکھتے تھے جینڈ شریف میں مستقل طور پر قیام پذیر ہونے کی وجہ سے حضرت صاحب کے حکم پر آپ صاحبزادہ صاحب کو تعلیم دیا کرتے تھے ناظرہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد آپ مولانا فضل احمد موضع حاجیوالا کے پاس روزانہ جایا کرتے اور اُن سے صرف ونحو کی ابتدائی درسی کتب پڑھیں والد ماجد کی نظر کرم اساتذہ کی تربیت اور ذاتی محنت کی بدولت جلد ہی آپ نے ضروری علوم شریعت وطریقت میں مہارت تامہ پیدا کر لی چونکہ گھر تصوف وطریقت کا گہوارہ تھا لہٰذا ابتدائی عمر میں ہی تصوف کے رنگ میں رنگے گئے آپ کا جوانی کا دور مکمل پارسائی زہد وریاضت اور خدمت خلق سے بھرپور نظر آتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے کہ جب ان کا چھوٹا بھائی محمد عبدالرحمٰن فوت ہوا تو لوگ اور عزیز اقارب حضرت صاحب کے پاس تعزیت وفاتحہ خوانی کے لئے آئے اگر ان میں سے کوئی یہ لفظ کہہ دیتا کہ بڑا افسوس ہوا ہے تو حضرت صاحب سخت ناراض ہوتے اور فرماتے توبہ توبہ ایسا لفظ نہیں کہنا چاہیئے یہ بندے پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اُس کی منشا ومرضی ہے وہ جسے چاہے اولاد عطا کرے اور جس سے چاہے واپس لے لے لفظ افسوس تو بڑا گناہ ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے صاحبزادہ صاحب نے ایک روز فرمایا کہ بڑے سے بڑے نقصان پر بھی دیکھا کہ حضرت صاحب کو مطلق کوئی رنج نہ ہوتا۔ مسکراتے ہوئے مزید کہا کہ کسی ولی کا فرزند ہونا بھی کوئی خوشی کی بات نہیں کیونکہ ولی اللہ کے دل پر محبت الٰہی کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ اس میں ماسوا اللہ کی طرف رجوع ہونے کی گنجائش ہی نہیں رہتی اس لئے اگر کسی ولی

Marfat.com

اللہ کے ہاں فرزند پیدا ہو تو اسے کوئی خوشی نہیں ہوتی اور اگر مر جائے تو اسے کوئی رنج نہیں ہوتا جب کسی ولی اللہ کے دل کی یہ حالت ہوتی ہے کہ دنیاوی خوشی و غمی کا اس پر کوئی اثر نہ ہو تو وہ شکر کرتا ہے دل سے ماسوا اللہ کی نفی کر کے وہ اپنے گوہر مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صاحبزادہ صاحب کی شادی اپنی ہمشیرہ کے گھر مالو وال میں زینب بی بی سے کی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیاں فاطمہ بی بی، عنایت بی بی کے علاوہ دو بیٹے صاحبزادہ میاں محمد عبداللہ اور صاحبزادہ میاں ثناء اللہ عطا فرمائے۔ آپ کی دوسری شادی موضع جینڈ ڑ شریف میں ہوئی آپ کے ہاں تین بیٹے صاحبزادہ میاں حبیب اللہ، صاحبزادہ محمد یعقوب اور صاحبزادہ میاں محمد یوسف اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

آپ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی مبارک میں ہی آستانہ عالیہ جینڈ ڑ شریف کے جملہ امور کے معاملات سنبھال لئے تھے لنگر شریف کی مکمل نگرانی کرتے مہمانوں کی آمد پر اُن کے آرام وسکون اور خوراک کی دیکھ بھال کرنا علماء کرام کا خصوصی خیال رکھتے دارالعلوم میں مقیم طلبہ کی تمام ضروریات کو پورا کرتے علاوہ ازیں آبائی پیشہ کاشتکاری اور زمین کے جملہ معاملات کو بخوبی احسن انداز سے سرانجام دینے لگے حضرت صاحب نے اپنے صاحبزادہ صاحب کی تربیت اس انداز سے کی کہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
تسبیح و سجادہ و دلق نیست

خدمت خلق آپ کے اولین فرائض میں شامل تھی عرس مبارک کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول وعرض سے مہمان شریک ہوتے صاحبزادہ صاحب ان مہمانوں کی خوب خدمت کرتے۔ حضرت صاحب آنے والوں کے لئے روحانی غذا کا اہتمام فرماتے، صاحبزادہ صاحب جسمانی رہائش و خوراک کے منتظم تھے۔ جینڈ ڑ شریف اور قرب و جوار میں موجود دیہات میں جا کر مہمانوں کے رہائش کا انتظام

کرتے ہر گھر میں خود تشریف لے جاتے تاکہ وہاں مہمانوں کی رہائش کے لئے کیے گئے انتظامات کو ملاحظہ کر سکیں۔ مخلوق خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے اور اہل علاقہ آپ کی اس خدمت پر بے حد خوش و خرم تھے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال سے کچھ دیر پہلے جب صاحبزادہ صاحب آپ کے کمرے میں حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا فقیری' اخلاق حسنہ اور خدمت خلق کا نام ہے جو محتاج لنگر پر گزارہ کر رہے ہیں ان کی بدستور امداد کرتے رہنا تاکہ وہ اپنی زندگی کے باقی ایام یہاں ہی گزار دیں ختم شریف کا اہتمام اپنی توفیق کے مطابق کرتے رہنا اللہ تعالیٰ امداد کرے گا۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال فرمانے کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر میں حضرت صاحبزادہ میاں محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار بندی ہوئی یوں آپ دربار عالیہ جینڈڑ شریف کے سجادہ نشین بنے اس طرح دربار عالیہ جینڈڑ شریف کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا آپ کی زیر نگرانی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عالیشان مزار اقدس تعمیر ہوا۔ جو لوگ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ میں لنگر شریف سے وظیفہ حاصل کرتے تھے اُس کو اسی انداز سے جاری رکھا جس طرح حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی زندگی میں مزارات مقدسہ پر اکثر حاضری دیتے اور وہاں شب بیداری فرماتے اب یہ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا معمول بن گیا وہ تمام سالانہ پروگرام جو پہلے سے دربار شریف میں ہوتے یہ اور ان کے علاوہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سالانہ عرس بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام کے ساتھ آپ کی زیر سرپرستی ہونے لگے۔

آپ کی زندگی میں ایک انقلاب رونما ہوا پہلے صرف فرض نمازیں ادا کرتے تھے اب ساری ساری رات نوافل کے اندر گزرنے لگی شب بیداری معمول بن گئی عاجزی انکساری' خشیت الٰہی' اخلاص' زہد و تقویٰ اور اخلاق کریمانہ کی عملی تفسیر بن گئے آنے والا ہر شخص آپ کی زبان پر درود پاک کے ذکر کو پاتا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہٖ وسلم کے ذکر پر آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کسی کو رسمی طور پر بیعت نہ کیا عقیدت مندوں اور ارادت مندوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا انبیائے کرام علیہم السلام کے مزارات اقدس پر بھی اسی انداز سے ختم شریف کی محافل، تعمیرات کا سلسلہ اور لنگر جاری رکھا جیسا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں ہوتا تھا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ آپ کو خصوصی عقیدت و محبت تھی۔ حضرت میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راقم الحروف کو بتایا کہ دو مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ نے مجھے حکم دیا کہ لاہور جا کر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دو۔ میں لاہور دربار عالیہ پر حاضر ہوا مجھے وہاں پر سکون قلب نہ ملا میں نے واپس آ کر عرض کی مزار اقدس پر تو حاضری دے آیا ہوں مجھے فرمایا تم جس وقت یہاں سے گئے تھے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس ناچیز پر ایسا کرم فرمایا کہ میں اسے زندگی بھر نہیں بھول سکتا آپ یہاں تشریف لائے اور اپنی زیارت سے مجھے مشرف فرما گئے۔ صاحبزادہ میاں حبیب اللہ صاحب مدظلہٗ العالی نے یہ بھی بتایا کہ ایک روز میں حضرت میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک مجھے فرمایا کھڑے ہو جاؤ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ہیں۔ حضرت میاں محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے مجھے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جنت کا مشاہدہ کروایا میں نے وہاں پر حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے تو مجھے انہوں نے بتایا کہ اللہ رب العزت نے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کو جنت میں بزرگوں اور صوفیاء کرام کی غلامی میں بلند شان اور مقام عطا فرمایا ہے۔

حضرت میاں محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۶۹ء میں حج بیت اللہ شریف کے لئے کئی مریدوں کے ہمراہ حرمین شریفین تشریف لے گئے حضرت میاں حبیب اللہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راقم الحروف کو بتایا کہ رخصت کے وقت میں نے عرض کیا وہاں جا کر کیا دُعا مانگیں گے تو فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ سے دین بے مثل اور دنیا بے مثال مانگوں گا حضرت میاں حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ چند روز گزرے کہ میری ظاہری آنکھ بند ہوئی باطنی آنکھ کھلی میں دیکھتا ہوں کہ حرم کعبہ شریف میں لوگ طواف کر رہے ہیں اور میاں محمد رمضان صاحب مسجد حرم کے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں لوگ اردگرد جمع ہیں ایک نوجوان آپ کے لئے ہاتھ والا پنکھا ہلا رہا ہے۔ جب میاں محمد رمضان صاحب واپس تشریف لائے میں نے یہ واقعہ عرض کیا تو فرمایا ہاں میرے ساتھ ایسا ہی ہوا جونہی حرم میں داخل ہوا تو بے ہوش ہو گیا تھا اور سارا سفر عالم بے ہوشی میں ہی گذر گیا پاکستان واپس پہنچا ہوں تو ہوش میں آیا ہوں اللہ رب العزت نے اس سفر میں مجھے کن کن انعامات سے نوازا ہے بیان سے باہر ہے مجھے وہاں دُعا مانگنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔

آخری ایام میں آپ دل کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے وصال سے چند روز قبل آپ کو لاہور میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا انہی ایام میں سابق صدر پاکستان میاں فضل الٰہی بھی میو ہسپتال میں داخل تھے ضلع گجرات کے سینکڑوں لوگ تیمارداری کے لئے آتے رہے اکثر آپ کی زبان پر یہی دُعا تھی یا اللہ میرے گناہ معاف کر دے کبھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے دُعا مانگتے اور کبھی حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر خیر کرتے بالآخر ۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو رات اڑھائی بجے آپ کی روح پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

''موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے جا ملاتا ہے''۔

خوب تر اندر جہان زین چہ بود کار
دوست بر دوست رفت یار بریار

Marfat.com

آں ہمہ اندوہ بود این ہمہ شادی
آں ہمہ گفتار بود این ہمہ کردار

''اس جہان میں اس سے بہتر اور کیا ہوگا کہ دوست دوست کے پاس گیا اور یار یار سے جا ملا وہ سب اندوہ تھا اور یہ سرتاپا سر راحت ہے وہ سب باتیں تھیں اور یہ میرا عمل ہے۔''

جانشین شیخ القرآن حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کے جسد اطہر کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک کے مشرقی برآمدے میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اولاد

جیسا کہ گذر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں آپ کے صاحبزادگان کے مختصر حالات زندگی حسب ذیل ہیں۔

ا۔ حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب مدظلہٗ العالی

آپ کا سال ولادت غالباً ۱۹۲۷ء ہے کیونکہ آپ نے راقم الحروف کے سوال پر ارشاد فرمایا کہ جب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اُس وقت میری عمر پچیس (۲۵) سال تھی آپ نے دینی تعلیم دربار عالیہ جینڈر شریف سے ہی حاصل کی عالم شباب کے آغاز پر آپ نے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ کا زمانہ عروج دیکھا ہر وقت آستانہ عالیہ پر خدام' مریدوں اور علماء کرام کا ہجوم ہوتا تھا اکثر محافل سماع منعقد ہوتی تھیں لہذا شروع سے ہی سماع سے شغف پیدا ہو گیا ذریعہ معاش کے طور پر آپ نے فوج کی ملازمت اختیار کر لی اور زندگی کے سترہ سال تک اس مقدس پیشہ کے ساتھ منسلک رہے۔

آپ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایام علالت کے دوران خدمت اقدس میں حاضر رہے میرے ایک سوال پر کہ حضرت صاحب نے اُن دنوں میں کیا

Marfat.com

ارشاد فرمایا کرتے تھے آپ نے بتایا کہ کئی بار ارشاد فرمایا: ''شکر الحمد للہ قاضی صاحب (حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والی راتیں آگئی ہیں۔''

آپ کے بارے میں سید علی اکبر شاہ صاحب گوہر منیر میں رقم طراز ہیں کہ ''صاحبزادہ صاحب (میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پانچ فرزند ہیں سب کے سب نیک پارسا' مہمان نواز اور خوش خلق ہیں سب سے بڑے میاں محمد عبداللہ ہیں جن کو صاحبزادہ صاحب نے الگ مکان اور اراضی دے رکھی ہے وہ اپنے دیوان خانہ میں مہمانوں کی آسائش و رہائش کا انتظام کرتے ہیں ان کے متعلق حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ بیٹا تم فقیر ہی بنو گے۔''

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی حرف بہ حرف درست نکلا آپ اپنے آباؤ اجداد کے فقر کی صحیح زندہ مثال ہیں' انتہائی سادہ طبیعت ہر آنے والے مہمان کا استقبال بڑی خندہ پیشانی سے کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں اُس مکان میں زندگی بسر کر رہا ہوں جہاں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شب روز گذرے ہیں صرف حضرت صاحب کے مکان میں زندگی بسر نہیں ہو رہی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اُن کی تعلیمات کا عملی نمونہ بھی ہیں نمود و نمائش تکبر و غرور کا دور دور تک نام نشان نظر نہیں آتا۔ راقم الحروف نے کئی سوال کیئے کہ گذری ہوئی زندگی کی یادیں اور واقعات بیان فرمائیں ہر سوال پر یہی جواب میرے ذکر کا کیا فائدہ حضرت صاحب کا ہی تذکرہ کیا جائے آپ کے دیوان خانہ میں کوئی بھی مہمان آجائے بھرپور انداز سے مہمان نوازی کے تمام طور طریقے پورے کیے جاتے ہیں۔ ۲۰۰۵ء میں امریکہ سے واپسی پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اُن دنوں آپ عمرہ کے لئے تشریف لے جانے والے تھے انتہائی خوش نظر آرہے تھے آپ نے ملاقات پر مجھ سے پہلا سوال یہ کیا کہ مجھے بتاؤ امریکہ میں میاں ارشد (آپ کے بڑے صاحبزادے) آنے والے مہمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے کیا اُس نے وہاں پر بھی لنگر کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے میرے عرض کرنے پر کہ میاں ارشد صاحب ہر آنے والے کی خوب خدمت کرتے ہیں اور اس خدمت پر خوش بھی ہوتے ہیں آپ نے دونوں ہاتھ جوڑ

Marfat.com

آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا الحمد للہ۔

حضرت میاں عبداللہ صاحب عاجزی وانکساری کا منبع پیکر صدق و اخلاص اور اعلیٰ روایات کے حامل مہمان نواز ہیں حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان میں یوں کہا جا سکتا ہے۔

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

صوفی چراغدین گجرات جو حضرت صاحب کے وصال کے وقت آپ کے کمرے میں موجود تھے اُن کے پوتے ملک حبیب الرحمٰن نے کیمرون ساؤتھ افریقہ سے مجھے فون پر بتایا کہ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کتاب تحریر کر رہے ہیں مزید کہا کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چند بار حاضری نصیب ہوئی۔ ۲۰۰۱ء میں حاضری کے وقت مسجد نبوی کے اُس برآمدے میں بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا جہاں سے گنبد خضرا نظر آتا ہے مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ سویا نہیں بلکہ درود شریف پڑھتے پڑھتے آنکھیں بند ہوئیں تو دیکھا کہ میرے سامنے ایک تھیلی سفید رنگ کی ہے اُسے کوئی گرہ لگا رہا ہے اور میرے کانوں میں یہ آواز آتی ہے کہ کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی حفاظت بچپن سے کی جاتی ہے اور کچھ وہ جن کی حفاظت انسان کامل کرتے ہیں ساتھ مجھے میاں محمد عبداللہ صاحب کی تصویر دکھائی جاتی ہے واپسی پر جینڈڑ شریف حاضر ہوا اور یہ واقعہ میاں صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا تو فرمایا ہاں تصدیق کرتا ہوں ایسا ہی ہے تمہاری ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

آپ کے صاحبزادہ میاں ارشد محمود صاحب نے بتایا کہ امریکہ قیام کے دوران اکثر فون پر گھر والوں سے بات ہوتی رہتی لیکن والد صاحب سے بات نہ ہوتی ایک رات سونے سے قبل میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے میرے والد صاحب نے بھلا دیا ہے دنیا میں میرا تو ایک ہی رشتہ ہے صبح صبح جب آنکھ کھلی تو پاکستان سے فون آ گیا ہمشیرہ نے کہا والد صاحب نے حکم دیا ہے کہ میاں ارشد سے میری بات کراؤ والد صاحب سے فون پر بات ہوئی تو فرمایا بیٹا میں نے تم سے ایک بات کرنی تھی کہ ہم نے

Marfat.com

تمہیں بھلایا نہیں ہے۔ صرف یہی بات کرنے کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔

صاحبزادہ کاشف صاحب نے بتایا کہ سید نذیر حسین شاہ صاحب موضع دلاور پور نے بتایا کہ میں میاں محمد عبداللہ صاحب کی حویلی میں حاضر ہوتا تھا ایک موقع پر وہاں بیٹھے ایک شخص نے اس طرح طنز ومزاح کیا کہ مجھے غصہ آیا اور وہاں سے اُٹھ کر چلا آیا اور نیت کی کہ آئندہ یہاں نہیں آؤں گا صرف مزارات مقدسہ پر حاضری دیا کروں گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت سیدنا طانوح علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضری کے لیے گیا تو مزار شریف کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو مجھے مزار شریف سے آواز آئی میاں محمد عبداللہ صاحب کے لئے دعا کرو پھر ہر سیڑھی پر قدم رکھتے بار بار یہی آواز آتی رہی جب مزار شریف کے اندر گیا تو قبر انور سے آواز آئی میاں محمد عبداللہ صاحب کے لئے دعا کیا کرو چنانچہ شاہ صاحب میاں محمد عبداللہ صاحب کے دیوان خانہ حاضر ہو کر معذرت خواہ ہوئے پھر زندگی بھر یہاں حاضر ہوتے رہے۔ گوہر نایاب میں لکھا ہے کہ ''صاحبزادہ میاں عبداللہ صاحب کا ارشاد ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب سے گذرا میں نے قیمتی لباس پہن رکھا تھا آپ نے مجھے بلایا اظہار ناراضگی فرمایا اور نصیحت کی کہ جتنی قیمت کا تم اکیلے نے لباس پہن رکھا ہے اتنی رقم کا تین آدمیوں کا لباس بن سکتا ہے چنانچہ میں اسی وقت واپس ہوا اور لباس فروخت کر دیا اس کے بدلے میں تین جوڑے خریدے اور درویشوں میں تقسیم کر دیئے۔''

آپ نے دو شادیاں کیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے صاحبزادہ میاں ارشد محمود (امریکہ) صاحبزادہ میاں اطہر (آسٹریلیا) اور صاحبزادہ میاں کاشف گوہر (امریکہ) کے علاوہ چار بیٹیاں عطا کیں اللہ تعالیٰ بطفیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین ودنیا کی سعادتیں نصیب کرے (آمین)۔

۲۔ جناب صاحبزادہ میاں ثناء اللہ مرحوم

صاحبزادہ میاں ثناء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غالباً ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم جلال پور جٹاں سے حاصل کی پھر بہاولپور چوہدری عبدالہادی صاحب کے پاس

Marfat.com

چلے گے وہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول کی ملازمت اختیار کر لی پھر جامعہ کراچی سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا اور گجرات ڈسٹرکٹ بار میں وکالت کے پیشہ سے منسلک رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادے میاں مستنصر گوہر اور میاں زیب گوہر کے علاوہ دو بیٹیاں عطا کیں۔ ۱۵ جنوری ۱۹۹۵ء کو کھاریاں کینٹ سی ایم ایچ ہسپتال میں وصال پا گئے اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس سے ملحقہ مسجد کی جنوبی طرف محو استراحت ہیں۔

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

۳۔ حضرت پیر میاں حبیب اللہ صاحبؒ

آپ کے تیسرے صاحبزادے حضرت میاں حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے میٹرک تک جلال پور جٹاں زیر تعلیم رہے پھر گورنمنٹ زمیندار کالج بھمبر روڈ گجرات سے ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کیا تعلیم سے فراغت پر محکمہ فوڈ میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے اور عرصہ دس سال تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت آپ کی عمر بیس سال تھی میرے سوال پر آپ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ میں پیش آنے والے چند واقعات بیان فرمائے ایک روز میں حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوا آپ چارپائی پر تشریف فرما تھے میں زمین پر بیٹھنے لگا تو مجھے فرمایا چارپائی پر بیٹھ جاؤ میں پھر زمین پر بیٹھنے لگا تو فرمایا زمین پر بیٹھنے کا نام ادب نہیں بلکہ حکم کی تعمیل کرنا ادب میں شامل ہے۔

ایک روز بھائیوں کے ہمراہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے سے گذرے تو آپ نے فرمایا کبھی مویشیوں کی دیکھ بھال بھی کیا کرو زمین کی نگہداشت کو بھی پیش نظر رکھا کرو یونہی وقت گذار دیتے ہو باقی سب بھائی حضرت

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر چلے گئے میاں حبیب اللہ صاحب وہیں ٹھہرے رہے پاس مائی صاحبہ تشریف فرما تھیں انہوں نے عرض کی آپ کی باتوں کا دوسروں کو غصہ لگا ہے اس لئے چلے گئے ہیں حبیب اللہ نے غصہ نہیں کیا اس لئے رُک گیا ہے۔ یہ ناسمجھ ہے آپ نے فرمایا سمجھتا ہے اسی لئے رُک گیا ہے اس پر میاں حبیب اللہ صاحب نے عرض کی آپ کی زندگی میں ہم اپنے آپ کو فارغ سمجھتے ہیں کہ کام چل رہا ہے آپ کے بعد جب ضرورت پڑے گی تو یہ کام بھی کرلیا کریں گے اس پر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا جب میں نہ ہوں گا تو میرا خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔

گرمیوں کا موسم تھا حضرت صاحب حالت وجد میں دوپہر کے وقت حویلی کے سامنے بوہڑ کے درخت کے نیچے چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے باقی احباب کچھ فاصلہ پر کھڑے تھے میاں حبیب اللہ صاحب پاس جانے لگے تو احباب نے منع کیا نہ جائیں کہ آپ اس وقت وجد اور استغراق کے عالم میں ہیں پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت صاحب کے پاس گئے اور چارپائی پر بیٹھ کر حضرت صاحب کو دبانے لگے اس دوران آپ کی آنکھیں بندھی رہیں کچھ دیر بعد میاں حبیب اللہ چلے گئے جب حالت وجد سے باہر آئے تو فرمانے لگے میرا پاس حبیب اللہ آیا تھا میں جس حال میں بھی ہوں اس کے ہاتھوں کو پہچانتا ہوں۔

حضرت صاحب کے وصال سے ایک یا دو رات قبل کی بات ہے کہ میاں پیر حبیب اللہ صاحب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس چارپائی پر بیٹھے وہیں سو گئے حضرت صاحب نے جوکہ آپ سے بے حد شفقت فرماتے آپ کو جگایا نہیں کچھ دیر بعد میاں حبیب اللہ صاحب اُٹھ بیٹھے اور حضرت صاحب سے دوران گفتگو عرض کیا مجھے بھی پیر بنا دیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چارپائی پر لیٹے تھے کہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا حبیب تم نے مجھ سے کیا مانگا ہے میں نے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی ہے کہ اپنے انبیاء کرام میں سے کسی نبی کا حال تمہیں عطا کردے۔

حضرت پیر میاں حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ایک روز مجھے حضرت صاحب نے فرمایا حبیب جا کر احمد بخش قوال کو دباؤ کیونکہ وہ بیمار ہے میاں

Marfat.com

صاحب! کہتے میرے دل میں خیال آیا کہ میں اور قوال کو دباؤں میری مرضی نہیں تھی مگر حضرت صاحب نے جب دو تین بار فرمایا تو مجھے جانا پڑا۔ احمد بخش قوال کو کچھ دیر تک دبایا جب واپس حضرت صاحب کے پاس آیا تو احمد بخش بھی آ گیا حضرت صاحب کے پوچھنے پر عرض کی بخار اُتر گیا ہے فرمایا میں نے بھی حبیب کو اسی لئے بھیجا تھا کہ یہ دبائے گا اور تمہارا بخار اُتر جائے گا۔ میاں صاحب کہتے ہیں کہ اس میں میرے لئے حضرت صاحب کی نصیحت و تربیت تھی کہ بڑوں کا ادب کرو خواہ کوئی بھی ہو اور ہر ایک کی خدمت کرو یہ نہ دیکھو کہ یہ کون ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے بھی مشرف فرمایا حج کے لئے روانگی سے قبل حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کو خواب میں ملے اور فرمایا ''حبیب اللہ وہاں سے میرا پوچھنا'' میاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ حضرت صاحب کی نظر عنایت تھی کہ مکۃ المکرمہ کی ہر جگہ اور مقام سے مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو آئی اس میں میرا کوئی کمال نہیں تھا یہ حضرت صاحب سے نسبت کی بات تھی۔

آئی نسیم کوئے محمد ﷺ
کھنچنے لگا دل سوئے محمد ﷺ
کعبہ ہمارا کوئے محمد ﷺ
مصحف ایماں روئے محمد ﷺ

مدینہ طیبہ حاضری پر پہلی رات سویا تو نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا مجھے بازو سے پکڑ کر اُٹھایا اور فرمایا حبیب اللہ یہاں آ کر سونا نہیں ہے میری آنکھ کھل گئی پھر جتنے دن مدینہ طیبہ میں گذرے آنکھوں میں نیند نہ آئی عبادت اور درود وسلام میں ہی وقت گذر گیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے صاحبزادہ میاں جاوید صاحبزادہ میاں شہزاد صاحبزادہ میاں فرخ اور پانچ بیٹیاں عطا کیں اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرما (آمین)۔

حضرت پیر میاں حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس راقم الحروف کتاب

Marfat.com

کی تکمیل کے لئے حاضر ہوتا رہا۔آپ کے وصال سے چند روز قبل بھی میں حاضر ہوا تو آپ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ آپ ۱۷ جون ۲۰۰۷ء بروز اتوار بعد دوپہر حرکت قلب بند ہو جانے پر وصال فرما گئے۔وصال کی خبر پر ہزاروں لوگ جیندڑ شریف حاضر ہونے لگے۔۱۸ جون سوموار صبح گیارہ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی اور مزار مبارک حضرت خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر والد ماجد کے پہلو میں سپرد خاک کر دیے گئے۔

جناب صاحبزادہ میاں محمد یعقوب مرحوم

صاحبزادہ میاں محمد یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی اپنے والد ماجد حضرت پیر میاں محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عہد میں چونکہ میاں محمد عبداللہ صاحب فوج میں میاں ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہاولپور اور میاں حبیب اللہ صاحب محکمہ فوڈ میں ملازمت کر رہے تھے لہٰذا دربار عالیہ جیندڑ شریف کے انتظامی معاملات حضرت میاں محمد یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت میاں محمد یوسف صاحب مدظلہ العالیٰ سرانجام دیتے رہے اور اس ڈیوٹی کو آپ نے خوب احسن انداز سے نبھایا۔اللہ ربّ العزت نے آپ کو ایک صاحبزادہ میاں ندیم گوہر عطا کیا۔میاں محمد یعقوب صاحب اگست ۱۹۸۱ء میں ملتان تشریف لے گے وہاں ایک حادثہ میں زخمی ہو کر نشتر ہسپتال میں وصال فرما گئے۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائینگے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

حضرت صاحبزادہ پیر میاں محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی

حضرت صاحبزادہ میاں محمد یوسف صاحب غالباً ۱۹۳۷ء میں جیندڑ شریف میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آستانہ عالیہ جیندڑ شریف سے حاصل کی آپ ابتداء سے لے کر آج تک آستانہ عالیہ جیندڑ شریف میں مقیم ہو کر آنے والی مخلوق کی خدمت کر رہے ہیں وہ تمام جملہ امور جنہیں حضرت میاں محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ میں سرانجام دیا کرتے تھے یہی امور آپ حضرت میاں محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات سے لے کر آج تک سر انجام دے رہے ہیں جس طرح قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے صاحبزادہ میاں محمد رمضان صاحب کو وصیت فرمائی کہ دربار عالیہ پر آنے والے ہر مہمان کی عزت اور خدمت کرنا اسی طرح حضرت میاں محمد رمضان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جملہ امور کی وصیت حضرت میاں محمد یوسف صاحب کو کی آج ان تمام معاملات کو پیر میاں محمد یوسف صاحب فرائض منصبی سمجھتے ہوئے ادا کر رہے ہیں۔

لجپال پریت نوں توڑ دے نئیں
جدھی بانہہ پھڑ دے پھر چھوڑ دے نئیں

حسن خلق ایک ایسا عمل ہے جس سے آپس کی نفرتوں کو نہ صرف محبتوں میں بدلا جا سکتا ہے بلکہ دشمنوں کے دل میں گھر کیا جا سکتا ہے حسن خلق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اپنے آپ اور مخلوق خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرز عمل اور رویہ کا نام ہے اور یہی حسن خلق حضرت میاں محمد یوسف صاحب کا وطیرہ ہے۔

آستانہ عالیہ شریف پر آنے والے مہمانوں کی خوب خدمت کرتے ہیں ابھی مہمان آ کر بیٹھتا ہی ہے کہ آپ اس کے لئے چائے، پانی، روٹی وغیرہ کا حکم دے دیتے ہیں مہمانوں سے پوچھتے ہیں کہ باقی باتیں بعد میں ہوں گی پہلے یہ بتائیں کہ خدمت کیا کی جائے۔ عرس مبارک کے موقع پر لنگر کے انتظام کا ہر وقت جائزہ لیتے رہتے ہیں مہمانوں کے آرام و رہائش کے تمام تر معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔ عقیدمندوں کے دکھ درد میں شامل ہونے کے لئے اُن کے گھروں میں تشریف لے جاتے ہیں۔

عشق الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے سرشار ہیں حرمین شریف کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں دوبار ۱۹۷۶ء اور ۱۹۸۹ء میں حج بیت اللہ کی سعادت ملی۔ اکثر انبیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیتے رہتے ہیں اور وہاں پر ختم شریف و محافل سماع کا اہتمام کرتے ہیں آپ نے ذاتی طور پر دلچسپی لے کر اُن تمام

Marfat.com

مزارات کی تعمیر و توسیع اور تزئین آرائش کا خصوصی اہتمام کیا ہے جہاں جہاں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے جاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے صاحبزادہ حسن گوہر سے نوازہ جو سیالکوٹ میں زیر تعلیم ہے۔

خاندانی اثرات و تربیت اور مجاہدات و ریاضات کے باعث' محبت و شفقت قناعت و عجز و انکساری اور تواضع جیسے اوصاف حمیدہ سے سرشار ہیں۔ضیافت مہمان نوازی اور غریب پروری آپ کی طبیعت ثانیہ ہے بنی نوع انسان کو عیال اللہ سمجھ کر ان کی شکم سیری کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔

☆............☆............☆............☆

Marfat.com

فصل دوم

خلفاء گوہر

۱۔ حضرت شیخ القرآن ابو الحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ یکم دسمبر ۱۹۱۱ء ۱۶ ماگھ ۱۹۶۸ بکرم بروز جمعۃ المبارک حج اکبر کے روز حضرت مولانا عبد الحمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی والد ماجد نے اپنے والد حضرت مولانا محمد عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیخ کامل کے نام پر ''محمد عبد الغفور'' (بحساب ابجد عدد ۱۴۸۵) نام تجویز کیا جس کے عدد قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے نکلتے ہیں ''و ادخلنٰہ فی رحمتنا'' ''اور ہم نے اُسے اپنی رحمت میں داخل کرلیا'' والد ماجد کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہ سے حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

آغاز طفولیت سے ہی اعلیٰ صلاحیتوں کا اظہار ہونے لگا ہوش کی آنکھیں کھلیں تو کھیل کود سے دور لغو اور فضول باتوں کی طرف توجہ نہ دی یہ فطری امر ہے عظیم لوگوں کا بچہ بھی عظیم ہوتا ہے آپ کے والد ماجد استاذ العلماء اور والدہ ماجدہ تہجد گذار' ان کی اعلیٰ تربیت کا نتیجہ کہ آپ گلی میں نکلتے تو ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو سلام کرنے میں پہل' بات چیت میں منہ سے پھول جھڑتے کم آمیزی کم خوری کی ابتداء بچپن سے ہو چکی اپنے والد ماجد کے ہمراہ کئی بار شیخ کامل کے آستانہ پر بچپن میں حاضری دی اپنے بچپن کے اس واقعہ کو کئی بار بیان فرمایا کہ ایک بار بچپن میں حضرت قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان کے باہر کھڑے تھے کہ قبلہ عالم نے ایک شخص کو فرمایا باہر ایک مولوی صاحب آئے ہیں انہیں اندر لے آؤ خادم نے باہر نکل کر دیکھا مگر کسی مولانا کو نہ پایا۔ دوبارہ حضرت نے حکم دیا خادم نے دوبارہ چکر لگایا تیسری بار خادم نے عرض کیا باہر

Marfat.com

تو ایک بچہ کھڑا ہے آپ نے فرمایا وہی مولوی صاحب ہیں انہیں اندر لے آؤ چنانچہ آپ حاضر خدمت ہوئے شیخ کامل نے شفقت فرمائی۔ حضرت شیخ القرآن بچپن میں اگر ننھیال جاتے تو وہاں پر خانقاہ کا ماحول میسر تھا آپ کے ماموں حضرت استاذ العلماء حافظ حمید الدین صدیقی صاحب کشف و کرامت بزرگ اور نانا حضرت علامہ مولانا عبد الرحمٰن صدیقی تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے۔

مختصر مدت میں اپنے والد ماجد سے قرآن کریم ناظرہ کے علاوہ ابتدائی درسی کتب کا درس لیا اور علم الصرف وعلم النحو کی کتب ازبر ہوگئیں کافیہ تک کی کتب والد ماجد سے پڑھنے کے بعد ''بھوئی گاڑ'' تشریف لائے اور حضرت مولانا احمد دین ہاشمی اور شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دو سال تک درس نظامی کی کتب پڑھتے رہے اسی عرصہ کے دوران گولڑہ شریف حاضر ہو کر حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حمد اللہ اور ملا حسن کے چند اسباق خیر و برکت کی خاطر پڑھے اور ایک روز عرض کیا حضرت میرے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا محنت کرو عرض کی آپ کے ارشاد گرامی کی پوری تعمیل کروں گا میرے لیے آپ دعا کریں تو شیخ کامل نے فرمایا ''جاؤ میاں اللہ تعالیٰ تمہیں بڑا مولوی بنائے گا'' حضرت شیخ القرآن بھوئی سے بندیال چلے آئے اور سات ماہ تک حضرت استاذ العلماء مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم حاصل کرتے رہے۔ پھر غورغشت ضلع اٹک جا کر حضرت مولانا قطب الدین غورغشتوی جو آپ کے جد امجد کے نامور شاگردوں میں سے تھے زانوئے تلمذ تہہ کیے یہاں پر دیگر علوم کے علاوہ فن مناظرہ میں مہارت تامہ حاصل کی چند ماہ یہاں علم حاصل کرنے کے بعد جب رُخصت ہوئے تو استاد گرامی نے فرمایا ''آج میں نے اپنے استاد کا کچھ حق ادا کر دیا ہے کہ میرا استاد زادہ میرے پاس زیر تعلیم رہا ہے۔''

بارہ سال کی عمر میں آپ نے ہندوستان کے علمی مراکز کا رُخ کیا پہلے لاہور آئے یہاں سے دیوبند پہنچے امتحانات شروع ہونے کی وجہ سے انتظار نہ کیا تو دہلی سے ہوتے ہوئے کانپور حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری کے پاس حاضر ہوئے جو عظیم

Marfat.com

محدث مولانا احمد حسن کانپوری کے خلف الرشید تھے مولانا مشتاق احمد کانپوری جلد ہی کانپور سے مرادآباد پھر میرٹھ چلے گئے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے ہمراہ رہے اور مختلف مراکز میں رہ کر حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری سے دینی تعلیم مکمل کر لی۔آپ نے انتہائی کم عمری میں دینی تعلیم مکمل کی اور بے شمار مشکلات و مصائب کو برداشت کیا کئی کئی روز تک کچھ نہ کھایا پیا مالی مجبوریوں اور عسرت کی عارضی رکاوٹوں کی پرواہ کیے بغیر حصول علم کے لیے بے سروسامانی کے عالم میں مختلف شہروں کے سفر اختیار کیے دورہ حدیث کے لیے آپ دارالعلوم فتح پوری دہلی تشریف لے گئے مگر دل مطمئن نہ ہوا تو وہاں تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ایک روز حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی ان کے مشورہ پر بریلی حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔وہاں خوب علمی پیاس بجھائی اور فراغت پر استاد مکرم نے خلافت اجازت بیعت اور ابوالحقائق کا لقب عطا کیا۔۱۵ برس کی عمر میں دورہ حدیث سے ۱۳۴۴ھ کو فارغ ہوئے شمسی سال فراغت و دستار بندی کا سال قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے نکلتا ہے۔"ذلك الفوز العظيم/۱۹۲۶۔"

حضرت حجتہ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو اجازت وخلافت کے ساتھ ساتھ اجازت کتب صحاح ستہ' حدیث مصافحہ اور ضیافت کی اجازت دی جیسے کہ انہیں حضرت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عطا کی۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ سند چار واسطوں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک پہنچتا ہے آپ کے سلاسل علوم دہلوی' بریلوی اور خیرآبادی ہیں۔

فراغت تعلیم و دستار بندی کے بعد آپ واپس چمبہ پنڈ تشریف لائے یہاں علاقائی رسم کے مطابق حضرت مولانا قطب الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک جلسہ عام میں کئی علماء کرام کی موجودگی میں آپ کی دستار بندی فرمائی اسی سال جب کہ آپ کی عمر مبارک سولہ برس تھی حضرت مولانا احمد دین ہاشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت گولڑوی کے دست اقدس پر

Marfat.com

بیعت ہوئے۔

۲۸۔۱۹۲۷ء میں آپ واپس منظر الاسلام بریلی شریف چلے گئے آپ کے استاد مکرم نے آپ کی تعیناتی بطور مدرس جامعہ منظر الاسلام بریلی کر دی۔۱۹۳۰ء تک وہاں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا پھر واپس چلے آئے اور چند ماہ بجار والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں بطور مدرس فرائض سرانجام دیئے۔۱۹۳۱ء میں آپ کی شادی آپ کے چچا حضرت مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی سے ہوئی جو ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء میں وصال فرما گئیں دوسری شادی وزیر آباد میں ملک محمد حسین مرحوم کی صاحبزادی سے اگست ۱۹۴۶ء میں ہوئی۔

۱۹۳۱ء میں آپ گجرات تشریف لے آئے اور مدرسہ خدام الصوفیہ میں بطور مدرس درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ساتھ جامع مسجد شیشیانوالہ گیٹ میں خطابت کرنے لگے اسی دوران آپ کی تصنیف مناقب جلیلہ شائع ہوئی یہاں دیگر نامور علماء کے علاوہ حضرت پیر طریقت مولانا حافظ محمد فاضل نقشبندی ڈھانگری میر پور اور مجاہد ملت مولانا محمود شاہ گجراتی آپ سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔۱۹۳۵ء میں آپ وزیر آباد تشریف لے آئے اور شہر کی سب سے بڑی جامع مسجد غوثیہ میں خطابت فرمانے لگے شروع میں مسجد کا انتظام ایک تنظیم چلاتی تھی بعد میں تنظیم توڑ دی گئی اور آپ تازیست فی سبیل اللہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔اسی مسجد کے ساتھ آپ نے جامعہ نظامیہ غوثیہ کی بنیاد رکھی اس دارالعلوم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہاں سب سے پہلے دورہ تفسیر قرآن مجید کا آغاز آپ نے فرمایا اس دارالعلوم میں تقریباً دس ہزار کے قریب طلبہ وعلماء نے آپ سے تعلیم حاصل کی جبکہ دیگر مدارس میں آپ سے تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔اس دارالعلوم میں آپ کے ہمراہ جید اساتذہ کرام نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے جن میں خصوصی طور پر قابل ذکر حضرت شیخ الجامعہ محبّ النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت مولانا عبد الرازق گوہدو' حضرت مولانا غلام جیلانی مانسہرہ' حضرت پیر سید محمد زبیر شاہ چکوال اور حضرت مولانا مفتی اعجاز ولی لاہور وغیرھم۔

آپ نے اس مسجد میں ۱۹۳۸ء سے عرس پاک کا آغاز کیا جو ایک صدی تک

Marfat.com

چمبہ پنڈ میں منعقد ہوتا رہا جج کے موقع پر علماء کرام کے باہمی مشورہ سے اس عرس پاک کا نام عرس پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا اس عرس مبارک کی ختم کی محفل بڑی بارونق اور روحانی ہوتی تھی عرس کے موقع پر ہزاروں لوگ حاضری دیتے جید علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرماتے آپ جب دعا کے لیے کھڑے ہوتے تو رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آتے۔

آپ پہلے سفر حجاز کے لیے دسمبر ۱۹۳۸ء میں وزیر آباد سے روانہ ہوئے اور ۱۹۳۹ء میں فریضہ حج اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے جبکہ دوسرا حج اویس وقت حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں کیا کئی علماء کرام اور مرید اس سفر میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ تھے۔۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کو یہ قافلہ بحری جہاز کے ذریعہ کراچی سے روانہ ہوا حج بیت اللہ کے بعد روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مدینہ طیبہ گئے اس موقع پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں ہوئی اور حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خلافت و اجازت بیعت عطا فرمائی۔ مدینہ طیبہ میں ۱۴ روز قیام کے بعد قافلہ جدہ کی طرف روانہ ہوا۔(تفصیل باب اوّل میں گذر چکی ہے)۔

آپ نے تیسرا سفر حجاز اپنی اہلیہ اور کئی علماء و مریدوں کے ہمراہ کیا جن میں قابل ذکر حضرت صاحبزادہ محمد رمضان اویسی جینڈ شریف حضرت مولانا غلام قادر اشرفی لالہ موسیٰ شامل تھے۔۲۹ جنوری ۱۹۶۹ء کو وزیر آباد سے روانہ ہوئے۔۵ فروری کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری نصیب ہوئی۔۲۲ فروری تک مدینہ طیبہ میں قیام رہا پھر مکۃ المکرمہ تشریف لائے اور حج بیت اللہ ادا کیا اور ۱۲ مارچ کو جدہ سے روانہ ہو کر ۱۳ مارچ کو وزیر آباد پہنچے۔

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے شیخ کامل اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ شیخ سے محبت آپ کو ورثہ میں ملی تھی آپ کے والد گرامی قدر حضرت مولانا عبدالحمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی شیخ کامل اعلیٰ

Marfat.com

حضرت گولڑوی سے خصوصی لگاؤ تھا۔آپ اکثر اپنی تقاریر میں ارشاد فرماتے میں حضور قبلہ عالم کی دعاؤں اور ان کے کرم کا زندہ ثبوت ہوں ۔۱۹۳۵ء میں گولڑہ شریف میں بڑے عرس مبارک کی آخری مجلس میں قبلہ عالم اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موجودگی میں تقریر کرنے کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے لیے اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے توصیفی کلمات ادا فرمائے پھر آپ کو ہر عرس کی تمام محافل میں تقاریر کرنے کے لیے مقرر کر دیا گیا چنانچہ تین سال شیخ کامل کی موجودگی اور پھر ۱۹۷۰ء تک تمام محافل اعراس مبارکہ پر آپ مجلس میں تنہا تقریر ارشاد فرماتے رہے۔اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اتنے بڑے آستانہ عالیہ پر ہزاروں علماء کرام اور لاکھوں لوگوں کے سامنے خطاب کرنے کے مستحق بھی آپ ہی تھے آپ کی عارفانہ اور عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی تقاریر سن کر لوگ عش عش کر اُٹھتے اس لیے آپ کے وصال پر حضرت قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا کہ ''سوز و کیف اور مستی والی تقریریں ختم ہوگئی ہیں۔''

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ محمد معصوم بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چورہ شریف' حضرت خواجہ احمد نور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چکوال' حضرت خواجہ علاؤ الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے آپ کو خلافت و اجازت بیعت ملی۔

علماء حق کا یہ شیوہ رہا ہے کہ ہر مشکل موڑ پر انہوں نے قوم کی رہنمائی فرمائی ایک طرف انہوں نے لوگوں کے اندر جذبہ آزادی اُبھارا تو دوسری طرف علماء سو کے حربوں کو ناکام بنایا انہی علماء حق کی کوششوں سے قائداعظم محمد علی جناح ملک پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس ''مقام آزادی'' کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے۔

دنیا میں ٹھکانے دو ہی تو ہیں آزاد منش انسانوں کے
یا تختہ جگہ آزادی کی یا تخت مقام آزادی کا

تحریک نیلی پوش جو مسجد شہید گنج لنڈا بازار لاہور کی بازیابی کے لیے مولانا ظفر علی خان نے چلائی۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تحریک میں بھرپور

Marfat.com

کردار ادا کیا اور لاہور میں ہونے والی کانفرنسز میں شریک ہوتے رہے۔ مسجد کی بازیابی کے لیے پہلے "انجمن تحفظ شہید گنج" پھر اس کا نام بدل کر "مجلس مرکزیہ عالیہ تحفظ اوقاف" اور بعد میں مجلس اتحاد ملت رکھا گیا۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تنظیموں میں سرگرمی سے حصہ لیا اسی بناء پر آپ کو مجلس اتحاد ملت کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو کلکتہ میں ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا شوکت علی منعقد ہوا اور مسلم لیگ کونسل کا اجلاس قائداعظم کی صدارت میں ہوا۔ ہر دو اجلاس سے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خطاب کیا اور قائداعظم کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مجلس اتحاد ملت کو توڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ قائداعظم آپ کی تقریر سن کر بے حد خوش ہوئے۔ ۲۱ اپریل کو علامہ اقبال کے وصال کی خبر سن کر آپ کلکتہ سے مولانا ظفر علی خان کے ہمراہ لاہور چلے آئے۔ مولانا ظفر علی خان نے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی دو مختلف نظموں میں خراج عقیدت پیش کیا ہے ایک نظم ۱۹۳۸ء میں حج کے موقع پر کہی جس کے چند شعر یہ ہیں:

حج کو جانے والے ہیں عبدالغفور
آسماں برسا رہا ہے ان پہ نور
کس زباں سے ہو بیاں وصف آپ کا
آپ موسیٰ ہیں وزیرآباد طور
جب مواجہ کی سعادت ہو نصیب
یاد رکھیں ہم غریبوں کو ضرور

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان کے موقع پر آپ اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے اور اہل سنت کی نمائندگی فرمائی۔ اس موقع پر پاکستان کا لفظ استعمال نہ ہوا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں پاکستان کا لفظ کئی مرتبہ دہلی میں ۱۹۴۶ء میں لیا گیا تھا۔ لیکن ہندوؤں نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد سے بوکھلا کر اسے قرارداد پاکستان کہنے لگے۔ حضرت مولانا شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۹۴۱ء میں حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد وزیرآباد میں "پاکستان کانفرنس" کا اہتمام غلہ منڈی میں کیا یہ پنجاب کے اندر

Marfat.com

پہلی کانفرنس تھی جس میں نظریہ پاکستان کی خوب وضاحت کی گئی اور پاکستان کا ذکر نام لے کر کیا گیا جس سے مولانا عبد الحامد بدایونی' مولانا ظفر علی خان' سید غلام مصطفیٰ خالد گیلانی' انور غازی آبادی کے علاوہ آپ نے خطاب فرمایا اس کانفرنس کا ماحول پر بڑا گہرا اثر ہوا اُس وقت کے مستند اخبار ''سول اینڈ ملٹی گزٹ'' نے اس پر اداریہ تحریر کیا۔

ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک ہی پنڈال میں ایک جلسہ احراریوں کا اور دوسرا مسلم لیگ کا منعقد ہوا۔ احراریوں کے جلسہ سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کیا اس جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اُن کے مقررین نے کچھ اس انداز سے تقاریر کیں کہ لوگوں کا کچھ زیادہ ہی رش وہاں دیکھنے میں آیا۔ تاریخ سیالکوٹ بھی گواہ ہے کہ پنڈال احرار کا گڑھ سمجھا جاتا تھا مسلم لیگ کے جلسہ میں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دعوت خطاب دی گئی جونہی آپ نے خطاب شروع کیا تو مخالفین کے جلسہ سے لوگ اُٹھ کر مسلم لیگ کے پنڈال میں آنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے مخالفوں کے پنڈال میں ''اُلّو'' بولنے لگے اس منظر کو دیکھتے ہوئے بابا صحافت نے ایک فی البدیہ نظم کہی جس میں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

میں آج سے مرید ہوں عبد الغفور کا
چشمہ ابل رہا ہے محمد ﷺ کے نور کا
بند اسکے سامنے ہے بخاری کا ناطقہ
کیا ان سے ہو مقابلہ اُس بے شعور کا

اپریل ۱۹۴۴ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ صدارت سردار عبد الرب نشتر نے کی۔ حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف لائے اس موقع پر تمام قومی رہنما حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلم لیگیوں اور نیشنل گارڈ کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچے تھے۔ ۴۶-۱۹۴۵ء کے عام انتخابات میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا اور مسلم لیگی رہنما کی حمایت کی۔ چنانچہ وزیرآباد سے مسلم لیگی امیدوار کو فتح حاصل ہوئی۔ انہی انتخابات کے سلسلہ میں ۹ تا ۱۱ جنوری کو اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کی گراؤنڈ میں امیر ملت پیر سید

Marfat.com

جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی صدارت میں کانفرنس ہوئی۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ولولہ خیز وفکر انگیز خطاب فرمایا۔

۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۶ء تک برصغیر کے مختلف مقامات پر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی سب سے بڑا اجتماع ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو فاطماں باغ بنارس میں ہوا۔ جس میں بھرپور طریقہ سے نظریہ پاکستان اور مطالبہ پاکستان کی تشہیر کی گئی اس کانفرنس میں پانچ سو مشائخ اور سات ہزار علماء کرام کے علاوہ ایک کروڑ سنی عوام نے شرکت کی۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس تاریخی اجتماع سے خطاب فرمایا۔

کیبنٹ مشن کی آمد (مارچ اپریل ۱۹۴۶ء) قائداعظم کے نقطہ نظر کی وضاحت واشاعت کے لیے آپ کے حکم پر ملک کے طول وعرض میں جلسے ہوئے چنانچہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس موقع پر وزیرآباد میں جلسہ کا اہتمام کیا جس کی صدارت نوابزادہ رشید علی خاں صدرسٹی مسلم لیگ لاہور نے کی کئی علماء نے اس جلسہ سے خطاب کیا۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعوت پر ۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء کو قائداعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وزیرآباد تشریف لائے اور آپ کی جامع مسجد غوثیہ کے ملحقہ میدان میں لوگوں سے خطاب کیا۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اس موقع پر محترمہ فاطمہ جناح نے ثمن برج میں عورتوں کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ تحریک پاکستان کے دوران آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر آپ بفضل خدا بال بال بچ گئے۔ تحریک سول نافرمانی کے دوران پنجاب کے گورنر ڈگلس نے آپ کو باغی قرار دیا اور ضلع گوجرانوالہ میں سب سے پہلے آپ کو گرفتار کر لیا گیا پھر گرفتاریوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے ایک ماہ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اعلان قیام پاکستان کے ساتھ ہی مہاجرین کی آمد اور قتل و غارت کا سلسلہ چل پڑا۔ ہندو اور سکھ آئے دن وزیرآباد میں فتنہ انگیزی کرتے تھے اور ایک مسلم عورت کو گولی مار کر شہید کر دیا جس سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کی قیادت کرتے ہوئے گوردوارہ جہاں سکھ اور

Marfat.com

ہندو جمع ہوتے تھے پر حملہ کر دیا اور خود پہلا فائر کھولا اور لوگوں نے آگ لگا دی جس سے عمارت مکمل طور پر جل گئی اس سے ہندوؤ اور سکھ وزیر آباد سے فرار ہو گئے۔ مہاجرین کی آمد پر اُن کی ہر ممکن مدد کی خالی مکان تحصیلدار کے ساتھ مل کر آنے والے مہاجرین کو دیئے کشمیر میں جنگ چھڑنے پر بھرپور طور پر کشمیری بھائیوں کی مالی مدد فرمائی۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں کراچی جا کر قائداعظم سے ملاقات کی اور ملک میں فقہ حنفی کو عملی طور پر نافذ کرنے کی درخواست کی تا کہ ملک میں بننے والا دستور قرآن وسنت کے مطابق ہو۔ مارچ ۱۹۴۸ء کو ملتان میں ہونے والے جمعیت علمائے پاکستان کے تاسیسی اجلاس میں شرکت فرمائی آپ کو مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا جس پر ۱۹۶۱ء تک کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت چلی اس وقت کے وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خان جو قادیانیوں کا سرخیل تھا کہ بیانات پر ملک بھر میں احتجاج ہونے لگا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو لاہور میں آل مسلم پارٹیز کا اجلاس ہوا۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس اجلاس سے خطاب فرمایا جس کا ذکر حکومت پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ میں ہے پھر ایک ''مجلس عمل'' کا قیام ظہور میں آیا جس نے تحریک کا آغاز کیا۔ فروری ۱۹۵۳ء کے آغاز میں تمام مکاتب فکر کے علماء و عوام کا اجتماع آپ کی صدارت میں لاہور میں ہوا۔ چند روز بعد بیرون باغ دہلی دروازہ عظیم الشان جلسہ ہوا اس میں مرکزی خطاب حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تھا جس میں آپ نے مناظرانہ انداز میں تقریر کی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے حوالے بیان کر کے اُس کی اس خوبصورت انداز میں مذمت کی کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو یہ کہنا پڑا ''آج میرے دل کی حسرت پوری ہو گئی ہے میں نے اپنے کانوں سے اور آنکھوں سے علامہ ہزاروی صاحب کا خطاب سنا اور انہیں دیکھا ہے ایسا مدلل وعظ کرنا آپ کا ہی حق ہے آپ کی علمیت اور جادو بیانی سے مرزائیت کا ناطقہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔'' وزیر آباد سمیت مختلف شہروں میں کئی اہم جلسوں سے آپ خطاب فرماتے پولیس گرفتار کرنا چاہتی تھی مگر ناکام رہی تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا جلسہ راولپنڈی لیاقت باغ میں مارچ کے آغاز میں ہوا جس کی

Marfat.com

صدارت حضور قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمائی آپ نے لاثانی اور تاریخی تقریر کی کہ دیگر علماء کرام نے آپ کے خطاب کے بعد یہ کہہ کر جلسہ ختم کر دیا کہ علامہ ہزاروی کے بعد کون سی میخ رہ گئی ہے۔ جو متنبی قادیان کے تابوت میں پیوست کی جائے۔'' جلسہ کے اختتام پر راولپنڈی میں ہنگامے شروع ہو گئے۔ راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر نے گولڑہ شریف حاضری دی کہ علامہ ہزاروی کو پیش کر دیا جائے ورنہ اُن کے اہل خانہ کو گرفتار کر لیا جائے گا چنانچہ حضور قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ آپ نے ڈپٹی کمشنر کی رہائش گاہ پر جا کے گرفتاری پیش کی اور سات ماہ تک راولپنڈی جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

ستمبر ۱۹۶۸ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہزاروں علماء کے اجتماع میں آپ کو جمعیت علماء پاکستان (مغربی) کا بلامقابلہ صدر منتخب کیا گیا انجمن شہریاں لاہور' انجمن شہریاں وزیرآباد اور لالہ موسیٰ نے آپ کو عصرانہ استقبالیے پیش کیئے۔ ۴ جنوری ۱۹۶۹ء کو جمعیت کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں بعض پالیسیوں میں اختلاف کی وجہ سے مولانا عبد الحامد بدایونی کو ہٹا کر آپ کو مرکزی صدر جمعیت علمائے پاکستان بنا دیا گیا آپ کی قیادت میں علماء کرام نے تحریک بحالی جمہوریت' محکمہ اوقاف کی ناانصافیوں اور غیر اسلامی عائلی قوانین' خاندانی منصوبہ بندی اور سوشلزم کے خلاف تحریک چلائی آپ کا شمار اُن ۱۱۳ علماء کرام میں ہے جنہوں نے سوشلزم کفر ہے کہ فتویٰ پر دستخط کیے۔ ۴ اپریل ۱۹۷۰ء کو اہل سنت میں اتحاد کی خاطر سب سے پہلے آپ نے جمعیت کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ صدر ایوب کی غلط پالیسیوں پر آپ خوب تنقید کرتے تھے حکومت کی حمایت کے لیے آپ کو کئی ایک پیشکشیں کی گئیں مگر آپ نے سب کو ٹھکرا دیا۔

آپ امام المناظرین بھی تھے کئی بار میدان مناظرہ میں مولانا غلام اللہ خان' مولانا عنایت اللہ گجراتی' مولوی احمد دین گکھڑوی' مولوی عبد اللہ لالہ موسیٰ اور مولوی عبدالحی کو شکست دی علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد عمر اچھروی' حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی' حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اپنے مدمقابل سے ہونے والے اکثر مناظروں میں آپ کو صدارت کی کرسی پر بٹھایا گیا۔

Marfat.com

آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر روز صبح کو سیر کے لیے شہر سے شمال کی جانب تشریف لے جاتے تھے۔ ۷ شعبان ۱۳۹۰ھ ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء جمعۃ المبارک کی صبح سیر کے لیے جی ٹی روڈ پر پہنچے کہ ایک ٹرک آپ سے آٹکرایا لوگوں نے ٹرک ڈرائیور کو مارنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دیں میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں سول ہسپتال وزیرآباد میں کئی بار بلند آواز سے کلمہ طیبہ اور درود پاک خود پڑھا اور بار بار لوگوں کو پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ شہر اور مضافات میں دو روز تک مکمل ہڑتال رہی کاروباری' تعلیمی ادارے اور بنک بند رہے ملک کی تمام اخبارات نے صفحہ اول پر بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ آپ کے وصال کی خبر شائع کی ہزاروں علماء و مشائخ کے قافلے وزیرآباد پہنچے پچاس ہزار سے زائد علماء و مشائخ نے آپ کے جنازہ کو کندھا دیا اور ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے آپ کے استاد مکرم حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی اور آپ کو موضع بھٹی کے میں آپ کی زرخرید جگہ میں دفن کیا گیا جہاں آج عظیم الشان روضہ انور مسجد اور مدرسہ تعمیر ہو چکا ہے۔

نماز جنازہ سے قبل حضرت قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے بڑے صاحبزادے مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی دستار بندی فرمائی جن کی زیرِ سرپرستی آپ کا سالانہ عرس مبارک مہرآباد وزیرآباد میں منعقد ہوتا ہے۔

حکمت و عرفاں کا سورج وہ دور افق پر ڈوب گیا
کتنی صدیوں تک اب لوگ سحر کو ترسیں گے

آپ خطابت اور علم و حکمت میں بے مثال مقام رکھتے تھے ایسے مقرر فصیح اللسان تھے کہ الفاظ آپ کی غلامی میں ہاتھ باندھے موجود رہتے آپ کا فرمایا ہوا مستند مانا جاتا تھا' ایسے عالم باکمال کہ جب علم کے جواہر رولتے تو دانائی آپ پر فخر کرتی' تصوف آشنا صوفی تھے کہ آپ کی باتیں دلوں پر اثر انداز ہوتیں' لوگ آپ کی خطابت کے سامنے ایک خاموش سمندر نظر آتے۔ آپ کو تصرف علی القلوب کا مقام حاصل تھا اور کشف القلوب ایسا کہ معترضین کے اندرونی اعتراضات پر مطلع ہو کر کشف شبہ فرماتے تھے۔ جب عقائد و اخلاق

Marfat.com

پر اظہار خیال فرماتے تو یوں محسوس ہوتا کہ دلائل و براھین کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ حب الٰہی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شجاعت، ہیبت جلال الٰہی تواضع وانکساری مہمان نوازی، جود وسخاء و غربا پروری، حاضر جوابی متعلقین سے وفاداری، ظرافت وخوش طبع غرضیکہ درجنوں اوصاف حمیدہ کے مالک تھے ایک بہترین مدرس شاعر، سیاستدان، منطقی، مناظر، مفسر، محدث مقرر ذیشان، صوفی اور سب سے بڑھ کر ایسے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایسا عشق و مستی کا درس دینے والا اب ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔

عشق نبی کے باب کا عنواں ہزاروی
ناموس مصطفیٰ کا نگہباں ہزاروی
غواص بحر عظمت قرآں ہزاروی
شیخ زماں ورازی دوراں ہزاروی

حضرت شیخ القرآنؒ کی جینڈڑ شریف حاضری

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہلی دفعہ جب آستانہ عالیہ جینڈڑ شریف حاضر ہوئے اس سے متعلق کتاب ''اسرار گوہر'' کے مصنف مولوی محمد شاہد جمیل نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۹ پر خلاف عقل اور جھوٹ پر مبنی باتیں لکھیں ہیں دور حاضر میں ہر شخص مفسر، محدث اور ولی کامل بننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مصنف مذکور کا اخلاقی اور تحقیقی لحاظ سے فرض بنتا تھا کہ ایسے بے سروپا واقعات لکھنے سے قبل تھوڑی سی زحمت کرتے ہوئے اس کی تحقیق کر لیتا چونکہ بات خلاف عقل بھی ہے اور صریحاً جھوٹ ہے لہٰذا اصل واقعہ لکھنے سے قبل مصنف ''اسرار گوہر'' کی تحریر کو درج کر کے اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

''حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن دھلی میں درس حدیث شریف دے رہے تھے تو مدینہ منورہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ منبر کے پاس ایک شخصیت ظاہر ہوئی اور فرمایا اے ہزاروی کیا تو نے مدینہ دیکھا بھی ہے عرض کی حضرت نہیں فرمایا دیکھو علامہ فرماتے ہیں جب میں نے دیکھا تو روضہ رسول میرے سامنے تھا اور وہ شخصیت غیب ہوگئی پھر میں نے انہیں بڑے بڑے مقامات پر تلاش کرتا رہا کہ کوئی

Marfat.com

ایسا مل جائے آخر میں گجرات ایک مدرس کی حیثیت سے آیا جب خطبہ جمعتہ المبارک وزیرآباد میں شروع کیا تو ایک جمعہ کے موقعہ پر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو مشابہت کے اعتبار سے ویسا ہی تھا میں نے اس کے پاس حاضر ہوکر پوچھا آپ کون ہیں۔اُس نے مجھے کچھ نہ بتایا لیکن بارہ سال تک اس کے پاس حاضر ہوتا رہا اس کے کپڑے دھوتا رہا۔ایک دن میں نے چھری لے کر اُس سے کہا بتاؤ تم کون ہو یا آج میں تمہیں مار ڈالوں گا اس شخص نے پھر وہی کہا کہ میں کچھ بھی نہیں بس یہ میرے شیخ کامل کا کرم ہے میں نے اس سے کہا چلو اپنے شیخ کے پاس۔لے چلو جب ہم وہاں سے چلے تو میں نے پوچھا تیرا پیر کس مدرسے کا فارغ ہے اس نے کہا وہ کسی بھی مدرسے سے نہیں پڑھے میں نے کہا آج اس کی پیری ختم کر کے آؤں گا یہ کہنا تھا کہ میرا علم ختم ہو گیا۔بسم اللہ بھی میری زبان سے نہیں نکلتی تھی۔جب جینڈر شریف حاضر ہوئے تو قبلہ عالم نے دیکھا تو آپ نے فرمایا آ گئے ہو اس شخص نے یعنی فضل دین نے میرا تعارف کروایا کہ یہ بہت بڑے عالم دین ہیں۔آپ نے فرمایا اچھا میں ایک مسئلہ میں الجھا ہوا ہوں اچھا ہوا کہ آپ آ گئے میں نے عرض کیا حضور کیا ہے آپ نے فرمایا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرماتے ہیں میرے گناہ عرب کی ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں۔اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعی اس طرح تھے مولانا نے کہا حضرت نہیں' تو حضرت قبلہ عالم نے فرمایا آپ نے غلط کہا عرض کی نہیں' حضرت قبلہ عالم نے فرمایا مولانا گناہ بھی اتنے نہیں اور غلط بھی نہیں کہا تو پھر مسئلہ کیا ہے مولانا خاموش ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مولانا وہ دوسرا سوال جو آپ دواڑہ کراس کرتے ہوئے سوچا تھا وہ آپ بتائیں گے یا میں بتا دوں مولانا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی حضرت اس تناقض کو آپ ہی بیان فرما دیں آپ نے فرمایا مولانا مشاہدہ ذات میں جا کر ہر انسان کو اپنی عبادات ناقص نظر آتی ہے کیونکہ اللہ سب سے بڑا ہے تو اس کے مشاہدہ میں جا کر جب انسان دیکھتا ہے تو اس کی عبادت اس ذات پاک کے سامنے ناقص دکھائی دیتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے گناہ زیادہ ہیں اور نیکیاں کم۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں وہ صورت جو دھلی کی مسجد میں درس حدیث دیتے ہوئے نظر

Marfat.com

آئی وہ حضرت قبلہ عالم کی ذات تھی میں اس صورت کے ظاہری حسن کو دیکھ کر سائیں فضل دین پر بھول گیا لیکن کیونکہ اس کی دستار اور لباس قبلہ عالم کی طرح تھا اور آپ نے توجہ اتحادی فرما کر کسی موقعہ پر اس کو یہ بھی فرمایا ہوا تھا کہ تو میری طرح تو نہیں ہو سکتا بہر حال لوگ ایسا ہی کہیں گے۔'' (بحوالہ اسرار گوہر صفحہ نمبر ۱۳۶ تا ۱۳۹)

مصنف نے جو واقعہ بیان کیا ہے اب اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ کس کس جگہ پر اس میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

(۱) ''حضرت شیخ القرآن ایک دن دھلی میں درس حدیث شریف دے رہے تھے اور منبر کے پاس شخصیت کا ظاہر ہونا اور وہاں سے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت۔'' یہ واقعہ ہمارے خاندان کے کسی فرد نے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی نہیں سنا اور نہ ہی ایسا کوئی واقعہ عزیز و اقارب اور قریبی عقیدت مندوں نے سن رکھا ہے۔اس تحریر میں ایک فقرہ ''دہلی میں درس حدیث دے رہے تھے'' بھی قابل غور ہے کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درس نظامی سے فراغت پر تقریباً بارہ تیرہ برس کی عمر میں ۱۹۲۵ء میں دورہ حدیث پڑھنے کے لئے دارالعلوم مسجد فتح پوری دہلی تشریف لے گئے تھے مگر وہاں کے مدرس مولانا سلطان محمود دیوبندی تھے اس لئے وہاں دورہ حدیث نہ پڑھا وہاں مولانا کی خواہش پر تقریباً حضرت شیخ القرآن ایک سال تک درس نظامی کی کتب پڑھاتے رہے پھر ۱۹۲۵ء کے آخر میں دورہ حدیث پڑھنے کے لئے بریلی شریف چلے گئے تھے۔لہٰذا مصنف نے جس انداز سے لکھا ہے یہ بات کچھ احسن سی نہیں لگتی حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں درس حدیث نہیں دیا کرتے تھے بلکہ درس نظامی کی کتب پڑھایا کرتے تھے۔دورہ حدیث ابھی پڑھنا تھا۔

(۲) ''آخر میں گجرات ایک مدرس کی حیثیت سے آئے اور جب خطبہ جمعتہ المبارک وزیر آباد میں شروع کیا وہاں ایک شخص مشابہت کے اعتبار سے ویسا تھا۔بارہ سال تک اُس کے پاس حاضر ہوتے رہے اور اس کے کپڑے دھوتے رہے۔''

یہ بات صریحاً غلط اور خلاف عقل ہے آپ ۱۹۳۱ء میں گجرات اور پھر ۱۹۳۵ء میں وزیر آباد تشریف لائے اور یہاں خطبہ جمعتہ المبارک شروع کیا جس کی طرف

Marfat.com

مصنف نے اشارہ کیا ہے پھر لکھا کہ ''بارہ سال تک اُس شخص کے پاس حاضر ہوتے رہے'' یہ بات خلاف عقل ہے کیونکہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنوری ۱۹۳۶ء میں جینڈر شریف پہلی بار حاضر ہوئے اور حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حج کے لئے کراچی سے ۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کو بحری جہاز پر سوار ہوئے (بحوالہ گوہر منیر مصنف سید علی اکبر شاہ ص ۳۰۰ علاوہ ازیں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قلمی دستاویز بھی راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے)۔اب حساب لگایا جائے کہ ۱۹۳۵ء میں وزیرآباد تشریف لانا ۱۹۳۶ء میں جینڈر شریف حاضر ہونا پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ ۱۹۴۱ء میں حج پر بھی چلے جانا کیا یہ بارہ سال مدت بنتی ہے۔ایسی باتیں عقل وفکر رکھنے والا تحریر نہیں کرسکتا۔

(۳) ''۱۲ سال تک اس کے پاس حاضر ہوتا رہا اُس کے کپڑے دھوتا رہا۔'' اس بات کو کوئی بھی ذی شعور شخص جو حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محفل میں چند لمحے کے لئے آ کر بیٹھا ہو۔ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔''سائیں فضل دین صاحب کے بارہ سال تک کپڑے دھونے'' یہ بات بھی جھوٹ پر مبنی ہے کیونکہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وزیرآباد قیام کے اگلے سال ہی دارالعلوم جامعہ نظامیہ غوثیہ کی بنیاد رکھی۔سینکڑوں شاگرد دارالعلوم میں موجود ہوتے تھے کئی مدرس تعینات تھے عقیدت مندوں کی خاصی بڑی تعداد تھی پھر پاک و ہند کے طول وعرض میں مختلف مدارس اور آستانوں پر خطاب کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔سیاسی طور پر انہی سالوں میں تحریک نیلی پوش' انجمن تحفظ شہید گنج مجلس اتحاد ملت کے لئے سرگرم عمل رہے۔۱۹۳۸ء میں پہلی بار حج بیت اللہ شریف کے لئے حجاز تشریف لے گئے مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد لاہور کے موقع پر اسٹیج پر جلوہ افروز ہو رہے ہیں ایسی سرگرم زندگی کے ایام میں آپ کے اپنے کپڑے خدام اور شاگرد دھوتے تھے اور پھر اس سے بڑھ کر آپ کا علمی وقار جس سے پاکستان و بیرون ملک کے علماء ومشائخ بخوبی آگاہ ہیں اور اس بات کی گواہی بھی دیتے ہیں کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بڑے بڑے علماء کرام گفتگو بھی نہیں کرسکتے تھے۔علاوہ ازیں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ انہی ایام میں کئی ایک مناظروں میں مدِ مقابل کو شکست دے چکے تھے۔۱۹۳۵ء سے ہی عظیم علمی و روحانی درگاہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں قبلہ عالم اعلیٰ حضرت حضور سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ میں ہی عرس مبارک کی تقاریب میں اکیلے وعظ کرنے کا شرف جو آپ کو حاصل ہوا۔اُس کا بھی آغاز ہو چکا تھا اس مختصر سی تحریر کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ عظیم شخصیت جس کے بارے میں اُن کے بچپن میں شیخ کامل فرمائیں کہ ''بہت بڑا مولوی بنے گا'' استاد محترم حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''ابوالحقائق'' کے لقب سے نوازیں اور اُن کی درخواست پر تین سال تک دارالعلوم بریلی شریف جو اُس زمانے میں اہل سنت کا سب سے بڑا عظیم علمی مرکز تھا ،میں تدریس کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں ''ایک سائیں کے کپڑے دھوتے رہے'' اس بات کو تھوڑا سا شعور رکھنے والا شخص ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا۔

(۴) ''ایک دن میں نے چھری لے کر اُس سے کہا بتاؤ تم کون ہو یا آج میں تمہیں مار ڈالوں گا اس شخص نے پھر وہی کہا کہ میں کچھ بھی نہیں بس یہ میرے شیخ کامل کا کرم ہے۔'' ایک ایسی شخصیت جس کو حجۃ الاسلام ''ابوالحقائق'' سے پکاریں۔قرآن' حدیث' فقہ کے شیوخ زمانے کے بڑے بڑے صوفی پیر اور سیاسی رہنما شیخ القرآن کے لقب سے یاد کریں۔اُن کے بارے میں ایسے کلمات لکھنا کہ ایک سائیں کو شناخت نہ کر سکے۔ایک سائیں کے ظاہری لباس پر دھوکا کھا گئے! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا پھر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات میں سے ایک ارشاد جو ساری دنیا جانتی ہے آپ فرمایا کرتے تھے ''جاہل ولی نہیں ہوسکتا اور اگر ولی ہے تو جاہل نہیں ہوسکتا۔'' یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ آپ ایک سائیں جو علم شریعت بھی نہیں پڑھا ہوا اور بظاہر بھی وہ علم طریقت کے علوم سے ناواقف ہے۔آپ بارہ سال تک اس کے پیچھے لگے رہے۔فہم وادراک رکھنے والا ایسی باتوں کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا۔

(۵) ''تیرا پیر کس مدرسے کا فارغ ہے اُس نے کہا وہ کسی بھی مدرسے سے نہیں پڑھے میں نے کہا آج اس کی پیری ختم کر کے آؤں گا یہ کہنا تھا کہ میرا علم ختم ہو گیا۔بسم اللہ بھی میری زبان سے نہیں نکلتی تھی۔'' مصنف کتاب ''اسرار گوہر'' نے یہ تو لکھ دیا کہ

Marfat.com

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا علم ختم ہو گیا حتیٰ کہ بسم اللہ تک نہیں بول سکتے تھے لیکن کہیں بھی یہ نہ لکھا کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا علم پھر کب واپس آیا اُن کی تحریر سے تو معلوم ہوتا ہے وہ پھر ایسے ہی رہے حالانکہ یہ سورج نظر آ رہا ہو پھر اُس کا انکار کر دیا جائے کے مترادف ہے۔ مصنف کی اس بات میں ویسے بھی تضاد ہے ایک طرف کچھ حاصل کرنے کے لئے سائیں کے بارہ سال تک کپڑے دھوتے رہے ہیں دوسری طرف اُس کے پیر کی پیری ختم کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔

(۶) آخر میں مصنف اسرار گوہر نے جو سوال و جواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے تحریر کیے ہیں اور اس میں لکھا کہ حضرت شیخ القرآن جب پہلی بار جینڈر شریف پہنچے تو حضرت خواجہ گوہر الدین نے سوال کر دیا میں مسئلہ میں الجھا ہوا ہوں اسے حل کر لیا اور پھر دوسرا سوال جو دواڑہ پار کرتے ہوئے آپ سوچ رہے تھے۔ مصنف کی اس ساری تحریر پر نظر ڈالیں اس میں تضاد بھی موجود ہے یہ دراصل دو سوال نہیں ایک ہی سوال تھا اور یہ پہلی ملاقات کے وقت نہیں ہوا بلکہ بعد میں ایک موقع پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود حضرت صاحب پر سوال کیا تھا اس کی گواہی سید علی اکبر شاہ صاحب کی کتاب ''گوہر منیر'' کا صفحہ نمبر ۲۲۹' ۲۳۰ دے رہا ہے جہاں پر سید علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عنوان کے تحت ایک سوال و جواب کو لکھا ہے۔ کتاب گوہر منیر جب تحریر کی گئی تو حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسودے کو دیکھا اور درجنوں مقامات پر اس کی تصحیح بھی اپنے قلم سے کی اور ساتھ دستخط بھی کرتے رہے لہٰذا یقینی طور پر یہ تحریر بھی حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر سے گذری۔ اگر یہ سوال و جواب پہلی ملاقات کے موقع پر ہوا ہوتا تو آپ اس کی ضرور درستگی فرما دیتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ سید علی اکبر شاہ مصنف کتاب ''گوہر منیر'' کی تحریر اس لحاظ سے بھی مستند ہے کہ اُنہوں نے اپنی زندگی حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر گذار دی اور اُن کا شمار حضرت صاحب کے خاص الخاص اصحاب میں ہوتا ہے پھر سفر حج پر بھی حضرت صاحب انہیں اپنے ہمراہ لے کر گئے تھے۔ سید علی اکبر

Marfat.com

شاہ اس سوال و جواب کے متعلق لکھتے ہیں۔

عنوان: ''مولوی محمد عبد الغفور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس سوال کا جواب کہ ولی اپنی ولایت کا اعتراف کیوں نہیں کرتے۔''

''ایک دفعہ مولوی محمد عبد الغفور صاحب نے حضرت صاحب سے کہا کہ ولی لوگ جو ولی ہونے کے باوجود اپنی ولایت کا اعتراف نہیں کرتے کیا یہ جھوٹ نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مناجات یاد ہی ہے جس کا مطلع یہ ہے۔''

خذ بلطفك يا الهي من له زاد قليل
مفلسا بالصدق ياتي عند جابك يا جليل
ذنبه ذنب عظيم فاغفر الذنب عظيم
انه شخص فريب مذنب عند ذليل

اور پھر فرماتے ہیں کہ اس کے گناہ ریت کے زروں کی طرح بے شمار ہیں اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعی ہی اس طرح کے تھے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ نہیں تو حضرت صاحب نے کہا تو پھر کیا آپ نے نعوذ باللہ غلط کہا۔ مولوی صاحب نے کہا آپ ہی اس تناقض کو رفع فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اس قدر عظیم الشان ہے کہ اس کے حضور پہنچ کر ہر شخص کو اپنی عبادت بھی ناقص نظر آتی ہے اور واقعی ان کی تعداد ریت کے ذروں کی طرح ہوتی ہے اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا قول اس اعتبار کے لحاظ سے صحیح ہے اور وہ اپنے آپ کو اس ذات ذوالجلال کے حضور میں قصور وار ہی دیکھتے ہیں اس طرح ہر وہ شخص جس کو لوگ ولی سمجھتے ہیں جب اپنے اعمال پر نظر دوڑاتا ہے اس ذات ذوالجلال کے سامنے اس کو اپنے اعمال ناقص نظر آتے ہیں اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ ناقص اعمال شخص ولی نہیں ہو سکتا اس لئے صحیح کہا ہے کہ میں ولی نہیں: ہوں نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ ولی کو اپنی ولایت کے متعلق علم ہو یہ علم حق

Marfat.com

تعالیٰ ہی کو ہوتا ہے جو اپنی مصلحت کے مطابق ان کو نوازتا رہتا ہے۔"

(بحوالہ گوہر منیر۔ سید علی اکبر شاہ ص ۲۲۹، ۲۳۰)

گوہر منیر کی اس عبارت کے بعد مصنف اسرار گوہر کی ساری عبارت بے سروپا معلوم ہوتی ہے کہ یہ دو سوال نہیں کہ ایک حضرت صاحب نے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ملاقات پر کیا اور دوسرا سوال حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہ آپ دوڑا کر اس کرتے ہوئے سوچ رہے تھے۔ دراصل ایک ہی سوال کا جواب ہے اور یہ پہلی ملاقات پر نہیں بعد میں ہوا۔ مصنف "اسرار گوہر" اگر تھوڑی سی زحمت کر کے کتاب گوہر منیر کا مطالعہ کر لیتے تو ایسی باتیں ہرگز نہ تحریر کرتے۔

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جینڈر شریف آمد کا واقعہ اس طرح سے ہے آپ ۱۹۳۵ء میں گجرات سے وزیر آباد تشریف لائے آپ ملک کے طول وعرض میں مختلف آستانوں اور مدارس کے پروگراموں میں خطاب کے لئے تشریف لے جاتے آپ کی علمی خطابت کے پیش نظر مرکزی جامع مسجد غوثیہ وزیر آباد میں جمعہ کے روز وزیر آباد کے مضافات میں واقع دیہاتوں سے سینکڑوں لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتے تھے اسی طرح سائیں فضل دین صاحب بھی جمعہ کی نماز اسی مسجد میں ادا کرتے اور رفتہ رفتہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں بیٹھنے لگے اور اکثر اپنی گفتگو میں حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کرتے اُن سے متعلق واقعات ملفوظات بیان کرتے اور کئی بار آپ سے درخواست کی کہ میرے ساتھ جینڈر شریف چلیں۔ ایک روز فرمایا چلو چل کر دیکھتے ہیں کہ سائیں فضل دین اپنے دعویٰ میں کتنا سچا ہے چنانچہ پروگرام کے مطابق جمعرات کے روز جنوری ۱۹۳۶ء میں حضرت شیخ القرآن سائیں فضل دین اور ملک عبد الرشید محلہ شیرو وزیر آباد کے ہمراہ جینڈر شریف تشریف لے گئے۔ عصر کی نماز کا وقت تھا حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں چلے گئے۔ سائیں فضل دین نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جا کر عرض کیا کہ میرے ساتھ وزیر آباد سے مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی آئے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کیا کرتے تھے کہ میں نے کئی بار حضرت داتا گنج

Marfat.com

بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ جو لوگ میرے پاس آتے ہیں اُن میں سے کوئی میرے راز کو سمجھنے والا نہیں ہے جو کچھ میں بیان کرتا ہوں یہ لوگ اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے تو مجھے یہاں سے ارشاد ہوا تھا کہ تیرے پاس علماء آئیں گے جو تیری بات کو خوب سمجھیں گے۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ میں وضو کر کے مسجد میں نماز عصر ادا کرنے لگا جب سلام پھیرا تو سائیں فضل دین میرے پاس کھڑا تھا اور عرض کی کہ حضرت صاحب آپ کو بلا رہے ہیں چنانچہ میں مسجد سے باہر نکلا تو دیکھا کہ حضرت صاحب حویلی کی طرف سے مسجد سے متصل بوہڑ کے درخت کی طرف آ رہے ہیں وہیں پر آپ تشریف فرما ہوئے اور گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ فرماتے کہ اس پہلی مجلس سے ہی میں سمجھ گیا کہ حضرت صاحب میدان طریقت میں بلند پرواز کے حامل ہیں کچھ دیر کے بعد آپ اُٹھے اور (جینڈ ڑ شریف کے شمال میں واقع قبرستان جہاں آج کل آپ کا روضہ اقدس بھی ہے) قبرستان کی طرف چل پڑے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ قبرستان کے پاس پہنچ کر حضرت صاحب کھڑے ہو گئے اور مجھے فرمایا کہ ''آدھا فیض آج ملے گا آدھا بعد میں۔'' پھر دوران گفتگو فرمایا اس بوڑھے نے (اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے) جو نظر کی ہے اس کا فائدہ آپ کو دنیا میں ہوگا' برزخ میں ہوگا اور آخرت میں بھی ہوگا۔''

؎ خدائے جہاں را ہزاراں سپاس
که گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ آج رات یہاں پر قیام کریں۔ صبح میں آپ کو شیخ چوگانی شریف حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار اقدس پر لے کر جاؤں گا۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی میں یہاں رات نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ کل وزیر آباد میں جمعۃ المبارک پڑھانا ہے اس پر حضرت صاحب نے سائیں حسین علی کلا سکے والے جو ایک صاحب کشف آدمی تھے کو فرمایا مولانا کو ابھی شیخ چوگانی شریف لے جائیں اور رات

Marfat.com

وہاں گذاریں چنانچہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رات شیخ چوگانی شریف قیام کیا اور علی الصبح وہاں سے وزیرآباد کے لئے روانہ ہو گئے۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیخ چوگانی شریف سے چلے جانے کے کچھ دیر بعد حضرت صاحب وہاں پہنچ گئے اور پوچھا کہ مولانا کہاں ہیں سائیں محمد حسین نے جواب دیا وہ تو تھوڑی دیر قبل چلے گئے ہیں پھر پوچھا کہ حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کیا کہتے ہیں تو جواب دیا کہ حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام نے مولانا محمد عبدالغفور صاحب کو اپنی بارگاہ میں قبول کرلیا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس پہلی ملاقات کے بعد حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جینڈڑ شریف آمدورفت کا سلسلہ شروع ہو گیا جو حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال تک جاری رہا۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ حضرت بابا عنایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات کو اکثر بیان کیا کرتے تھے۔کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب حضرت صاحب کے ہمراہ حج ادا کیا اُس کے بعد میں نے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت کی تھی یہ وہ دور تھا کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وزیرآباد صرف جمعہ پڑھاتے باقی پورا ہفتہ جینڈڑ شریف میں گذر جاتا تھا اور اکثر میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔

حضرت صاحب جینڈڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے آستانہ عالیہ اور مزارات مقدسہ پر اکثر محافل سماع اور دیگر پروگراموں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔۱۹۳۶ء سے ۱۹۷۰ء تک شاید ہی کوئی ایسا پروگرام ہو جس میں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریک نہ ہوئے ہوں اور خطاب نہ فرمایا ہو۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف خود شریک ہوتے بلکہ وزیرآباد سے اکثر احباب کو ساتھ لے کر جاتے۔ابتدائی مہینوں میں ایک موقع پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد محترم شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اُن ایام میں مولانا میاں احمد دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیر اہتمام چلنے والے مدرسہ مکھڈ شریف ضلع اٹک میں صدر مدرس تھے۔وزیرآباد تشریف لائے تو حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہیں بھی اپنے

Marfat.com

ہمراہ جینڈڑ شریف لے کر گئے تھے۔

''حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات کا شکوہ اکثر کرتے کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں وہ کوئی اور ہی خیال لے کر آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا طالب بہت ہی کم نظر آیا ہے آپ کے اراء تمندوں کو شکوہ تھا کہ آپ کسی کو فیض سے مستفیض نہیں کرتے۔چنانچہ چند بے تکلف مصاحبوں نے یہ بات حضرت صاحب کے سامنے کہہ دی۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ حقیقی طالب فیض بہت ہی کم نظر آیا ورنہ میں تو چاہتا ہوں کہ ہر شخص اس سے بہرور ہو۔'' مصنف گوہر منیر نے مزید لکھا ہے کہ ''یوں تو حضرت جینڈڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رتبہ کا کوئی آدمی میرے خیال میں نہیں البتہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب عالم اجل ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ وہ تصوف کے رنگ میں رنگے جائیں تو ان کی ذات سے خلق خدا کو آخرت کا بڑا فائدہ ہوگا چنانچہ حضرت صاحب مولانا صاحب کو خاص طور پر تصوف کے رموز سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور اکثر دیر تک علیحدگی میں ان سے اس پر برابر گفتگو کرتے رہتے تھے۔''

سفر کلیر شریف

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے قلب کو مجاہدات شاقہ اور ریاضت سے خوب چمکایا اور معارف لدنیہ' انوار وعلوم باطنیہ سے منور کیا۔آپ فرماتے ''مجھے یہاں سے وہ دولت ملی ہے جو بادشاہوں کے خزانوں سے نہیں مل سکتی۔اس دولت کے حصول کے لئے میں عمر بھر سرگرداں رہا تھا۔'' چونکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ اکثر رات کسی مزار پر گذارتے تھے تو حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آپ کے ہمراہ ان مزارات پر حاضری دیا کرتے تھے پھر ساری ساری رات تنہائی میں آپ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خصوصی فیوض و برکات سے مستفید فرمایا کرتے تھے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت پیر علاؤ الدین احمد صابر کلیر شریف

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی خصوصی لگاؤ تھا اور آپ کے مزار پر حاضری بھی دی لہٰذا حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۴۰ء میں حضرت کے حکم پر کلیر شریف گئے۔

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں کئی روز تک قیام کیا اور فرماتے ہیں کہ مجھے وہاں ایک بزرگ جن کا اسم گرامی حضرت پتے شاہ تھا سے ملاقات ہوئی وہ ایک روز مجھے ساتھ لے کر حضرت علاؤ الدین صابر کلیر شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر انور پر لے گئے اور پھر مجھ سے میرا مدعا معلوم کیا میں نے عرض کیا کہ کشف قبور کا خواہش مند ہوں انہوں نے مجھے وہاں مراقبہ کرنے کا فرمایا۔ میں کچھ دیر وہاں حالت مراقبہ میں رہا کہ کشف قبور کی دولت سے مالا مال ہو گیا جب حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کو بوسہ دینے لگا تو میں نے آپ کے قدموں کو دیکھا اور اُن کے قدموں کا بوسہ لیا میں نے یہ صورت حال حضرت پتے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی تو فرمایا ''جس نے حضرت علاؤ الدین صابر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم دیکھے ہیں وہ بڑے بڑے لوگوں کے سر دیکھے گا۔''

مختلف مزارات پر حاضری کے بعد آپ دہلی میں حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور حالت مراقبہ میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے وہاں سے واپسی پر آپ جینڈڑ شریف حاضر ہوئے تو آپ کو دیکھ کر حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضعف و بڑھاپے کے باوجود کھڑے ہو گئے۔ آپ نے عرض کی حضرت تشریف رکھیں کیوں تکلیف فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ جب میں کلیر شریف سے حاضری دے کر واپس حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوا تھا (جس کا ذکر باب اوّل میں گذر چکا ہے) تو آپ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ لہٰذا میں اُن کے احترام میں آپ کی تعظیم ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ آپ حضرت علاؤ الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار شریف سے ہو کر آئے ہیں۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے مجھے جن اولیاء عظام کی کشف قبور کے ذریعہ زیارت ہوئی تھی اُن سب کے حلیے تک یاد تھے۔ حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ

Marfat.com

سے پوچھا کہ کلیر شریف کی کوئی خاص بات بیان کریں آپ فرماتے ہیں میں نے وہاں پیش آنے والی دیگر تمام باتوں کا ذکر کیا مگر کشف قبور والی بات نہ بیان کی۔آپ بار بار اصرار کرتے کہ وہاں کی کوئی خاص بات بیان کریں بالآخر مجھے بتانا پڑا کہ مجھے وہاں سے کشف قبور کی دولت ملی ہے۔حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ کچھ نہیں ہے آپ کا دل ہی ایسا ہو جائے گا کہ بغیر کشف کے معظمات امور اور ضروری حوادث آپ کو معلوم ہو جایا کریں گے یہ کشف کی اعلیٰ قسم ہے اور یہ زائل نہیں ہو گی جب کہ کشف عیانی زائل ہو جاتا ہے اور اکابر اولیاء کرام کشف کی اس قسم کو اچھا سمجھتے ہیں۔

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے سفر کلیر شریف سے قبل جب میں حضرت صاحب سے کشف قبور کے بارے میں گفتگو کرتا تو ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا ''مولانا کسی کے دل کا حال جاننے سے اپنے دل کی خرابیوں کو جاننا زیادہ بہتر ہے اور دوسروں کی قبروں کا حال دیکھنے سے بہتر ہے کہ اپنی قبر کی نسبت فکر کریں کہ میرا قبر میں کیسا حال ہو گا؟''

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا مولانا اس کی طلب نہیں کرنی چاہیے مرد حق سے جب بھی مانگو تو خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانگو مولانا کشف قبور کیا ہے یہ تو مرنے کے بعد سب کو مل جاتا ہے۔وہ چیز حاصل کریں جو ہر کسی کے مقدر میں نہ ہو۔کچھ لوگوں کے مجاہدات شاقہ کی وجہ سے روح میں ذرا سی لطافت آجاتی ہے جس سے وہ نہایت معمولی قسم کی کرامات دکھا سکتے ہیں۔اس کو لوگ بہت بڑی چیز سمجھتے ہیں جب کہ بقایا گہری منزلوں میں کرامت ایک بہت بڑا حجاب ہے۔کرامات کو چھوڑو اور فنافی الرسول ہو کر تعلیمات کی دنیا آباد کرو جس سے مخلوق کو اور خود کو بھی فائدہ ہو گا۔''

ایک روز حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کشف قبور اس لیے ضروری ہے تاکہ بندہ قبر کے حال کو دیکھ کر ان گناہوں سے بچے اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔مولوی صاحب ہر روز لوگوں کو پھانسی دی جاتی ہے کیا قتل ہونے بند ہو گئے ہیں؟ عرض کی کشف قبور سے بندہ مردوں سے باتیں کرتا ہے فرمایا اس سے بہتر

یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کی جائیں جب اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنی ہوں تو قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنا مقصود ہو تو احادیث مبارکہ پڑھی جائیں اور جب اکابرین اولیاء سے گفتگو کرنی ہو تو اُن کی کتب کا مطالعہ کیا جائے یہ چیز تمام قسموں کے کشف سے بہتر ہے۔

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے زندگی میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ پر کسی نے سوال کیا ہو اور میں اُس کا جواب نہ دے سکا ہوں مجھے حسرت ہی رہی کہ کوئی تو ایسا سوال کرتا لیکن میں نے حضرت خواجہ گوہر الدین جیندڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب بھی سوال کیا ہمیشہ مجھے مطمئن کیا کئی بار میں سوال پر سوال کرتا تھا مگر مجھے ہر سوال کا جواب مل جاتا۔ جس روز میں نے ارادہ کیا کہ آج کے بعد کوئی سوال نہیں کرنا تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا مولانا علم حجاب اکبر ہے یہ بندے کو کسی طرف نہیں لگنے دیتا۔

حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روز حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس سوال کہ ''بندے کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ وہ کس مقام پر ہے۔'' جواب میں ارشاد فرمایا مولانا یہ بات کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ میں کیسا ہوں بلکہ خود ہی سوچ لینا چاہیے کہ میرا خدا کے ساتھ کیسا معاملہ ہے جب تو اُس سے راضی ہے تو وہ تجھ سے راضی ہے۔ عقل سلیم رکھنے والا شخص ہرگز پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی عارضی لذت کے لئے اپنے ربّ کی ناراضگی اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے عذاب قبول کرلے اور ہمیشہ کی راحت اور ربّ العزت کی خوشنودی ترک کردے گویا سونے کا برتن جو پائیدار ہے اسے چھوڑ کر مٹی کا برتن جو ٹوٹ جانے والا ہے اسے اپنا لے۔

خلافت واجازت بیعت

حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر خلفاء میں سے صرف حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کو حضرت صاحب نے مدینہ شریف حاضری کے موقع پر خلافت و اجازت بیعت عطا فرمائی۔ حضرت شیخ

Marfat.com

القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ ایک روز حضرت صاحب نے مجھے دیگر احباب کے ہمراہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لے گئے اور مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہوکر میرے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا مولوی صاحب میں نے آپ کی سفارش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کر دی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذمہ داری اُٹھالی ہے آپ بے دھڑک ہوکر لوگوں کو بیعت کریں۔

حضرت مائی صاحبہ کا اظہارِ عقیدت

حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اہلیہ محترمہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں نے خواب دیکھی کہ جینڈ ڑ شریف میں جس جگہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک ہے وہاں لوگوں کا بڑا ہجوم ہے۔میں نے ایک شخص سے پوچھا آج یہاں ہجوم کیوں ہے تو مجھے بتایا کہ آج یہاں پر وقت کے قطب ارشاد تشریف فرما ہیں۔لوگ اُن کی زیارت کے لئے جمع ہیں مائی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں بھی جا کر قطب ارشاد کی زیارت کرتی ہوں میں مزار کی جانب چلی گئی اور لوگوں کے درمیان سے گذرتی ہوئی جب آگے بڑھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت شیخ القرآن خواجہ محمد عبد الغفور ہزاروی صاحب تشریف فرما ہیں۔لوگ اردگرد جمع ہیں میں لوگوں سے کہتی ہوں کہ یہ تو ہمارے اپنے مولانا ہیں۔

حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اہلیہ محترمہ انتہائی عبادت گذار اور شب بیدار تھیں۔راقم الحروف نے بچپن میں آپ کی زیارت کی آپ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اکثر وزیر آباد تشریف لایا کرتی تھیں۔صوفی بابا عنایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راقم کو بتایا تھا کہ ایک موقع پر میں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ جینڈ ڑ شریف حاضر ہوا تو مائی صاحبہ نے یہ خواب حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنائی اور اختتام پر ہاتھ جوڑ کر کہا ہمارا بھی خیال رکھنا۔"

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خط جو آپ نے حضرت صاحب کو لکھا درج ذیل ہے۔

Marfat.com

بعونہ تعالیٰ

بخدمت اقدس حضرت قطب العارفین سند المحققین قدوۃ الواصلین

قبلہ عالم مدظلہ العالیٰ۔

السلام علیکم

حضور سے رخصت ہوا تا حال طبیعت سخت بے چین ہے کیا عرض کروں .... میری مدد فرمائیے دلائل تو آپ کے سامنے ہیچ ہیں مجھے عطا چاہیے اور عطا کے لئے کوئی شرط نہیں۔ داد حق را قابلیت شرط نیست بلکہ شرط قابلیت داد است میں جب غور کرتا ہوں تو اپنے آپ کو منافقوں سے زیادہ بدتر پاتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں تصنع نہیں ادھر کچھ لوگ مجھے نیک سمجھتے ہیں یہ الگ نفاق ہے کہ لوگوں کی نظروں میں نیک اور باطن میں پلید۔ اب منتظر ہوں کہ حضور کی طرف سے کیا عنایت ہوتا ہے۔ دیدہ بریزم سراپا انتظار کیستم۔ کاش میں نہ ہوتا پیر کامل دستگیری فرمایا کرتے ہیں اگر میری دستگیری نہ کی گئی تو میں خسر الدنیاء والآخرہ کا مصداق بننے والا ہوں بلکہ قریب قریب بن چکا ہوں کاش میرا ظہور نہ ہوتا۔

بحق گنج بخشؒ فیض عالم
نگاہ بر من خستہ جگر کن
بحق آں علاؤ الدین صابرؒ
عطا در دوروں آہے سحر کن
بحق قطب عالم شیخ طانوخؒ
براحوال خراب ما نظر کن

محمد رضا غفرلہ الدین چوہدری اللہ داد صاحب کو بہت سلام مسنون احمد بخش صاحب قوال کو سلام مسنون۔

آپ کا ایک گم کردہ راہ غلام تا غلام

محمد عبد الغفور ہزاروی عفی عنہ

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں جینڈر شریف حاضر

Marfat.com

ہوتا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی پوچھتے کہ خیال کا کیا حال ہے کبھی پوچھتے کہ دل کا کیا حال ہے۔ایک روز سوال کیا حضرت ارشاد فرمایئے لوگ تو بیوی بچوں گھر والوں کا حال پوچھتے ہیں آپ خیال کا حال پوچھتے ہیں۔آپ نے فرمایا یہ خیال ہی ہے کہ خیال آتا ہے تو بندہ وضو کرتا ہے۔خیال آتا ہے تو نماز پڑھتا ہے خیال آنے پر بندہ سفر کرتا ہے۔خیال آتا ہے تو روزہ رکھتا ہے خیال آنے پر کتابیں پڑھتا ہے یہ سارا کھیل خیال ہی کا ہے۔

شجرہ چشتیہ جنیدیہ

اے خداوند تو ذات کبریا کے واسطے
بخش دے مجھ کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
معرفت کے نور سے قلب و نظر پر نور کر
بو الحسن خیبر شکن شیر خدا کے واسطے
چشمہ عین الیقین سے مجھ کو بھی سیراب کر
حضرت خواجہ حسن کان ہُدا کے واسطے
شربت کوثر پلانا مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے
قبلہ عالم حبیب رہنما کے واسطے
رات دن توحید کے نغمے بلند ہوتے رہیں
حضرت داؤد قطب اولیاء کے واسطے
احتیاج غیر سے مجھ کو بچانا یاخدا
حضرت معروف تاج اصفیاء کے واسطے
سر زمین طیبہ میں یارب مری تربت بنے
سرّی سقطی چشمہ فیض خدا کے واسطے
بدر تابان طریقت صاحب عین الیقین
شہ جنید کعبہ اہل صفاء کے واسطے

Marfat.com

خواب میں دیدار احمد ﷺ سے مجھے دلشاد کر
فخر عالم شبلی شمس ہدی کے واسطے

آخری دم تک شریعت پر رہوں ثابت قدم
شیخ علی حصری جنیدی پیشوا کے واسطے

سوز و ساز جذبہ توحید سے سرشار کر
خواجہ بوالفضل شمس چشتیا کے واسطے

کرم کر مجھ پر طفیل خواجہ مخدوم علی
گنج بخش مظہر نور خدا کے واسطے

خاتم ملک ولایت قاسم فیضان حق
قبلہ حاجات گوہر بے بہا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ خواجہ عبدالغفور
گوہر یکتا فدائے مصطفٰے ﷺ کے واسطے

واقف راہ طریقت مفتی عبدالشکور
یادگار شیخ قرآں باوفا کے واسطے

مصطفٰے ﷺ کے عشق سے سرشار ہو عبد الصبور
حضرت شبیر جان اولیاء کے واسطے

۲۔ حضرت شیخ الجامعہ مولانا محبّ النبی ہاشمیؒ

استاذ الاساتذہ شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی ہاشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معقول و منقول کے امام اور کشور علوم و فنون کے سلطان تھے مگر مزاج کے لحاظ سے زمین کی عاجزی تھی۔تقویٰ و طہارت، خلوص و للّٰہیت اور استقامت فی الدین میں سلف صالحین کا سچا اور عمدہ نمونہ تھے آپ کے فیوض و برکات قیامت تک جاری رہیں گے کیونکہ دوران تدریس آپ نے وہ باکمال و باکردار علماء کرام تیار کیے جو آپ کے نام کو روشن کرنے کے لیے کافی اور مستقل صدقہ جاریہ ہیں اگر انہیں شہنشاہ کشور علم اور مسند

Marfat.com

تدریس کا تاجدار کہا جائے تو یہ خطاب آپ کے شایانِ شان معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا محب النبی ۱۸۹۷ء میں موضع بھوئی (حسن ابدال) میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی قدر بذات خود استاذ العلماء تھے جن سے بڑے بڑے علماء کرام نے استفادہ کیا آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ہی والد گرامی حضرت مولانا احمد دین سے حاصل کی۔ ابتدائی تمام فارسی کتب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کی غرض سے حضرت مولانا نواب علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانوں ڈھیری (ہزارہ) کے پاس پہنچے اور وہاں صرف ونحو کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس گاؤں چلے آئے اور مزید کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ بعد ازاں آپ مدرسہ معینیہ اجمیر شریف چلے گئے وہاں جامع معقول ومنقول حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری کے سامنے زانوئے تلمذتہہ کیے۔ پھر کچھ عرصہ حضرت مشتاق احمد کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت علامہ احمد حسن کانپوری سے بھی تعلیم حاصل کی۔ دورہ حدیث دارالعلوم مسجد فتح پوری دہلی میں حضرت مولانا عبد الطیف محدث سے پڑھا۔ تحصیل علم کے بعد وصال تک ساری زندگی مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے۔ آپ کے اور حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان کے پرانے مراسم چلے آرہے تھے۔ حضرت مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا عبد الحمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس چھبہ پنڈ حاضر ہوئے تو آپ کی شادی کی بات چل نکلی تو حضرت مولانا عبد الحمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ پر سوال کیا کس قدر کتب پڑھیں ہیں اور ان پر کتنا عبور حاصل ہے کل صبح مدرسہ میں طلبہ کو پڑھاؤ چنانچہ چند روز تک جامعہ غوثیہ چھبہ پنڈ میں پڑھایا تو حضرت مولانا عبد الحمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی ذہانت اور علمی بصیرت کے پیش نظر اپنی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا یوں آپ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اور مولانا غلام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد کے علاوہ بہنوئی بھی تھے۔

حضرت مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے شیخ کامل قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے حد عقیدت تھی آپ نے حصول

Marfat.com

برکت کی خاطر چند اسباق اپنے پیر کامل سے بھی پڑھے تھے۔

چھ سال تک آپ نے اپنے گاؤں موضع بھوئی (حسن ابدال) میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے پھر آپ ۱۹۳۵ء میں مکھڈ شریف ضلع اٹک چلے گئے۔ حضرت مولانا میاں احمد دین کے زیر انتظام چلنے والا یہ مدرسہ برصغیر کے معروف علمی مراکز میں شمار ہوتا تھا بڑے بڑے مدرسین یہاں پڑھانے کو اپنے لیے فخر سمجھتے تھے۔ خصوصاً اس دارالعلوم کا نادرو نایاب کتابوں کا ''کتب خانہ'' (لائبریری) مدرسہ کی شہرت میں اضافہ کا باعث بن گیا تھا بعد میں آپ جامعہ نعمانیہ لاہور چلے آئے۔ قرارداد پاکستان کے موقع یعنی مارچ ۱۹۴۰ء میں آپ یہاں ہی تدریس کے فرائض ادا کر رہے تھے اس عظیم الشان جلسہ میں بھی آپ شریک ہوئے۔ ۱۹۴۳ء میں آپ یہاں سے دارالعلوم محمدیہ جھنگ تشریف لے گئے کچھ عرصہ یہاں اور پھر کچھ عرصہ دربار حضرت پیر صلاح الدین فیصل آباد کے مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔ پھر آپ دارالعلوم اویسیہ گوہریہ جینڈڑ شریف ضلع گجرات چلے آئے۔ حضرت مولانا محب النبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے کہ ''پیر صاحب جینڈڑوی اُمی ہونے کے باوجود قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کے کئی ایسے مشکل مقامات کا حل اس طرح بیان فرماتے تھے کہ بڑا فاضل اور عالم ہی ان باتوں کو سمجھ سکتا تھا اور یہ سب کچھ نسبت اویسی کی وجہ سے تھا اور آپ کو علم لدنی حاصل تھا۔'' یہاں شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نو سال تک تدریس فرمائی۔ سینکڑوں طلبہ نے یہاں آپ سے دورہ حدیث پڑھا دو سال تک جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیرآباد میں اور بارہ سال تک جامعہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف میں بطور صدر مدرس خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۲ء میں آپ دارالعلوم غوثیہ رضویہ راولپنڈی تشریف لے گئے اور تین سال تک تدریس فرماتے رہے۔ آپ نے ہی ۳ فروری ۱۹۵۲ء اتوار کو حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ آپ کے معروف شاگردوں میں:

مولانا فرید الدین ہاشمی، مولانا غلام جیلانی مانسہرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا غلام اللہ خاں، مولانا غلام ربانی ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، علامہ حسن الدین ہاشمی امریکہ،

Marfat.com

حافظ مولانا عبدالغفور جامعہ غوثیہ بھابڑہ بازار راولپنڈی' حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہ سلطان پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ لاہور' علامہ غلام محبوب سبحانی حسن ابدال' علامہ سید عبدالرحمٰن شاہ' مولانا محبوب الرحمٰن' مولانا داؤد ٹیکسلا' مولانا مقبول الرحمٰن مانسہرہ' مولانا عبدالجلیل کشمیر' مولانا عبدالکریم مانسہرہ شامل ہیں۔

آپ ۲۰ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ ۲۲ مارچ ۱۹۷۶ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے گاؤں بھوئی میں سپرد خاک ہوئے جہاں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے آپ کے صاحبزادوں میں مولانا مشتاق النبی' مولانا فدا النبی' مولانا مختار النبی اور مفتی ظہور اللہ ہاشمی اپنے اپنے مقام پر والد ماجد کے مشن کو جاری کیے ہوئے ہیں۔حضرت مولانا ظہور اللہ ہاشمی نے نئے سرے سے دارالعلوم بھوئی کی بنیاد رکھی ہے اور متعدد بار مغربی ممالک کے دورے کر چکے ہیں۔

۳۔حضرت فخر سادات پیر سید چمن پیر شاہ مدظلہ العالیٰ

آپ کے آباؤ اجداد تحصیل پھالیہ کے رہائشی تھے۔والد ماجد انتہائی عابد زاہد اور ملنسار تھے۔انہوں نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی خدمت میں بسر کر دی آپ کا حلقہ ارادت خاصہ وسیع ہے۔حضرت پیر سید چمن پیر شاہ صاحب اپنے والد ماجد کے حکم پر جینڈڑ شریف حاضر ہوئے تاکہ بیعت کی جائے۔آپ نے ملاقات پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنے آنے کی غرض و غایت عرض کی چونکہ حضرت صاحب مروجہ دستور کے مطابق بیعت نہیں کرتے تھے لہٰذا آپ نے ارشاد فرمایا۔''بیعت ہی بیعت ہے آپ گاہے بگاہے یہاں تشریف لے آیا کریں۔'' حضرت سید چمن پیر شاہ صاحب نے واپس گھر جا کر اپنے والد ماجد سے ساری بات عرض کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ''اگر شیخ کامل چاہے تو تھوڑے ہی عرصہ میں دربار رسالت میں پہنچا دیتا ہے اور آقائے دو جہاں فخر آدم و بنی آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف کرا سکتا ہے۔'' اس پر حضرت سید چمن پیر صاحب فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا کہ شیخ تو

Marfat.com

کامل ہے مگر مجھے طریقت کے قاعدہ کے مطابق بیعت نہیں کیا باقی معاملات کس طرح پورے ہوں گے۔میں اسی غم میں اکثر پریشان رہا کرتا تھا۔ایک رات اسی غم میں روتا روتا سو گیا تو مجھے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔

حضرت پیر سید چن پیر شاہ صاحب پھالیہ سے موضع وینس ضلع سیالکوٹ چلے گئے۔جہاں آپ کا خاصہ حلقہ ارادت ہے آستانہ عالیہ پر کئی سالانہ پروگرام منعقد ہوتے ہیں جس میں دور دراز سے آپ کے عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔آپ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ میں اکثر جینڈڑ شریف حاضر ہو کر حضرت صاحب سے اکتساب فیض کرتے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔عرس مبارک اور دیگر مواقع پر اپنے مریدوں کے ہمراہ حاضری دیتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار اوصاف سے متصف کیا ہوا ہے انتہائی نرم دل، حلیم الطبع، مہمان نواز، پابند شریعت وطریقت ہیں لباس و خوش خلقی میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پر عمل پیرا ہیں۔دین متن کی خدمت میں اپنی ساری زندگی بسر کی ہے۔کثیر تعداد میں لوگ آپ سے علمی و روحانی استفادہ کر رہے ہیں۔

۴۔حضرت سید حاجی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہؒ

ابتدائی عمر میں آپ کسی زمیندار کے پاس کام کرتے تھے بعد میں تصوف کی طرف رجحان آپ کو جینڈڑ شریف لے آیا اور یہاں کی محافل سے خوب فائدہ اُٹھایا۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم پر کہ جینڈڑ شریف سے اجمیر شریف تک پیدل سفر کریں آپ نے اس حکم کی تعمیل میں پیدل اجمیر شریف تشریف لے گئے۔راستہ میں بے شمار مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔اجمیر شریف پہنچ کر چلہ کشی کی اور واپس پیدل ہی جینڈڑ شریف تشریف لائے اور اجمیر شریف میں پیش آنے والے واقعات اور قلبی واردات کو عرض کیا۔حضرت صاحب آپ کے خیالات سے آگاہ ہو کر بے حد خوش ہوئے اور مزید فیوض و برکات سے مستفید کرنے کے بعد ارشاد فرمایا

Marfat.com

کہ اب کسی مقام پر بیٹھ کر مخلوق خدا کی راہنمائی کریں۔ چنانچہ موضع پیلوشاہ پور میں مقیم ہو گئے آپ جینڈڑ شریف عرس کے موقع پر ایک بڑے قافلے کے ہمراہ شریک ہوتے۔ آپ عین جوانی میں حالت جذب میں چلے گئے اور ہر وقت اللہ اکبر کے نعرے لگاتے رہتے تھے پھر اسی عالم میں وصال پا کر موضع پیلو میں دفن ہوئے۔

۵۔ حضرت سائیں فضل دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سائیں فضل دین صاحب حضرت سید حاجی شاہ صاحب کے ہمراہ جینڈڑ شریف حاضر ہوئے آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جو عالم شباب میں فوت ہو گیا اُس کے بعد آپ کے دل کی دنیا تبدیل ہو گئی۔ اکثر اوقات جینڈڑ شریف حاضر رہنا مزارات مقدسہ پر جانا معمول بن گیا تھا حضرت صاحب کی بھی آپ پر بڑی نوازشات تھیں آپ ہی حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے ساتھ لے کر جینڈڑ شریف گئے تھے۔

آپ نے نظام آباد وزیر آباد میں کچھ عرصہ زندگی بسر کی بعد میں سیالکوٹ روڈ وزیر آباد میں قیام پذیر ہو گئے اپنی رہائش گاہ پر اکثر قوالی کا اہتمام کرتے۔ حلقہ احباب خاصہ وسیع ہو گیا تھا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل ہوئی آپ لباس کے سلسلہ میں حضرت صاحب کی بھرپور تقلید کیا کرتے تھے انتہائی نفیس اور حلیم الطبع خصوصیات کے مالک تھے۔

۶۔ حضرت مولانا سید عبدالشکور شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مولانا سید عبدالشکور موضع بوکن کے رہنے والے تھے۔ آپ کے خاندان کے اکثر افراد عالم دین اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مند تھے آپ کے سسر سید عبداللہ شاہ حضرت قاضی سلطان محمود اعوان شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ مولانا صاحب نے مڈل تک تعلیم حاصل کی پھر بطور استاد ابتدائی کورس کرنے کے بعد سکول میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ساتھ ہی موضع کوٹلی کوہالہ کے مدرسہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کرنے لگے اس دوران

Marfat.com

حضرت صاحب کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے حضرت صاحب کی صحبت سے شریعت اور تصوف کے مسائل میں گہری واقفیت رکھنے لگے۔حضرت صاحب نے آپ کو واعظ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا جب بھی کسی جلسہ پر جائیں تو کسی سے کرایہ تک نہ لیں آپ نے زندگی بھر حضرت صاحب کے حکم کی تعمیل کی میلوں پیدل چل کر آپ مختلف مقامات پر جا کر لوگوں کے اجتماع سے خطاب کرتے۔مختلف میلوں میں جا کر بھی آپ تبلیغ شروع کر دیتے تھے۔انتہائی سادہ زبان بولتے پنجابی زبان میں خطاب کرتے آسان الفاظ میں لوگوں تک شریعت کا پیغام پہنچاتے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظریفانہ طبیعت عطا کی جس کی وجہ سے آپ کی تقریر کے دوران لوگ اکتاہٹ محسوس نہ کرتے۔

حضرت صاحب زندگی بھر آپ پر بے حد خوش رہے اور ارشاد فرماتے کہ میں ان پر اس لئے خوش ہوں کہ یہ میری باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔حضرت صاحب مختلف مواقع پر آپ کی مالی مدد بھی کیا کرتے تھے۔مصنف گوہر منیر نے کتاب کے اکثر حصوں میں مولانا سید عبدالشکور صاحب کا ذکر خیر کیا ہے آپ کئی بار وزیرآباد حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے لئے بھی آیا کرتے تھے اور دیر تک حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمی اور تصوف کے مسائل پر گفتگو ہوتی۔آپ موضع سید اشریف تحصیل پھالیہ میں ایک پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور خطاب سے تھوڑی دیر قبل احباب کو پندونصائح کرتے ہوئے وصال پا گئے آپ کا مزار موضع بوکن میں ہے آپ کے جانشین صاجزادہ محمد سعید جن کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا محمد سعید سعید ہی ہوگا اپنے والد ماجد کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں بڑی عقیدت سے اپنے والد ماجد کا سالانہ عرس منعقد کراتے ہیں۔

آستانہ عالیہ جینڈ ڑ شریف کے چند معروف خدّام

میاں دوست محمد لاہور' بابا نور دین جینڈ ڑ شریف' احمد دین لانگری لاہور' بابا ولی داد' بابا سلطان' سائیں لال دین' میاں امام علی' سائیں مسو کڑیانوالہ' حاجی پیراں دتہ

Marfat.com

جینڈڑ شریف راجہ خان، شیر محمد جموں کشمیر، بابا جلال کاسب، بابا جھنڈا جینڈڑ شریف، بابا حسین موضع کاسب۔

چند معروف مریدان باسعادت و باصفا

ا۔ جناب چوہدری عبدالہادی صاحب

آپ ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک معزز زمیندار گھرانہ سے تھا تعلیم سے فراغت پر محکمہ نہار میں بطور اوور سیئر ملازمت کرتے رہے۔ پاکستان کے قیام پر جالندھر سے ہجرت کر کے ریاست بہاولپور میں سکونت اختیار کر لی۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زرخرید زمین کی دیکھ بھال کرنے لگے آپ کے ہاں اولاد نہیں تھی کسی سے حضرت صاحب کے متعلق سنا تو دعا کے لئے جینڈڑ شریف حاضر ہوئے اور پہلی ملاقات میں ہی حضرت صاحب کے گرویدہ ہو گئے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا: اولاد ہو تو کیا فائدہ اور اگر نہ ہو تو کیا نقصان ہے ہر شخص کا رنج و راحت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ایسے کام کریں جس سے آخرت سنور جائے۔ حضرت صاحب نے چوہدری عبدالہادی صاحب پر ایسی نظر کی کہ اُن کی دل کی دنیا بدل گئی۔ چونکہ مالی لحاظ سے چوہدری صاحب خوشحال تھے حضرت صاحب نے شیخ چوگانی شریف میں حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام کے مزار اقدس کے از سر نو تعمیر اور مسجد کی تعمیر کا ارادہ ظاہر کیا تو چوہدری عبدالہادی صاحب نے زر کثیر خرچ کر کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

ایک موقع پر چوہدری عبدالہادی صاحب جینڈڑ شریف آئے ہوئے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ حضرت صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں ان کی عیادت کے لئے اُس مکان پر تشریف لے گئے جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے جب آپ دروازے پر پہنچے تو اندر سے چوہدری عبدالہادی صاحب کی آواز آئی۔ شدت بیماری کی وجہ سے منہ سے نکلا ہائے میری ماں آپ یہ الفاظ سن کر وہیں سے بغیر عیادت کیے واپس چلے آئے کہ اتنا عرصہ میرے پاس رہنے کے باوجود انہیں یہ بھی نہیں سمجھ آئی کہ ایسی حالت

Marfat.com

میں کیا کہنا چاہیے شفاء تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اسے کہنا چاہیے تھا کہ ہائے میرے اللہ۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوشش ہوتی تھی کہ جو شخص بھی آپ کے آستانہ عالیہ پر آئے وہ صحیح معنوں میں خدارسیدہ ہو جائے۔

چوہدری عبد الہادی نے زندگی بھر آستانہ عالیہ جینڈڑ شریف کی خدمت کی عرس کے موقع پر لنگر شریف کے لئے خاصی رقم خرچ کرتے تھے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد آپ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روضہ مبارک کے گرد برآمدہ تعمیر کرایا۔

۲۔ جناب راجہ عزیز اللہ صاحب

آپ راجگان کشمیر کے خاندان سے ہیں آپ کے آباؤ اجداد کشمیر سے وزیر آباد چلے آئے۔آپ کے خاندان کے اکثر افراد سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔سائیں فضل دین صاحب کی وساطت سے دربار عالیہ جینڈڑ شریف حاضری دی نہایت منکسر مزاج اور مہمان نوازی آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔آستانہ عالیہ جینڈڑ شریف اکثر حاضری دیتے تھے ایک روز حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا راجہ صاحب آپ کو پیر نہ بنا دیا جائے تو عرض کیا میں پیر ہونے سے آپ کا مرید بہتر ہوں۔حضرت صاحب مسکرا کر فرمانے لگے راجہ صاحب انتہائی ذہین ہیں خود بوجھ اُٹھانے کی بجائے اپنا بوجھ بھی مجھ پر ڈال دیا ہے۔حضرت صاحب کی زندگی میں کئی راتیں مزارات مقدسہ پر گذارتے اور لنگر کا اہتمام بھی کرتے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر آپ کے مزار مبارک پر گنبد تعمیر کروایا۔

۳۔ جناب بابو محمد حسین صاحب

آپ کا تعلق لاہور سے ہے تعلیم سے فراغت پر ریلوے میں بطور ڈرافٹ مین ملازم ہو گئے۔آپ اولاد نرینہ سے محروم تھے اسی سلسلہ مین جینڈڑ شریف تک رسائی ہوئی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ پر ایسی نظر کرم کی کہ دل کی دنیا

Marfat.com

بدل کر رکھ دی۔آپ کی لاہور گڑھی شاہو میں کافی زمین تھی جس کی بناء پر انتہائی خوشحال تھے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی لاہور تشریف لے جاتے تو اکثر آپ کے گھر میں ہی قیام ہوتا تھا۔آپ نے حضرت صاحب اور مہمانوں کے لئے خصوصی طور پر الگ کمرے تیار کر رکھے تھے۔حضرت صاحب کے حکم پر مزارات مقدسہ کی تعمیر کے لئے آپ نے خاصی رقم خرچ کی۔مزارات مقدسہ کی تعمیر کے علاوہ ان مزارات کے ساتھ مساجد بھی تعمیر کروائیں۔آستانہ عالیہ جینڈر شریف کی مرکزی جامع مسجد، دارالعلوم اور مہمانوں کے کمرے تعمیر کرنے میں بھی زرکثیر خرچ کیا۔جامع مسجد کی تعمیر آپ کے بنائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہوئی۔آپ نے لاہور میں اپنی رہائش گاہ پر کئی ایک پروگراموں کے علاوہ حضرت صاحب کے سالانہ ختم شریف کی محفل کا اہتمام بھی کرتے رہے۔

۴۔ جناب چوہدری اللہ داد صاحب

آپ موضع حاجیوالا کے رہائشی تھے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اولین مصاحبوں میں شمار ہوتے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی ذہانت عطا فرمائی۔آپ کی طبیعت بڑی چست اور ظریفانہ تھی جب محفل میں بیٹھے ہوتے تو آپ کی باتوں سے محفل میں رونق ہوتی تھی۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر تصوف کے حوالے سے اکثر سوالات کرتے رہتے اور حضرت صاحب انہیں حل کرتے۔اس وجہ سے دوسروں کو بھی بڑا فائدہ ہوتا تھا۔اگر کسی وجہ سے محفل میں موجود نہ ہوتے تو اکثر احباب آپ کی عدم موجودگی کو محسوس کرتے تھے۔آپ کی قابلیتوں کی بناء پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر آپ کو اپنے ہمراہ رکھتے۔بے تکلفی سے گفتگو کرتے اور ان کی خوش طبعی کی باتیں سن کر مسکراتے رہتے تھے۔

۵۔ جناب حافظ سید غلام رسول شاہ صاحب

آپ موضع دلاور پور تحصیل کھاریاں کے رہائشی تھے آپ کو حضرت صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آستانہ عالیہ جینڈ ڑشریف کی مسجد میں بطور امام رکھا۔ جینڈ ڑشریف قیام کے دوران آپ کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت کا خوب موقع ملا۔ حضرت صاحب ہر روز لباس تبدیل کیا کرتے چنانچہ شاہ صاحب حضرت صاحب کے لباس اور کھانے کے معاملات کی نگرانی کرتے تھے علاوہ ازیں مسجد میں بچوں کو قرآن پاک بھی پڑھاتے تھے۔ انتہائی درجہ کے صابر و شاکر اور متوکل علی اللہ ہونے کی وجہ سے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لئے سوال نہ کیا۔ حضرت صاحب طریقت کے مسائل سے آپ کو اکثر آگاہ کرتے رہتے پھر آپ کے حکم سے ہی حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (گجرات) کے مزار اقدس پر ڈیوٹی دینے لگے عمر کے آخری دور میں لاہور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک پر چلے گئے اور بقیہ زندگی کے ایام وہیں پر گزار دیئے۔ لاہور قیام کے دوران آپ کے پاس جو رقم جمع ہوتی اُسے مزارات مقدسہ کے لنگر کے لئے جینڈ ڑشریف ارسال کر دیتے تھے۔

۶۔ جناب حافظ محمد حسین صاحب:

حافظ محمد حسین صاحب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ابتدائی دور کے مخلص عقیدت مندوں میں سے ہیں انہوں نے زندگی کا اکثر حصہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ عالیہ پر گذارہ۔ سفر و حضر میں حضرت صاحب آپ کو اپنے ہمراہ رکھتے اور ان کی شریعت و طریقت کے مسائل میں خوب تربیت فرمائی۔ حضرت صاحب کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے گئے۔ دوران سفر بحری جہاز میں سخت علیل ہو گئے۔ حافظ صاحب اپنے گھر والوں سے رُخصت ہو کر آئے تھے کہ باقی زندگی حرم شریف میں گذار دوں گا۔ جہاز میں بیماری کی وجہ سے سخت پریشان تھے کہ شاید حرمین شریفین کی زیارت بھی نہ کر سکوں اس پر حضرت صاحب فرماتے تسلی رکھیں آپ حج ضرور ادا کریں گے۔ حج کی ادائیگی سے فراغت کے اگلے روز آپ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد آرام کے لئے چارپائی پر لیٹے کہ آپ کی روح پرواز کر گئی۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حافظ صاحب کے وصال کی خبر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کو دی تو فرمایا "حافظ صاحب کی زندگی کامیاب ہوگئی۔" آپ کو مکۃ المرکہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

۷۔ حضرت مولانا سید علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

مولانا سید علی اکبر شاہ موضع جماپور سیداں گجرات کے رہنے والے آپ کے دادا سید شیر شاہ علاقے کے نمبردار تھے آپ کی دادی سے اہل علاقہ دینی تعلیم حاصل کرتے تھے آپ کی عمر تقریباً ایک سال کی ہوئی تو والد ماجد وصال پا گئے جدامجد نے تربیت کی چند سالوں کے بعد جدامجد کے وصال پر آپ کے تایا سید محمود شاہ صاحب نے آپ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع کیا اور آپ نے گجرات سے انٹرتک تعلیم حاصل کی۔ جدامجد کے وصال کے بعد تایا نمبردار بن گے۔ سید محمود شاہ حضرت سائیں کرم الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے ہی سائیں کرم الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اور مسجد کی تعمیر کروائی۔ آپ چک کراڑیوالہ تحصیل پھالیہ چلے گئے وہیں وصال ہوا اور وہاں ہی آپ کا مزار مبارک ہے۔

سید علی اکبر شاہ صاحب تعلیم سے فراغت پر ڈپٹی کمشنر گجرات کے دفتر میں ملازم ہو گئے۔ تایا کی صحبت کی بناء پر آپ کا رجحان دین کی طرف تھا چنانچہ آپ جینڈڑ شریف حاضر ہوئے اور حضرت صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ حضرت صاحب کے حکم پر آپ نے نمبرداری کے لیے کاغذات جمع کروائے۔ مدمقابل بڑے چالاک و ہوشیار تھے مگر حضرت صاحب نے کئی بار فرمایا کہ آپ جیسا آدمی نمبردار بنا تو لوگوں کو فائدہ ہوگا کسی جابر ظالم کے تقرر سے لوگ تنگ ہوں گے۔ حضرت صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا اگر ووٹوں پر فیصلہ ہو تو آپ ہی نمبردار بنیں گے بالآخر فیصلہ آپ کے حق میں ہوا۔ حضرت صاحب کی تربیت کی وجہ سے آپ نے اس معاملے کو بڑے احسن انداز سے نبھایا۔ زندگی بھر غرباء و مساکین کی مدد کرتے رہے۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر لوگوں کے کام کیے اور ساتھ ساتھ حضرت صاحب کی صحبت کا اثر یہ ہوا کہ اُن کے حکم پر تبلیغ وعظ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ آپ نے چونکہ زندگی کا ایک طویل

Marfat.com

حصہ حضرت صاحب کے ساتھ گذارا۔لہٰذا حضرت صاحبؒ سے متعلق ایک کتاب بھی لکھی جو حضرت صاحب کے متعلق معلومات کا بنیادی ماخذ ہے۔حضرت صاحب کے ساتھ حج بیت اللہ کرنے کا بھی موقع ملا آپ نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے متعدد واقعات کتاب گوہر منیر میں مختلف مقامات پر تحریر کیے ہیں۔یہ کتاب آپ کی زندگی میں تو شائع نہ ہوسکی البتہ بعد میں ۲۰۰۱ء میں اسے حاجی سید منظور حسین شاہ صاحب نے شائع کروایا۔

۸۔مولانا محمد دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ موضع چکروہی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے کئی کئی ماہ حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے اور شریعت وطریقت کے رموز سے آگاہی حاصل کرتے رہتے۔آپ کے فیوض و برکات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے فائدہ اُٹھایا آپ کی محنت شاقہ سے کئی لوگ اپنا مسلک چھوڑ کر راہ راست پر آ گئے تھے۔اس سلسلہ میں حضرت صاحب آپ کو طریقت کے مسائل لکھوایا کرتے تھے۔آپ کے وصال تک آپ کا حلقہ ارادت وسیع ہو گیا تھا۔وصال کے وقت آپ نے حاضرین کو فرمایا آپ لوگ بھی خدا کے سپرد اور میں بھی خدا کے سپرد۔آپ کے بڑے بیٹے مولانا محمد رشید نے اپنے والد ماجد کے مشن کو جاری وساری رکھا۔

۹۔جناب سید حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ چک کالر کے رہائشی تھے ابتداء میں کاشت کاری کرتے تھے پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں زندگی بھر حاضری دیتے رہے۔حضرت صاحب کی صحبت سے خوب مستفید ہوئے سماع کے موقع پر آپ کی کیفیت دیدنی ہوتی تھی اکثر ساری ساری رات حالت وجد میں گذر جایا کرتی تھی۔مزارات مقدسہ پر پوری رات جاگ کر بسر کر دیا کرتے تھے پھر حضرت صاحب نے آپ کو موضع چاگل تحصیل کھاریاں جا کر مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا حکم دیا۔وہاں آپ نے زندگی کے بقیہ ایام

Marfat.com

گذارے اردگرد کے دیہات کے لوگ آپ کے معتقد ہو گئے۔اکثر محافل کا اہتمام کرتے اور شب و روز محفل سماع ہوتی رہتی تھی۔شب بیداری کی وجہ سے نظر خراب ہو کر کمزور ہو گی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے کچھ ہی عرصہ بعد ماہ رمضان میں وصال پا گئے اور وہیں دفن ہوئے۔آپ کے عقیدت مندوں نے وہاں روضہ تعمیر کر دیا ہے۔

١٠۔ جناب سائیں حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ موضع کلاسکے ضلع گوجرانوالہ کے رہائشی تھے ابتدائی زندگی میں جینڈڑ شریف حاضر ہو کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ میں شامل ہو گئے۔انتہائی متقی پرہیزگار تھے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ عایہ نے آپ کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔اکثر مزارات مقدسہ پر حاضر رہتے تھے حضرت صاحب آپ کی اس خوبی کی وجہ سے آپ پر بڑے مہربان تھے کہ بہت سے لوگوں کو آپ کی وجہ سے ہدایت نصیب ہوئی۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ بھی خاصہ گہرا تعلق تھا۔وزیرآباد اکثر تشریف لاتے رہتے اور باہم گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا۔اپنے گاؤں میں نبی علیہ السلام کے سالانہ ختم شریف کا اہتمام بھی بڑی عقیدت و محبت سے کرتے تھے۔

١١۔ جناب میاں مرزا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہاڈکہ:

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاص خدام و مریدین میں میاں مرزا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک معروف شخصیت تھے اُنہیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انتہائی قلبی تعلق تھا۔وہ آپ کی مجلس بابرکت میں بلاناغہ حاضر ہو کر اکتساب فیض کرتے تھے اگرچہ موضع ہاڈکہ آستانہ عالیہ سے کافی دور واقع ہے لیکن میاں مرزا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ کھیتی باڑی سے فارغ ہو کر سیدھے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے یہیں رات بسر کرتے۔وہ لنگر شریف کے تو گویا خادم خاص تھے ایک مرتبہ لنگر شریف کی ضرورت کو پیش نظر

رکھتے ہوئے اُنہوں نے کمال ایثار کا مظاہرہ کیا اپنے گھر کا سارا غلہ و اناج اُٹھا کر لنگر خانے کی نذر کر دیا۔ دوسری طرف حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ کی شخصیت پر اس قدر اعتماد تھا کہ بوقت ضرورت اُنہیں اپنی نیابت کا فریضہ سونپ دیتے اور مختلف ارادت مندوں کے ہاں خوشی و غمی کے موقع پر اُنہیں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتے تھے۔ آپ ہی نے مولانا احمد خاں بتول گنج والے کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لا کر پیش کیا' متعارف کروایا اور اُن کی کوئی دنیاوی غرض پیش کرنا چاہی تو اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے مولانا احمد خان کے دل کی دنیا بدل دی اور وہ پکار اٹھے کہ میں یہاں کسی دنیاوی غرض و غایت کے لیے آیا تھا مگر اس پر نور چہرہ کی زیارت کے بعد مجھے فکرِ آخرت لاحق ہوگئی ہے اور اب میں یہاں سے دنیا کے بجائے دین کے حصول کو ترجیح دوں گا۔ آپ کا انتقال ۱۹۴۹ء میں ہوا۔ آپ کے خاندان کے متعدد افراد آج بھی آستانہ عالیہ سے وابستہ ہیں اور وفاداری کے تقاضے پورے کر رہے ہیں اُن میں خصوصی طور پر الحاج ظفر اقبال کشمیر بیکری سمن آباد لاہور قابلِ ذکر ہے۔

۱۲۔ مولانا قاضی احمد خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھاگووال:

مولانا قاضی احمد خاں موضع بھاگووال کلاں جلال پور جٹاں گجرات ۱۹۰۹ء میں نبی بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔ سکول کی تعلیم سے فراغت پر حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوئے تو پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ زندگی کا اکثر حصہ حضرت صاحب کی صحبت میں گذارہ۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری حیات طیبہ کے دوران دربار عالیہ جینڈ شریف کے لنگر کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ مہمانوں کی دیکھ بھال کرنا عرس مبارک کے موقع پر ہزاروں مہمانوں کا کھانا تیار کروانا آپ کی ذمہ داری میں شامل تھا۔ حضرت صاحب آپ کے اس حسن انتظام پر بے حد خوش تھے۔ فارغ اوقات میں آپ حضرت صاحب کے پاس بیٹھے رہتے اور غور و خوض سے حضرت صاحب کی گفتگو کو سماعت کرتے اور انہیں تحریر بھی کرتے

Marfat.com

تھے۔آپ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے حضرت صاحب کے ملفوظات محترم میاں ارشد محمود صاحب نے راقم الحروف کو عطا کئے جنہیں اس کتاب کے تیسرے باب میں شامل کیا گیا ہے۔

قاضی احمد خاں صاحب انتہائی متقی و پرہیز گار اور حضرت صاحب کے صحیح عاشق صادق تھے۔حضرت صاحب کی تربیت نے آپ کی خوبی و محاسن کے اندر نکھار پیدا کر دیا آپ کو بھی حضرت صاحب سے بے حد عقیدت و محبت تھی اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ابتدائی سالوں میں آپ روزانہ صبح بھاگووال سے جینڈ ڑ شریف تک پیدل چل کر جایا کرتے تھے اور شام کو پیدل ہی واپس بھاگووال چلے جاتے تھے۔دوسری مثال وہ مکتوبات ہیں جو کتاب ہذا میں شامل ہیں جس کے ایک ایک لفظ سے آپ کی عقیدت ظاہر ہوتی ہے۔آخری ایام زندگی میں حضرت صاحب پر بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ان ایام میں آپ کو حضرت صاحب کی خوب خدمت کرنے کا موقع ملا۔ہر وقت حضرت صاحب کی زبان پر آپ کے لئے دعائیں جاری رہتی تھیں۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد بھی آپ آستانہ عالیہ جینڈ ڑ شریف کے ساتھ وابستہ رہے اور خدمت کا سلسلہ جاری رہا۔ساتھ ساتھ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات کو دیگر عقیدت مندوں اور لوگوں تک پہنچاتے رہے۔

آپ نے سکول میں بطور ٹیچر ملازمت اختیار کر لی۔اس ملازمت کے سلسلہ میں آپ بھاگووال مڈل سکول۔چک میراں۔ناگریانوالہ میں تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔آپ کو مزارات مقدسہ کے ساتھ بے پناہ عقیدت تھی۔مزارات مقدسہ کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔۱۵ مئی ۱۹۸۰ء کو آپ وصال پا گئے تو وصیت کے مطابق آپ کو شب جمعۃ المبارک یکم رجب ۱۴۰۰ ہجری کو موضع گجگر اں مزار مقدس حضرت سیدنا موسیٰ حجازی علیہ السلام پر حضرت صاحب کی تعمیر کردہ مسجد کے محراب کے ساتھ مغربی جانب سپرد خاک کر دیا گیا۔آپ کے بیٹے قاضی محمد افضل صاحب اپنے والد ماجد کے مشن کو جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۔مولانا محمد احمد خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بتول گنج والے:

مولوی احمد خاں صاحب موضع پُسنے آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ابتدائی و ثانوی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی بعد میں محکمہ مال میں بطور پٹواری بھرتی ہو گئے۔اسی دوران آستانہ عالیہ جینڈڑ شریف حاضر ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔حضرت صاحب نے آپ کو یہ ملازمت چھوڑنے کا حکم ارشاد فرمایا آپ نے شیخ کامل کے ارشاد پر عمل کیا اور اُنہی کے حکم پر شہر بتول گنج ریاست مدیہہ پردیش چلے گئے وہاں پر ساگوان لکڑی کا کاروبار شروع کر دیا اس کاروبار میں خاصی شہرت حاصل کی پاکستان کے قیام سے قبل متعدد بار جینڈڑ شریف حاضری کا موقع ملتا رہا۔قیام پاکستان پر حضرت صاحب سے اجازت طلب کی کہ ہندوستان چھوڑ کر پاکستان چلا آؤں مگر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت نہ دی اور فرمایا میں تمہیں خداوند تعالیٰ کے سپرد کر رہا ہوں میری تعلیمات تم تک پہنچتی رہیں گی۔چنانچہ آپ حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں خط لکھ کر مسائل دریافت کرتے تھے۔مولانا قاضی احمد خاں حضرت صاحب کی خدمت میں خطوط پیش کرتے۔حضرت صاحب ان کا جواب ارشاد فرما دیتے۔قاضی احمد خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے تحریر کر کے ارسال کر دیتے یوں یہ سلسلہ حضرت صاحب کی ظاہری حیات طیبہ میں جاری رہا۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد قاضی احمد خان صاحب نے مولوی محمد احمد خان سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔

قیام پاکستان کے بعد مولوی احمد خاں صاحب کو دو بار پاکستان آنے کا موقع ملا پھر واپس چلے گے اور وہاں ہی کاروبار کا سلسلہ جاری رکھا۔آپ کو اللہ ربّ العزت نے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا محمد عبد الرحمٰن عطا کیا جو آج کل بتول گنج میں ہی لکڑی کے کاروبار سے منسلک ہے۔مولوی احمد خاں ۱۹۹۴ء میں پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے کہ دوران فجر کی نماز حالت سجدہ میں اللہ ربّ العزت کو پیارے ہو کر موضع ہانگہ شریف ضلع گجرات میں سپرد خاک ہوئے۔

Marfat.com

فصل چہارم

مکتوبات بر مشتمل تعلیمات گوہر

مولانا قاضی احمد خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھاگووال گجرات بنام مولانا محمد احمد خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بتول گنج ریاست مدھیہ پردیش بھارت

حضرت قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو مخلص مرید و عقیدت مند جن کا زندگی بھر ایک دوسرے کے ساتھ بہ ذریعہ خط و کتابت رابطہ رہا۔ مولانا قاضی احمد خاں بھاگووال کے لکھے ہوئے کچھ مکتوب جو اُن کے بیٹے قاضی محمد افضل صاحب کے پاس محفوظ ہیں انہیں کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے اس کی چند وجوہات ہیں سب سے پہلی بات تو یہ کہ ان مکتوبات کے اندر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات موجود ہیں۔ دوسرا یہ کہ حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب مدظلہ العالیٰ کی شدید خواہش ہے کہ ان مکتوبات کو ضرور شامل کتاب کیا جائے تیسرا یہ کہ ان مکتوبات سے عقیدت مند حضرات فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ انہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس انداز سے اپنے عقیدت مندوں کی تربیت کی کہ اُن کے خطوط کے اندر بھی صرف اور صرف دینی تعلیمات شامل ہیں منشاو مرضی یہ ہے کہ لوگ اللہ ربّ العزت کی رضا حاصل کریں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ خطوط صرف قاضی احمد خاں صاحب بھاگووال کے ہیں لیکن مولوی احمد خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بتول گنج کے خطوط نہ مل سکے اگر وہ خطوط مل جاتے تو قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزید تعلیمات سے آگاہی ہو سکتی تھی یہ خطوط فراہم کرنے پر محترم میاں ارشد محمود صاحب اور محترم جناب قاضی افضل صاحب کا مشکور وممنون ہوں۔

Marfat.com

(۱)۔از جینڈڑ شریف گجرات

۵۔۵۔۱۹۵۱

برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و برکاتہ

جناب حضرت قبلہ عالم جینڈڑ شریف نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے جہاں تک سوچا ہے صحیح یہی ہے کہ بندہ کی جو بھی حالت ہو ہر حال میں خداوند تعالیٰ کی طرف جھکے کیونکہ بندہ جو کچھ چاہتا ہے وہ سب کچھ اُس ذات پاک کے پاس موجود ہے اور جو کچھ وہ ذات پاک جانتی ہے یا کرتی ہے وہی بہتر اور صحیح ہے۔دنیا کے بندوں سے نہ محبت کی جائے اور نہ ہی عداوت رکھی جائے اس سے انسان کے دل کی مصروفیت کم ہوتی ہے اور دل فارغ رہتا ہے طبیعت پر بوجھ نہیں رہتا اور کسی مصیبت میں پھنسنے کا امکان بھی نہیں ہوتا جس وقت آپ کی طبیعت پر وسواس کا حملہ کم ہو یعنی بے قراری کم ہو اور ہوش وحواس صحیح ہوں تو خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع کیا کرو۔اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو اُسی سے دعا مانگا کرو وہی ذات پاک تمہارے لیے کافی ہے جس وقت بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف راغب نہیں ہوتا اُس وقت خناس کا حملہ ہوتا ہے جو بندے کے دل میں طرح طرح کے شبہات پیدا کرتا ہے جس سے بندے کا یقین کمزور ہو جاتا ہے اس حالت میں شر نفس، شر شیطان اور شر انسانی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے جب بندے کا دل اور خیال ذات پاک کی طرف رجوع کر گیا تو تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ذات پاک کی طرف رجوع کیا کرو اور جو خیال دل میں پیدا ہو اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھا کرو۔

حضور قبلہ عالم خیریت سے ہیں سارے ڈیرے میں خیریت ہے سب کی طرف سے سلام عرض ہے۔

والسلام علیکم

دعا گو قاضی احمد خان

Marfat.com

(۲)۔از بھاگووال گجرات

۱۱۔۷۔۱۹۵۱

برادرم مولوی احمد خاں مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا ارسال کردہ نوازش نامہ جناب قبلہ عالم حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا۔آپ نے فرمایا ہے میں پہلے بھی دعا خیر احمد خاں کے لئے خاص طور پر کرتا ہوں اور اب بھی ہو گی نیز حضرت صاحب نے آپ کے نئے کام شروع کرنے کے متعلق فرمایا ہے کہ جب کبھی ایسا معاملہ ہو تو باوضو دو رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرو اور پھر دعا مانگا کرو جو خیال دل میں بار بار آئے اور رفع کرنے سے بھی رفع نہ ہو سکے اُس پر عمل کیا جائے اگر ایک دفعہ عمل کرنے سے سمجھ نہ آئے تو یہی عمل دوبارہ کر لیا جائے۔اللہ ربّ العزت کے حضور دعا کی جائے اے اللہ تیرے علم میں میرے لئے جو بہتر ہے اُس کی بابت میرے دل میں خیال پیدا فرمادے اور مجھے وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔اس کے علاوہ آپ وہاں کے حالات بہتر جانتے ہیں اپنے حالات پر اور اردگرد کے حالات پر خوب غور کر کے عمل کریں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔(آمین)۔

والسلام

دعا گو قاضی احمد خان

(۳)۔از بھاگووال

۱۱۔۸۔۱۹۵۱

برادرم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا تحریر کردہ لفافہ ملا قبلہ عالم حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔حضور نے اسلام علیکم ارشاد فرمایا ہے۔آج سے پندرہ بیس روز قبل جب میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کو تیرا خیال آیا تو حضور نے تیرے لئے خاص طور پر دعا

Marfat.com

کی اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا۔اب بھی حضور آپ کے لئے دعا کریں گے خداوند تعالیٰ جو بہتر ہو گا وہی کرے گا آپ نے جو اپنے خیالات کے بارے میں تحریر کیا ہے اس کے متعلق حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔

کبھی کبھی شیطان کی طرف سے ایسے خیالات آتے ہیں تاکہ مومن کا دل پریشان ہو اس سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنے عیب کو دیکھ کر خداوند کے راستہ پر جانے سے بددل ہو کر پھسل جائے جب بندہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں اب تک بُرے کا بُرا ہی ہوں میرے خیالات اور اعمال میں اب تک کوئی تغیر نہیں ہوا تو بندے کا دل خداوند کے راستے سے بددل ہو کر رہ جاتا ہے اس سے شیطان خوش ہوتا ہے کہ میں نے بندے کو مغلوب کر لیا۔ایسی حالت میں اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں مجھے اپنی حفاظت میں رکھے اور شر شیطان شر نفس اور شر مخلوق سے بچائے اگر دُعا مانگنے اور بُرے خیالات سے نفرت کرنے پر بھی ایسے خیالات دل پر آتے رہیں۔رفع نہ ہوں تو گھبرانا نہیں چاہیے۔ خداوند تعالیٰ سے مسلسل دعا مانگتے رہنا چاہیے اگر دل دعا نہ کرنے کو چاہے تب بھی دعا کرنی چاہیے ایسا کرنے سے مخالف خیالات آئینگے نہیں اگر آئیں گے تو نقصان نہیں ہو گا ویسے حضرت صاحب آپ کے لئے ہر طرح کی دعائے خیر کرتے ہیں تاکہ ایسے خیالات دل سے اُٹھ جائیں اور آپ کو دوسرے کام میں برکت و فائدہ ہو جس مقصد کے تحت یہ کام شروع کیا ہے اُسے پورا کرنے کی توفیق ملے۔

والسلام

دعا گو قاضی احمد خان

(۴)۔از بھاگووال گجرات

۸۔۲۔۱۹۵۲

برادرم مولوی احمد خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

بھائی صاحب میں آپ کو ایسی خبر جانکاہ تحریر کرنے لگا ہوں میرا دل نہیں چاہتا

Marfat.com

کہ تحریر کروں لیکن چار پانچ روز کے سوچ و بچار کے بعد تحریر کرنے لگا ہوں تم نے اس چیز کو پڑھ کر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا کیونکہ ہم لوگ جو خداوند تعالیٰ کے راستے پر سچے جھوٹے انداز سے چل رہے ہیں ہمارا صبر و شکر کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

وہ بے کسوں کا کس' بے سہاروں کا سہارا۔ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والے۔شکستہ اور زخمی دلوں کی مرہم' خداوند تعالیٰ سے دور اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو خداوند تعالیٰ کے حضور لے جانے والے مرد کامل جو سراسر مخزن اسرار جن کا جسم اور جان پاک دونوں ایک جیسی طہارت رکھتی۔ وہ دو فروری بروز ہفتہ بوقت نماز مغرب واصل بحق ہوئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔آپ کی ذات اقدس کا نماز جنازہ دوسرے دن اتوار تین بجے دوپہر پڑھایا گیا نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں مخلوق انسانی تھی اور ملکوتی مخلوق کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

والسلام

دعا گو قاضی احمد خان

(۵)۔از ناگریانوالہ

۱۵۔۴۔۱۹۵۲

برادرم مولوی احمد خاں صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

جیسا کہ میں نے پہلے خط میں تحریر کیا تھا کہ یکم مارچ ۱۹۵۲ء سے محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گیا ہوں اور میں ۱۳ مارچ ۱۹۵۲ء کو جب قبلہ عالم جناب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چالیسواں کا ختم شریف تھا۔ختم شریف کے تیسرے روز میں ناگریانوالہ میں چلا آیا ہوں اس کے بعد ایک دو بار دربار عالیہ جینڈڑ شریف میں گیا لیکن بھاگووال نہ جا سکا یہی وجہ ہوئی کہ آپ کے ارسال کردہ خطوط نہ مل سکے۔۱۳۔اپریل کو جینڈڑ شریف سے ہوتا ہوا بھاگووال گیا تو آپ کے تین عدد لفافے ۱۳' ۱۷ اور ۲۱ مارچ کے ملے چونکہ ان لفافوں کو آئے ہوئے کافی دن گذر چکے تھے میں جواب نہ دے سکا۔دل میں تشویش پیدا ہوئی کہ جواب میں تاخیر کی وجہ سے آپ کو انتظار سے تکلیف ہوئی ہوگی

Marfat.com

امید ہے کہ اس دیری کو معاف کر دیں گے آئندہ خط کا جواب جلدی دوں گا یہ میرا فرض ہے بلکہ عبادت ہے کہ میں آپ جیسے مخلص اور سچے بندے کی کچھ خدمت کرسکوں اور میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے اور تیرے درمیان میں ایک خاص تعلق تھا اور میں کوشش کروں گا کہ میں تا دم زیست تیری خدمت کرتا رہوں مجھے تجھ سے ایک گونہ محبت اور عقیدت بھی ہے کیونکہ مجھے آپ کے ایمان اور اخلاص کو جو آپ کا اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے خدا کے ساتھ ہے رشک آتا ہے کاش کہ میرا ایمان اخلاص اعتقاد بھی آپ جیسا ہو جائے۔

یہ جو آپ نے تحریر کیا ہے کہ آپ کے خطوط میرے لئے سر درد ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ میں تو آپ کے خطوط کا منتظر رہتا ہوں اگر دیر ہو جائے تو طبیعت متفکر ہو جاتی ہے آپ کے تینوں خطوط کو ۱۴۔اپریل کو دربار عالیہ جینڈڑ شریف ساتھ لے گیا تھا۔تاکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور صاحبزادہ صاحب کے حضور پیش کروں اور جواب لکھوں نیز آپ کے لئے دعا بھی کراؤں۔دربار عالیہ جینڈڑ شریف حضور عالیٰ جناب کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر اُسی طرح خطوط پڑھ کر جیسا کہ زندگی شریف میں عرض کرتا تھا ویسا ہی کیا' عرض پیش کرنے کے بعد دعا کے لئے بھی عرض کیا اور خود بھی حضور کے مزار اقدس و اطہر کا وسیلہ لے کر بارگاہ اقدس ربّ العزت میں عرض کیا۔خداوند تعالیٰ آپ کے دل کو تقویت عطا فرمائے اُس وقت جناب مائی صاحبہ بھی دربار اقدس میں تشریف رکھتی تھیں۔مائی صاحبہ سے بھی آپ کے لئے دعا کی بابت عرض کیا گیا لیکن صاحبزادہ صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔وہ ایک بارات کے ساتھ گئے ہوئے تھے تینوں خطوط چھوڑ آیا ہوں جواب صاحبزادہ صاحب ارشاد فرمائیں گے اور جو مناسب خیال کریں گے جواباً ارسال کر دوں گا میں تین چار یوم تک خود حاضر ہو کر جواب دریافت کر کے تحریر عرض کر دوں گا۔

مجھے حضور قبلہ عالم ارشاد فرماتے تھے کہ جب خط لکھنے لگو تو اپنے خیال کو خدا کی طرف لگایا کرو اور جو کچھ دل میں آئے اُسے تحریر کر دیا کرو۔جناب حضور قبلہ عالم حضرت صاحب کی ظاہری حیات طیبہ میں بھی زیادہ خطوط کا حصہ میں خود ہی تحریر کیا کرتا

Marfat.com

تھا۔حضرت صاحب صرف اشارہ فرمادیا کرتے تھے۔

والسلام
دعا گو قاضی احمد خان

(۶)۔از بھاگووال

۵۔۵۔۱۹۵۲

برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

ایک لفافہ میں نے اگلے روز گجرات سے جناب کے نام ارسال کیا تھا امید ہے کہ آپ کو مل گیا ہوگا۔تفکر کے بارے میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار تفکر کرنے کا حکم دیا ہے فکر کے معنی غور وفکر اور سوچنے کے ہیں۔انسان اپنے بننے اور ہونے کے بارے میں تفکر کرے کہ میں کس طرح بنایا گیا ہوں اور کس طرح میں معرض وجود میں آیا ہوں۔انسان اپنی مشینری پر غور کرے کہ اُس کے رگ وریشے کیسے تیار کئے گئے ہیں۔ہزاروں سالوں سے انسانی دماغ اس انسانی مشینری پر غور کر رہا ہے۔لیکن ابھی تک اس کو سمجھ نہیں سکا ایک دماغ کو لیجئے کہ وہ کیسی انمول چیز ہے ہزارہا شکلیں دماغ دیکھ کر اپنے اندر نقش کر لیتا ہے اور اسے محفوظ بھی رکھتا ہے۔جب کسی شکل کو دیکھتا ہے تاوقتیکہ دماغ کی شکل جو اُس نے اپنے اندر محفوظ کر رکھی ہے جب تک وہ سامنے نہ آئے اصل شکل کو پہچان نہیں سکتی اسی طرح ہزارہا لکھو کھا الفاظ سنتا ہے دماغ ان الفاظ کو سمجھتا ہے اور اپنے اندر محفوظ رکھتا ہے اسی طرح انسانی ڈھانچہ ایسی حکمت عالیہ سے پیدا کیا گیا ہے کہ اب تک انسانی عقل اُسے محیط کرنے سے عاجز ہے۔روح کی کیفیت اس سے بھی عجیب تر ہے جس کو ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک جتنے دماغ ہوئے ہیں سب اُس کی اصل حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں بڑے بڑے فلسفی ارسطو' افلاطون' بقراط جالینوس اور بوعلی سینا جیسے عالی دماغ محو حیرت ہیں اگر کچھ جانا تو ان رازوں کو انبیاء کرام نے جانا اور اولیاء عظام نے جانا ہے وہ بھی تعلیم الٰہی سے خواہ بذریعہ وحی یا کشف کے۔قرآن مجید نے تو روح کو امر ربی سے خطاب فرمایا ہے۔یہ دو

Marfat.com

تین مثالیں بطور نمونہ ہیں آپ کو ان کا علم ہو گا بہر صورت آپ ارض و سما میں فکر کریں اپنے خیالات کو یکسو کر کے تفکر کیا کرو۔

مراقبہ میں خشوع و خضوع سے بیٹھ کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تصور کر لیا کرو اور خوب غور و فکر کرو۔ اسی طرح دل اور زبان سے ذکر کیا کرو اگر دونوں موافق ہوں تو درست نہیں تو صرف زبان یا صرف دل سے تسبیحات' نفی اثبات' اسم ذات' استغفار وغیرہ کا ذکر خوب کرو جتنا وقت طبیعت مشغول ہو ذکر کر لیا کرو اُس کے بعد اللہ ربّ العزت کے حضور خوب دُعائیں مانگا کرو۔ اُس وقت مجھے بھی یاد کر لیا کرو مجھے آپ کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ خداوند تعالیٰ اپنے حصول کی استقامت عطا فرمائے اور اپنے آپ سے نظر گذر جائے یعنی اپنی ہستی سے گذر جاؤ۔

والسلام

دعا گو قاضی احمد خان

(۷)۔ از ناگریانوالہ

۲۳۔۷۔۱۹۵۲

محترم برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ رات کے وقت جو گھڑی فرصت کی ہو دل کو تمام خیالات سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے امداد خاص طلب کیا کرو ایسی امداد تو آپ کے خیال' دل اور دنیاوی مجبوریوں میں تسلی کا باعث ہو۔

جناب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی نے آپ کو خداوند تعالیٰ کے سپرد فرمایا ہوا ہے اس لحاظ سے بندہ کے دل میں آپ کی طرف سے قرار رہتا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہر حال میں آپ کی امداد اور حفاظت فرماویں گے جو کہ ہمہ وقت ساری کائنات کے لئے جاری و ساری ہے اور نیک لوگوں کے لئے خاص طور پر۔ جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں جیسا کہ ضروری تھا ہم صحیح طور

Marfat.com

پر استفادہ نہ کر سکے ہم اُس نعمت عظمیٰ کی صحیح انداز سے قدر نہ کر سکے۔خادمان اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درمیان ایک خلیج سی حائل تھی۔حضرت صاحب کا سب کے اوپر لطف وکرم تھا لیکن ہم لوگ علم حقیقت کو آپ سے حاصل نہ کر سکے جس کا اب سب کو افسوس ہے۔خداوند تعالیٰ آپ کی ہر طرح امداد فرمائے یہی دُعا ہے۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۸)۔از بھاگووال

۱۰۔۱۰۔۱۹۵۲

برادرم محترم چوہدری احمد خاں صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

میں نے آگے بھی آپ کی خدمت میں غالباً ۱۹۵۲۔۹۔۲۸ کو عریضہ تحریر کیا مورخہ ۱۹۵۲۔۹۔۲۹ کو آپ کا دوسرا ارشاد نامہ بھی تشریف لایا۔خط کا جواب لکھنے میں یونہی کوتاہی ہوئی ابھی تک میرا تبادلہ نہیں ہوا اور نہ ہی ہونے کی امید ہے۔چوہدری خان ملک صاحب چھ سات ماہ کے عرصے میں کئی دفعہ فرما چکے ہیں کہ اب تبادلہ ہو جائے گا لیکن یہ نہ ہونا تھا اس لئے نہ ہوا۔آپ ذرا غور فرمائیں کہ جناب نوابزادہ چوہدری اصغر علی صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین ہوں جن کے ماتحت بورڈ کے سب محکمے ہوں اور بورڈ کے جملہ امور ان کے ایک ادنیٰ اشارے کے محتاج ہوں وہ بورڈ میں بڑے سے بڑے کام فی الفور سرانجام دے سکتے ہیں ایک مدرس کا تبادلہ ایک حقیر ترین کام ہے جس کا نہ ہونا ایک راز ہے جس کی طرف اشارہ میں اگلے خط میں عرض کر چکا ہوں۔میں اگلے دن جینڈر شریف قبلہ عالم حضرت صاحب قدس سرہ العزیز کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر آپ کا سلام عرض کیا اور حضور سے دعا کے لئے عرض کیا اور خود بھی دعا کی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے (آمین ثم آمین)۔

اس وقت لنگر کے ذمہ آٹھ سو روپے ہیں اور ختم شریف بھی قریب آ رہا ہے اشیائے خوردنی کی مہنگائی ہے اب مورخہ ۲۹ اکتوبر تک تعطیلات ہیں اُن کی وجہ سے

Marfat.com

زیادہ وقت بمقام جیندڑ شریف میں ہی گذاروں گا۔میرے قرضے کی کچھ نہ پوچھئے وہ اس وقت کم وبیش پندرہ ہزار کے قریب ہے۔جس میں اپنی تنخواہ میں سے چالیس روپے ادا کرتا ہوں شاید ساری عمر میں بھی قرضہ کی ادائیگی مشکل ہے۔

میرا آپ کے ساتھ جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل ایک گہرا رشتہ ہے اس میں اس کے سوائے میں اور کچھ خدمت نہیں کرسکتا۔اپنی مصروفیات اور قلبی دعاؤں کے جو میرے دل میں آپ کے لئے جذبات عقیدت ہیں اُن کو احاطہ تحریر میں نہیں لاسکتا آپ میرے لئے دعا کریں کیونکہ میں طرح طرح کی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۹)۔از دربار عالیہ جیندڑ شریف

۱۹۵۳-۱-۷

برادرم محترم مولوی احمد خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا ارسال کردہ نوازش نامہ ملا میں نے آپ کو ماہ دسمبر ۱۹۵۲ء میں دو عدد لفافے ایک ۱۹۵۲-۱۲-۵ اور دوسرا ۱۹۵۲-۱۲-۲۶ تحریر کیا وجہ نہ معلوم آپ کو کیوں نہیں ملے آپ کا موجودہ عریضہ جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روضہ اقدس پر بھی پیش کیا گیا آپ کے لئے ہر طرح کی دعا کی گئی۔مورخہ ۵ جمادی الاوّل بوقت شام ۱۹۵۳-۱-۲۲ جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ختم شریف ہے آپ کی یہاں بھی شمولیت کی جائے گی لیکن اگر ہو سکے اُسی تاریخ کو آپ بھی ختم شریف کرادیں کیونکہ ختم شریف بھی ان حضرات کے قرب اور معرفت کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔میں درباروں شریفوں پر حاضر ہوا۔وہاں بھی آپ کے لئے دعا کی گئی۔محترم قبلہ صاحبزادہ صاحب اور دیگر دوست حضرات کی خدمت اقدس میں آپ کا سلام عرض کیا گیا۔

Marfat.com

آپ نے جو تحریر کیا ہے کہ چار پانچ روز سے میرے دل پر ”و اذکر اسم ربك و تبتل الیه تبتیلا (القرآن الکریم:-۷۳:۸) والی آیت شریف کا اثر ہے۔اس آیت کریمہ کا اثر بہت ہی مبارک حال ہے یہ حضور قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہ پاک کا فیض ہے یہ اُسی ذات پاک کا صدقہ ہے میں اس آیت کریمہ کی تفسیر جو بزرگان دین اور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنی تحریر کر رہا ہوں تاکہ جناب کو اس سے متعلق آگاہی ہو جائے۔

اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اور اپنے ربّ کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر (منقطع) اسی کے ہو رہو۔“ حضرت سیدہ مریم کو بتول اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ سب لوگوں سے منقطع ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئی تھیں۔تمام مفسرین نے تبتل کی تفسیر اخلاص کے ساتھ کی ہے اور تبتل کے معنی منقطع ہونا بھی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔”خالص کر تو واسطے اُس کے اپنے اخلاص کو یعنی مخلص ہو جا تو طرف اُس کی اخلاص میں۔“ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔”خالص کر طرف اُس کے سوال اور دعا کر۔“ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ”منقطع کر اپنے نفس کو کوشش کر طرف اُس کی۔“ اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ”خالص کر تو واسطے اُس کے عبادت کو اور دعا کو۔“ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ”فارغ ہو جا تو واسطے اُس کی عبادت کے۔“ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔

”فاذا فرغت فانصب والی ربك فارغبo“
(القرآن الکریم:-۹۴:۷،۸)

ترجمہ: ”جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے ربّ ہی کی طرف رغبت کرو۔“

مزید صوفیاء کرام کا فرمانا ہے کہ منقطع ہونا یا رغبت کرنا طرف اللہ کے کلی طور پر دو لفظ تبتل کے آئے ہیں قطع اوّل سے مراد مقام سالک ہے اور دوم سے مراد مشاہدہ پس اوّل مثل آثار کے اور دوم مثل عین کے۔پس پہلے اللہ تعالیٰ نے مقصود کو بیان فرمایا

Marfat.com

پھر اشارہ کیا طرف باعث ان تبتل کے۔ بندہ جب سب سے منقطع ہو کر عبادت میں میں مستغرق ہوا وہ اللہ کی طرف منقطع و مستغرق نہیں ہوا بلکہ عبادت میں مستغرق ہوا ہے جو منقطع ہو کر آخرت کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ بھی اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوا آخرت کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اللہ کی معرفت میں مشغول ہو گیا وہ بھی اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو معرفت میں مشغول ہو گیا۔ جس نے ثواب کے لئے عبادت کو ترجیح دی وہ بھی ثواب کی طرف متوجہ ہوا۔ اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوا ثواب آخرت معرفت وغیرہ سب غیر ہیں ان کی طرف متبتل اللہ کی طرف تبتل نہیں دو دفعہ تبتل کا آنا مقصود یہ ہے کہ ان سب سے منقطع ہو کر اللہ کی طرف اُس کی ذات کی طرف مشغول ہو جا یعنی تو اُسی کا ہو جائے۔

انقطاع اسباب میں اگر ذات حق تعالیٰ کی منشاء ہو تو سالک کو اسباب ترک کرنے پڑتے ہیں اگر ذات حق تعالیٰ کی رضا اسباب و بواعث کے ترک کرنے میں نہ ہو تو سالک اسباب کو قطع نہیں کرتا کیونکہ سالک کی مراد تو رضا الٰہی ہے ترک اسباب مقصود نہیں لیکن عین ذات حق کی رضا مندی اور خوشنودی مقصود ہے پس دل سے ہر وہ چیز جو ذات کا غیر ہے اُس کا اُٹھ جانا انقطاع الی اللہ ہے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس طرح ارشاد فرمایا کرتے تھے وہ شے جو کہ طالب کو ذات پاک سے روکے خواہ وہ ترک اسباب ہوں خواہ نہ ترک کرنا اسبابوں کا جو رکاوٹ اور حجاب ہے اُس کا اُٹھ جانا مقصود ہے جب طالب باری تعالیٰ کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو خالص کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ راضی ہو کر اس کے دل سے اُس کا ارادہ اور اختیار اُٹھا دیتے ہیں اور ذات باری تعالیٰ کا ارادہ اور اختیار جاری ہو جاتا ہے تو ترک اور عدم ترک اُس کی مرضی پر منحصر ہے سالک کو جس حال میں رکھے وہ اُس کے لئے بہتر ہو گا کیونکہ بہتر وہ ہوتا ہے جو سالک کیلئے ذات حق کرے نہ کہ وہ خود کرے۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے ''ماسوا اللہ کے غیریتوں کا دل سے اُٹھ جانا اور غیریت سے مراد ہر وہ شے جو کہ سالک کو خداوند کریم کی طرف جانے سے روکے وہ غیر اللہ ہے۔'' صوفیاء کرام خصوصاً قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دربار عالیہ جیندڑ شریف کا مسلک یہی ہے کہ دل میں غیر نہ رہے

Marfat.com

کیونکہ حقیقت میں ذات کا غیر ہے ہی کوئی نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اس پر خوش ہوتی ہے کہ سالک نے حق بات کو پہچان لیا ہے۔آپ ذات باری تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کیا کریں۔فراغت کے وقت تصور باندھ کر دعا کیا کریں اپنے لئے بھی اور مجھ ناقص کے لئے بھی میں آپ کی خدمت میں صرف بزرگان دین کے اقوال ہی پیش کرسکتا ہوں باقی سب چیزوں سے قاصر ہوں۔

والسلام

دعا گو محمد احمد خان

(۱۰)۔از بھاگووال

۱۹۵۳۔۱۔۱۹

برادرم احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

میں نے مورخہ ۹ جنوری کو آپ کی خدمت اقدس میں عریضہ تحریر کیا تھا آپ کے دل پر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پاک توجہ سے جو ورود ہوئے تھے ان کا جواب کم وبیش عرض کر دیا گیا تھا اُمید ہے کہ وہ آپ کو مل گیا ہوگا۔کل مورخہ ۱۸ جنوری کو آپ کا ارسال کردہ نوازش نامہ ملا آپ نے مجھے تو یہ تحریر کیا ہے کہ میں آپ کو آپ کے لفظ سے مخاطب نہ کیا کروں بلکہ تم اور تو کے لفظ سے مخاطب کروں۔لیکن برادرم یہ آپ سے مجھ کو والہانہ محبت ہے اور آپ کے ساتھ ایک گونہ عقیدت ہے جو اپنے درمیان میں کوئی غرض نہیں رکھتی کیونکہ آپ قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاص خادم ہیں اور حضور آپ پر بہت خوش تھے اور حضور آپ کو بہت ہی مخلص اور صادق انسان خیال کرتے تھے آپ سے متعلق حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے ساتھ تخلیہ میں گفتگو فرمایا کرتے تھے وہ الفاظ مجھے آج بھی یاد ہیں۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منشاء مبارک کو پورا کرنا اور آپ کے ہر قدم پر چلنا ہماری طاقت اور ہمت سے بالاتر ہے کیونکہ آپ کے بعض کام ایسے تھے جن پر چلنا صاحب مجاہدہ لوگوں کا کام ہے جہاں ولایت کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے آپ کی

Marfat.com

ابتداء تھی۔قبلہ عالم فرمایا کرتے تھے کہ میں خداوند کی طرف سے اولیاء کرام کی طرف آیا ہوں دوسرے حضرات اولیائے کرام کے توسل سے خدا رسیدہ ہوئے آپ ارشاد فرماتے تھے میں کسی مزار پر حاضر نہیں ہوا۔تاوقتیکہ صاحب مزار نے خود طلب نہ فرمایا ہو وہ لوگ جو خود جائیں اور وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ خود لے جائے اُن میں بڑا فرق ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔حضرت قبلہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو عارفوں کے سرتاج ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صاحب مشاہدہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صاحب مجاہدہ لکھا ہے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیال کی اتنی بلندی اور پاکیزگی تھی کہ دوسرے لوگوں کا وہاں پہنچنا تو درکنار اُس کا ادراک ہی مشکل ہے آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ حضور قبلہ عالم حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا سنگی کوئی نہیں ہوگا اس کا مطلب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ فرماتے تھے کہ میرے خیالوں کو کما حقہ کوئی آدمی سمجھ نہیں سکے گا اور نہ ہم خیال ہوگا اس لئے آپ کا اور میرا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں پر چلنا مشکل ہے لیکن دوسرے لوگوں کی بہ نسبت آپ کو پسند فرماتے تھے۔خداوند آپ کو قبول فرمائے اور آپ کے طفیل بندہ کا دل بھی خالی ہو جاوے کیونکہ آپ کا دل جن چیزوں سے خالی ہے میرا بھرا ہوا ہے میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر آپ کے لئے دعا کروں گا۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۱۱)۔از بھاگووال

۱۷۔۳۔۱۹۵۳

برادرم محترم احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا ارسال کردہ ایک لفافہ یکم مارچ کو ملا تھا اس سے ایک دو دن بیشتر میں آپ

Marfat.com

کو خط لکھ چکا تھا لیکن پنجاب کے اندر مرزائیوں کے خلاف تحریک چل رہی ہے۔ مرزائیوں کے خلاف تمام فرقے متحد ہو گئے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں کافر قرار دیا جائے کیونکہ یہ مرزائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اس مطالبے کو منوانے کے لئے حکومت کے سامنے زبردست مظاہرے جلسے جلوس ہوئے جس سے کچھ شہروں میں گڑبڑ پیدا ہو گئی ہے حکومت کو کئی شہروں میں کرفیو نافذ کرنا پڑا۔

آج تو آپ کا ایک اور لفافہ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل پر راحت اور تسلی نازل فرمائے آپ کے دل پر جو اثرات پڑے ہیں شاید یہاں پر جو ناخوشگوار حادثات تحریک کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اُن کا اثر پڑا ہو۔ ان سے بالاتر ہو کر کبھی کبھی بلاوجہ غم کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں جس سے مقصود ذات کا بندے کے دل کو غیریتوں سے نکال کر ذات کی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے جب انسان کے دل پر کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اُس کے سب قوائے اور خواہشات کمزور ہو جاتیں ہیں اور ایک شکستگی پیدا ہوتی ہے اس سے سالک کو فائدہ پہنچتا ہے۔ حضرت صاحب ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب بلاوجہ واسباب دل پر غم یا پریشانی پیدا ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی نظر یا پیر کامل کی نظر ہوتی ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندے کے دل کو ہر حال میں ذات باری کی طرف متوجہ کیا جائے وہ چیز جس سے بندے کا دل ذات کی طرف رجوع کرے وہ رحمت الٰہی اور جس چیز سے بندہ کا دل ماسوا اللہ تعالیٰ سے خالی ہو اور ذات سے محو ہو وہی عبادت ہے۔ سوائے فریضہ عبادتوں کے کہ فریضہ عبادتوں سے خواہ یہ مقصد پورا ہو یا نہ ہو تب بھی امر الٰہی جان کر اُس کی اطاعت اور بجا آوری کرنی پڑتی ہے بہرحال یہ دل کی کمزوری تمہارے لیے فائدہ مند ثابت ہو گی کیونکہ بارہا دفعہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ۔ بے قراری کچھ دے جاتی ہے اور قرار لے جاتا ہے۔ مزار مبارک پر جو رونا آتا ہے یہ صاحب مزار کی توجہ کا اثر ہوتا ہے۔ وہ مزار مبارک بابرکت اور پرتاثیر نظر آتا ہے۔ گاہے گاہے جب کبھی فرصت ہو اور خیال بھی ہو حاضری ضرور دیا کریں یہ چیز آپ کے خیال کی تقویت کا باعث ہو گی۔

والسلام

دعا گو احمد خان

Marfat.com

(۱۲)۔از بھاگووال

۱۶۔۶۔۱۹۵۴

برادرم محترم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

مورخہ ۵۳۔۶۔۱۵ کو آپ کا تحریر کردہ لفافہ ملا۔۱۴ جون ۱۹۵۳ء اتوار کو عید الفطر ہوئی معلوم نہیں تمہارے ہاں کب عید ہوئی میں تم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ خداوند کریم نے اپنے خاص فضل وکرم سے رمضان المبارک کی تکمیل کرا دی ہے۔اپنے ہم صحبت حضرات کو بھی میری طرف سے مبارک باد پیش کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے روزہ رمضان المبارک کا اعلیٰ ترین فریضہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہر عمل کی جزاء اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے لیکن روزہ کی جزاء خود اللہ تعالیٰ ہیں جس عمل کی جزاء اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہو اس کا مقابلہ دوسرے اعمال کیسے کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خواہش کو چھوڑا اُس کا ٹھکانہ جنت الماوی ہے۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا خواہش کا ترک کرنا بھی خواہش ہے۔مجاہد نے تو یہ کہا کہ کوشش محنت ریاضت اور انتہائی نفس کشی سے خواہشات کو روکا لیکن بمطابق ارشاد گرامی سیدنا حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ خواہش کا ترک کرنا بھی خواہش ہے تا آنکہ خواہش اُس کو ترک کر دے کیونکہ جب سالک نے اپنا ارادہ واختیار اور کوشش کو ترک کیا تو وہ بھی اُس کی اپنی ترک ہے اپنی ہستی کی دلیل ہے۔اس سے یہ معلوم ہوا کہ کامل ترک ہوا بغیر فنا کے راست نہیں آتی۔فنا کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تجلے وجلال سے سالک کو مقہور قلوب کر دیتا ہے جس سے اُس کی ہستی اور موجودات عدم محض نظر آتی ہے جب اُس کی ذات عدم محض ہوگئی تو اس حالت میں خواہشات بٹ گئیں اور ترک ہوا ہوگئی عاصی مومن ان نکات اور حقائق کو نہیں جان سکتا وہ صرف موٹی باتوں کو ہی جان سکتا ہے تاہم خواہشات کو روکا اور کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

رمضان المبارک مومن کے لئے سالانہ ریفریشن کورس ہے جس میں سال بھر کی ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ آئندہ سال تک مومن میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے کہ تمام سال اپنی خواہشات مرحومہ کو ضبط میں رکھ سکے اسی لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' یعنی مومن کے اندر جو طاقت پیدا ہوئی ہے ایک سال تک خواہشات کو رد کرنے کی کوشش کرے۔ صوفیائے کرام کے مذہب میں فقیری ترک ہوا کا نام ہے اپنے قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے جو چیز ذات کی طرف جانے سے روکے وہ ذات کا غیر ہے جب تک سالک غیر میں الجھا رہا وہ ذات تک نہیں پہنچا کیونکہ اُس کی ہمت غیر میں ہے اور تصوف غیر کی نفی ہے۔ قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے۔ جب ہم روضہ اطہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے تو وہاں سے بھی یہی ارشاد ہوا کہ فقیری نفی ماسوا اللہ ہے حضور قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی صاحب وزیر آبادی کو روضہ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا مولوی صاحب فقیری وہی نکلی جو میں جنگلوں میں بیان کیا کرتا تھا۔

والسلام

دعا گو محمد احمد خان

(۱۳)۔ از بھاگووال

۱۹۵۳-۸-۲

برادرم محترم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کے تحریر کردہ دو لفافے موصول ہوئے اُن کا جواب دینے میں یونہی کوتاہی ہو گئی۔ اُمید ہے کہ آپ اس بات کو اہمیت نہیں دیں گے۔ آپ نے جو تحریر کیا کہ ''زمانہ ابتداء میں جب میں حضور قبلہ عالم کے دربار عالیہ جینڈ شریف میں حاضر ہوتا تھا تو دل پر بہت شوق، محبت اور اچھے خیالات آتے تھے اور دل پر جو کچھ آتا تھا حضرت

Marfat.com

صاحب کی طرف سے ہی آتا تھا۔"

یہ بات درست ہے اُس وقت چونکہ ابتدائی زمانہ تھا اور پیر کامل کی منشاء بھی یہ ہوتی ہے کہ سالک کے دل پر ذوق وشوق اور محبت پیدا کی جائے کیونکہ انسان کے چلنے کے دو ہی ذریعے ہوتے ہیں۔ایک ذوق وشوق اور دوسرا خوف۔پیر کامل بھی یہی پیدا کرتا ہے تاکہ سالک ایسے راستے پر چل کر اپنی منزل مقصود کی طرف گامزن ہو۔ذوق وشوق ایسی وجدانی کیفیت پیدا کرتا ہے کہ انسان نفع ونقصان دونوں سے بے نیاز ہو کر منزل مقصود کی طرف تیز روی سے چلتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پیر کامل کی نظر عنایت سے سالک دنیا و مافیہا کو بھول جاتا ہے۔خداوند تعالیٰ کی طرف سے خیالات مقدم ہو جاتے ہیں جس سے سالک خود بھی گمان کرتا ہے کہ مجھ سے خواہشات مذمومہ نکل گئی ہیں اور اُن کی جگہ خواہشات محمودہ آگئی ہیں۔سالک یہ گمان کرتا ہے کہ یہ اُس کے اپنے خیالات ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا یہ پیر کامل کی نظر کرم ہوتی ہے زیادہ عرصہ گذرنے کے بعد پیر کامل کی نظر کرم عنایت اور شفقت تو بدستور سابق رہتی ہے لیکن سالک کو اُس کی اصلی حالت پر چھوڑا جاتا ہے جس کی وجہ سے سالک کے دل پر وہی خواہشات مذمومہ جو موخر ہو گئی تھیں واپس آ جاتی ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو محض معدوم و نابود ہو گئیں تھیں اُنہیں پھر وجود مل گیا ایسی صورت میں سالک گھبرا جاتا ہے کہ اب نئے سرے سے خراب خواہشات پیدا ہو گئی ہیں حالانکہ یہ ایسا نہیں ہوتا وہ تو پیر کامل کی نظر عنایت نے اُنہیں پیچھے دھکیل دیا ہوتا ہے نیز سالک کی آزمائش مقصود ہوتی ہے کہ وہ ان خواہشات کے ہوتے ہوئے بھی ان کو نیچے دباتا ہے یا خود دب جاتا ہے۔

جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کئی بار ایسی معروضات پیش کی جاتیں۔بحث وتکرار ہوتی خادمان بہت کچھ سیکھتے تھے ہائے افسوس وہ مبارک وقت کہاں گیا جب ایسا شیریں سخن جس کا جواب ہی نہ تھا جو دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا وہ محفلیں اب سونی ہو گئیں۔وہ مبارک کلام جو زخمی دلوں پر مرہم رکھتا تھا اور بندے کو اس جسم خاکی کے ساتھ اُس عالم بالا میں لے جاتا۔بندے کی خیال پرواز

Marfat.com

اتنی بلند ہو جاتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو ربّ العزت کے حضور حاضر جانتا۔خداوند تعالیٰ اُس مقبول شیخ کے طفیل ہم پر رحمت اور بخشش فرمائے۔

مورخہ ۱۹۵۳۔۷۔۶ والے واقعہ کی بدولت عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس اُمنگ کے پورا نہ ہونے کی صورت میں جذبات کو ٹھیس لگنی لازمی تھی کبھی اللہ تعالیٰ مومن کی آرزو پوری کر کے اُس کے تقویت ایمان کا باعث بنتے ہیں اور کبھی آرزو کے خلاف کر کے اُس کی تردید ارادہ کرتے ہیں۔مومن کو ہر صورت میں خداوند تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے ہمیں اُس کے حضور حاضر ہونا ہے بہ جبر جانے سے بہتر ہے کہ رضا سے جائے پھر انعام اور خلعت کا مستحق بھی ہے اللہ تعالیٰ اس آرزو کو بھی پورا فرمائے گا۔ دربار عالیہ حضرت صاحب جینڈڑ شریف کے حضور حاضر ہو کر اللہ سے دُعا کروں گا۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۱۴)۔از بھاگووال

۱۹۵۳۔۱۱۔۴

برادرم احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و برکاتہ

آپ نے جو تحریر کیا ہے کہ طبیعت پر نفسانی اور شیطانی غلبہ رہا ہے۔خداوند کریم تیرے خیالات پاک لوگوں کی طفیل ایسے خیالات سے آزاد کرے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار عالیہ میں بھی عرض کیا ہے۔حضرت صاحب ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میں نے احمد خاں کو خداوند کے سپرد کیا ہوا ہے۔خداوند اُس کو ہر شر نفسانی اور شر شیطانی سے محفوظ رکھے گا یہ کلمات آپ نے میرے سامنے کئی بار ارشاد فرمائے اور میرا یقین ہے کہ حضرت صاحب کا ارشاد خالی نہیں جا سکتا اور نہ ہی خداوند کے حضور سپرد کرنا خالی جا سکتا ہے۔خیالات کا آتے جاتے رہنا ایک فطری عمل ہے۔خیالات کا دل پر جاگزیں ہونا اور ان خیالات کی پیروی کرنا نقص ہے۔آپ خواہ مخواہ اس خیال میں نہ

Marfat.com

پھنسا رہا کریں کہ نفسانی اور شیطانی خیالات بہت تنگ کرتے ہیں ایسے خیالات کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔صوفیائے کرام نے اسے قبض اور بسط سے تعبیر فرمایا ہے۔سالک کے دل پر جو کچھ آتا ہے وہ خداوند کی حکمت سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ سالک کے دل پر قرار اور سکون آئے تو اللہ تعالیٰ نیک خیالات پیدا کر کے سکون فرما دیتے ہیں جن سے سالک خوش ہو جاتا ہے اور اس حال میں رہنے اور ترقی کرنے کی دعا کرتا ہے۔کبھی سالک کے دل پر قبض یعنی تاریکی پیدا کر کے بے قراری اور بے چینی فرماتے ہیں جب سالک بے قرار ہوتا ہے تو اس کے دل میں جو طلب پیدا ہوتی ہے وہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ ایک نئی روشنی ہے۔نئی روشنی جب آتی ہے ایک نیا لطف اور نیا مزا لے کر آتی ہے سالک کو ساری عمر اس کی طلب رہتی ہے اور یہ طلب خداوند کو پسند ہے۔یہ طلب بے قراری پیدا کرتی ہے سالک گھبراتا ہے اُس کا نفسانی خیالات میں پھنسنا اُس کے لیے چابک ہے جو کہ رفتار کو تیز کرتا ہے اور سالک کے دل میں ایک نئی اُمنگ اور ولولہ پیدا ہوتا ہے اور وہی چیز جو نفسانی خیالات کے غلبہ سے پہلے تھی اور نفسانی خیال آنے سے گرد آلود ہو گیا تھا وہ مصفّٰی ہو کر اور نیا لباس پہن کر آتا ہے جو کہ بہت دلکش ہوتا ہے۔ہمارے قبلہ عالم جناب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن میں نے جناب قبلہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعوان شریف والوں سے دریافت فرمایا کہ قرار اچھا ہے یا بے قراری تو جناب قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا قرار سے بے قراری بہتر ہے قرار کچھ لے جاتا ہے اور بے قراری کچھ دے جاتی ہے۔قرار سے انسان سکون میں آکر ٹھہر جاتا ہے اور بے قراری میں آگے جانے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا آپ کو چاہیے جو غفلت اور تاریکی آئی ہے اس کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار بکثرت پڑھا کریں۔استغفار بکثرت پڑھنے سے غفلت جاتی رہے گی آپ گھبرائیں نہیں بس استغفار کی کثرت کریں۔

والسلام

دعا گو احمد خان

Marfat.com

(۱۵)۔از بھاگووال

۱۹۵۴۔۶۔۴

برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

کل بروز عید مبارک آپ کا تحریر کردہ لفافہ ملا دل کو از حد انتظار تھا کیونکہ آپ کا خیریت نامہ آئے کافی عرصہ گذر گیا تھا۔ ماموں فضل حسین صاحب فوت ہو چکے ہیں میں ابھی تک ہاڈکہ نہیں جا سکا آج کل جانے کا پروگرام ہے میں روزانہ آپ کے خط کا انتظار کرتا رہا۔ جب گھر میں باہر سے آتا ہوں تو لڑکیوں سے دریافت کرتا کیونکہ وہ بھی آپ کے لفافے کی شناخت رکھتی ہیں اور ہمارے عزیزوں کو بھی آپ سے ایک غائبانہ محبت ہے اگر خط کو دیر ہو جائے تو وہ بھی کہتے ہیں کہ چاچا احمد خاں صاحب کا خط کیوں نہیں آیا۔ رمضان المبارک میں آپ کی جو قلبی کیفیات تھیں وہ لکھیں اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی برکات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور جتنا نفس عاجز اور کمزور حالت صوم میں ہوتا ہے اور کسی عمل سے نہیں اسی وجہ سے اس کی جزاء بھی بے انتہاء طور پر ہے۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۱۶)۔از بھاگووال

۱۹۵۴۔۶۔۹

برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کے تحریر کردہ دو عدد لفافے موصول ہوئے۔ شکر ہے ذات اقدس کا کہ اُس ذات اقدس نے آپ کو بخیریت رکھا ہوا ہے قبلہ عالم جناب حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے کہ ذات اقدس نے اپنے خاص فضل وکرم سے انسان کو عدم سے موجود کیا اور موجود کر کے اس کو اپنی خاص حفاظت میں رکھا اس سارے جہاں کی بقاء اور سلامتی اُس ذات کبریا کی نگاہ پاک میں ہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

ارشاد فرماتے کہ ہم نے احمد خان کو خداوند تعالیٰ کے سپرد کیا ہوا ہے اس حفاظت کا بین ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس ملک میں جہاں سب غیر ہی غیر ہیں حفاظت فرما رہا ہے اور لوگوں کے دلوں میں تمہاری عزت اور وقعت پیدا کر رکھی ہے۔ لوگ تمہاری عزت و تکریم کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ ظاہر میں تمہاری حفاظت فرما رہا ہے اسی طرح باطن میں بھی حفاظت فرما رہا ہے یہ جو آپ نے تحریر کیا کہ نفس پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے آپ خود تو یہ گمان کریں لیکن مجھے خداوند تعالیٰ کے اُس مقبول بندے کے ارشاد کے بموجب تسلی ہے کہ خداوند تمہاری ہر آفت اور ہر بلا سے حفاظت فرمائے گا اور شر مخلوق، شر نفس اور شر شیطان سے بچائے گا کیونکہ اُس مقبول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے ارشاد شدہ ارشادات پر قوی یقین ہے میں روضہ اطہر پر حاضر ہو کر تمہارے لئے دعا کروں گا۔ آپ کا خط روضہ مبارک پر جا کر عرض کیا جو اشعار خط میں رقم کئے تھے اُن کے باعث میرے بے اختیار آنسو آ گئے اور آہ و گریہ زاری کو زبردستی روکا۔ اُمید ہے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی برکات تمہارے تک پہنچی ہوں گی حضرت صاحب ارشاد فرماتے تھے کہ خطوط میں تحریر کرنے کے بغیر بھی سائل کو اُس کے سوال کا جواب مل جاتا ہے۔ آپ یہ وظیفہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دل کو خالی ہونے کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو خالی فرما دے ایسا خالی فرما دے کہ دل میں ذات ہی ذات رہ جاوے۔ پس تمہارا شب و روز کا وظیفہ یہی ہونا چاہیے اگر دل ہمنوائی نہیں کرتا تو زبان سے اور اگر دل اور زبان متفق ہوں تو بہت ہی بہتر کسی وقت دل اور زبان دونوں خاموش ہوں گے اس وقت خیال سے ہی۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے تھے کہ مقصود دل کا خالی ہونا ہے ہر وقت جس چیز سے دل غیر اور غیریت سے خالی ہو وہ عبادت زیادہ کرنی چاہیے اگر دل میں اپنی غفلت یا ذات پاک کی حکمت کے تحت اس خیال کی طرف رجوع نہ کرے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا وظیفہ کریں اور ذات پاک سے توفیق طلب کریں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے کہ اطاعت سے توفیق ملتی ہے اور توفیق سے اطاعت ہوتی ہے۔ اس لئے اطاعت اور توفیق دونوں کو خداوند تعالیٰ سے مانگو اور جس عمل سے دل خالی ہو وہ عمل زیادہ کرو میں تمہارے

Marfat.com

لئے دعا کروں گا یہ احسان نہیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت کا اثر اور فیض ہے اور دل سے بے اختیار ہوتی ہے کیونکہ میں تمہارے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلقات سے آگاہ ہوں اور مجھے تمہارے خیالات سے جس قدر آگاہی ہے کسی اور کو نہیں اس لئے خاص اُنس بھی ہے یہ اس ہی بے اختیاری دُعا کا باعث ہوتا ہے اور میں آپ کے خیالات کی بلندی کو پوری طرح سے نہیں پہنچ سکتا۔

چوہدری خان ملک صاحب عرصہ چھ ماہ سے دماغی و اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ چوہدری عبدالہادی صاحب بہاولنگر اور چوہدری محمد خان صاحب چک کمالہ والے وہاڑی میں تشریف فرما ہیں۔ دربار عالیہ پر سب خیریت سے ہیں۔

والسلام
دعا گو محمد احمد خان

(۱۷)۔ از بھاگووال

۱۹۵۴-۷-۸

برادرم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و برکاتہ

آپ کا ۱۹۵۴-۶-۲۶ کا تحریر کردہ لفافہ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی آپ کا مودبانہ سلام درگاہ عالیہ جینڈڑ شریف کے حضور عرض کیا گیا اور دُعا بھی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دلوں کو ظاہری اور باطنی نجاستوں سے پاک کرے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کو وہمات' شبہات اور وسواس سے نجات دے۔ ان آلاشوں سے پاک فرما دے کیونکہ جب تک دل سے غیریت نہ نکلے اُس وقت تک صحیح معنوں میں خدا پرست اور مواحد نہیں ہو سکتا اور چیزیں بھی غیر ہیں لیکن انسان کا اپنا آپ سب سے زیادہ غیر ہے۔ صوفیائے کرام کے مذہب میں تو غیر کا دل سے نکالنا اور مٹانا مقصود ہے کیونکہ اسی کو فقیری اور درویشی کہتے ہیں جب تک غیر نہ مٹے اُس وقت تک انسان خدا کا نہیں ہو سکتا اور کلمہ طیبہ پر پورا پورا ایمان نہیں ہو سکتا کلمہ توحید میں تو صرف دو باتیں ہیں پہلے حصے میں تو ہر چیز کی نفی ہے اور اثبات صرف ذات باری تعالیٰ کا ہی ہے کیونکہ ذات باری

Marfat.com

تعالیٰ ہی قدیم ہے۔ازل اور ابد اُسی ذات پاک کو ہے باقی ہر چیز مخلوق ہے کلمہ طیبہ پر ایمان لانے کا نام ہی ایمان اور اُس یقین کو بدرجہ کمال کرنے کا نام ولایت ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بلاریب ایمان لانے کی تلقین فرماتے ہیں۔اس لئے آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں یا اللہ تیری ذات مقدس پر جیسے ایمان چاہیے ویسا ایمان عطا فرما جو کہ تیری پسند کا ہے اور دل سے غیر جاتا رہے۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۱۸)۔از بھاگووال

۲۹۔۷۔۱۹۵۵

برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

چھ سات دن کے وقفہ سے آپ کے ارسال کردہ دو لفافے ملے۔مفصل حالات سے آگاہی ہوئی آپ کے خطوط کو دربار عالیہ جینڈڑ شریف اور دیگر مزارات پر پڑھ کر بڑے خلوص اور محبت سے آپ کے لئے دعا کی۔میرے دل پر رقت طاری ہوگئی تھی آپ کے دل میں جو خیال آتا ہے کہ میں بڑا گنہگار ہوں اس خیال کا دل پر رہنا اچھا ہے ایسے حالات رہنے سے بندہ اپنے آپ کو ناقص خیال کرتا ہے۔جب اپنے آپ کو ناقص خیال کرتا ہے تو اس سے دل میں خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے اور دل اللہ ربّ العزت کے حضور دعا مغفرت مانگتا رہتا ہے اور حاضری میں رہتا ہے اور حاضری میں رہنے کی وجہ سے دل گناہ کی طرف کم جاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو ناقص اور گنہگار گردانتا ہے وہ دوسروں کے عیوب اور نقائص کو نہیں دیکھتا قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے جو خود عیب میں ہوتا ہے وہ دوسروں کی عیب جوئی اور نکتہ چینی نہیں کرتا اور دوسروں کے عیب دیکھنے کی عادت انسان کے دل میں سو برائیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے۔مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ اس شکل میں پیدا ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے کہ دوسروں کے عیوب اور نقائص کو نگاہ میں نہ رکھے جب کسی

Marfat.com

عیوب اور نقائص کو نگاہ میں رکھا جاوئے تو اس سے بھلائی مشکل ہو جاتی ہے جوان مرد اس راستے کے شیر ہوتے ہیں یا جن پر انسانیت کا لیبل چسپاں ہوسکتا ہے اُن کا یہی شیوہ اور آئین رہا ہے وہ کسی کی برائی کو دیکھ کر اس سے بھلائی کرتے ہیں کیونکہ ان جوان مرد اور بلند ہمت' مردان خدا نے محض اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کی خوشنودی اور رضا مندی کے لئے عمل کرتے ہیں کیونکہ اُن کی جزاء اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے اور وہی بہتر جزاء دینے والا ہے جن لوگوں نے عمل کی جزاء لوگوں سے لینی ہوتی ہے وہ کسی کی برائی کو دیکھ کر اُس سے بھلائی نہیں کرتے بلکہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے کر لیتے ہیں اگر کسی نے ہمت کی کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیا' اس خیال اور ہمت کے انسان خال خال اور گنتی کے ہوتے ہیں جن کے سینہ میں اس حدیث پاک کا علم پختہ ہوتا ہے الحب للہ و البغض للہ ''دوسروں سے محبت اللہ کیلئے اور بغض بھی اللہ کے لئے۔'' لکھنے میں تو چار لفظ ہیں لیکن معنی اور حقیقت کا متحمل ہونا خاص الخاص بندگان خدا کا کام ہے۔ پست اور کمزور دل کا مالک انسان اس راستے پر گامزن نہیں ہوسکتا آپ حتیٰ الامکان کسی کی بُرائی کا بدلہ نیکی سے کرنے کی کوشش کریں۔ اس خیال کی ہمت اللہ تعالیٰ سے بطفیل حضرات اولیاء کرام طلب کیا کریں۔ ہاں مخلوق کے شر فتنہ اور مکر سے بچنے کے لئے کوشش ہونی چاہیے اس کا نام انتقام نہیں تدبیر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان حالات میں بچا کر صراط مستقیم پر لے جائے اُس ذات بابرکت کا فضل و کرم ہی کافی ہے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو خداوند کریم کے سپرد کیا ہوا ہے ایک دفعہ نہیں کئی بار۔ ذات مقدس آپ کے لئے کافی ہے اور کافی جاننا چاہیے ہاں جن امور میں سوچنے اور تدابیر سے کام لینے کا حکم دیا ہوا ہے اُن سے کام لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی حفاظت کی اجازت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس نے کوئی جارحانہ قدم نہیں اُٹھایا بلکہ دفاعی جنگیں لڑیں جب خداوند کریم کا حکم آیا تو حکم کو پورا کرنے کے لئے اور کلمۃ اللہ کے حامل لوگوں کی جان کی حفاظت فرمانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوار لے کر میدان عمل میں اُتر پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہستی خداوند کریم پر یقین رکھنے والی

Marfat.com

نہیں ہوسکتی بلکہ ساری دنیا کا ایمان ایک پلڑے میں ہو تب بھی حضور ﷺ کا ایمان زیادہ وزنی ہوگا۔ان سب باتوں کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفاعی تدابیر اختیار کیں۔میدان بدر میں جو کچھ سامان مہیا ہوسکتا تھا اُس کو لے کر کفر اور ظلم سے حق اور اسلام کو بچانے کے لئے سینہ سپر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع سے دعا کی۔یا الٰہی یہ مٹھی بھر بندے جو ظاہری سامان جنگ سے خالی ہیں مگر تیرا نام لینے والے ہیں اگر مٹ گئے تو تیرا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا اس عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک شانوں سے گر گئی۔

میری اس ساری تحریر کا مقصد یہ ہے کہ وہ ذات مقدس جو ازل اور ابد کی شان رکھتی ہے جس کے چاہنے سے یہ ارض وسماء موجود اور قائم ہیں ورنہ کوئی چیز ایک سیکنڈ بھی قائم نہیں رہ سکتی اُس ذات اقدس کو کافی اور شافی سمجھا جائے اور اُس کے حکم کے مطابق اسباب و تدابیر سے کام لے کر انسانوں کے شر سے بچنے کی کوشش کی جائے میرے دماغ میں اس وقت خیالات کا ایک سیلاب اُمڈ آیا ہے لیکن اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے ملاقات کا ہونا ضروری ہے میرا دل بھی کرتا ہے کہ آپ سے ملاقات ہو اور بیٹھ کر باتیں کریں لیکن خداوند کریم کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم ہے۔جب خدا کی مرضی ہوگی۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۱۹)۔از بھاگووال

۷۔۱۱۔۱۹۵۵

برادرم احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

کل مورخہ ۶۔۱۱۔۱۹۵۵ کو آپ کا تحریر کردہ لفافہ ۱۰۔۱۰۔۱۹۵۵ والا ملا بڑی دیر اور انتظار کے بعد خط موصول ہوا یہ خط تو ویسے ہی دیر سے موصول ہوا ویسے بھی آپ خط دیر سے لکھتے ہیں آپ کا خط آنے پر دل کو فرحت اور خوشی ہوئی میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بمعہ عزیزوں کے خیریت سے ہوں میرے اہل وعیال کو آپ کے خط کا

Marfat.com

انتظار رہتا ہے جب خط آتا ہے تو میرے گھر والے بڑی خوشی سے خط کے بارے میں مجھے بتاتے ہیں۔

عزیزہ کی تولد کی خبر پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی خدا عزیزہ کو نیک کرے اور آپ کے لئے سرمایہ عاقبت کرے انسان کو بشری تقاضے کے لحاظ سے فرزند کی خوشی زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اولاد نرینہ انسان کی بقاء کی باعث ہوتی ہے یہ انسان کا اپنا خیال ہے ورنہ اللہ کی منشاء ہی بہتر ہوتی ہے۔ جو ذات پاک کی طرف سے ظہور میں آئے یہ اُس ذات مقدس کا علم ہوتا ہے کہ انسان کے لئے کون سی چیز بہتر اور مفید ہے بندہ اپنا بڑا خیر خواہ ہونے کے اپنے نقصان و نفع کو نہیں جانتا اگر بالفرض جان بھی لے تب بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہی نقصان اور ضرر سے بچا سکتی ہے۔ مجھے اس بات کا تو شبہ بھی نہیں کہ عزیزہ کا متولد ہونا تیرے لئے ملول خاطر ہو گا لیکن یہ بشریت کا تقاضا ہے انسان اپنی بقاء چاہتا ہے اور بقاء اولاد نرینہ سے ہوتی ہے اس لئے ذات اقدس سے التجا ہے کہ وہ آپ کو اس نعمت سے سرفراز فرمائے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو انبیاء کرام اور اولیائے عظام نے بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پاکیزہ بندوں کو فرزند ہونے کی بشارت بھی دی ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک کرے اور اُس کی والدہ کو میری طرف سے سلام مسنون عرض کرنا ان کی صحت بدنی و روحانی سے مطلع کرنا خداوند تعالیٰ اُن کو اور نیک کرے۔

میاں عبد اللہ صاحب کے ہاں جب میاں ارشد محمود کی ولادت ہوئی اُس وقت جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بیماری کا سخت حملہ تھا۔ اس تکلیف کے عالم میں بھی آپ نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ رات کو میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میاں عبد اللہ صاحب کے ہاں لڑکا تولد فرمایا ہے کیا تو نے بھی دیکھا ہے میں نے نفی میں عرض کی تو مجھے اُسی وقت گھر جانے کا حکم دیا جب میں واپس آیا تو بڑی خوشی سے دریافت فرمایا اور نومولد کے لئے دعا خیر کی اور دوسری دینی و دنیاوی رسومات جو کہ ولادت کے موقع پر ہوتی ہیں تاکیداً ادا کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ اُس وقت آپ کی طبیعت اقدس پر بیماری کا پریشان کن حملہ تھا نیز اُصولی طور پر کل کو اپنی جز سے بڑی محبت ہوتی ہے انسان کل ہے اور اولاد اُس کی جز ہے اس لئے والدین کو اپنی اولاد

Marfat.com

عزیز ہوتی ہے اور عزیز ہونے کا منشاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۲۰)۔ازمیراں چک

۱۹۵۶۔۲۔۱۰

برادرم محترم چوہدری احمد خاں صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

کل مورخہ ۱۹۵۶۔۲۔۹ کو آپ کا تحریر کردہ خط ملا خدا کا شکر ہے کہ آپ معہ عزیزان اور اُن کی والدہ محترمہ بخیریت سے ہیں آج جمعۃ المبارک ہے ابھی دو گھنٹے تک دربار عالیہ جینڈڑ شریف نماز جمعہ کے لئے جاؤں گا تو تمہارا سلام بھی عرض کروں گا اور یہ بھی عرض کروں گا کہ آپ کا ایک نام لیوا ادنی ترین خادم حضور کے در اقدس سے ایک ہزار میل کے فاصلہ پر بیٹھ کر آپ کی لطف و عافیت کی ایک نگاہ پاک کا منتظر اور طالب ہے یہ خط میں نے دربار عالیہ سے متصل مدرسہ میراں چک میں بیٹھ کر لکھنا شروع کیا ہے انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں جتنا اغیار کی قید و بند میں ہوتا ہے کیونکہ انسان کی تخلیق کا باعث معرفت باری تعالیٰ ہے جب تک غیریت کا ایک بال برابر بھی موجود ہے معرفت سے نا آشنا ہوتا ہے۔میں خط کا یہ حصہ لکھنے کے بعد دربار عالیہ چلا گیا نماز جمعہ ادا کی اور آپ کی طرف سے دربار شریف پر معروضات عرض کیں سب کو سلام عرض کیا رات وہاں ہی قیام کیا بندہ آپ جیسے راست باز انسان کی دعاؤں کا محتاج ہے آپ میرے لئے بارگاہ ربّ العزت میں دعا کریں اور میں آپ کیلئے دعا گو ہوں۔حضرت قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کے عملی نمونہ تھے اُن کے مشن اور صراط مستقیم پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حالت میں موت واقع ہو میرا کام آپ کے ساتھ دینی تعاون ہے بزرگوں کی شفقت شامل حال رہی تو میں آپ کی خدمت بجالاتا رہوں گا۔

والسلام

دعا گو احمد خان

Marfat.com

(۲۱)۔از بھاگووال

۱۱۔۷۔۱۹۵۶

برادرم محترم مولوی احمد خاں زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا خیریت نامہ تشریف لائے تقریباً ایک ماہ سے زائد ہو چکا میں اس سے قبل کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ آپ خط کا جواب جلدی جلدی تحریر کیا کریں کیونکہ مجھے انتظار رہتا ہے آج کل بارشیں شروع ہو چکی ہیں پندرہ بیس روز قبل اپنی فصل کو دیکھنے گیا ایک کیکر کے درخت کے سائے میں لیٹ گیا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں جناب صاحبزادہ میاں محمد عبداللہ صاحب کی حویلی میں ہوں وہاں قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے آپ نے کمال شفقت فرمائی مجھے اور کچھ یاد نہیں اتنا یاد ہے کہ آپ کی نگاہ کرم پڑتے ہی میں نے رونا شروع کر دیا اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی ایک بات یاد ہے کہ میں نے عرض کیا آج سے دو ماہ قبل مجھے ایک چیز ملی تھی جو کہ میں نے میاں محمد عبداللہ صاحب کو دے دی تھی ارشاد فرمایا بالکل ٹھیک کیا اور خوشی کا اظہار اور شفقت فرمائی اور میں روتا ہی جاتا تھا کہ اسی عالم میں بیدار ہو گیا۔نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا طبیعت میں کچھ وقت تک لذت ہی رہی۔

آپ کی یاد اکثر آتی رہتی ہے آپ مجھے دعائے خیر میں یاد رکھا کریں میرا جس وقت دعا مانگنے تو دل چاہتا ہے آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں میری طبیعت عموماً بے قرار رہتی ہے میرے گردوپیش کے حالات کچھ ایسے ہیں جو بے قرار کرتے رہتے ہیں اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہا کریں دونوں عزیزان اور ہمشیرہ صاحب کو سلام مسنون۔

والسلام

دعا گو احمد خان

Marfat.com

(۲۲)۔از بھاگووال

۴۔۱۱۔۱۹۵۶

برادرم محترم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

چھ سات دن ہوئے آپ کا تحریر کردہ خط ملا اس کے دوسرے روز دوسرا خط ملا۔جمعۃ المبارک کی شام کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوا تھا اور دعا کی۔میاں محمد قاسم صاحب کے لئے وظیفہ کی بابت عرض ہے اُن کو امرونہی کی پابندی کی تلقین فرمایں۔حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس چیز کو زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ اس سے انسان کی عملی زندگی بنتی ہے اور کردار بلند ہوتا ہے جس سے دنیا میں احسن طریقہ سے زندگی گذاری جاسکتی ہے۔وہ لوگ جو مقرر اوقات میں مقرر وظیفہ ورد پڑھتے ہیں باقی اوقات میں امرونہی کی قید میں گذارنے کی کوشش نہیں کرتے اُن کی عملی زندگی ناقص ہوتی ہے اس لئے پہلے اُنہیں عقائد کی بابت جو کہ دین کی بنیاد ہیں اُس پر پختہ ہونے اور بعد میں امرونہی کی اطاعت میں زندگی گذارنے کی تلقین فرمائیں۔بعد ازاں اُن کو صبح وشام استغفار بکثرت پڑھنے کی تعلیم دیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے صبح وشام بکثرت استغفار پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے اعتراف گناہ اور گناہ کی معافی کی دعا کو بہت پسند فرماتے ہیں صبح وشام کی نماز کے بعد سوسو مرتبہ استغفار پڑھنے کی ہدایت کریں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھا کریں۔حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ان تسبیحات کو پڑھتا ہے اگر اُس کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے معاف فرماتے ہیں۔ایک موقع پر حضور اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے والوں کی بہت تعریف فرمائی جو غریب ومفلس اصحاب تھے وہ غمگین ہو گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہم مالدار لوگوں کے مراتب کیسے حاصل کرسکیں گے فرمایا تم لوگ ان تسبیحات کو پڑھ کر اُن سے سبقت لے جاؤ گے۔

بزرگانِ دین کا مذہب ہے کہ گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے ڈرنا اور اُس کے بعد پشیمان ہونا گناہ کو کم کر دیتا ہے۔ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ سے بزرگانِ دین کا وسیلہ دے کر دعا عرض کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی حفاظت رکھنے والا ہے۔ جو لغزش سرزد ہو جائے اُس کی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی جائے آپ میرے لئے دعا کریں میں آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۲۳)۔ از بھاگووال

۹۔۱۔۱۹۵۷

برادرم محترم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ نے جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ختم شریف کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ جیسا آپ ختم شریف کا طریقہ کرتے ہیں ٹھیک ہے کھانے میں اکثر غیر مستحق افراد شریک ہو جاتے ہیں اگر کوئی پرہیزگار آدمی ہے اور مالی لحاظ سے استحقاق رکھتا ہو تو اس کو کھانا کھلانا مہمان نوازی کے مترادف ہو گا۔ غریب عیالدار کنبہ کو کھانا کھلانا بہتر ہے۔ ۲ فروری ۱۹۵۲ء کو جناب قبلہ عالم حضرت صاحب کا یوم وصال ہے اسی روز آپ بھی ختم شریف کرا دیں ان لوگوں کی یاد تعلق کو ترقی دینے کا بہترین ذریعہ ہے حضرت صاحب اکثر حضرات اولیاء کرام کا ختم شریف کرایا کرتے تھے دربار شریفوں والے حضرات کو بھی ختم شریف میں شامل کیا کریں میں جب کبھی ان مقدس مزارات پر حاضری دیتا ہوں تو آپ کے لئے بھی دعائے خیر کرتا ہوں خداوند کریم آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے (آمین ثم آمین)۔

والسلام

دعا گو محمد احمد خان

Marfat.com

(۲۴)۔از بھاگووال

۱۹۵۷۔۳۔۱۴

برادرم محترم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

۱۹۵۷۔۳۔۹ کو آپ کا ارسال کردہ خط کافی عرصہ بعد ملا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ بخیریت ہیں خیریت نامہ کے ساتھ خوشی بھی آنے کی صورت میں دل خوش ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔خداوند اس نومولود کو اپنا فرمانبردار بنائے۔الباقیات الصالحات میں سے بنائے خدا دوست اور مقبولان خدا نے بھی جو کہ اس جہاں میں ہوئے اُنہوں نے بھی اولاد کی خواہش کی ان حضرات اولیاء کرام نے بیٹے کی ولادت کو ان اعمال میں سمجھا تھا جو کہ موت کے بعد باقی رہنے والے ہوتے ہیں۔جیسا کہ اولاد والدین کی بقاء کا سبب ہوتی ہے اس طرح اولاد کے نیک اعمال والدین کے لئے بعد از مرگ بھی باقی ہوتے ہیں ان کے اعمال میں والدین بھی شریک ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔اس لئے یہ خوشخبری بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں بڑا انعام ہے جس روز آپ کا خط آیا میں اُسی روز دربار عالیہ پر حاضر ہو کر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر نومولد کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقبولان کے طفیل بزگان دین کا خادم بنائے اور آپ کے لئے بہترین زادراہ ہو۔دربار عالیہ جینڈڑ شریف میں سب لوگوں کو یہ خوشخبری سنائی سارے صاحبان اس خبر سے خوش ہوئے سب نے عزیز کے لئے دعا دی ہے اور مبارک باد عرض کی ہے۔عزیز کا پیارا نام جو کہ آپ کو خواب میں بتایا گیا ہے عبدالرحمٰن یہ نام بہت موزوں ہے جناب قبلہ عالم حضرت صاحب اس نام کو پسند فرماتے تھے انہوں نے بھی اپنے صاحبزادے کا نام یہی رکھا تھا۔

بابو محمد حسین صاحب لاہور والے تشریف لائے ہوئے ہیں وہ دربار عالیہ شیخ پڑگانی شریف میں دربار شریف پر پلستر اور سنگ مرمر کا کام کروا رہے ہیں اور میناروں کو

Marfat.com

از سرنو بہترین رنگوں سے مزین کیا جارہا ہے جس کی تکمیل سے دربار شریف میں زائرین کے لئے سہولت اور ظاہری حسن میں نکھار آجائے گا میں دوسرے تیسرے روز حاضری دے کر کام کا جائزہ لیتا رہتا ہوں اور ضروریات کی چیزیں وہاں فراہم کرتا ہوں۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۲۵)۔از بھاگووال

۱۹۔۴۔۱۹۵۷

برادرم محترم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

طویل عرصہ کے بعد خط ملا عزیزہ غلام فاطمہ کی بیماری صحت کی خرابی سے دل میں تشویش پیدا ہوئی۔ چیچک کی بیماری بڑی خطرناک ہوتی ہے۔خداوند کریم عزیزہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو خداوند کریم کے سپرد کیا ہوا ہے جس دن حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اُسی روز صبح کے وقت میں آپ سے اجازت لے کر لنگر کے لئے ضروری کام کے سلسلہ میں عازم گجرات ہوتے وقت آپ کے لئے اور اپنے لئے دعا کے لئے عرض کیا تو آپ نے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت اُٹھا کر دو تین دفعہ آسمان کی طرف انگلی مبارک سے بھی اُسی ذات اقدس کی طرف رجوع کرنے کا تاکیداً اشارہ کیا اور فرمایا تم دونوں سیدھا خدا کی طرف مستقیم ہو جاؤ۔

آج رمضان المبارک کی ساتویں تاریخ ہے۔جمعتہ المبارک کو رمضان المبارک کی آمد ہوئی۔مجاہدہ کی تعریف کتب اولیاء میں یہی درج ہے کہ نفس کی خواہشات کو روکنا یا اُس کے خلاف کرنا مقصود صرف یہ ہے کہ نفس اپنی انانیت نہ دکھائے اس سلسلہ میں صاحب طریقت کی دو رائے میں اگر ایک گروہ مجاہدہ کو مشاہدہ کا عین کہتا ہے یعنی مشاہدہ مجاہدہ کا ہی نتیجہ ہے دوسرے اس کے خلاف ہیں وہ مجاہدہ کو

Marfat.com

مشاہدہ کا عین خیال نہیں کرتے بلکہ مشاہدہ کو اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش تصور کیا ہے۔
جناب حضرت قبلہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا ایک گروہ نے کہا من طلب وجد دوسرے نے من وجد طلب یعنی جس نے ڈھونڈا اُس نے پایا۔ یا جس نے پایا اُس نے ڈھونڈا۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ سے دل کے غیر سے خالی رہنے کی دُعا کیا کرو۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۲۶)۔ از بھاگووال

۲۱۔۱۰۔۱۹۵۹

برادرم محترم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا ۲۴۔۹۔۱۹۵۹ کا تحریر کردہ خط ملا آپ نے جو ظاہری اور باطنی سہاروں کے ٹوٹنے کا ذکر کیا ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ عالم اسباب میں سبب سے ہی کام چلتے ہیں اسباب اور وسائل کا سہارا دل سے چھوڑنا مقصود ہوتا ہے اس بارے میں بزرگان دین کا مذہب ہے کہ سبب اور مسبب کو جمع کیا جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ کام تو اسباب سے لیا جائے اور بھروسہ اسباب پیدا کرنے والے اور مہیا کرنے والے پر کیا جائے۔ اسباب کا قطع کرنا ابتداء میں جائز نہیں ہے حضرت پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ کامل وہ ہوتا ہے جو اسباب اور سبب سے بیک وقت کام لے کیونکہ اسباب سے کام لینا ذات باری تعالیٰ کی مشیت کو پورا کرنا ہے اگر اسباب کو محض بے کار بنا دیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے۔ جناب قبلہ عالم حضرت صاحب کا ارشاد ہے کہ خالق اور خلق کو جمع کیا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ دل کا منہ خالق کی طرف اور جسم کا منہ خلق کی طرف۔ خلق کے ساتھ تعلقات محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کے لئے ہوں۔ دل کا سیدھا لگاؤ اور یقین ذات باری تعالیٰ اور خالق حقیقی کی طرف ہو۔ جبکہ خلقت کے ساتھ لگاؤ محض اُس کے حکم کی اطاعت اور

Marfat.com

فرمانبرداری کی بناء پر ہو۔اس لئے برادرم مخلوق اور اسباب کا انقطاع دل سے کیجئے۔دل کا تعلق اللہ ربّ العزت کے ساتھ ہو اور مخلوق سے بطریق احسن کام لیجئے۔اللہ ربّ العزت کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۲۷)۔از بھاگووال

۷۔۳۔۱۹۶۱

برادرم محترم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کو خط تحریر کیئے کافی عرصہ گذر چکا جواب کا انتظار کرتا رہا لیکن جواب سے محروم رہا آپ اپنی صحت اور دل کی صحت کے بارے میں تحریر فرمائیں۔مومن کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت اور مصلحت مضمر ہوتی ہے وہ ذات مقدس مومن کی آزمائش کرتی ہے مومن کا اس حال میں یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ذات مقدس سے صبر و استقامت طلب کرے۔اللہ تعالیٰ آپ پر خاص اپنی رحمت فرمائے یہ وقت بھی گذر جانے والا ہے۔جیسا کہ اس سے پہلے کا گذر گیا۔اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت اس کو گذارنے کی کوئی صورت اور سبیل پیدا فرمائے۔اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جو کہ تاریکیوں سے روشنی اور نااُمیدی سے اُمید پیدا فرما دیتی ہے۔انسان کی فطرت سامنے کے حالات کو دیکھنے کا تقاضا کرتی ہے اور اسباب وعوامل کی قید سے نکلنا مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات وہ اسباب بھی پیدا فرما دیتی ہے اور بغیر اسباب کے بھی امر کو ظہور میں لاتی ہے۔سو بھائی صاحب آپ گھبرائیں نہیں بلکہ ثابت قدمی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کیا کریں میں بھی آپ کے لئے دربار شریف پر حاضری کے موقع پر اور دیگر مواقع پر بھی دعائیں عرض کرتا رہتا ہوں دیگر صاحبان بھی آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

والسلام

دعا گو احمد خان

Marfat.com

(۲۸)۔از بھاگووال

۱۹۶۲۔۹۔۱۹

برادرم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا مورخہ۱۹۶۲۔۹۔۳ کا تحریز کردہ خط ملا جو مسئلہ آپ نے تحریر کیا مختصراً عرض ہے کہ جناب حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد مبارک ہے پس معرفت کا دعویٰ کرنے والا بدوں (بغیر عجز اور خوف) کے جاہل ہوتا ہے عارف نہیں ہوتا۔معرفت کی نشانی سچا ارادہ ہے اسباب کا قطع کرنے والا ہے کیونکہ عارف جوں جوں معرفت میں ترقی کرتا ہے اس کو علم حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے اُسے ذات کبریا کی عظمت اور پاکیزگی نظر آتی ہے بندہ عجز اور اخلاص کے قدموں سے درگاہ ربّ العزت میں نزدیکی حاصل کرتا ہے۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ذات پاک کو پانے سے عاجز ہونا ہی معرفت ہے۔یہی مذہب بلند پایہ حضرات کا ہے پھر ان پر خوف طاری ہوتا ہے کہ معرفت کی نعمت جو درگاہ ربّ العزت سے بندہ کو عطا ہوئی ہے وہ کہیں زائل نہ ہو جائے۔اس لئے معرفت کی بناء عجز اور خوف ہے۔دوسرا ارشاد یہ ہے کہ اسباب کو دیکھنے والا رہ جاتا ہے اولیاء کرام کے ارشاد سے یہی سمجھ آئی ہے کہ دل کی آنکھوں سے اسباب کو نہ دیکھا جائے۔حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے اندھا ہو جا دل کی آنکھوں سے غیر کو دیکھنے سے نہ کہ جسم کی آنکھوں سے۔بہرہ ہو جا گونگا ہو جا ہاتھ پاؤں سے۔اپاہج ہو جا غیر کی طرف دیکھنے اور چلنے سے۔

سب تکالیف کا رفع فرمانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ جو کچھ بندے پر وارد ہوتا ہے وہ سب اُسی کی طرف سے اور اُسی کے حکم سے کوئی خاص مصلحت اور بہتری لے کر آتا ہے جس مصلحت کو بندہ نہیں جان سکتا۔تکلیف اور بلا دوستان خدا کا ورثہ ہے جس بندہ پر اللہ تعالیٰ انعام فرمانا چاہتا ہے اللہ اُس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے یہ مصیبت صبر کرنے کی وجہ سے راحت میں بدل جاتی ہے۔ارشاد گرامی ہے پیران پیر رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ کا کہ رضا اور موافقت ہی ایسے دو حربے ہیں جو کہ بندے کو خداوند کریم کے قریب کرتے ہیں۔ رضا الٰہی صبر کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور مدد بھی صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے اکثر دعائیں مانگا کرو کہ صبر کا پہلو ہاتھ سے نہ جائے کیونکہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ انسان کسب کرنے کا مکلف ہے آپ اس حد تک کسب کریں اور حالات پر نظر رکھیں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔

والسلام

دعا گو محمد احمد خان

(۲۹)۔از بھاگووال

۲۵۔۱۔۱۹۶۴

برادرم مولوی احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا ارسال کردہ خط کافی دنوں سے آیا ہوا تھا بس جواب دینے میں تاخیر ہوگئی۔

برادرم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھ سے مدد مانگو صبر اور نماز کے ساتھ۔ صلوۃ کے معنی نماز کے بھی ہیں اور دعا کے بھی ہیں۔ صبر کرنے اور مدد مانگنے سے بات بنے گی۔ جناب پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ ''بے صبر کو مدد نہیں'' مدد کو ذات باری تعالیٰ نے صبر کے ساتھ لازم قرار دیا ہے کیونکہ انسان کے چاہنے سے حالات کے اندر تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اُس ذات پاک کے چاہنے سے سب کچھ ہوتا ہے جب انسانی اختیار سے بالاتر چیز ہے تو پھر انسان کو صبر ہی کرنا چاہیے جس کے معنی مجبوری کے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بندے پر وارد ہوتا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت ہوتی ہے بندہ اس علم وحکمت سے ناواقف ہے صبر کے معنی یہ ہوئے کہ بندہ اُس ذات پاک کی حکمت ومصلحت پر اعتماد کرکے خاموشی اختیار کرے اور بار بار اپنے دل سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تیرے لئے بہتر کرے گی اُس ذات پر بھروسہ رکھ۔ دعائیں مانگو اور مدد طلب کرو اُس کی مدد اکثر اسباب کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی

Marfat.com

اسباب کے بغیر۔ثابت قدمی سے حالات کا مقابلہ کرو اصل مقصد دنیا کے مال ومتاع کی گشادگی نہیں اصل مقصد تو ذات الٰہی کی رضا وخوشنودی اور قرب ہے۔جب تک وہ ذات پاک جس حال میں رکھے اس میں خوش رہنے کی کوشش کرو ویسے دعائیں مانگتے رہنا چاہیے جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے فرماتے کہ تقدیر پر یقین بھروسہ اور اعتماد کرنے کا نام بھی صبر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جو کچھ ہوا وہ بہتر ہے یہی ہونا چاہیے تھا۔اس کو موافقت کہتے ہیں تاوقتیکہ انسان موافقت نہ کرے قرب کا حصول ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ آدمی جس کے قریب ہونا چاہے تو اس کے لئے موافقت ہی قرب کا سبب ہوتی ہے اسی طرح اگر ذات باری تعالیٰ کا قرب مقصود ہو تو اُس کے امر کی اطاعت اور علم پر رضا اور موافقت اولین شرط ہے۔مالدار ہونا یا غریب ہونا بذات خود کوئی مقصد نہیں بلکہ نعمت کے زیادہ ہونے کی صورت میں شکر بھی زیادہ کرنا واجب ہے۔کاروبار میں امکانی حد تک محنت کرو اور نتیجہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو اور اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ وہ ذات کوئی نہ کوئی بہتری کے اسباب فرما دے گی۔عزیزوں کو پیار۔

والسلام

دعا گو احمد خان

(۳۰)۔از بھاگووال

۳۰۔۶۔۱۹۶۴

برادرم محترم مولوی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وبرکاتہ

آپ کا خط آئے پندرہ سولہ دن ہو چکے جواب دینے میں دیر ہو گئی ہر روز جواب دینے کا ارادہ کرتا رہا مگر دیر ہوتی گئی۔دربار عالیہ شیخ چوگانی شریف کے متعلق آپ نے جو واقعہ تحریر کیا وہ کوئی ایسا تعجب خیز نہیں۔وہ ذات اقدس اُس سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے جس کی رفعت اور جلوت کا اندازہ احاطہ ولایت سے بھی بالاتر ہے میں آپ کو جناب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی دربار عالیہ کا ایک واقعہ عرض

Marfat.com

کرتا ہوں تا کہ وہ آپ کے لئے تقویت ایمان کا باعث ہو جناب قبلہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعوان شریف جب پہلی مرتبہ دربار عالیہ شیخ چوگانی شریف حاضر ہوئے تو آنجناب کے پاس ہندوستان کے چوٹی کے اولیاء کرام میں اکیس حضرات کی تصدیقی سند دربار عالیہ میں پیش کی یہ سارا واقعہ عالم مثال کا ہے اور تصدیق نامہ بھی روحانی عالم صاحب کا تھا جب قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ چوگانی علیہ صلوۃ و سلام میں تصدیق نامہ پیش کیا تو حضرت شیخ چوگانی شریف نے وہ سند نامہ پھاڑ دیا اور فرمایا وہ حضرات ولایت کو کیا جانیں حقیقت بھی یہی ہے نبوت کی ولایت کے مقابلے میں ولی کی ولایت کیا معنی رکھتی ہے نبوت سے ولی بھی اس طرح ناواقف ہوتے ہیں جیسے عام لوگ ولایت سے۔ یہ شرف ہمارے قبلہ کعبہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیندڑ شریف کو حاصل ہوا کیونکہ آپ کی تربیت حضرات انبیائے کرام کے ذریعے ہوئی اور حضرات انبیائے کرام نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا دیگر اولیاء کرام کو اولیاء کرام ہی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پیش کرتے ہیں مگر ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نبوت نے دربار اقدس میں پیش کیا۔

خداوند تعالیٰ کے حضور اُمید ہے کہ اسباب میں برکت ہو گی اور یاس و ناامیدی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھٹ جائیں گے اُس کے حکم سے جب حالات بدلتے ہیں تو ایسے حالات بدلیں گے کہ موجودہ حالات کا وجود معدوم ہو جائے گا اللہ تعالیٰ سے دُعا عرض کرتا رہا ہوں' کرتا رہوں گا۔

والسلام

دعا گو احمد خان

☆..........☆..........☆..........☆

Marfat.com

باب سوم

فرمودات گوہر

Marfat.com

توحید اور محبت و معرفت الٰہی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولایت و محبت اولیائے کرام

اخلاق کریمانہ

علم

عبادت

زہد وتقویٰ

توبہ

ذکر

حیاء

تصوف

صدق اور یقین کامل

تسلیم ورضا

معرفت نفس

ادب

فناء وبقا

وجد وسماع

حکمت وبصیرت کے متفرق گوہر

Marfat.com

1۔توحید اور محبت و معرفت الٰہی

فرمان الٰہی جل جلالہ:

قل ہُو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد (القرآن الکریم:-۱۱۲:۱تا۴)

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وهو يقول انی اعوذ برضاك وبمعا فاتك من عقوبتك واعوذبك منك لا احصى ثناء عليك كما اثنيت على نفسك (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا فرمارہے تھے اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں اور تیری صفت عقوبت سے تیری صفت عفو کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں تیری پوری پوری تعریف میری قدرت سے باہر ہے بس تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

فرمایا یا اللہ تو اپنی محبت میرے دل میری جان میری سمع میری بصر میرے اہل میرے مال اور سرد پانی کی محبت سے بھی زیادہ ہے مجھے عطا کر۔(بخاری)

فرمایا یا اللہ میرا جسم میرا خیال میرا دل اور میرا سب کچھ تیرے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔(مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہٖ وسلم نے سر مبارک میری جھولی میں رکھے ہوئے تھے آپ کے آخری الفاظ:

اللھم الرفیق الاعلی اللھم الرفیق الاعلی اللھم الرفیق الاعلی (بخاری)

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

حقیقت توحید یہ ہے کہ کسی کے ایک ہونے پر یقین کیا جائے اور اس کے ایک ہونے پر یقین اور علم صحیح ہو اور ظاہر ہے کہ جب حق تعالیٰ شانہ اپنی ذات صفات میں ایک اور لاثانی ہے اور اپنے افعال میں بے مثل ہے تو وہی ایک ہے موحدوں نے اسے اسی صفت پر جانا ہے اور عقل نے اس کا نام توحید رکھا ہے۔

توحید کی تین قسمیں ہیں ایک توحید حق برائے حق اور یہ وہ توحید ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے مختص ہے اس نے اپنے یگانہ ہونے کی تصدیق کی ہے اور اسے اپنی واحدنیت کا علم ہے دوسری توحید خلق کے لئے اور وہ حکم باری تعالیٰ ہر بندے کے لئے تو اس پر بندے کے دل میں علم توحید اور یقین وحدانیت ہونا لازمی ہے تیسری توحید خلقت کے حق کے لئے اور اس کی وحدانیت حق تعالیٰ کو جاننا یقین کرنا۔ تو جب بندہ عارف حق ہو تو وہ اس کی وحدانیت پر حکم کر سکتا ہے۔

یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور ایسا ایک ہے کہ اس میں وصل وفصل کی گنجائش نہیں اس پر دوسرا جائز نہیں اس کا ایک ہونا ایسا عذر نہیں کہ جس کے ساتھ دوسرا عدد ہو سکے وہ محدود نہیں کہ اس کے لئے جہتیں ہوں اور وہ بے نہایت حدوں کا خالق ہے اس کے لئے مکان نہیں اور وہ مکان کا محتاج بھی نہیں۔

وہ عرض اور جوہر سے منزہ ہے وہ حال نہیں کہ اپنے محل میں موجود رہے جوھر اس لئے نہیں کہ اس کا مثل ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کا مثل نہیں طبعی نہیں کہ حرکت وسکون کے لئے میدان کا محتاج ہو روح نہیں کہ جسم کا محتاج ہو جسم نہیں کہ اجز سے مرکب ہو وہ کسی چیز سے مرکب نہیں جمیع نقصانات سے مبرا و منزہ ہے تمام آفات سے پاک اور تمام عیوب سے بلند ہے کوئی اس کی مثل و مانند نہیں اس کا کوئی فرزند نہیں کہ اس کی نسل

Marfat.com

اصل کے متقاضی ہو اس کی ذات وصفات میں تغیر وتبدل نہیں ''لا ضــد و لا نــد و لا لربی الا ان کما کان ولم یلق زوالا۔''

اس کی تمام صفات کامل ہیں حتیٰ کہ وہ صفتیں جنہیں مومن اور موحد بصارت کے حکم سے ثابت کرتے ہیں ان سے وہ متصف ہے ملحدین جو صفات اس کے سوا بیان کرتے ہیں اور اپنی ناقص رائے سے اختراع کرتے ہیں ان سے مبرا و منزہ ہے زندہ اور جاننے والا ہے مہربان رحمٰن ورحیم' ارادہ کرنے والا' قادر علی الاطلاق ہے سننے والا' دیکھنے والا' کلام کرنے والا ہے باقی ازلی ابدی ہے عالم ہے اس کا علم اس میں حلول نہیں کرتا اس کے کلام میں جزو اور تجدید نہیں وہ اپنی صفات میں قدیم ہے۔ معلومات اس کے علم سے باہر نہیں موجودات کو اس کا ارادہ ضروری ہے وہ کرتا ہے جو اس کے ارادے میں ہے' وہی کرتا ہے جو اسے معلوم ہے اس کے دوستوں کو تسلیم کے سوا کوئی سبیل نہیں اس کا امر انجام کے سوا نہیں اس کے بندوں کو اس کا حکم بجا لانے کے سوا چارہ کار نہیں' نیکی بدی کا اندازہ اس کے علم میں ہے اس کے سوا اور سے امید وخوف نہیں خالق کل ہے اسی کا حکم ہے اس کے سوا کسی کا حکم حقیقی نہیں اس کا ہر فعل اور حکم سب حکمت ہے۔

اس کی قضا حق ہے کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا اس کا دیدار خاص بہشتیوں کو روا ہے تشبیہ وصورت سے بالا ہے سامنے اور روبرو ہونا اس کے وجود واجب الوجود میں نہیں دنیا میں اولیاء اللہ کو اس کا جمال دیکھنا جائز ہے۔

(کشف المحجوب باب نمبر ۱۴)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمتہ اللہ علیہ

☆ صحیح مواحد وہ شخص ہے جس کا معبود اور مقصود خدا تعالیٰ کی ذات ہو جس کی عبادت و اطاعت بلکہ ہر عمل وحرکت صرف خداوند تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی حاصل کرنے کے لیے ہو اس کے سوا دوسرا کوئی بھی مقصد نہ ہو۔ نہ دنیا کا مال و دولت نہ عزت واقتدار نہ ہی نیک نامی کی خواہش بلکہ دوزخ کا خوف یا جنت کی نعمت کا لالچ بھی مقصود میں داخل نہ ہو۔ قرآن پاک میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول بیان کیا

Marfat.com

گیا ہے" بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب کچھ جہانوں کے رب کے لیے ہے۔" نیز حدیث پاک میں حضور علیہ السلام کا بارگاہ الٰہی میں التجا کا ذکر اس طرح سے آیا ہے۔" اے الہ العالمین میرا جسم میرا دل اور میرا سب کچھ تیرے لئے ہی سجدہ کناں ہے۔" پھر بزرگانِ دین کا مذہب بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے سوائے خدا کے کچھ اور طلب کرنا بزرگوں کی طریقت کی خلاف ورزی ہے غرضیکہ جس طرح وہ ہر لحاظ سے تیرا خدا ہے اُسی طرح تو بھی ہر لحاظ سے اس کا بندہ ہو جائے۔

☆ لا الہ الا اللہ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا ہر شے کی محبت سے فارغ ہو جاوے حتیٰ کہ اپنی محبت سے بھی اور مقصود و معبود صرف اللہ کی ذات ہی رہ جائے۔ فقر کی حقیقت اور خالص توحید نفی ماسویٰ اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے معنوں میں بہت سے درجات ہیں مثلاً پہلے درجے میں "نہیں کوئی نفع ونقصان کا مالک سوائے خدا کے"۔ "نہیں کوئی محبت کے لائق سوائے خدا کے"۔ "نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے" گویا اس کی عبادت اس کے حکم اور اسی کی رضا وخوشنودی کے لیے ہو اور کچھ بھی مطلوب نہ ہو حتیٰ کہ جنت کی خواہش اور دوزخ سے بچنا بھی اس میں حائل نہ ہو پھر یہ کہ "نہیں کوئی موجود یا مشہود سوائے اللہ کی ذات کے"۔

☆ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی ذات صفات پر یقین حاصل ہو جائے وہ اس کی صفات پر تدبیر کرتا رہے اُس کے عرفان ایمان میں ترقی ہوتی رہتی ہے اس کا معبود بھی خدا ہوتا ہے۔ مقصود بھی خدا ہوتا ہے وہ اسی کی جستجو میں لگا رہتا ہے ایسا شخص اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی مصیبت پر صبر کرتا ہے اور اس کی عطاء پر شکر اور اپنی رضا کو اللہ کی رضا کے تابع کر دیتا ہے۔

☆ بعد نماز عشاء بیت اللہ شریف میں مراقبہ خیال سے فراغت کے بعد کعبہ شریف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کعبہ کہہ رہا ہے کہ میری ذات کی تعریف بے حد و بے انتہا ہے اور اس کی طرف سیر نہ ختم ہونے والی ہے وہ ہر تعریف و توصیف سے وراء الوریٰ ہے جس کسی نے اس کی تعریف یا اس کی سیر کی انتہا بیان کی

Marfat.com

اُس نے اپنی حد بیان کی ہے نہ کہ اُس کی تعریف۔

☆ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی سنت ہے پس اس سنت کی اطاعت بھی لازمی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی سچی محبت و اطاعت اُس کی پہچان کے مطابق ہوگی۔ جس شخص نے اپنے خدا کو پہچان لیا وہ اُس کو بھی دوست رکھے گا اور جس شخص نے دنیا کو پہچان لیا وہ اس میں دل نہیں لگائے گا۔ خدا تعالیٰ کی صحیح پہچان والے نادر و نایاب ہیں۔ کشف کرامت اور برکت کے طالب بہت مل جائیں گے صحیح راہ نما وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جائے اور اس کی عبادت کرائے نہ کہ اپنی پرستش کرانے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔" (القرآن الکریم:-۳:۷۹)

☆ حق تعالیٰ کی محبت بھی انسان کے دل پر غالب نہیں ہو سکتی جب تک اس کی پہچان نہ ہو۔ محبت پہچان کی علامت ہے جو چیز انسان کو اپنے رب کی طرف لے جانے سے روکے اُس کا اٹھ جانا مقصود ہے وہ خواہ ترک اسباب ہو یا نہ ترک کرنا اسباب کا ہو۔

☆ جب معرفت الٰہی حاصل ہو جائے تب قضا و قدر کی حکمت سمجھ میں آ جاتی ہے۔

☆ میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ توحید کا درس حاصل کریں گے۔

☆ انسان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں کہ وہ اغیار خدا کی قید و بند میں گرفتار ہو جب تک غیریت کا ایک بال برابر بھی موجود ہے معرفت سے ناآشنا ہے ذات کا وصل اور قرب غیریت کے مٹنے میں ہے انسان کی تخلیق کا باعث معرفت الٰہی ہے اس کا قرب اور وصل فنا پر منحصر ہے اور فنا سے مراد جسم کی فنا نہیں بلکہ غیریتوں کی فنا ہے حتیٰ کہ اپنے انا کی بھی فنا حاصل ہو جب اس ذات پاک کا نور قدیم جلوہ افروز ہو اور اس کا غیر جو کہ زمانہ ماضی میں عدم محض تھا زمانہ مستقبل میں بھی عدم محض ہوگا موجودہ حال میں بھی عدم محض ہو جاوے تب توحید میں قدم راسخ ہوگا۔

☆ جب تک تو مخلوق کے ساتھ ہے یا تیرے دل میں اُن کے لیے کوئی نہ کوئی

Marfat.com

جگہ ہے تلخی اور تنگی تیرے ساتھ ہی رہے گی لیکن جب تو دل سے خالق و مالک کے ساتھ ہو جاوے گا مخلوق سے فارغ ہو جائے گا پھر سکون اور آرام تجھے حاصل ہو جائے گا۔

☆ اللہ سے سچی محبت کی علامت یہ ہے کہ جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اُسے خرچ کرنا اللہ کی راہ میں تیرے لئے آسان ہو جاوے۔

☆ وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس کے دل میں خدا کے سوا کسی غیر کی محبت نہیں نہ اُس کے سوا کسی چیز کی طلب ہے جب تک بندہ اپنی حرص و ہوا اور خواہش و مراد سے خالی نہ ہو وہ اُس کا مقصود حق صحیح نہیں ہوتا فقیری یا تصوف کی حقیقت نفی ماسویٰ اللہ ہی ہے۔

☆ وہ لوگ گمراہ اور جاہل ہیں جو کہتے ہیں کہ بندہ محبت میں اس درجے پر پہنچ جاتا ہے کہ اُس کو عبادت کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ محب کے لئے محبوب کی بندگی اور اطاعت آسان ہو جاتی ہے دوسرے کے لیے مشکل۔ سچی محبت تسلیم اور موافقت چاہتی ہے اور موافقت کا نام ہی اطاعت ہے پھر موافقت قریب لے جانے والی ہے۔

☆ قرب دل سے قریب ہونے کا نام ہے خواہ درمیان میں کتنا ہی فاصلہ ہو اور دوری دل سے دور ہونے کا نام ہے خواہ پاس بیٹھے ہوں' آنا جانا ادب میں شمار ہے۔

☆ محبت وقتی جذبے کا نام نہیں بلکہ یہ ساری عمر کے لئے مسلسل کوشش اور جہد کا نام ہے حق تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں سے بچتے رہنا ضروری ہے خدا تعالیٰ سے سچی محبت مخلوقات کے اندیشوں' اُن سے نفع و نقصان اور اُن کی مدح و ذم سے بے نیاز کر دیتی ہے حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی صحیح علامت یہ ہے کہ جملہ موجودات و مخلوقات سے پورا اعراض حاصل ہو جاوے ساری مخلوق تمہیں اپنے لئے چاہتی ہے یعنی اپنی کسی نہ کسی غرض کی وجہ سے تمہارے ساتھ محبت کرتی ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تمہیں تمہارے لئے چاہتی ہے۔

☆ جیسے وہ ہر لحاظ سے تیرا خدا ہے اُسی طرح تو بھی ہر لحاظ سے اور ہر طرح سے اُس کا بندہ ہو جاوے یہ عبودیت ہے۔

☆ مومن کا اصل مقصود ذات باری تعالیٰ کا قرب اور وصل ہے اس کی خوشنودی کا

Marfat.com

حصول ہے دنیاوی نعمتوں کا حصول یا تکالیف و پریشانیوں سے فرار مقصود نہیں محبت سے مراد بھی اطاعت الٰہی میں مستغرق ہو جانا ہے۔

☆ خدا کی پہچان کے بعد اُس کی خوشنودی کے لئے اس کے حکم کے مطابق مخلوق کی خدمت اور مخلوق کی ایذاء کو برداشت کرنا انسانیت کے اعلیٰ جوہر ہیں۔

☆ جو شخص عجز وانکساری سے اپنے آپ کو گنہگار اور کمزور سمجھ کر عبودیت کا سر خدا تعالیٰ کے در اقدس پر جھکا دیتا ہے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُس کو سرخرو کر دیتے ہیں اور اُس کی امداد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو صرف انسان کا عمل ہی پسند نہیں بلکہ وہ جذبہ صادق زیادہ پسند ہے جس کے تحت بندہ اپنے مالک کا حکم بجا لاتا ہے۔ بندہ کا حق ہے کہ اپنے آپ پر کبھی نیک گمان نہ ہو مخلوق خدا پر بدگمانی فضول نہ کریں اور اپنے مالک و مولا پر پورا بھروسہ اور اعتماد پکڑے اور اُس کے احکام کی اطاعت خوشدلی اور محبت کے ساتھ انجام دے۔

☆ نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ بندہ اللہ کا فرمانبردار بنے اور اُس کے حکم کی اطاعت کرتا رہے اور ڈرتا رہے کہ کہیں بدبخت نہ ہو جاؤں۔

☆ خدا کے دوستوں کی نشانی یہ ہے کہ اُن کا ذکر خدا کے لئے ہو اُن کی فکر خدا میں ہو اور اُن کا چین وسکون بھی خدا کے ساتھ ہو۔

☆ کبھی کبھی بلاوجہ اور بلاسبب بھی دل پر غم پریشانی اور شکستگی پیدا ہو جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف یا اُس کے دوستوں کی توجہ کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے مقصود بندے کے دل سے غیریتوں کو نکال کر ذات کی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے اور غفلت سے بیدار کرنا ہوتا ہے پریشانی اور شکستگی کے وقت خواہشات نفسانی کمزور بلکہ مانند ہوتی ہیں اور نفس کو جیسی صفائی اور پاکیزگی اُس وقت حاصل ہوتی ہے اور کسی عمل سے حاصل نہیں ہوتی بقول حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے قراری کچھ دے جاتی ہے اور قرار کچھ لے جاتا ہے ہر وہ چیز جس سے بندے کا دل غیر سے فارغ ہو کہ ذات الٰہی کی طرف متوجہ ہو رحمت الٰہی ہے اور سچی عبادت ہے سوائے فریضہ عبادت کے کیونکہ فریضہ کی ادائیگی میں خواہ یہ مقصد پورا ہو یا نہ ہو امر الٰہی کے تحت اُس کی اطاعت ہر حال میں

Marfat.com

ضروری ہے۔

☆ سالک کا خوشی اور غم دونوں حالتیں اس ذات پاک کے ساتھ اور اُسی کے لئے ہیں۔

☆ سارے جہان کی بقاء و سلامتی اُس ذات پاک کی نگاہ سے ہے جس سے ہر شے کو عدم سے موجود کیا اور خود اس کی حفاظت کر رہا ہے ایک لحظہ بھر بھی اس کی حفاظت کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی بادشاہ جب سوتا ہے تو اس کے محافظ بجائے حفاظت کے بادشاہ کو قتل بھی کر سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہی اُن محافظوں کے دلوں میں بادشاہ کا رعب و دبدبہ قائم کر رکھا ہے پس درحقیقت اللہ تعالیٰ خود ہی حفاظت کرتا ہے ورنہ ساری کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاوے۔

☆ اَلْحُب لِلّٰہِ والبغض لِلّٰہِ کہنے اور لکھنے میں دو ہی لفظ ہیں لیکن ان کے معانی اور حقیقت کا حامل ہونا خاص بندگان خدا کا کام ہے پست ہمت اور کمزور ایمان شخص کا اس میدان میں قدم رکھنا ناممکن ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کے لئے جو کچھ آتا ہے وہی اُس کے لئے بہتر ہوتا ہے اس میں خیر ہے بندہ اپنے ناقص علم کی وجہ سے اُس کو شر یا تکلیف سمجھتا ہے درحقیقت اُس پر جبر اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے عالم مقدس اور فضل کو پسند کرنا اس کے قرب کا باعث ہوتا ہے ہاں اُس کے علم مقدس پر ایمان اور اُس کے فضل کو اپنے لئے بہتر سمجھنے کا یقین رکھتے ہوئے اپنے لئے دُعائے خیر اور فضل و کرم طلب کرنا اُس کی مدد طلب کرتے رہنا اُس کا حق ہے بندہ جس قدر اپنے آپ کو حقیر عاجز اور محتاج و ذلیل اپنے اللہ کے سامنے ہونے کا اقرار و یقین رکھتا ہے اُسی قدر ہی وہ ذات اعلیٰ و مقدس کے حضور معزز و محترم ہوتا ہے چونکہ یہ خود تو اپنے آپ کو ذلیل و خوار اور عاجز ہونا پسند نہیں کرتا اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کے لئے اس کو مصائب و آلام میں مبتلا کرتے ہیں تاکہ میرا بندہ صبر اختیار کرے اپنے عجز و ذلت کو پہچان لے اور اللہ کی مرضی و علم مقدس کو حق سمجھے اور میرے قریب ہو جائے غیریتوں سے فارغ ہو جائے دل خالی ہو جاوے کیونکہ عبادات سے مقصود دل کا غیر و غیریت سے خالی کرنا ہی ہے۔ پس جس عمل

Marfat.com

سے دل زیادہ خالی ہو وہی عمل وعبادت زیادہ کرنی چاہیئے۔

☆ خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے سالک کے دل میں بعض اوقات مخالف خیالات وارد ہونے میں حکمت ربی ہوتی ہے کہ نیک اعمال اور نیک خیالات کی وجہ سے میرے بندے کے دل میں عجب پیدا نہ ہو جو کہ علم الٰہی میں بندہ کے لئے بہت نقصان رساں چیز ہے عجب سہواً گناہ ہو جانے یا گناہ کے خیالات آنے سے ہی رفع ہوتا ہے بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جس گناہ سے پہلے خوف اور بعد میں پشیمانی اور سچی توبہ پیدا ہو وہ گناہ ہلکا ہو جاتا ہے بلکہ مٹ جاتا ہے اور قریب ہے کہ نیکی بن جائے اس لئے کہ اپنے متعلق جو خوش فہمی تھی وہ رفع ہو گئی بلکہ اپنے متعلق بدگمانی پیدا ہو کہ عجز وانکساری کا باعث ہو گی البتہ بعض اوقات انسان اپنے عیوب کو دیکھ کر بددل ہوتا ہے یہ شیطان کی طرف سے گمراہی کی طرف لے جانے والی بات ہے کہ وہ مایوسی پیدا کرتا ہے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی طلب کرنی چاہیئے اور اس سے ہی امداد کا خواہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے شر شیطان وشر نفس سے بچائے۔

☆ پیران پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان کہ عجز اور عذر کے قدموں سے اُس کی طرف چل سے مراد یہ ہے کہ میں تیری طرف نہیں چل سکتا مگر تیری توفیق کے ساتھ۔ بغیر تیری توفیق کے ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے معانی بھی یہی ہیں کہ بدی سے بچے اور نیکی کو حاصل کرنے کی طاقت سوائے تیرے فضل رحمت اور توفیق وامداد کے مجھ میں ہرگز نہیں ہے اور عذر سے مراد یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال میں نقص نظر آوے اُس بارگاہ عالی میں پیش کرنے کے قابل نہ سمجھے اور اپنی کوتاہی وکمزوری کو نظر میں رکھے شرم محسوس کرے کہ یا اللہ میرے کھوٹے کو کھرا کر دنیا اور قبول فرمالینا تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے میں عاجز بے بس ونا کارہ ہوں۔

☆ ظاہری حالات واسباب بذات خود متحرک نہیں بلکہ ان میں حرکت ذات باری تعالیٰ کے حکم کے تحت ہوتی ہے۔ اسباب سے کام لینا حکم الٰہی کے تحت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حیثیت کے مطابق نظام الٰہی اسباب کے ساتھ چل رہا ہے اور اسباب اُسی کے پیدا کردہ ہیں۔ اس لئے ان کو استعمال کرنا عین مرضی الٰہی ہے اُس ذات مقدس کے

Marfat.com

سارے کام حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ اسباب پر نظر اور انحصار نہ رکھا جاوے بلکہ سبب الاسباب پر نظر رکھی جاوے اصل مقصود یہی ہے کہ اسباب کے وجود سے گذر مسبب پر یقین واعتماد کیا جاوے۔

☆ ساری عبادات سے مقصود دل کو غیریتوں سے خالی کرنا ہے جب تک دل غیر خدا سے خالی نہ ہو اطمینان حاصل نہیں ہوتا انسان کے دل اور دماغ میں جو خواہشات پوشیدہ ہیں ان کو روکنا اور مغلوب کرنا ان کی مخالفت کرنا مجاہدہ میں داخل ہے۔

☆ مومن کے لئے ہر حال میں خدا تعالیٰ کی خاص حکمت و مصلحت کارفرما ہے خدا تعالیٰ اپنے بندے پر بلاوتکالیف بھیج کر آزمائش فرماتا ہے بندے کا فرض ہے کہ اپنے اللہ سے صبر و استقامت طلب کرتا رہے' صبر وشکر اختیار کرے دراصل اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں یہ صفات پیدا کرنا چاہتا ہے اور انہی صفات کی تکمیل واستقامت ایمان کو کامل کرنے والی ہے اور قرب الٰہی میں لے جانے والی ہے اللہ تعالیٰ کی منشاء و مرضی ہے کہ بندے کا منہ میری طرف متوجہ ہو اس کے گرداگرد تکالیف کا گھیرا پیدا کرتے ہیں تاکہ بندے کا دل ان تکالیف و پریشانیوں اور تفکرات کی وجہ سے غفلت سے ہوشیاری میں آجاوے' دنیا کی محبت والفت سے اس کا دل اچاٹ ہو جائے تاکہ تقدیر کا لکھا پورا ہو اور اس بلاوتکالیف کو انعام میں تبدیل کردیا جاتا ہے۔

☆ انسانی زندگی کا مقصود خدا تعالیٰ سے تعلق اور تعارف پیدا کرنا ہے اگر خدا سے تعلق اور تعارف پیدا نہ ہو تو باقی سب کچھ فضول اور عبث ہے اگر خداوند تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہو تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نماز سے کوتاہی ہو جس وقت دل پر مایوسی کی کیفیت ہو تو یہ شیطانی وسوسہ ہے ایسی حالت میں استغفار پڑھا جائے اور خداوند سے مدد طلب کی جائے انسان جب کسی غیر کا سہارا لیتا ہے یا مدد کا طالب ہوتا ہے تو اسی سبب سے مخالفت ظہور میں آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اُس کا بندہ غیر کا سہارا پکڑے اللہ تعالیٰ کی منشاء ومرضی یہ ہے کہ بندہ سیدھا خداوند تعالیٰ کی طرف جاوے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کو دوسرے صاحبزادوں کے سپرد کیا تو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال تک دونوں کو رُلایا۔

Marfat.com

☆ جب تک انسان موافقت نہ کرے قرب کا حصول ممکن نہیں کیونکہ یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ جس آدمی کے قریب ہونا چاہو تو اُس کے لئے موافقت ہی قرب کا سبب ہوتی ہے اسی طرح ذات باری تعالیٰ کا قرب مقصود ہو تو اُس کے امر کی اطاعت اور علم پر رضا اور موافقت اولین شرط ہے۔

☆ وہ ذات پاک بندہ کے لئے بہتر کرتی ہے بندہ اپنی بہتری کے بارے میں نہیں جانتا جیسا وہ بندے کے بارے میں جانتا ہے اگر بندہ اپنی بہتری کے بارے میں جان بھی لے تو حالات کو اپنے جاننے کے مطابق تبدیل نہیں کرسکتا سو اُسی ذات پاک پر بھروسہ رکھا جائے اسی سے دُعائیں مانگی جائیں اور اُسی سے مدد طلب کی جائے۔ اُس کی مدد اکثر تو اسباب کے ذریعے ہوتی ہے اور کبھی کبھی بغیر اسباب کے بھی۔

☆ ذات باری تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے رہنا چاہیے گھبرانا نہیں چاہیے حالات جیسے بھی ہوں ثابت قدمی کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرنا چاہیئے اصل مقصد دنیا کے مال و متاع کی کشادگی اور آسودگی نہیں ہے بلکہ اصل مقصد تو ذات باری تعالیٰ کی رضا' خوشنودی اور قرب ہے وہ ذات پاک جب تک جس حال میں رکھے اُس حال میں خوش رہنے کی کوشش کی جائے جب چاہے گا اس میں سے نکال کر کامیاب کردے گا۔

☆ خدا کی طرف جانے والے انسان کو لازم ہے کہ وہ خدائے پاک کی صفات پر کماحقہ یقین کرے جن بنیادی عقائد پر یقین کرنے کا حکم دیا گیا ہے اُن کی دل سے تصدیق کرے اور زبان سے بھی اقرار کرے عقائد کا صحیح ہونا ضروری ہے نجات انسانی خدا کے فضل و کرم اور درست عقائد و اعمال صالح پر مبنی ہے اگر انسان کا عقیدہ بمطابق قرآن پاک اور سنت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو اعمال کی خامیوں اور کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ بذریعہ استغفار معاف فرمادیں گے لیکن جس کا عقیدہ ہی غلط ہے اُس کو اعمال کماحقہ فائدہ نہ دیں گے اس لئے لازم ہے کہ پہلے عقائد کو درست کیا جاوے۔ اس وقت دنیا میں غلط عقائد کی سخت خطرناک اور تاریک آندھیاں چل رہی ہیں جس سے انسان کا دل اثر پذیر ہوئے نہیں رہ سکتا اس کے بعد امر و نہی کی قید میں آئے جن امور کا اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے اُن کو سرانجام دے امر کی اطاعت

Marfat.com

اور نہی سے بچنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے ہر دم طلب کرتا رہے۔ بعدازاں دل پر دنیا کو موخر کرنے اور عقبیٰ کو مقدم کرے یعنی اس کے نزدیک دنیا کی ہر چیز ہیچ اور ذلیل ہو جاوے عاقبت اور عاقبت کی ہر چیز اُس کے دل پر مقدم ہو جاوے' جب یہ خیالات پختہ ہو جائیں تو اس سے بھی اوپر نگاہ لے جا کر اس امر کا تفکر کرے کہ بے شک عاقبت دنیا سے افضل ہے لیکن وہ ذات مقدس جو عالم دنیا عالم عقبیٰ' عالم امر' عالم خلق کی خالق ہے جب اُس کی پیدا کردہ اشیاء میں اتنا حسن اور لطافت ہے جس کی تعریف کرنے سے انسانی زبان عاجز ہے تو اس کی ذات مقدس جو کہ مظہر اور خالق کون و مکان ہے اُس کے قرب میں کیسی لذت اور اطمینان ہوگا تو سالک تفکر کر کے جیسا کہ اُس نے پہلے دنیا سے نظر اٹھائی تھی اور عقبیٰ کو مقصود قرار دیا تھا اب عقبیٰ سے بھی نظر اٹھائے صرف اور صرف اُس ذات مقدس کی طرف رجوع کرے۔ ہر عمل اس کے فضل و کرم سے کرے اور اُس کے ہر کام کا مقصود ذات باری تعالیٰ کی محبت' قرب' معرفت اور رضا جوئی ہو جب بندہ ان خیالات میں وقت گزارتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد ان خیالات میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے پھر خدا کا فضل و کرم اُس کو پسند اور منظور فرما لیتا ہے اس کے دل سے مذمومہ صفات اور رزیلہ اخلاق اور غیریت کو دور کر دیتا ہے اور بندہ وصل الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔

☆ بعض اوقات بلاوجہ بھی غم کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں جس سے مقصود ذات کا بندے کے دل کو دوسری غیریتوں سے نکال کر ذات کی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے اور غفلت سے بیدار کرنا بھی مقصود ہوتا ہے جب انسان کے دل میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اس کے سب قوائے اور خواہشات کمزور ہو جاتی ہیں ایک شکستگی اور پریشانی پیدا ہوتی ہے جو سالک کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے سالک کا دل اُسی ذات سے ہی خوش ہے اور اُسی سے ہی غمگین ہے۔ دوسرے الفاظ میں باری تعالیٰ کی نظر سے ہی غم ہوتا ہے اور اُسی نظر سے خوشی ہوتی ہے سیدنا حضرت یحییٰ علیہ السلام ساری عمر ہی روتے رہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ساری عمر خوش رہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ذات مبارک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے آپ ہمیشہ خوش رہتے ہیں اور میں

Marfat.com

ہمیشہ روتا ہوں اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ نہ تم اپنے آپ روتے ہو نہ میں اپنے آپ خوش رہتا ہوں بلکہ اس ذات اقدس کی نظر ہے جو تم کو رلاتی ہے مجھ کو ہنساتی ہے۔ انسان کا دل غموں کی بارش سے جس قدر صفائی اور پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور کسی چیز سے نہیں' مقصد یہ ہے کہ ہر حال میں بندے کا دل ذات کی طرف متوجہ ہو وہی رحمت الٰہی ہے جس چیز سے بندے کا دل ماسوا اللہ تعالیٰ سے خالی ہو اور ذات سے محو ہو وہی عبادت الٰہی ہے۔

☆ وہ شے جو کہ طالب کو ذات پاک سے روکے خواہ وہ ترک اسباب ہوں خواہ نہ ترک کرنا اسبابوں کا جو رکاوٹ اور حجاب ہے اُس کا اٹھ جانا مقصود ہے۔ جب طالب ذات باری تعالیٰ کی عبادت کے لیے اپنے آپ کو خالص کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ راضی ہو کے اُس کے دل سے اس کا ارادہ اختیار اٹھا دیتے ہیں اور ذات باری تعالیٰ کا ارادہ و اختیار آ جاتا ہے جب اُس کا ارادہ و اختیار نہ رہا بلکہ ذات کا ارادہ جاری ہوا تو ترک اور عدم ترک اُس کی مرضی پر منحصر ہے سالک کو جس حال میں رکھے اُس کے لئے بہتر ہوگا کیونکہ بہتر وہ ہوتا ہے جو سالک کے لئے ذات حق کرے نہ کہ وہ خود کرے۔

☆ سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جملہ موجودات کی حقیقت کو عدم جانے اور ذات باری تعالیٰ کو موجود اور حقیقت جانے یہ علم ہے جب حال بن جائے گا تو یہ سالک کا توحید میں پہلا قدم ہوگا۔

☆ بندہ جب اس بات کا یقین کر لے کہ تخلیق کون و مکان سے پیشتر کسی بھی مخلوق کو اپنے ہونے کا علم نہ تھا اور وہ ذات پاک جو اول و آخر ہر چیز پر محیط ہے جسے اپنے بندوں کی سراسر بہتری مقصود ہے اُسے ہر سائل کی حاجت کا علم ہے اس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں نہ عطاؤں میں رکاوٹ ہے اگر عطاؤں میں دیر ہے تو اس میں مانگنے والوں کی بہتری ہوتی ہے۔

☆ ہمیں اس دنیا میں کشف و کرامات اور برکت و شرف کے طالب بہت سے لوگ ملیں گے لیکن خدا کی محبت والے کم۔ غیر اللہ کو دل سے دور رکھنے والے اور اس کے دروازے کی طرف رہنمائی کرنے والے بھی بہت کم ملیں گے۔

Marfat.com

☆ اللہ کی ذات پاک بزرگ و برتر ہے بندہ اس کی نافرمانی کرتا رہتا ہے لیکن وہ بندے کی پردہ پوشی کرتا اور معاف کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔

☆ تمام دنیاوی کاموں مثلاً کشائش رزق اور مشکلات کے حل کے لئے خدا دوستوں کے پاس نہیں جانا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب کے حصول کے لئے حاضری سودمند ہے اس سے دنیاوی کام بھی خودبخود ہوتے رہتے ہیں اور ان کے طفیل دُعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

☆ دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے خلوص ہونا چاہیے دکھاوے سے کام نہیں لینا چاہیئے کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کی گذرگاہ ہے کسی غیر کی نہیں ایک شخص آپ کے پاس لنگر کے لئے کوئی معمولی چیز لے کر آیا آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لنگر میں بھیج دی فرمایا مجھے دکھانے کی ضرورت نہیں ہر کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرنا چاہیئے یہ لنگر میرا نہیں خدا کا ہے اور یہ سب کا مشترکہ کام ہے۔

☆ رضاءِ الٰہی پر قائم رہنا انبیاء کا مقام ہے اور اولیاء کا حال ہے۔

☆ گرمیوں میں حبس بہت تھا فرمایا جب تک خدا کی مرضی نہ ہو اس وقت تک ہوا بھی نہیں چلتی خواہ سارے زمانے کے ولی اکٹھے ہو جائیں۔

☆ توحید یہ ہے کہ خدا کی محبت کے سوا ہر شے کی محبت سے انسان فارغ ہو جائے اس کا معبود و مقصود و مطلوب صرف اور صرف خدا کی ذات ہو اور اس کی خوشنودی کا حصول اسی کی مراد ہو یعنی نفی ماسوا اللہ کا نام توحید ہے۔ مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک کی طرف کھڑے ہو کر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تصدیق فرماتے ہیں کہ تصوف نفی ماسوا اللہ میں مضمر ہے۔

☆ سچا مواحد وہ ہے جس کا معبود اور مقصود اللہ رب العزت کی ذات ہو اور جس کی عبادات و اطاعت اپنے مالک حقیقی کی خوشنودی کے لئے ہو نہ کہ عزت و اقتدار اور خواہش جنت کے لئے۔ اے انسان! جس طرح وہ ہر لحاظ سے تیرا خدا ہے تو بھی ہر لحاظ سے اُس کا بندہ ہو جا۔ مردِ حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جملہ موجودات کی حقیقت کو عدم جانے اور ذاتِ حق تعالیٰ کو موجود اور حقیقت جانے اور باقی کائنات کی ہر چیز کو اپنے

Marfat.com

رب کی طرف سے جانے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے چار جہان حقیقت ہیں اور یہ چاروں جہان بھی مرد کامل کو عطا ہوتے ہیں عالم ناسوت اس میں زمین آسمان چاند سورج ستارے سمندر فضا خشکی جن بشر حیوان اور ساری کائنات عالم ملکوت اس میں ارواح اور ملائکہ شامل ہیں عالم جبروت اس میں تجلیات اور انوار قدرت الٰہیہ جبکہ عالم لاہوت جہاں خود ذات حق اپنی تمام شانوں عظمتوں رفعتوں کمالات جلالیہ اور کمالات جمالیہ اور وصف حمدیت احدیت کے ساتھ موجود ہے۔

☆ کسی شخص کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہوگا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت تامہ حاصل ہوگئی ہے اس کی مثال اس طرح ہوگی جیسے کوئی آدمی یہ کہے کہ میں نے آسمان کو دیکھ لیا ہے حالانکہ اس نے سارے آسمان کو نہیں دیکھا حالانکہ آسمان کا جو حصہ اس کے سامنے ہے اس کو بھی اس نے کما حقہ نہیں دیکھا بلکہ دھندلے سے نشان کو اس نے آسمان سمجھ رکھا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور اس کی صفات لامحدود ہیں لامحدود کو محدود اپنے احاطہ عرفان میں نہیں لاسکتا اس بات کو واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاتدرکہ الابصار یعنی یہ محدود نظریں اس ذات لامحدود کا ادراک نہیں کرسکتیں عقل انسانی اس ذات کے ادراک سے عاجز ہے حالانکہ اس نے یہ بھی فرمایا ہے جس طرف تم منہ کروگے مجھے پالو گے اور یہ ارشاد بھی ہے کہ میں شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

۲۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمان الٰہی جل جلالہ:

یایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا (القرآن الکریم:۔۳۳:۴۵، ۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس

Marfat.com

کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

انا اولی بکل مومن من نفسہ(ابوداؤد)
میں ہی ہر مسلمان کا اسکی جان سے زیادہ والی ہوں۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

یہ صفت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تھی کہ جب معراج کی شب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مقام قرب میں پہنچایا تو مقام کا فاصلہ تھا مگر قرب کا فاصلہ نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حال عوام کے فہم سے بالا ہے اور اوہام سے جدا اس حد تک دنیا نے اسے گم کیا۔ وہ آپ سے گم ہوا اور صفت بے صفت کی فنا میں حیران طبیعت کی ترتیب اور اعتدال مزاج پریشان ہوا۔ نفس دل کے مقام پر پہنچا اور دل جان کے درجے تک اور جان سر کے مقام پر اور سر قرب کی صفت میں اور سب میں سب سے جدا ہوا چاہا کہ وجود خراب ہو جائے اور جسم کو چھوڑے اور اس سے مراد محبت قائم کرنا تھا حکم ہوا کہ بحال ہوتا کہ قوت پائے اور وہ قوت اس کی قوت ہو اور اس کی ہستی سے ہستی ذات ظاہر ہو چنانچہ فرمایا: انی لست کاحدکم انی ابیت عندربی فیطعمنی و یسقینی یعنی میں تم جیسا نہیں میں اپنے ربّ کے پاس شب باش ہوتا ہوں وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے جس سے میں زندہ و قائم ہوں اور یہ بھی فرمایا: لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیملک مقرب ولا نبی مرسل میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت خاص ہے جس میں ملک مقرب اور نبی مرسل بھی نہیں وسعت پاتا۔
(کشف المحجوب باب نمبر۱۴)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمتہ اللہ علیہ

☆ پورا دین حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینہ مبارک میں سمویا گیا۔ الم نشرح لک صدرک سے یہی مراد ہے کسی اور کو یہ شرف کمال حاصل نہیں البتہ حضور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامل تابعداروں کو حسب استعداد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل کم وبیش شرح صدر سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔

☆ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت اور سعادت کی علامت ہے جیسے استاد کی حاضری شاگرد کے لئے ادب اور محبت کے ساتھ استاد سے علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے مگر صرف زیارت یا سرسری محبت سے استاد کا علم حاصل نہیں ہوتا بلکہ زیارت اور محبت کے علاوہ استاد سے سبق حاصل کرنا اس کو یاد کرنا ان کے حکم کی تعمیل کرنا لازمی ہے یہ بھی زیارت کا اعلیٰ درجہ اور اعلیٰ قسم ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو علم معرفت اور ایمان و یقین حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے خدا کے ساتھ حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صدقہ' توجہ و دُعا و برکت کے ساتھ اپنی اہمیت اور استعداد کے مطابق اس کو بھی حاصل کیا جاوئے۔ صحابہ کرام کو یہ دولت بدرجہ اتم حاصل تھی صحابہ کرام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کے کامل تابع فرمانوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے حصہ عطا ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت اور خوشنودی اسی زیارت سے حاصل ہوتی ہے اسی لیے کہ استاد کے نزدیک لائق اور قابل شاگرد وہ ہے جو استاد کی حاضری میں بھی رہے، اس کا ادب و احترام بھی کرے اس سے محبت بھی کرے اس سے حاصل شدہ علم کے مطابق استاد کی اطاعت بھی کرے بلکہ موافقت کلی اختیار کرے۔

☆ اللہ ربّ العزت کی معرفت کامل بغیر اطاعت وعطا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ممکن نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطا سے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدا کا عرفان حاصل ہوتا ہے اور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو درجوں بلند کرنے والی ذات اللہ ربّ العزت کی ہے نہ کہ مجاہدات اور ریاضت۔ اسی لیے سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کوئی شخص اپنے اعمال و مجاہدات کی بناء پر بخشش کا حق دار نہیں ہوگا بلکہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہی بخشا جائے گا پھر فرمایا اگر کوئی شخص قرب الٰہی کا طالب ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توجہ اور نظر التفات حاصل کرنی چاہیے۔

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی کئی قسمیں ہیں ایک زیارت ظاہری ہے جو آپ کے جسم شریف کی زیارت ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہر خاص و عام کو حاصل ہوئی دوسری قسم کی زیارت پہلی قسم کی زیارت سے بہتر ہے وہ حقیقت میں آپ کی شریعت کی متابعت اور امرونواہی کی تعمیل اور اصلاح اخلاق سے حاصل ہوتی ہے جس کو شریعت محمدی کی جتنی توفیق ربّ العزت عطا فرمائے۔گویا وہ شخص اتنا ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی زیارت سے مستفیض ہوتا ہے۔تیسری قسم کی زیارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو معرفت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھی۔انسان سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ اور عنایت سے اپنی بساط کے مطابق اسے حاصل کرے۔

☆ ہر کوئی اپنی استعداد کے مطابق خدا کو پہچانتا ہے مگر ستر ہزار پردوں کو طے کر کے خدا تعالیٰ کی معرفت اور دیدار کا حاصل ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اور توجہ کے بغیر ناممکن ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ سے ہی دیکھا جا سکتا ہے خدا تعالیٰ کی محبت معرفت اور قرب کے حصول کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ ذریعہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اور توجہ اور حضوری حاصل ہو جائے کوئی رتبہ اور کوئی درجہ بلند بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل اطاعت کے حاصل ہونا ناممکن ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب صفات کامل درجے کی ہیں اور سب میں سے صفت تسلیم بڑھی ہوئی ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کی مرضی وارادے کو قبول فرماتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ایک بال برابر بھی اپنے لئے کچھ باقی نہیں رکھا تھا اور خدا کی مرضی میں گم ہو گئے تھے۔اپنا سب کچھ خدا کے حوالے کر دیا ہوا تھا اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ جب معراج کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُمت کے لئے پچاس نمازیں فرض قرار دیں تو آپ نے من وعن قبول فرمایا اور تسلیم کرتے ہوئے واپس تشریف لائے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار تکرار کی وجہ سے کہ میں اپنی اُمت کو آزما چکا ہوں آپ کی اُمت اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکے گی

Marfat.com

آپ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں کہ رعایت دی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اللہ کی بارگاہ میں عرض گذاری کے بدولت پانچ نمازوں تک نوبت پہنچی ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر بار مان کر ہی چلے آتے رہے۔ مدینہ طیبہ میں مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت تسلیم، محویت استغراق اور کامل فنا کو دیکھ کر مجھے شرم محسوس ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کروں یا الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرض کروں لیکن ایسا یقین کامل مجھے حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی کوئی چیز حتیٰ کہ ایک بال تک بھی باقی نہ رکھا سب کچھ خدائے پاک کے حوالے کر دیا ہوا ہے لہٰذا بے اختیار یہ کلمات مبارکہ میری زبان سے نکلے سبحان اللہ و بحمدہ اور بار بار یہی کلمات ادا ہوتے رہے کسی کے سوال کرنے پر کہ پھر مخلوق کی پکار کا جواب کون دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خود آپ کی طرف سے پکار سنتا اور جواب دیتا ہے۔

☆ انبیاء علیہم السلام کا علم حقیقی اور شک و شبہ سے مبرا ہوتا ہے اس لئے جو بات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے نکل گئی وہ پتھر پر لکیر ہو گئی اس کے خلاف عقلی دلائل فلسفیات یا تجربات کی بناء پر جو نظریے بھی قائم کیے وہ اپنے اپنے وقت پر غلط ثابت ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ عقل دنیا مادیات سے فائدہ اُٹھانے میں خواہ کس عروج پر پہنچ جائے اس سے معاد کی تکذیب نہیں ہو سکے گی دنیا بھر کے دانشمند عقلی دلائل سے معاد کو غلط قرار دے دیں تو اس کی مثال ان اندھوں جیسی ہو گی جو دن کے وقت کہیں کہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

☆ یوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمیع انبیاء و مرسلین کے کمالات کا مجموعہ تھے مگر سب کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ کمال آپ رضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں سبقت لے گئے تھے آپ کی ہر ادا نمایاں رہی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی خواہش سے بولتے بھی نہیں جو کچھ فرماتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو ان کو بہ ذریعہ وحی بتایا جاتا ہے۔

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رضاء الٰہی کے سامنے سرخم تسلیم کرنے کا ہی اثر تھا کہ معراج کی شب اللہ تعالیٰ کے دیدار ہونے کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با ہوش رہے۔ ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر ایک ہی جلوہ سے بیہوش ہو گئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ارادے سے دیدار الٰہی کی التجاء کی تھی اس لئے وہ ذات باری تعالیٰ کی تجلی کی تاب نہ لا سکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ارادہ ترک کیا ہوا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ارادہ سے معراج کرایا تھا اور وہ وسعت عطا فرمائی کہ دیدار الٰہی کے وقت با ہوش رہے۔

☆ مولوی فیروز الدین گجرات کی درخواست جب آپ کے سامنے پیش ہوئی کہ کوئی ایسا طریقہ وظیفہ بتائیں جس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے کے جواب میں ارشاد فرمایا مولانا کے سوال سے پتہ چلتا ہے کہ وہ صاحب علم اور دانا شخص نہیں ہیں کیونکہ دانا آدمی جب کسی بادشاہ کی ملاقات کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے ایسے کام کرتا ہے جس سے اس کو شاہی دربار تک رسائی حاصل ہو بلکہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ دربار شاہی میں ضرور شرف یابی حاصل کر لے گا۔ دربار میں حاضر ہونے کے لئے اپنا لباس تیار کرتا ہے اپنے بدن کو تمام قسم کی آلائشوں کثافتوں سے پاک کرتا ہے ظاہری صفائی کے بعد بادشاہ کے نقیبوں تک رسائی حاصل کرتا ہے تاکہ بادشاہ تک پہنچا جا سکے جب دربار میں حاضر ہوتا ہے تو شاہی آداب بجا لاتا ہے محتاط رویہ اختیار کرتا ہے۔ ایسی حرکات سے اجتناب کرتا ہے جس سے بادشاہ ناراض ہو جائے ایسے کام کرتا ہے کہ جس کو دیکھ کر بادشاہ خوش ہو کر انعام واکرام سے نوازے کوئی نہیں چاہتا کہ بڑے بڑے جرم کروں گندے لباس میں بادشاہ کی خدمت میں جاؤں کہیں بادشاہ ناراض ہو کر سزا نہ دے دے۔ اسی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوال کرنے والے کو سوچنا چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے خیالات اور دل کو پاک وصاف کرے۔ اللہ ربّ العزت کے حکم کے مطابق امر و نہی پر عمل کرے۔ فرائض و حقوق پورے کرے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ممکن حد تک اطاعت کی جائے ایسے کاموں کے لیے جدوجہد کرے جس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو جائیں جب کوئی

Marfat.com

مکمل تیاری کر لیتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو سکے تو پھر خود بخود کرم کے دروازے کھل جاتے ہیں ورنہ ہر قسم کی کثافتوں سے ملوث شخص کے لیے یہ ساعت مشکل ہو جاتی ہے اگر زیارت نصیب بھی ہو جائے تو خواب کی ہیت مختلف ہوگی اپنے اپنے اعمال کے مطابق زیارت سے مشرف ہو گا اس قسم کی زیارت اگر نصیب ہو بھی جائے تو اس قدر فائدہ نہیں ہوگا جس قدر فائدہ معرفت الٰہی، عرفان الٰہی، قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بندہ اتباع میں کامل ہو کر خود بخود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ و التفات حاصل کر لیتا ہے اس صورت میں جب زیارت سے مشرف ہوتا ہے تو وہ نہایت ہی سودمند معاملہ ہوتا ہے۔

۳۔ ولایت وصحبت اولیاء کرام

فرمان الٰہی جل جلالہ:

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین امنوا و کانوا یتقون لھم البشری فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة لا تبدیل لکلمت اللّٰہ ذلك ھو الفوز العظیم○
(القرآن الکریم:-۱۰:۶۲ تا ۶۴)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالٰی قال

Marfat.com

من عادیٰ لی ولیا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشی احب الی مما افترضت علیه وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بهاo (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کو اعلان جنگ ہے میرا بندہ میرا تقرب کسی اور عمل سے جو مجھے پسند ہو اتنا حاصل نہیں کرتا جتنا کہ اس عمل سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے تا آنکہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے اور وہ پاؤں جس سے وہ چلتا ہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

اولیاء اللہ کا اللہ تعالیٰ ناصر و مددگار ہے اور اس نے اپنی ان پاک ہستیوں کو اپنی دوستی اور ولایت کے لیے مخصوص کر لیا ہے اور وہ اللہ کے ملک کے والی بنائے گئے ہیں اور ان کو اپنے افعال اور قوت کا مظہر بنایا ہے اور انواع و اقسام کی کرامتیں ان کی ذات کے ساتھ مخصوص کر دی ہیں اور آفات طبع و ہوائے سے ان کو پاک کر دیا ہے اور نفس کی پیروی سے ان کو آزاد کر دیا ہے ان کی ہمت و ارادے سوائے معیت قوت الٰہی کے ظہور میں نہیں آتے اور ان کے انس و محبت کا رابطہ سوائے اس فعال مطلق کے کسی کے ساتھ نہیں یہ لوگ ہم سے قبل موجود تھے۔ زمانہ گذشتہ میں تھے اور وہ فرامین مصطفیٰ

Marfat.com

علیہ التحیۃ والثناء کے ساتھ ایسے مجرد ہیں کہ متابعت نفس کی راہ ان پر مسدود ہے حتیٰ کہ باران رحمت جو آسمان سے نازل ہو رہی ہے وہ ان کے دم قدم کے صدقے سے ہے اور زمین سے جو سبزہ اُگ رہا ہے وہ ان کی صفاء و حال کی برکت سے اُگ رہا ہے اور کافر پر مومن کو غلبہ انہیں کی ہمت سے حاصل ہے۔(کشف المحجوب باب نمبر۱۴)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ ولایت کی انتہا سے نبوت کی ابتداء ہے سب نبی ولی ہوتے ہیں نبوت ختم ہو چکی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کہلا سکتا ہے البتہ نبوت کے اوصاف و کمالات میں سے بعض اوصاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل تابعداروں کو حاصل ہو سکتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی خاص الخاص عطاؤں میں سے ہے۔

☆ ابتداء میں چونکہ طالب کے لیے چلنا مشکل ہوتا ہے۔شیخ کامل اُس کے دل پر ذوق وشوق اور محبت و خوف پیدا کرتا ہے تاکہ طالب اپنی منزل کی طرف گامزن رہے اُس وقت ذوق وشوق ایسی وجدانی کیفیت پیدا کرتے ہیں کہ انسان کو اپنا نفع و نقصان بھول جاتا ہے اور ہر چیز سے بے خبر ہو کر دیوانگی کے طور پر سفر طے کرتا ہے حالانکہ اس کے دل کے مہلکات ابھی رفع نہیں ہوتے بلکہ شیخ نے صرف خدا کا خیال مقدم کر کے حجابات کو مؤخر کر دیا ہے۔سالک گمان کرتا ہے کہ مجھ سے جملہ مذمومہ اشیاء خارج ہو گئی ہیں اور محمودہ صفات حاصل ہو گئی ہیں۔مگر یہ حالت عارضی ہے مستقل نہیں ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ماں اپنے شیر خوار بچے کی نگرانی ہمہ اوقات کرتی ہے جوں جوں بچہ بڑا ہو جاتا ہے نگرانی میں کمی کرتی جاتی ہے (حالانکہ اولاد کے لیے ماں کی محبت میں کمی نہیں آتی) پہلے انگلی پکڑ کر چلاتی ہے یا کوئی سہارا پکڑا کر پھر جیسے جیسے اُس کی استعداد بڑھتی ہے سہارا یا انگلی پیچھے کرتی جاتی ہے پھر بچہ کبھی گرتا ہے کبھی چل پڑتا ہے۔ ایسے ہی شیخ کامل جب اپنے عطا کردہ ذوق وشوق کو واپس لیتا جاتا ہے تو سالک میں وہی مذمومہ صفات جو مؤخر کی گئی تھیں پھر عود آتی ہیں اب یہ گھبراتا ہے کہ میں تو اتنے عرصہ کے بعد بھی وہی کا وہی ہوں کبھی بددلی کبھی مایوسی طاری ہوتی ہے اور کبھی توفیق و

Marfat.com

ہمت۔ شیخ کی نظر عنایت ہر حال میں شامل ہوتی ہے لیکن اب وہ باریکی اور لطافت اختیار کر گئی ہے جو کہ غیر محسوس ہوتی ہے۔ کبھی سالک اس حال کو غفلت اور کوتاہی سے منسوب کرتا ہے تو کبھی شیخ کی عدم توجہی کے ساتھ' اب کمزور دل لوگ اس حالت میں عمر گذار دیتے ہیں اور عالی ہمت لوگ اپنے نقائص وعیوب کو نگاہ میں لا کر ان سے فارغ ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور شیخ کی مدد سے اپنے سفر میں رواں دواں رہتے ہیں اور منزل کو پا لیتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی اور بہتری چاہتے ہیں اُسے مرد کامل کی مجلس اطاعت و خدمت کی نعمت عطا فرماتے ہیں۔ وصول الی اللہ کے لئے سب سے زیادہ قریب آسان اور زود اثر عمل اہل اللہ کی مجلس' توجہ اور خدمت و اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ بزرگان دین اہل علم اور نیک لوگوں کے ساتھ محبت حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ہی محبت ہے کیونکہ یہ تعلق خدا کے لئے ہے دوسرے تعلقات میں نفسانی غرض ہے خدا دوست لوگوں کا خُلق اللہ کے اخلاق میں سے ہے وہ دنیا داروں کو نفس شیطان اور دنیا کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش جاری رکھتے ہیں انہیں چھوڑ نہیں دیتے۔

☆ بادشاہ کو ہر کوئی نہیں دیکھ سکتا سوائے امراء وزراء کے جو بادشاہ کے دربار میں حاضر رہتے ہیں البتہ شاہی سواری گذر رہی ہو تو رستہ صاف کرنے والا خاکروب بھی اُس وقت بادشاہ کی زیارت کر سکتا ہے بعینہ اسی طرح خدا تعالیٰ کا قرب ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ البتہ اہل اللہ کے حضور یا اُن کے مزارات کے نزدیک رحمت الٰہی کی ہوا چلتی ہے اُس وقت اہل یا نااہل جو بھی موجود ہو گا وہ فیض یاب ہو جاوئے گا۔

☆ جنگل اور میدان میں درختوں کے پتے ہوا کی وجہ سے اِدھر اُدھر اُڑتے پھرتے ہیں البتہ جو پتہ کسی پتھر کے نیچے آ جاوے وہ محفوظ ہو جاتا ہے ایسی ہی مثال عام لوگوں کی ہے جس شخص کا تعلق کسی اہل اللہ سے ہو جاوے وہ حفاظت میں ہو گیا اور اُس کے سوا دوسرے لوگ فضول اور لہو ولعب میں مصروف رہتے ہیں۔ اہل اللہ کی مجلس وحدت دو جہان کے بہت بڑے انعاموں میں سے ہے۔

☆ وذرو ظاهر الاثم و باطنه قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

گناہ کا ایک ظاہر ہے ایک باطن ہے اسی طرح سب اعمال کا ایک ظاہر حصہ ہے ایک باطنی حصہ ہے۔ اعمال ظاہر کا تعلق شرع ظاہر سے ہے اور اعمال باطن کا تعلق شرع باطن سے ہے جسے صوفیاء کرام اصطلاح میں طریقت کہتے ہیں۔

☆ عارف کا ریا والا عمل مومنوں کے خلوص والے عمل سے بہتر ہے کیونکہ وہ خدا کے لیے اور خدا کے حکم سے ہوتا ہے حتیٰ کہ انبیاء کرام پر فرض ہے کہ وہ اپنا عمل لوگوں کے سامنے کریں کیونکہ اس میں ساری مخلوق کے لئے بھلائی ہے۔

☆ ذلت وخواری ہر نفس کو ناپسند ہے کیونکہ یہ اُس کی انا کے خلاف ہے مگر نفس اپنی خواری کے وقت ہی صحیح عجز اختیار کرتا ہے اور یہ عجز وانکساری اس کو دربار الٰہی میں لے جانے کا سبب بنتی ہے اپنے اختیار اور ارادہ کی اُس وقت ہی ترک ہوتی ہے اور مرضی الٰہی جو کہ حقیقت میں انسان کے لئے بہتر ہوتی ہے اُس کو پسند آتی ہے یہی ولایت ہے۔

☆ ابتداء میں سالک کی دعائیں جلدی قبول کی جاتی ہیں کیونکہ ابتداء میں سالک کو استقامت کم ہوتی ہے جوں جوں اُس کے خیال کی استقامت بڑتی ہے اُس کے خیال کو پختہ بنانے کے لیے دیر سے دعائیں قبول فرمائی جاتی ہیں۔

☆ خدا دوست خود تکلیف اُٹھاتا ہے اور آرام کو قطع کرتا ہے غور سے دیکھیں تو مجاہدہ عبادات کیا ہیں۔ آرام کو ترک کر کے تکلیف کو پسند کرنا ہے اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ اُس ذات عالیٰ کے حکم کی اطاعت ہو جاوئے اور خوشنودی کا باعث بن جائے۔

☆ انسان سوچتا ہے کہ اُس کو نفسانی اور شیطانی خیالات بہت تنگ کرتے ہیں جب تک بشریت ہے ایسے خیالات کا آنا جانا رہتا ہے اس کو صوفیاء کرام نے قبض اور بسط کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے سالک کے دل پر جو کچھ آتا ہے وہ خداوند کی حکمت سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ سالک کے دل پر قرار اور سکون آئے تو اس کے دل پر اللہ تعالیٰ نیک خیال پیدا کر کے خوشی اور سکون پیدا فرما دیتا ہے جس سے سالک خوش ہو جاتا ہے اور اس حال میں رہنے اور ترقی ہونے کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت عالیہ اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ وہ ذات اقدس سالک کے دل پر تاریکی پیدا کر کے

Marfat.com

دل میں بے قراری اور بے چینی پیدا کرے البتہ سالک کے دل میں جو طلب پیدا ہوتی ہے وہ ذات باری تعالیٰ کو پسند ہے۔

☆ جب ہم روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے تو وہاں سے بھی یہی ارشاد ہوا کہ فقیری نفی ما سوا اللہ ہے حضرت مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی وزیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مولانا فقیری وہی نکلی جو میں جنگلوں میں بیان کیا کرتا تھا۔

☆ لوہا آگ نہیں ہے لیکن جب لوہے کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ کی حرارت سے اس کی شکل آگ جیسی ہو جاتی ہے لوہے کا کام جلانا نہیں لیکن یہ اب جلا بھی رہا ہے ٹھنڈا ہونے کی صورت میں پھر واپس اصل شکل میں آ جاتا ہے آگ کی حرارت سے اس کی اصل نہیں بدلتی صرف صفات بدل جاتی ہیں اسی طرح شیخ کامل خدا نہیں ہو سکتا لیکن جب نفی ماسواء کے عالم میں ہوتا ہے تو اس وقت اس کی صفات خدا کی صفات بن جاتی ہیں۔

☆ اولیاء کرام کی محافل یا اُن کے مزارات پر بیٹھنے والا رحمت الٰہی سے ضرور مستفیض ہوتا ہے خواہ اہل ہو یا نہ ہو ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیض حاصل کرتا ہے۔

☆ عارف کی علامت یہ ہے کہ وہ خدا سے اپنے تعلقات کی بناء پر اسی پر بھروسہ کرتا ہے وہ اپنے علم عمل اور عقل پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ اُس کو ترک بھی نہیں کرتا۔

☆ جس طرح علم ظاہر کا استاد ہے اپنے شاگردوں کا خیال رکھتا ہے۔ اسی طرح علم باطن کا استاد یعنی پیر و مرشد بھی اپنے مرید کا خیال رکھتا ہے اُسے ہر طرح کے سبق سے آگاہ کرتا ہے اور کبھی بھی اپنے مریدوں سے غافل نہیں ہوتا۔

☆ بزرگان دین کی یاد منانا ان کے لیے صدقہ و خیرات کرنا کھانا کھلانا مٹھائی یا پھل وغیرہ تقسیم کرنا اگرچہ بظاہر کوئی بڑا عمل نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور بزرگان دین کی ارواح پاک سے تعلق پیدا ہونے یا کرنے کا اعلیٰ اور عمدہ وسیلہ ہے۔

☆ ہر چیز کی پہچان ہے جس قدر کسی کو کسی چیز کی پہچان ہو گی اسی قدر اس چیز کی

Marfat.com

قدر و قیمت دل میں ہو گی اس قدر اس کی محبت ہو گی اور محبت کے مطابق اس کی اطاعت ہو گئی۔صحیح پہچان کے لیے تیز نظر اور قوی بصیرت کی ضرورت ہے دیکھنے اور پہچاننے میں بڑا فرق ہے کمزور نظر والا نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی یا دوست کو دشمن یا دشمن کو دوست سمجھتا ہے۔اندھیرے میں کوئی چیز صاف نظر نہیں آتی۔جوں جوں روشنی زیادہ ہو گی دکھائی دینے والی چیز بھی صاف نظر آتی ہے اسی طرح عالم ظاہر اور عارف صاحب باطن صدق و حال کے علوم میں بہت سے درجات کا فرق ہوتا ہے اور اس طرح عرفان کے مختلف مدارج ہیں۔اپنے اپنے حال اور درجے کے مطابق اور بصیرت کے لحاظ سے فرق ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔محبت پہچان کی علامت ہے پہچان ہم جنسی کی علامت ہے اور ہم جنسی فیض روحانی کا وسیلہ ہے پس خدا کی پہچان والے اور صاحب یقین کم ہیں' نادر و نایاب ہیں یہی لوگ مخلوق کو خدا کے دروازے تک لے جاتے ہیں اور اس کی پہچان کراتے ہیں۔رموز طریق عبادت سے آگاہ کرتے ہیں مادہ پرستی کی بجائے خدا پرستی سکھاتے ہیں۔

☆ جس کا ظاہر اپنے باطن سے کم تر ہو وہ کمزور مومن ہے اور جس کا ظاہر و باطن یکساں ہو وہ بلاشبہ ولی ہے اور جس کا باطن اُس کے ظاہر سے اچھا ہو وہ جواں مرد ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں بلکہ نادر و نایاب ہیں۔

☆ بزرگوں کی محفل میں آتے جاتے رہنا چاہیے کیونکہ اس سے باطنی طور پر کثیر نفع ہوتا ہے۔

☆ سالک بجز ذات باری تعالیٰ کی رضا کے کسی اور بات کا طالب نہیں رہتا اس کی نظر میں سونے کی وقعت مٹی کے برابر ہو جاتی ہے۔عورت دیوار کی طرح' تو اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت کے مطابق اس کے سب کاموں کو بوجوہ احسن سرانجام دینے کے وسائل اور اسباب خود پیدا کرتا ہے۔چونکہ اس کے سارے کام رضا مولا کے لیے ہوتے ہیں اس لیے ان کو سرانجام دینے کے لیے کسی قسم کی عیاری حیلہ سازی سے سادہ لوح لوگوں کی جیبیں کترنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی وہ اپنے سارے کام اس کے سپرد کر کے

Marfat.com

اس کے حکموں کی تعمیل میں سرشار رہتے ہیں اور کامل توجہ ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے تفکرات سے بے فکر رہتے ہیں ان کے دل میں لذات نفسانی سے بہرہ اندوز ہونے یا ارتکاب گناہ کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

☆ جب کسی مرد خدا کے دل پر محبت الٰہی اور عشق حقیقی کا غلبہ عروج پر ہوتا ہے تو اس حالت میں مرد کامل جب اسی جذبہ حقیقی میں اپنے مرید صادق کو دیکھتا ہے تو اسی کیفیت کا اثر اس پر بھی ہو جاتا ہے۔

☆ قرآن مجید اور احادیث شریف پڑھنے کے لئے استاد کی ضرورت ہے کوئی شخص خود بخود عالم، فاضل، مفسر، محدث نہیں ہوا اس طرح وحدت و حقیقت و معرفت کے مسائل حل کرنے کے لئے کسی سمجھانے والے کی ضرورت ہے۔

۴۔ اخلاق کریمانہ

فرمان الٰہی جل جلالہ:

و انك لعلی خلق عظیم۵ (القرآن الکریم :-۶۸:۴)

اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا۵ (ترمذی)

مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

خصلت اس فعل کو کہتے ہیں جو بغیر بناوٹ اور تکلف کے صادر ہو اور اس کے تمام اسباب ظاہری اس کے باطن کے موافق ہوں اور زبانی دعاوی محمود سے بالکل خالی اور پاک ہو۔ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا التصوف حسن الخلق تصوف

Marfat.com

نیک خصلت کو کہتے ہیں یہ خصائل حمیدہ تین قسم کے ہیں ایک وہ کہ اوامر الہیہ ادا کرنے میں کسی قسم کا ریا یا دکھاوا نہ ہو اور اپنے ربّ کی رضا جوئی میں اداء حق فرائض ہوں۔ دوسری یہ کہ عوام کے ساتھ نیک خصلت ہو بڑوں کی عزت چھوٹو پر رحم اور ہر معاملہ میں انصاف پسند ہو اور اس میں کسی قسم کا معاوضہ حاصل کرنا مطلوب نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ اپنے آپ کو ہوا شیطانی کی متابعت سے مجتنب رکھے اور ہر قسم کی حرص وخواہش نفسانی سے بچے' جوان تینوں تعریفوں کے ساتھ اپنے آپ کو متصف کرے وہ نیک انسانوں میں شمار ہوگا اس کی تائید میں واقعہ ایک صحابی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ سنائیں آپ نے فرمایا قرآن کریم میں دیکھ لو جو اللہ نے اپنے حبیب کے اخلاق کی خبر دی ہے اور فرمایا: خذ العفو و امر بالمعروف و اعرض عن الجاھلین۔ اے محبوب درگذر فرمانے کی خصلت کو پکڑے رہو اور لوگوں کو بھلائی کی ترغیب فرماؤ اور جاہلوں سے علیحدگی اور اعراض کرو۔ (کشف المحجوب باب نمبر۳)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ حسن خلق یہ نہیں کہ کسی کو ایذا نہ دی جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ دوسرے لوگوں کی ایذا رسانی کو حوصلہ سے برداشت کیا جائے۔

☆ ساری بھلائی اور نیکی دو باتوں میں جمع کر دی گئی ہے اللہ کی یاد اُس کے امر کی تعظیم اور اُس کی مخلوق پر شفقت و بھلائی اور اُن کی ایذاء دہی کو برداشت کرنا۔

☆ کبھی چھوٹی سی نیکی بڑی بن جاتی ہے اور کبھی بڑی نیکی چھوٹی ہو جاتی ہے یہ نیت جذبات اور خلوص وصدق سے وابستہ ہے۔

☆ مدد کو صبر اور نماز کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے بے صبر کے لئے مدد نہیں ہے۔

☆ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنی ساری ہمت و طاقت ظاہر و باطن اعضاء اور سب انعامات وعطایائے الٰہی جس کو جس مقصد وغرض کے لیے اللہ نے عطا فرمائے ہیں اُس کے مطابق استعمال کرے صرف زبان سے شکر ادا کرنا ادنیٰ درجہ ہے۔

Marfat.com

☆ بھوکے کا پیٹ بھرنا غریب کی دستگیری و مسکین کی فریاد رسی کرنا غصہ الٰہی سے بچنے والے اعمال ہیں۔

☆ وہ ذات پاک جو سخی کریم غنی اور بلا عوض بخشش کرنے والی ہے کوئی شخص اُس سے لین دین کر کے خسارہ میں نہیں رہ سکتا۔ خوش نصیب اور نیک بخت وہ شخص ہے جس نے اُس کی ذات پاک پر بھروسہ کیا اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال کو اپنے ہاتھوں اللہ کی خوشنودی کے لیے اُس کے حکم کے مطابق خرچ کیا۔ خرچ نہ کرنے والے کو سوائے حسرت و افسوس کے کچھ حاصل نہ ہوگا کیونکہ مال آخر کار خرچ ہونے والی چیز ہے مال کا نقصان بھی ہو سکتا ہے پھر مرتے وقت سب کچھ ہاتھ سے نکل جائے گا گویا اُس کے لیے خرچ ہو گیا۔

☆ بندے کے دل میں جو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں بڑا گنہگار ہوں اس خیال کا دل پر اکثر رہنا اچھا ہے یہ خدا کی خاص مہربانی کی علامت ہے اور دوستانِ خدا کی توجہ کا صدقہ ہے ایسی حالت طاری رہنے کی وجہ سے بندہ اپنے آپ کو ناقص خیال کرتا ہے اور اپنے نقص و خامی کو دیکھ کر دل میں شرمندگی' التجاء و زاری پیدا ہوتی ہے۔ دعائے مغفرت طلب کرتا ہے بدرگاہ ربّ العزت حاضری نصیب ہوتی ہے اور حاضری میں رہنے کی وجہ سے بندے کا دل گناہ کی طرف کم جاتا ہے۔ دوسروں کے عیوب و نقائص دیکھنے کی عادت کم ہو جاتی ہے جو خود کا عیب بین و نکتہ چین ہو جاتا ہے وہ دوسروں کا عیب بین و نکتہ چین نہیں رہتا۔ دوسروں کی عیب بینی انسان کے دل میں بہت سی برائیوں کا دروازہ کھولتی ہے مخلوق کی خیر خواہی و خدمت کا جذبہ سرد پڑتا ہے بھلائی مشکل ہو جاتی ہے۔ خدا دوست لوگ اس وجہ سے بُرائی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں کیونکہ اُن میں یہ جذبہ کماحقہ کامل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا جوئی و خوشنودی اُن کا عین مقصود ہوتا ہے۔ وہی جزا دینے والا ہے ہاں جن لوگوں نے نیکی کی جزاء مخلوق سے لینی ہوتی ہے وہ کسی کی بُرائی دیکھ کر بھلائی سے پیش نہیں آ سکتے بلکہ بُرائی کا جواب اُس سے بڑھ کر بُرائی سے دیتے ہیں۔

☆ اپنی اعلیٰ گفتگو اور نیک خیالات اور قلب کو خدا کی راہ میں استعمال کرنا مفید

Marfat.com

ہے اور شر سے کنارہ کر کے خیر کی طرف آنا بہتر ہے۔ نیکی کی طرف آنے والا فرد گو کہ نیکی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا لیکن اُس کو سود مند سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیکی کرتے رہنا چاہیے۔

☆ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ ظاہر و باطن' مجلس و تنہائی' سامنے یا پیچھے اور دل و زبان میں یکسانیت ہو ورنہ دین میں نقصان کا خطرہ ہوگا۔

☆ نیک اور سمجھدار کی علامت ہے کہ وہ اپنی نیکی کو خدا کی عطا کردہ سمجھتا ہے اور گناہ یا کمزوری کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ نیک آدمی کو اکثر اوقات اپنے گناہ نظر آتے ہیں اور وہ ان کو رفع کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

☆ مقصود کا فوت ہونا' وقت کا ضیاع موت سے زیادہ سخت چیز ہے موجودہ وقت کو غنیمت جان کر ایک ایک لمحہ عمدہ کاموں میں گذارنا چاہیے راستے میں آنے والی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا جائے۔ انسان کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اچھے کاموں میں مصروفیت لازمی ہے اگر کوئی بڑا کام کرنا چاہتے ہو تو اس کے حصول کے لئے آنے والے مصائب و مشکلات اور رنج و تکلیف کو برداشت کیا جائے جس نے ہمت و حوصلہ سے کام لیا اُس نے آرزو پوری کر لی۔

۵۔ علم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ:

وقل ربّ زدنی علماo (القرآن الکریم:-۲۰:۱۱۴)

اور عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے علم زیادہ دے۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

اطلبوا العلم من المھد الی اللحدo (مسند احمد بن حنبل)

جھولے یعنی پیدائش سے لے کر لحد یعنی موت تک علم حاصل کرو۔

Marfat.com

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

بہترین جامع مانع تعریف علم یہ ہے کہ العلم صفة یسیر الجاهل بها عالماً۔ یعنی علم ایک ایسی صفت ہے جس سے جاہل عالم ہو جاتا ہے۔ معرفت مدارج ولایت بغیر علم شریعت جانے صحیح نہیں اور اتباع شریعت بغیر مقامات رشد و ہدایت جانے نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جو جانتے خاک نہیں اور اپنے جہل پر مُصر ہیں وہ مشرک طریقت ہیں اور وہ لوگ جو جانتے ہیں اور ان پر ان کے علم کے کمال نے معنی حقیقی ظاہر کر دیئے ہیں ان پر یہ فضل الٰہی ہوتا ہے کہ وہ اس عمل پر غرور و نخوت کرنے سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور ان پر حقیقت واقعہ ظاہر ہو جاتی ہے کہ ان کا علم علم الٰہی کے مقابلہ میں عجز محض کے سوا کچھ نہیں ہے اور حقیقت واقعہ بھی یہی ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک علم مخلوق محض وہم ہے اور وہمیات کا اثر معانی حقیقی میں کچھ نہیں پس خلاصہ یہ ہے کہ ادراک ذات سے اظہار عجز کرنا ہی ادراک ذات ہے اور بس۔

(کشف المحجوب باب نمبر۱)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ ایسا علم جسکا کردار و گفتار کے ساتھ تعلق نہ ہو وہ جہالت ہے۔

☆ وہ تقریر یا تحریر جس کے ساتھ دل موافقت نہ ہو اور عمل اُس کے خلاف ہو درحقیقت وہ علم نہیں ہے پوست بغیر مغز کے ہے۔

☆ وہ عالم جس نے اپنے علم پر عمل نہ کیا بلکہ اس سے دنیاوی نفع حاصل کیا۔ دین کا نفع نہ اُٹھایا قیامت کے روز سب لوگوں کی نسبت زیادہ عذاب کا حقدار ہو گا اور یہی حال ناقص درویشوں اور جعلی رسم پرست صوفیوں کا ہو گا جو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔

☆ اپنے حاصل کردہ علم کی صحت پر یقین نہ ہو تو علم کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا نہ ہی اُس پر عمل ہو سکے گا۔ عالم صحیح وہ ہے جو اپنے معلوم پر یقین رکھتا ہے۔

Marfat.com

☆ خدا دوست لوگ صرف سنی سنائی نہیں بلکہ دیکھی ہوئی حقیقت کی خبر دیتے ہیں اور مشاہدہ کے سامنے خبر کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔

☆ علم عینک ہے جس کے لگانے سے انسان کو راستہ کی خرابیاں کیچڑ گڑھا وغیرہ نظر آ جاتے ہیں مگر عینک خواہ کتنی ہی قیمتی ہو۔نابینا کو اس سے کچھ بھی نظر نہ آئے گا اسی طرح وہ دل جو نور ایمان سے خالی ہو اس کو علم کی عینک کام نہیں دیتی۔اسی طرح وہ عالم جس کا ایمان کمزور ہے کیونکہ اعلیٰ علم وہ ہے جس سے نور ایمان پیدا ہو۔عربی فارسی کا ترجمہ جاننا تو زباندانی ہے علم نہیں کیونکہ ابوجہل وغیرہ عربی کے الفاظ کا ترجمہ جاننے میں ظاہر بین علماء سے زیادہ عالم تھا مگر نور ایمان نہ ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ابوجہل یعنی ''جہالت کا باپ'' کا لقب دیا۔میں ایسے عالموں کو عالم نہیں سمجھتا جن کا علم تو بیل کے علم سے بھی ناقص ہے ایک شخص بیل کو آگے سے کھینچے دوسرا پیچھے سے ہانکے اور بیل کو نظر آ رہا ہو کہ سامنے گڑھا ہے تو ان دو آدمیوں کی کوشش کے باوجود وہ قدم آگے نہیں بڑھائے گا کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے کہ آگے گڑھا ہے اُس میں گر جائے گا اسی طرح بعض علماء جن کو علم ہے کہ فلاں کام کرنے سے دوزخ کے گڑھے میں گرنا پڑے گا پھر بھی وہ اس کام سے پرہیز نہیں کرتے۔

☆ وہ علم جو انبیاء علیہم السلام کی وساطت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو پہنچا وہ صحیح ہے اور وہ علوم جو عقل انسانی کی کاوشوں اور تجربات کی مدد سے حاصل ہوئے ہیں ناقص اور ناقابل اعتبار ہیں۔کیونکہ عقل انسانی تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتی ہے عقل آج جس نظریہ کو صحیح کہتی ہے اور اٹل سمجھتی ہے کل اس کو غلط قرار دے دیتی ہے۔ایام طفلی میں انسان اپنی ناقص عقل کی وجہ سے ان چیزوں سے ڈرتا رہتا ہے جن کا وجود ہی نہیں مگر جب عمر رسیدہ ہو جاتا ہے تو اپنی سابقہ غلطیوں پر خود ہی نادم ہوتا ہے حتیٰ کہ مرنے تک اس کا یہی حال رہتا ہے۔جن اشخاص کو کامل شیخ کی تربیت تامہ سے انتہاء کا درجہ حاصل نہ ہوا ہو۔ان کا کشفی علم بھی ظنی اور ناقابل اعتماد ہوتا ہے اس لیے ہر کس و ناکس کے کشفی علم پر اعتماد کلی کرنا بھی درست نہیں ہے۔

Marfat.com

☆ وہ لوگ جنہوں نے علم دین اور نیکی کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ایسے لوگ تمام انسانوں سے بدتر ہیں اسی طرح ان عالموں سے بھی بچا جائے جو درحقیقت جاہل ہیں صرف علم کا لبادہ اوڑھ کر دوسروں کی دولت جمع کرنے کے چکروں میں رہتے ہیں۔ عالم اگر الحمد للہ ربّ العالمین کے معنوں پر غور کریں تو انہیں اللہ ربّ العزت کی ربوبیت پر اعتماد آ جائے گا ان لوگوں نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے اور وعظوں سے مراد صرف پیسے جمع کرنا ہے۔ قرآن کریم نے ایسے ہی لوگوں کے حوالے سے مثال بیان کی ہے۔ ''وہ لوگ جو تورات پڑھتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے ان کی مثال گدھوں کی سی ہے جو بوجھ اُٹھاتے ہیں مگر اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتے'' جو اللہ تعالیٰ کو رزاق سمجھتا ہے وہ علم کو ذریعہ معاش نہیں بناتا۔ حقیت میں یہ لوگ اندھے ہیں ان کو علم کی عینک نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔

☆ قرآن کریم میں تین علوم کا تذکرہ ملتا ہے علم حضوری، علم حصولی، علم لدنی یا علم نبوت، علم حضوری سے واقف ہونا علم لدنی کا شعار ہے جب یہ علم انبیاء کرام کو حاصل ہوتا ہے تو علم نبوت کہلاتا ہے اور یہ علم جب اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے تو علم لدنی ہو جاتا ہے۔ وحی انبیاء کرام کے لئے مخصوص ہے اور الہام اولیاء کرام کے لئے۔

☆ علم ظاہر کا دوسرا نام علم شریعت ہے جیسا کہ عبادات احکامات فرائض واجبات وغیرہ اور علم باطن کا دوسرا نام علم طریقت ہے۔ مثلاً خلوص، صدق، تقویٰ وغیرہ معرفت الٰہی کیلئے دونوں کا جاننا ضروری ہے۔

۶۔ عبادات

فرمانِ الٰہی جل جلالہ:

وما خلقت الجن و الانس الالیعبدون٥

(القرآن الکریم:-۵۱:۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

Marfat.com

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدًا عبده و رسوله و اقام الصلوٰة و ایتاء الزکوٰة و الحج و صوم رمضان○ (بخاری ومسلم)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اعمال وعبادات وریاضات ومجاہدات سے کیا فائدہ ہے اور اعمال صالحہ ترک کرنے سے کیا نقصان اگر تمام عالم صدق ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل کرلے تو اس کا فائدہ اسی کو ہے اور کذب فرعونی اختیار کرلے تو اس کی ذات ستودہ صفات کو کیا نقصان سوا اس کے کہ اپنی جان پر ظلم ہوگا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ ان احسنتم احسنتم لانفسکم و ان اسأتم فلها۔ اگر تم اچھے عمل کرو گے تو اپنی جانوں کے ساتھ بھلائی کرو گے اگر بُرے عمل کرو گے وہ بھی تمہاری جانوں پر ہیں .... دوست دوست کے حکم کی تعمیل اس غرض سے نہیں کرتا کہ اُس سے معاوضہ ملنے کی اُمید رکھے بلکہ اس مقصد میں اس تعمیل میں صرف اور صرف دوست کے حکم کی ادائیگی اور اُس کی خوشنودگی مرکوز ہوتی ہے کسی اور چیز پر نظر نہیں جاتی۔

(کشف المحجوب باب نمبر۱۱)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ عبادت بغیر توبہ کے صحیح نہیں حتیٰ کہ خود حضرت عزت مجدہ وعزاسمہ نے عبادت پر توبہ کو مقدم کیا۔ اس لئے کہ توبہ عبادت کی ابتداء ہے اور عبودیت اس کی انتہاء۔ (کشف المحجوب باب نمبر۸)

Marfat.com

فرمودات حضرت خواجہ گوہرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ روزہ ایسی عبادت ہے جس میں انسان ہمہ وقت عبادت میں رہتا ہے جس طرح ظاہری خواہشات کو روکنے کا نام روزہ ہے اسی طرح باطنی خواہشات کو بھی روکنے کا حکم دیا گیا ہے۔انسان کے دل اور دماغ میں جو خواہشات پوشیدہ ہیں ان کو روکنا دبانا اور مغلوب کرنا بھی مقصود ہے اور دل کو خالی کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اس لئے رمضان المبارک میں حضور قلب کی دعائیں بحضور ربّ العزت مانگی جائیں کیونکہ ساری عبادات کا مقصود دل کو غیر سے خالی کرنا ہے جب تک دل غیر سے خالی نہیں ہوتا اس وقت تک انسان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہوسکتا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنا شرع کے امرونہی کے مطابق اعمال بجالانا حرکات وسکنات اور افعال میں خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم ومرضی کا لحاظ رکھنا عبادات میں شامل ہے۔

☆ روزہ میں مومن سرسری خواہشات جوکہ بغیر باریک بینی کے بھی مذموم نظر آتی ہیں روکتا ہے۔جس طرح خواہشات کو روزہ دار مومن روکتا ہے۔اس طرح کسی اور عبادت میں نہیں روکتا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر عمل کی جزاء اللہ تعالیٰ عطا کرے گا لیکن روزہ کی جزاء اللہ تعالیٰ خود ہے۔(حدیث قدسی) جس عمل کی جزاء اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس خود ہواس کا مقابلہ دوسرے اعمال کیسے کرسکتے ہیں۔

☆ انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت الٰہی ہے۔مسلمان کا ہر دنیاوی فعل جو دین کے مطابق ہو۔عبادت کا درجہ رکھتا ہے دنیا میں پانچ چیزیں ہیں۔(۱) تندرستی (۲) مال و دولت (۳) عورت حُسنہ (۴) اولاد (۵) حکومت۔

(۱) اگر انسان تندرستی اس لیے طلب کرتا ہے کہ وہ تندرست رہ کر خدا تعالیٰ کے احکام کو بطریق احسن ادا کرسکے اور اپنی زندگی کے لمحہ لمحہ کو رضائے مولا کے حصول کے لیے خرچ کرے تو اس تندرستی کا طلب کرنا بھی دین ہوگا دنیا نہیں ہوگا۔

Marfat.com

(۲) مال و دولت حاصل کر کے اس مال کو رضائے الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے امر کی اطاعت میں خرچ کرنا عین دین ہے وہ مال اور نعمت بدترین ہے جس سے انسان غفلت میں مبتلا ہو کر خداوند تعالیٰ کی سرکشی اور کفرانِ نعمت میں مبتلا ہو۔ مالدار آدمی دل سے مال کی محبت نکال کر مال کو صحیح جگہ خرچ کر کے جلدی اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچ جاتا ہے۔

(۳) عورت حسنہ انسان اس لیے طلب کرتا ہے کہ انسان اپنی نظر خیال دل و دماغ' ہاتھ اور پاؤں کو فحش یعنی بُرے کاموں سے بچا سکے کیونکہ مجرد آدمی کا اول زنا سے بچنا محال ہوتا ہے جو کہ گناہ کبیرہ ہے اگر گناہ سے بچ جائے تو متذکرہ اعضاء کو بُرے خیالوں سے بچانا مشکل ہوتا ہے۔ اگر انسان کی اپنی عورت ہو تو وہ ایسے نازیبا خیالات سے بچ سکتا ہے بلکہ مومنہ عورت مرد کی دین اسلام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

(۴) اولاد اس خیال سے طلب کرتا ہے کہ میرے بعد میری اولاد سے بقاء ہو۔ بزرگوں نے ارشاد فرمایا ہے صدقات جاریہ میں سے اولاد بھی صدقہ جاریہ ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد انسان کی بقاء کی موجب اولاد ہوتی ہے اسی لیے اولاد عزیز ہوتی ہے۔ نیک اولاد جو نیک کام کرتی ہے اُس کا ثواب والدین کو بھی ملتا ہے کیونکہ باپ اولاد کے ظہور کا ذریعہ ہے اور اولاد والدین کی بقاء کا سبب یعنی باپ اصل ہے اور اولاد حصہ یا جز۔ جز کا اصل سے جدا ہونا مشکل ہوتا ہے اس لیے والدین کے بعد اولاد کا ہونا والدین کے لیے نیکی اور بخشش کا سبب ہوتا ہے اس کے علاوہ اولاد اگر ہو کر مر جائے تو وہ والدین کے نامہ اعمال میں ایک بڑی نیکی ہوتی ہے اس دنیا میں جس نے جتنا غم' صدقہ' تکلیف' بیماری اُٹھائی وہ سب اُس کے لیے کفارہ بن گئی اور نیک اشخاص کے لیے قربِ الٰہی کا سبب بنی۔

(۵) حکومت اگر کوئی اس خیال میں طلب کرتا ہے کہ میں دنیا میں عدل و انصاف قائم کروں اور سرکش اور غیر طاقتوں کو جو دنیا کا امن تباہ کر کے فتنہ فساد پیدا

Marfat.com

کرتی ہیں۔اُن کو خداوند تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے مطابق چلاؤں کوئی زبردست کسی زیردست کو تنگ نہ کرے اور دنیا میں عدل و انصاف کا دور دورہ ہو اور ہر فرد خداوند تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے برابر فیض حاصل کر سکے اور حکومت اللہ تعالیٰ کے نظام کے نفاذ کا موجب بنے اور مخلوق خدا کو خداوند تعالیٰ کے امر و نہی کی قید میں جکڑ دے تو ایسی حکومت کی طلبی بھی عین دین ہے۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سات گروہ جو کہ قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جب اور کہیں سایہ نہ ہوگا تو اُن میں دو گروہ انصاف پسند بادشاہ اور ایماندار سوداگر ہوگا۔

☆ مقربین بارگاہ الٰہی میں نماز کے وقت کبھی بھی بلا حضور نہیں ہوتے وہ جسم کی حاضری اور باطنی غیر حاضری کو اچھا نہیں سمجھتے تمام لوگوں کی نماز حکم شرع کے مطابق پاک جسم پاک لباس پاک مقام پر قبلہ رو ہو کر ادا کرنا ہے۔متقی نیک بخت اور خدا دوست لوگوں کی نماز خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اس لئے معنوں پر غور کرنا۔دوزخ جنت کو دائیں بائیں خیال کرنا اور معرفت وبخشش طلب کرنا اولیاء اللہ کی نماز یہ ہے کہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ہی ماسوائے اللہ سے منہ موڑ کر ذات الٰہی کی طرف ہمہ تن رجوع اور استغراق حاصل ہو جائے۔رکوع خواہش نفس ترک ارادہ اور منشائے خدا کے سامنے جھکنے کا نام ہے۔سجدہ اپنے آپ سے فارغ ہو کر ذات الٰہی کے ساتھ محویت و استغراق ہے۔قعدہ کی حالت میں سکون و راحت حاصل کرنا بلکہ اطمینان نفس تک پہنچ جانا مراد ہے اسی طرح طہارت یعنی وضو سے یہ ظاہر ہے کہ اپنے جسم و اعضائے جسم سے جو گناہ وغفلت سرزد ہوئے ہیں یا ہو سکتے ہیں ان سے ترک وتوبہ حاصل ہو۔ایسے وضو سے قلب حضوری حاصل ہوتا ہے نماز بہترین عبادت ہے۔

☆ اگر تو اللہ کے لیے دوپہر کا کھانا شام تک مؤخر کرے یعنی روزہ رکھ لے تو دوسرے ایام کی نسبت تیرے اس دن کی قدر اور قیمت زیادہ ہوگی۔روزے کا ادب یہ ہے کہ روزمرّہ کے کھانے سے کم کھاوے روزہ سے مقصود مغلوبی نفس ہے اس لیے

Marfat.com

کھانے میں زیادتی ٹھیک نہیں۔

☆ ظاہر میں شرعی دستور کے مطابق اعضاء دھونے سے وضو ہو جاتا ہے مگر اس کے باطنی فوائد حاصل کرنے کے لیے ہاتھ دھونے کے وقت گناہ سے دستبردار ہونے کا ارادہ کرنے اور کلی کرتے وقت زبان سے گناہوں سے بچنے کا خیال کرے۔اسی طرح باقی اعضاء کو دھوتے وقت ان کے متعلقہ گناہوں کو ترک کرنے کا ارادہ کرے نیز باطنی مہلکات مثلاً جھوٹ، حسد، بخل، ریا، کینہ اور مکر وغیرہ سے اجتناب رہنے کی نیت کرے۔ظاہر میں ظاہر کو پاک کرنے کی نیت اور ناپاکی دور کرے باطن میں باطن کی صفائی کی طرف راغب ہو۔اگر اس طرح وضو کرے اور نماز خشوع وخضوع سے ادا کرے تو نماز میں لذت حاصل ہوگی۔

۷۔ زہد وتقویٰ

فرمان الٰہی جل جلالہ:

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم○ (القرآن الکریم:-۴۹:۱۳)

بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قال اتق المحارم لکن اعبد الناس و ارض بما قسم اللہ لك تکن اغنی الناس و احسن الی جارك تکن مومنا واحب الناس ما تحب لنفسك تکن مسلما ولا تکثر الضحك فان کثرة الضحك تمیت القلب○ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حرام سے پرہیز کرو یہ عمل تمہیں سب لوگوں

Marfat.com

کے مقابلے میں عابد بنا دے گا۔دوم خدا کے عطا کردہ مقسوم پر شاکر رہو اس عمل سے تمام لوگوں کے مقابلہ میں مالدار ہو جاؤ گے۔سوم پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک کرو تو مومنیت کی دلیل ہوگی۔چہارم جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے بھی پسند کرو یہ اسلام مکمل ہونے کی دلیل ہے۔پنجم زیادہ نہ ہنسا کرو اس لئے زیادہ ہنسی دل کو بجھا دیتی ہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جو اپنے ربّ کے ساتھ توکل کرے اس کا عرفان بلند اور قلب مصفیٰ ہو جاتا ہے اور جو اعمال میں تقویٰ کا پابند ہو اُس کا خلق درست ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں عزت پا جاتا ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من کثر صلوٰۃ باللیل حسن وجھہ بالنھار۔جو رات میں نمازیں زیادہ پڑھے اس کا چہرہ دن میں زیادہ منور ہو جاتا ہے۔دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن متقیوں کی جب جماعت آئے تو وجوھھم لقد علی منابر من نور۔تو ان کے چہرے منبروں پر منور ہوں گے اور منبر بھی نوری ہوں گے اور جو غذا میں احتیاط رکھے اس کا تن ہر بیماری سے محفوظ رہے۔(کشف المحجوب باب نمبر ۱۱)

جس نے زہد کے بغیر فقہ کو ہی کافی سمجھا وہ فاسق ہے۔جو شخص دولت مندی پر فقر کی فضیلت کا قائل ہے وہ دنیادار نہیں اگرچہ بادشاہ ہو البتہ جو فقر کی فضیلت کا قائل نہیں وہ دنیادار ہے اگرچہ خستہ حال ہو۔حضرت شیخ ابوالحسن سمنونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کبھی ایسے مقام پر ہوتا ہوں کہ اس کا تعلق فنا سے ہوتا ہے ایسی حالت میں فقر پر صفوت کو ترجیح دیتا ہوں جب اُس درجہ پر ہوتا ہوں جس کا تعلق بقا سے ہے تو صفوت پر فقر کو ترجیح دیتا ہوں اسلئے فقر نام ہے بقاء کا اور صفوت فنا کا۔

(کشف المحجوب باب نمبر ۵)

Marfat.com

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ جاہل کا مخلوق سے الگ ہو کے بیٹھ جانا بھی فتنہ وفساد کا موجب ہے محبت الٰہی کے بغیر تنہائی میں بیٹھنا بے کار ہے۔ ترک دنیا کے لئے بھی علم حاصل ہونا چاہیے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اس کا کون سا حصہ چھوڑنے کے قابل ہے کون سا نہیں۔ جاہل کی ترک دنیا کی مثال یہ ہے جیسے کوئی اندھیرے میں اپنے دشمن کو مارنا چاہے شاید دشمن تو بچ جائے اور دوست کو لاٹھی لگ جائے خدا تعالیٰ سے غافل ہونے کا نام دنیا ہے۔ اگرچہ کام جائز ہی کر رہا ہو اور اگر غفلت پیدا نہ ہو حکم الٰہی کے مطابق کام کیا جائے تو دین میں داخل ہے خواہ تخت شاہی پر ہو۔

☆ جس شخص نے لوگوں میں مقبول ہونے کے لیے دنیا کو ترک کیا شہرت حاصل کرنے کے لیے الگ ہوا وہ سب سے بڑا دنیادار ہے۔ عوام کی خلوت یہ ہے کہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر تنہائی اختیار کرے اُن کے شر سے بچے بلکہ اپنے شر سے لوگوں کو بچائے اور خاص لوگوں کی خلوت یہ ہے کہ مخلوق کو دل میں سے نکال دے اور خالق پر نظر رکھے۔ اپنا گھر بار اہل وعیال چھوڑ کر جنگل میں چلا جانا اس کا نام ترک نہیں بلکہ ان اشیاء سے دل کا فارغ ہو جانا حقیقی ترک ہے ہاتھ پاؤں واعضاء سے ان اشیاء کا استعمال اور ان میں مصروفیت اور دل سے فراغت اصل کام ہے۔

☆ دنیا کے بندوں سے نہ محبت کی جائے نہ عداوت رکھی جاوے دونوں ہی معیوب میں اس طرح دل کی مصروفیت کم ہوتی ہے اور فراغت حاصل ہوتی ہے اور فتنہ میں پڑنے کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ رجوع الیٰ اللہ میں آسانی رہتی ہے۔

☆ تیرے لئے سب سے بڑی مصیبت کا وقت وہ ہو گا جب سب کچھ تجھ سے چھین لیا جائے گا مگر ذرے ذرے کا حساب تجھ سے لیا جائے گا۔

☆ جو شخص زمین میں ہل چلائے بیج ڈالے پانی کا بندوبست کرے گوڈی اور کانٹ چھانٹ کرتا ہے وہ اللہ سے فصل اور توکل کی امید رکھ سکتا ہے اور جو شخص ان سب کاموں میں سے کچھ بھی نہ کرے خالی تمنا ہی کرتا رہے۔ اُس کی اُمید بے جا ہے اور

Marfat.com

سراسر گمراہی میں داخل ہے اپنے کو فریب دینے والی بات ہے۔ اس کے علاوہ فصل کی کٹائی کے وقت اور پھل حاصل کرنے کے وقت بیج بونے کا فکر اور چرچا بعد از وقت ہے یا اگر کوئی بیج تو دوزخ کا بوتا ہے اور اُمید بہشت کے پھل کی رکھتا ہے وہ بھی احمق ہے۔ جس نے ناقص بیج بو کر زمین کو بیکار کر دیا۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ آخرت میں تمہاری پشیمانی کسی کام نہیں آئے گی جو وقت گذر چکا اور جو ابھی آنے والا ہے اُس کے مقابلہ میں موجودہ وقت کو غنیمت سمجھو تم میں سے ہر کوئی اپنی اپنی کتاب ہر وقت لکھ رہا ہے کوئی اچھی لکھ رہا ہے کوئی بُری اور یہ کتاب ہی اس کی اصل وراثت ہے جو اس کے ساتھ جانے والی ہے۔ قیامت کے روز اس کے ہاتھ میں دی جائے گی اور خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو گی۔ اپنا کیا کرایا سب کچھ پڑھ لے گا اور اس کے مطابق جزاء اور سزا پالے گا۔ اللہ نے فرمایا ہے جو ذرہ بھر نیکی کرے گا اس کو دکھا دی جائے گی جو ذرہ بھر بدی کرے گا وہ بھی اس کو دکھلا دی جائے گی۔

☆ موت کے وقت ہر انسان پر تین افسوس وارد ہوتے ہیں پہلے تو اُس وقت ہر ایک پر ایک علم یا کشف کھلتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد کہ میں نے اپنی ساری زندگی بھر جن باتوں کے بارے میں شک میں مبتلا رہا یا جھٹلاتا رہا وہ سب سچ اور حق ثابت ہوئیں۔ یہ افسوس پیدا ہوتا ہے دوسرے جن چیزوں کے ساتھ دل میں انتہائی محبت تھی از قسم اولاد مال و دولت عزت و اقتدار وغیرہ وہ سب اُس سے زبردستی چھینی جا رہی ہیں جن اشیاء کا ایک بال برابر حصہ بھی وہ کسی دوسرے کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ سب ایک ایک کر کے جدا ہو رہی ہیں یہ افسوس اور حسرت ایک ایسی آگ کی طرح نمودار ہوتا ہے جس کے سامنے یہ دنیا کی آگ کوئی حقیقت نہیں رکھتی جتنی بھی ان اشیاء سے محبت زیادہ رہی اتنی ہی اُس وقت اُن کو چھوڑنے کی حسرت ہو گی اور جتنی محبت کم ہو گی اتنا عذاب بھی کم ہو گا لیکن ان اشیاء کی محبت سے دل کا خالی ہونا شرط ہے۔ صرف ہاتھ کا خالی ہونا اور دل سے مبتلا ہونا کافی نہیں ہے۔ تیسرا افسوس اپنے نامہ اعمال کو دیکھ کر اور سوچ کر پیدا ہوتا ہے کہ میں نے بداعمالی کیوں کی گھبراہٹ اور پریشانی پیدا ہوتی ہے اور حسرت کی آگ میں جلتا ہے حتیٰ کہ نیک آدمیوں کو بھی یہ حسرت لاحق ہوتی ہے کہ میں نے نیک اعمال

Marfat.com

زیادہ کیوں نہ کیے پھر اپنا اگلا جہان کا ٹھکانہ بھی کشف میں دکھلایا جاتا ہے جو عالم برزخ میں اس کے لیے ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔'' اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''عاقبت کی تکلیف اور آرام کے مقابلہ میں اس جہان کی تکلیف یا راحت بالکل معمولی شے ہے بلکہ ایسا ہے کہ ہے ہی نہیں۔

☆ اس دنیا میں سب جانوروں اور چوپایوں میں جو صفات ہیں وہ سب انسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں ان میں سے جو صفت سب سے غالب ہوگی کل قیامت تک روز وہی صورت بن کر ظاہر ہوگی۔

☆ دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے بعد تکلیف نہ ہو کوئی خوشی ایسی نہیں جس کے ساتھ رنج نہ ہو اور کوئی فراخی ایسی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو ایسا صاف عیش و آرام دنیا میں پیدا ہی نہیں کیا گیا جس کے ساتھ غم کی آلودگی اور کدورت کا غبار نہ ہو۔

☆ ہر انسان اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ اس کے دل میں زیادہ محبت کس کی ہے کیونکہ انسانی دل اچھے اور بُرے خیالات کی آماجگاہ ہے اس میں ان خیالات کا آنا جانا لگا رہتا ہے جب قلب انسانی خیالات سے فارغ ہو تو رجوع الی اللہ ہوا اپنے خالق سے مانگے وہ عطا کرے گا جب تو ہر کام اور ہر بات میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پیش نظر رکھے گا وہ بھی تیری طرف نظر کرم فرمائے گا۔

☆ متقی وہ ہے جو ہر وقت بارگاہ ایزدی میں ایستادہ رہتا ہے۔

☆ مراتب کی تفریق جو ہم لوگوں نے اپنے متکبرانہ اصولوں کے مطابق کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو نہایت ہی ناپسند کرتا ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا رتبہ بلند ہے جو زیادہ پرہیزگار اور اُس سے ڈرنے والا ہو خواہ وہ کسی قوم اور نسل کا ہو۔

☆ زہد کی حقیقت یہ ہے کہ زاہد بادشاہوں، حاکموں، امیروں، دنیاداروں اور دنیا کے مال سے بے نیاز ہو جائے۔ نہ کسی سے نفع کی اُمید رکھے نہ نقصان کا خطرہ۔ اس کا دل طمع سے خالی ہو جائے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنی سمجھے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ عطا کرے اسی پر قناعت کرے۔

Marfat.com

☆ اپنی اعلیٰ گفتگو اور نیک خیالات قلب کو خدا کی راہ میں استعمال کرنا مفید ہے اور شر سے کنارہ کر کے خیر کی طرف آنا بہتر ہے۔ نیکی کی طرف آنے والا فرد گو نیکی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا لیکن وہ اس کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔

☆ زہد کی حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے ناامید اور لاطمع ہو جائے اور جو کچھ اپنے پاس ہو اس پر قناعت اختیار کرے جس شخص نے لوگوں میں مقبول ہونے کے لئے دنیا کو ترک کیا وہ سب سے بڑا دنیا دار ہے۔

☆ ایک سوال۔ باوجود علم رکھنے کے نیک کام میں سستی اور بُرے کام کا ارتکاب ہو جاتا ہے کے جواب میں ارشاد فرمایا ہر شخص کے دل میں دو قوتیں ہیں ایک رحمانی دوسری شیطانی یا یوں جان لو کہ دو فوجیں ہیں جو باہم برسرِ پیکار رہتی ہیں اگر رحمانی فوج کو راشن دے کر طاقتور بنا دیا جائے تو وہ شیطانی فوج کو شکست دے دیتی ہے اگر شیطانی فوج کو راشن ملتا رہے تو رحمانی فوج مغلوب ہو جاتی ہے۔ رحمانی فوج کو کثرت نوافل، خیرات، صدقہ اور صحبت صالحہ سے تقویت ملتی ہے۔ اسی طرح اسلامی کتب کے مطالعہ سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ رحمانی فوج کی تقویت کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اس سے شیطانی فوج کمزور ہو جاتی ہے اس کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے لیے بُری صحبت سے کلی طور پر اجتناب کیا جائے۔ جب بندہ ایک نیک کام کرتا ہے تو دوسری نیکی کی رغبت خود بخود پیدا ہوتی ہے مثلاً کسی نے وضو کیا ہو تو نماز پڑھنے پر بھی دل آ جاتا ہے اسی طرح اگر کسی شخص کی نظر غیر عورت کے چہرہ پر عمداً بار بار پڑے تو پھر بُرائی کی طرف راغب ہونے لگتا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص اس لئے کام کاج چھوڑ کر بیٹھ جائے کہ میرا نفس مخلوق سے ہٹ کر خالق کی طرف رجوع کرے گا یہ مشکل بات ہے اگر کسب (کام کاج) اللہ کے لیے ہو اور مقصد مخلوق کو فائدہ پہنچانا ہو تو یہ عبادت میں داخل ہے جو لوگ اپنے قول و فعل سے مخلوق کو فائدہ پہنچانے والے اور نیکی کی طرف راغب رہنے والے ہیں اُن کے لئے تنہائی کو اختیار کرنا یا خاموشی اختیار کرنا مناسب نہیں۔ ایسے لوگوں کا مخلوق کے اندر رہتے ہوئے مخلوق خدا کی خدمت و رہنمائی کرنا بہترین عمل ہے۔ مخلوق سے دور ہو کر عبادت میں زندگی بسر کر دینا زہد نہیں ہے۔

Marfat.com

☆ کوئی انسان اُس وقت تک متقی و پرہیزگار نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے نفس کا حساب و کتاب نہ رکھے جس طرح کاروبار میں شریک کا حساب و کتاب رکھا جاتا ہے اسی طرح ہر معاملہ میں اپنے آپ کا حساب لے قدم قدم پر گناہوں سے بچ پھر تقویٰ کی بدولت اللہ کے ہاں معزز و مکرم بن جائے گا۔

۸۔توبہ

فرمانِ الٰہی جل جلالہ:

وتوبوا الی اللّٰہ جمیعًا ایہ المومنون لعلکم تفلحون○

(القرآن الکریم:-۲۴:۳۱)

اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانوں سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یحب العبد المومن المفتن التواب○ (رواہ احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتا ہے جو فتنوں میں مبتلا ہوتا رہتا ہے اور ہمیشہ توبہ کرتا رہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جب بندہ اپنے بُرے حال اور بُرے افعال پر غور و فکر کرے اور اس سے نجات چاہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اسبابِ توبہ آسان کر دیتا ہے پھر اسے گناہوں کی شامت سے رہائی دیتا ہے اور اسے اطاعت کی حلاوت عطا فرماتا ہے۔توبہ تائید ربانی سے ہوتی

Marfat.com

ہے اور گناہ افعال جسمانی سے۔ ایک شخص نے گناہ سے توبہ کی پھر اسی گناہ کا مرتکب ہوا پھر نادم ہوا۔ ایک روز اس نے اپنے جی میں کہا اگر میں پھر توبہ کر کے ادھر جاؤں میرا کیا حال ہوگا تو اُس کے کان میں ہاتف غیبی سے آواز آئی۔ اطعنا فشکرناك ثم ترکنا فامھلناك فان عدت الینا قبلناك تو نے ہماری اطاعت کی ہم نے تجھے پسند کیا پھر تو نے بے وفائی کی اور ہمیں چھوڑ دیا ہم نے تجھے مہلت دی اگر پھر توبہ کرے ہم قبول کریں گے۔ (کشف المحجوب باب نمبر ۱۵)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ عام بندوں کا جرم حق تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس کا علاج توبہ ہے مگر دوستان خدا کا جرم اپنے آپ کو دیکھنا ہے اور اس کا علاج اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

☆ توبہ اور استغفار ہر مقام پر سالک کے ساتھ رہتے ہیں زندگی کے آخری لمحات میں بھی جدا نہیں ہوتے۔

☆ توبہ کا مدار محاسبہ پر ہے۔ محاسبہ اور صبر کسی وقت بھی سالک سے علیحدہ نہیں ہوگا ورنہ سالک کا سفر کھوٹا ہو جائے گا۔

☆ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر وارد ہوتا ہے وہ پاکیزہ ہوتا ہے اس کے ساتھ ملوث ہونے پر خراب ہو جاتا ہے جیسا کہ انسان اچھی خوراک کھاتا ہے اور بدبودار نکالتا ہے پس ہر وقت انسان پر توبہ واستغفار لازم ہے۔

☆ گناہ اضطرار اور اختیار کی حالت میں برابر نہیں رہتا۔ اضطراری اور اختیاری حالت میں بڑا فرق ہے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ عقل کیا چیز ہے؟ تو ارشاد فرمایا نیکی اور بدی کے درمیان تمیز کرنا جب یہ جواب سیدی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو انہوں نے عقل کی تعریف یہ فرمائی کہ جب دو نیکیاں جمع ہو جائیں تو بڑی نیکی کو اختیار کیا جائے اور چھوٹی نیکی کو ترک کر دیا جائے۔ اگر دو گناہ جمع ہو جائیں تو چھوٹے گناہ کو اختیار کیا جائے۔ بڑے گناہ کو ترک کر دیا جائے اس دنیا کا نظام اس طرح کا پیچیدہ ہے کہ بڑی احتیاط کے باوجود گناہ صغیرہ سے

Marfat.com

بچنا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے گناہ سے بچنے کی حتیٰ الامکان کوشش کی جائے۔اللہ تعالیٰ سے توفیق بھی طلب کی جائے کہ وہ ایسے کاموں سے بچائے جن میں گناہ کا شائبہ بھی ہو بزرگان دین کا مذہب ہے کہ گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے ڈرنا اور گناہ ہونے کے بعد پشیمان ہونا گناہ کو کم کر دیتا ہے ہر حال میں اللہ کے حضور توبہ کرتے رہنا چاہیے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے الفاظ کو خیال کی دعا بنالیں ضروری نہیں کہ وظیفہ پڑھا جائے بلکہ ضروری ہے کہ یہ خیال دل پر جاری رہے۔شیطان کے حملے سے حفاظت ہوگی اور جو لغزش سرزد ہوگی اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دے گا۔صبح وشام بکثرت استغفار پڑھا کریں۔اللہ تعالیٰ بندہ کے اعتراف گناہ اور گناہ کی معافی کی دُعا کو بہت پسند فرماتا ہے۔

☆ توبہ واستغفار یہ ہے کہ انسان حق تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے مگر دوستان خدا کا گناہ اپنے سر نہ لے یعنی ان کا گلہ نہ کرے اپنے آپ کو اور اپنے اعمال کو دیکھتا رہے اور دل کو اللہ کی طرف جھکائے رکھے۔

☆ توبہ واستغفار ہر مقام پر سالک کے ساتھ رہتے ہیں زندگی کے آخری لمحات میں بھی جدا نہیں ہوتے۔سچی توبہ کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ ربّ العزت نے توبہ کو عبادت پر مقدم فرمایا ہے۔

☆ مصیبتیں اس لئے انسان پر آتی ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے استغفار کرے اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں عاجزی اور بیکسی کا اظہار کرے اور سچے دل سے توبہ کرے۔توبہ کی قبولیت پر مصائب ومشکلات دور ہو جاتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بڑی برتر واعلیٰ ہے بندہ اللہ کی مخلوق ہونے کے باوجود اُس کے احکامات کی نافرمانی کرتا رہتا ہے مگر اللہ ربّ العزت اپنے کرم وبخشش کی وجہ سے اپنے گنہگار بندے کا شرم کرتا رہتا ہے اور اُس کے گناہوں پر پردہ ڈالتا رہتا ہے اور معاف کرتا رہتا ہے۔اللہ ربّ العزت معاف کرنے کو پسند کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

Marfat.com

☆ سچی توبہ کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کے بعد اُس گناہ کی طرف دوبارہ راغب نہیں ہوتا۔ اُس گناہ کے بارے میں لذت نہیں بلکہ کراہت پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری ہونا زبان سے استغفار کرنا اور صدق دل سے گناہوں سے بچنا۔ زبان سے تو توبہ کرتا رہے لیکن دل سے گناہوں کی حلاوت نہ نکلنا یہ توبہ ہرگز نہیں ہے۔

☆ گنہگاروں کو جنت توبہ کی بدولت ہی ملے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کبھی بندہ گناہ کرتا ہے تو اُس کی وجہ سے جنت میں چلا جاتا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح فرمایا گناہ کے بعد اُسے اس قدر پشیمانی ہوتی ہے جو اُس کی نجات کا باعث بن جاتی ہے۔ پھر وہ ہمیشہ گناہ سے باز رہنے والا بن جاتا ہے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۹۔ ذکر

فرمان الٰہی جل جلالہ:

یایها الذین امنوا اذکروا اللّٰہ ذکرًا کثیرًا و سجوه بکرة و اصیلًا ○ (القرآن الکریم ۳۳: ۴۱، ۴۲)

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اُس کی پاکی بولو۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

لا یزال لسانك رطبًا من ذکر اللّٰہ ○ (ترمذی)

تیری زبان ذکر الٰہی سے ہمیشہ تر رہنی چاہیے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ آپ مکہ معظمہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا سعید مجھے وہ

Marfat.com

حلال بتاؤ کہ اس میں حرام نہ ہو اور وہ حرام بتاؤ جس کے اندر حلال نہ ہو۔آپ نے فرمایا: ذکر اللّٰہ حلال لیس فیہ حرام و ذکر غیرہ حرام لیس فیہ حلال ۔اللہ تعالیٰ کا یاد کرنا ایسا حلال ہے کہ اس میں حرام نہیں اور غیر خدا کا ذکر ایسا حرام کہ اس میں حلال نہیں۔'' اس لئے کہ اُس کے ذکر میں نجات ہے اور اُس کے غیر کے ذکر میں ہلاکت ہی ہلاکت۔(کشف المحجوب باب نمبر۱۰)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ ذکر سے مقصود یہ ہے کہ غفلت نہ رہے سونا جاگنا کھانا پینا خرید وفروخت تمام افعال اور اوقات میں اللہ کے حکم اور مرضی کا خیال رکھا جائے اگر مقصد اور مدعا کو سمجھ لیا جائے تو غفلت جاتی رہتی ہے بلکہ ہمیشگی کا ذکر حاصل ہوگیا ولذکر اللّٰہ اکبر کا یہی مطلب ہے۔

☆ زبان کے ذکر کے علاوہ ہر وقت اپنے آپ کو امر ونہی کی قید میں رکھنا ضروری ہے اور بارگاہ قدس میں ہمیشہ کی حاضری یعنی یقین رکھنا کہ وہ ذات پاک مجھے ہر وقت دیکھ رہی ہے۔قرآن پاک میں ذکراً کثیراً اسی محل میں آیا ہے اس طرح ہی انسان کی عملی زندگی اور کردار بلند ہوتا ہے۔دنیا احسن طریق سے گذرتی ہے صرف مقررہ اوقات میں ورد وظائف ادا کر لینے اور باقی اوقات میں امر ونہی کی قید سے آزاد رہنے سے عملی زندگی ناقص رہتی ہے۔کردار بلند نہیں ہوتا دوسرے لوگوں کے لئے مورد طعن بنتا ہے بلکہ دین پر حرف آنے کا باعث بنتا ہے۔

☆ مخلوق کے درمیان رہتے ہوئے بھی اپنے دل کو فارغ رکھے' حق تعالیٰ کی بندگی کرے اور زندگی اس کے حکم کے مطابق بسر کرے۔شریعت کے امر ونہی پر عمل کرے اس کی حرکات وسکنات افعال اور اعمال میں خدائے ذوالجلال اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پاک مدنظر رکھے یہی اس کی عبادت واطاعت کا کمال ہے انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ خورد ونوش' نشست و برخاست خرید وفروخت اور کارہائے دنیا سرانجام دینے کے باوجود یاد حق سے غافل نہ رہے ہر لمحہ اللہ رب العزت

Marfat.com

کا ذکر جاری رکھے۔

☆ دُکھ درد مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے ان اوقات میں یادِ الٰہی سے دکھ درد دور ہو جاتا ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ایسے نازک مواقع پر بھی اپنے ربّ کو یاد نہیں کرتے۔ بلکہ شکوہ و شکایت شروع کر دیتے ہیں حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس ایک شخص سر باندھے آیا اور درد کی شکایت کی آپ نے پوچھا تمہاری عمر کتنی ہے اُس بیمار نے کہا ساٹھ سال فرمایا۔ ساٹھ سال تک تو شکر کی پٹی کبھی نہیں باندھی لیکن شکایت کی پٹی جلدی باندھ لی۔

۱۰۔ حیاء

فرمان الٰہی جل جلالہ:

ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحی منکم واللّٰہ لایستحی من الحق○ (القرآن الکریم:۔۳۳:۵۳)

بے شک اس میں نبی کو ایذاء ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذا لم تستحي فاصنع ماشئت○ (بخاری)

بے شک لوگوں نے پہلے پیغمبروں سے جو باتیں پائیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تم میں شرم و حیا نہیں تو جو چاہو کرو۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جب خوف عذاب دل پر غالب ہو تو اعمال سیۂ کا غم دل پر آتا ہے اور ندامت پیدا ہوتی ہے دوسرے یہ کہ حصول نعمت کا ارادہ جب دل پر غالب ہوتا ہے اور

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ بُرے کام اور نافرمانی سے یہ حاصل نہیں ہوتی تو پریشان ہوتا ہے تیسرے یہ کہ اس پر بارگاہ حق سے شرم غالب آئے اور مخالفت حکم سے پشیمان ہو تو پھر تائب ہو جاتا ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ دو طرح پر ہے ایک توبہ انابت دوسری توبہ استحیاء توبہ انابت وہ ہے کہ بندہ خوف عذاب حق تعالیٰ سے توبہ کرے اور توبہ استحیاء یہ ہے کہ اللہ کے حضور شرم سے توبہ کرے اور اُس کے کرم کی اُمید رکھے۔ خوف کے ذریعہ جو توبہ ہے اس میں جلالت حق کھل جاتی ہے اور حیاء کی توبہ نظارہ جمال سے ہوتی ہے تو ایک توبہ جلالت شان کے خوف سے دوسری جمال کے مشاہدہ میں اور حیاء سے مستنیر ہو کر ہوتی ہے۔ (کشف المحجوب باب نمبر ۱۵)

میں (علی بن عثمان ہجویری) نے سنا ہے ایک دنیا دار امیر آدمی نے حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی۔ آپ کی کوئی دنیاوی ضرورت ہے مجھے مطلع کریں تا کہ میں خدمت کر سکوں۔ فرمایا یہ دنیا کا ذلیل مال اُس کے پیدا کرنے والے سے مانگتے شرم آتی ہے تجھ سے کس طرح طلب کروں۔

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ مراقبہ غائب کا انتظار ہے اور حیاء حاضر سے شرم کا نام ہے جو چیز غائب ہے اُس کا ذکر تو کیا جا سکتا ہے مگر جو حاضر ہے اُس کے ذکر سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ حیاء کی علامت یہ ہے کہ دل میں یقین ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے حق تعالیٰ کی ذات پاک اس بات کی حقدار ہے کہ اُس سے حیاء کی جائے۔

☆ نزدیک والوں کو خوف و حیاء زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ عظمت اور محبت الٰہی کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ حیاء خوف سے اعلیٰ حالت کا نام ہے۔

☆ حق تعالیٰ کی طرف سے طرح طرح کے انعامات اور اپنی طرف سے طرح طرح کی تقصیرات کے ملاحظہ کرنے سے حیاء پیدا ہوتی ہے۔

☆ جس شخص میں حیاء کم ہو جائے اُس کا تقویٰ کمزور ہو جاتا ہے دل مردہ ہو جاتا ہے اللہ والے کے دل میں فحش خیالات کا آنا اسی طرح ہے جیسا کہ عام آدمی سے فحش

Marfat.com

کام سرزد ہو جائے جس شخص کا اپنا ضمیر اُسے بُرائی کرنے سے نہیں روکتا ایسے شخص کو صاحب نصیحت کی نصیحت بھی بُرائی سے نہیں روک سکتی۔

☆ حیاء ایمان کا جزو ہے جس طرح بندے کا ایمان اُسے منکر اور فحش چیزوں سے روکتا ہے اسی طرح حیاء کی بدولت بھی انسان ناپسندیدہ باتوں سے بچ جاتا ہے جن لوگوں کے اندر فطرتاً حیاء کا مادہ موجود ہوتا ہے اُن کو شرعی حیاء حاصل کرنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔اسلام کی اشاعت تبلیغ' رشد و ہدایت اور امر بالمعروف و نہی المنکر کے علاوہ دیگر تمام مقامات پر انسان کو حیاء سے فائدہ ہی فائدہ پہنچتا ہے۔

☆ اللہ ربّ العزت کی یہ شان ہے وہ حیاء کے وصف سے متصف ہے بندہ ظاہری اور باطنی طور پر گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے لیکن ربّ العزت حیاء کی بدولت معاف فرما دیتا ہے یہی گنہگار باوجود گناہوں کے ارتکاب کے جب اپنے ربّ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ بلند کرتا ہے۔ ربّ سے بھلائی کا خواستگار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ حیاء کی بدولت اُسے بھلائی سے سرفراز فرما دیتا ہے۔دل میں پختہ یقین پیدا کر لیا جائے کہ میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر بندہ اس حیاء کی بدولت گناہوں سے نکل کر نیکی کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ تصوف

فرمان الٰہی جل جلالہ:

و عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا و اذا خاطبھم الجھلون قالوا سلمٰا۝ (القرآن الکریم ۲۵:۶۳)

اور رحمان کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔

Marfat.com

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراکؕ (مسلم)

(جبریل علیہ السلام) نے عرض کی مجھے احسان کے بارے میں بتائیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) فرمایا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں لیس تصوف رسوما ولا علوما و لکنہ اخلاق۔ (تصوف رسوم وعلم نہیں لیکن یہ ایک خاص خصلت ہے) اگر تصوف رسمی چیز ہوتی تو مجاہدہ وریاضت سے حاصل ہوتا اور اگر یہ علم ہوتا محض تعلیم وتعلم سے حاصل ہوتا تو ثابت ہوا تصوف ایک خصلت خاص کا نام ہے اور جب تک یہ خصلت خود اپنے اندر نہ پیدا کرے اُس وقت تک وہ حاصل نہیں ہوتا۔ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے التصوف حسن الخلق تصوف نیک خصلت کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوالحسن لوسنجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد آج کے دن تصوف کا نام ہی رہ گیا حقیقۃً کچھ نہیں رہا ایک دن وہ تھا کہ تصوف حقیقۃً خالص تصوف تھا اور نام ونمود نہ تھا یعنی یہ صحابہ کرام اور سلف صالحین رحمہم اللہ میں تصوف نام کا نہ تھا بلکہ حقیقت تصوف کا پرتو ہرکس وناکس میں تھا اب وہ انحطاطی دور آیا کہ تصوف کا نام تو باقی رہ گیا مگر معنی حقیقی معدوم ہیں یعنی اعمال تو صوفیوں کی نقل میں ہو رہے ہیں اور رسمی صوفی بہت مشہور ہیں مگر ان کے دعاوی تصوف میں بالکل مجہول ہیں گویا اب صوفی ہونے کا دعویٰ تو مشہور ومعروف ہے لیکن اعمال وافعال بالکل مجہول ہوئے۔

(کشف المحجوب باب نمبر۳)

Marfat.com

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ صوفی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر ترجیح دی اور سب اشیاء سے زیادہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھی پس خدا تعالیٰ نے بھی اُن کو ساری مخلوق سے عزیز رکھا۔ بادشاہت اُن سے پیاری نہ رکھی جو لوگ حق تعالیٰ کی محبت حاصل کئے بغیر اس دنیا سے خالی چلے گے وہ بے نصیب رہے۔ انسانیت کے اصل جوہر یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مخلوق خدا کی خدمت پر کمر بستہ رہے اُن کی ایذاء کو برداشت کریں اُن کے درمیان رہتے ہوئے دل سے الگ رہے۔

☆ صوفی دنیا و آخرت میں حق کے ساتھ سلامتی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے۔ خوش نصیب اور مومن وہ شخص ہے جس کی دنیا بھی دین ہو جائے اس کا سارا کام خدا کے حکم کے مطابق ہو جاوئے بلکہ خدا کے لیے ہو جاوئے۔

☆ وہ چیز جو حق کی طرف جانے سے روکے وہ ہی ذات کا غیر ہے جب تک انسان خدا کے غیر میں الجھا رہا۔ خدا تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اُس کی ہمت اور دلچسپی غیر میں ہے تصوف غیر کی نفی کا نام ہے اور سراسر نفی ماسوا اللہ میں مضمر ہے اور خدا تعالیٰ کی پہچان اور اُس کی رضاء و خوشنودی کا اُس پر انحصار ہے۔

☆ جو چیز راہ حقیقت کی طرف جانے سے روکے وہ ذات کا غیر ہے اور جب تک انسان غیر کے چکر میں پڑا رہے گا۔ خدا تک رسائل ناممکن ہے کیونکہ غیر سے محبت راہ حقیقت کے راستے کی دیوار ہے اور تصوف سراسر ماسوا کی نفی کرتا ہے عارف کامل کی پہچان یہ ہے کہ وہ ذات الٰہی سے اپنے تعلقات کی بناء پر اس پر ہی بھروسہ کرتا ہے اور صوفی کی تعریف یہ ہے کہ ذات حق تعالیٰ کو تمام موجودات عالم پر ترجیح دیتا ہے۔

☆ آپ نے فرمایا کہ تصوف کی اصل تو وہ حدیث ہے جس میں ذکر ہے ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام بشکل انسانی حضور پرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانوؤں کے ساتھ زانو جوڑ کر

Marfat.com

مؤدب بیٹھ گئے اور تین سوال کئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام ایمان اور احسان کیا ہے۔رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تینوں سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قد صدقت یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے سچ فرمایا۔تصدیق کر دی۔ان تینوں سوالوں میں تیسرے سوال کا جواب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔بس اس مقام مشاہدہ کو حاصل کرنے کے لئے زہد و ریاضت مجاہدات و عبادات نفلی پر عمل پیرا ہونا تصوف ہے۔اس کی تائید میں آپ نے نفحات الانس صفحہ ۶۳ پر درج شدہ اقوال کی نقل ایک کاغذ پر کرائی ہوئی تھی جس کو عام فہم بنانے کیلئے کسی حد تک تصرف کر کے اور از سر نو ترتیب دے کر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

کسی نے حضرت جنید بغدادی قدس سرہ سے دریافت کیا کہ تصوف کیا ہے۔تو آپ نے فرمایا جب کوئی بزرگ آدمی نیک زمانے میں نیک لوگوں کے سامنے خلق کریم (یعنی اچھی خوئیں) کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کو تصوف کہا جا سکتا ہے۔اور خلق کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی محبت کے لئے مخصوص کر لیتا ہے تو اس کے دل پر بزرگ پاکیزہ اور فائدہ رساں کلمات کا القا کرتا ہے۔وہ بندہ بیہودہ باتوں سے متنفر ہو جاتا ہے۔اور اس کے کان جملہ لغویات سے مجتنب رہتے ہیں۔اس کے دل کو اسی ذات پاک کی لگن لگ جاتی ہے۔جو ازل سے قائم ہے۔اور اس کی ہر بات اسی ذات پاک کی دوستی کا دم بھرتی ہوئی نظر آتی ہے اس کی باتوں کو سننا بیماریوں کو شفاء بخشتا ہے اور پیاسوں کی پیاس کو بجھاتا ہے۔ایسے بندہ کو اللہ کی یاد اس طرح رہتی ہے گویا اسے اس پاک کی صحبت نصیب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی باتیں کان سے نہیں بلکہ جان سے سنتا ہے اس وقت سنتا ہے جب اسے بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی بات یاد نہیں ہوتی۔اس کی زندگی کی ہر منزل سابقہ منزل سے بالاتر ہوتی ہے اور وہ اپنی سابقہ منزل پر شرمسار ہوتا ہے اور کہنے دیکھنے سننے چلنے اور پوچھنے والے محقق کے نزدیک وہ ایسے مقام پر ہوتا ہے جہاں اس کا دل پراگندہ نہیں ہوتا اور نہ زبان طلب گار ہوتی ہے اس ذات پاک

Marfat.com

کے عشق کے دروازے میں داخل ہونا آسان ہے مگر نکلنا مشکل۔

اپنی ہستی میں فانی ہو کر اس کی ذات پاک کے خیال میں گم ہو جانے کا نام مشاہدہ ہے۔مشاہدہ لفظ شہود سے صوفیہ کرام کے نزدیک حسب ذیل معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی جب سالک اپنی ہستی موہومہ سے نیست ہو کر ہستی حقیقی میں زیست ہوتا ہے۔اس وقت اس کے دل پر جلال الٰہی کا ظہور ہوتا ہے اور عظمت سبحانہ تعالیٰ کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے اس وقت اس کے دل پر یہ خیال گذرتا ہے کہ میں کیا ہوں اور کس سے ہوں اور اس حال میں اسے اپنی ہستی نیست و عدم نظر آتی ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ بقاء صرف اس ذات پاک کے لئے ہے لیکن سالک پر یہ حال علی الدوام نہیں ہوتا۔کیونکہ ایسا سمجھنے سے حلول و اتحاد کا خطرہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک حلول و اتحاد سے مبرا منزہ ہے ہاں جب سالک پر تجلی جلال طاری ہو گا تو سالک اپنے تئیں نیست سمجھے گا۔اور جب تجلی جمال ہو گا تو ہست ہو گا۔قرآن شریف اس آیہ شریفہ میں کہ تولج اللیل فی النھار و تولج النھار فی اللیل میں سالک کی ان دو حالتوں کی طرف اشارہ ہے یعنی کبھی سالک کے دل پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور کبھی روشنی صوفیائے کرام ان دو حالتوں کو قبض وبسط کے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں نیز اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جبلت میں بالطبع نور وظلمات مخلوق ہیں اس لئے نہ ظلمات کا قطعی طور پر ازالہ ہو سکتا ہے نہ نور کو دوام حاصل رہتا ہے۔تاکہ انسان میں جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احسن تقویم میں پیدا کیا گیا ہے۔اس کی ذات سے اس کی عبودیت اور بقول قرآن حکیم اس کی ربوبیت کا اظہار ہوتا رہے جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے۔قل انما انا بشر مثلکم کہ یا رسول اللہ فرما دیجئے کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔یعنی اپنی عبودیت کا اظہار کر اور دوسری آیت میں فرمایا: قتل داؤد جالوت کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے جالوت کو قتل کیا اور آیات ید اللہ فوق ایدیھم کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا حالانکہ بظاہر وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ تھا۔اور ومارمیت اذ رمیت ولاکن اللہ رمی کہ جس وقت آپ نے کنکریاں پھینکی تھیں۔وہ آپ نے نہیں پھینکی

Marfat.com

تھیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھیں۔ کہ جب کوئی کام اس حال میں کیا جائے۔ جس وقت کرنے والے کے دل پر جلال الٰہی کا ظہور ہو۔ اور وہ اپنی ہستی سے نیست ہو۔ تو اس وقت اس کام کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس حال کو صوفی ربوبیت سے تعبیر کرتے ہیں۔

☆ اپنے دل کو ماسوائے اللہ سے خالی کرنا مجاہدہ ہے خواہ یہ بکثرت نوافل روزہ رکھنے سے یا شب بیدار رہ کر تفکر و مراقبت کرنے سے یا اس کے ذکر و اذکار سے یا بذریعہ سماع حاصل ہو اور سب طریقوں سے سہل ترین زود اثر اور زیادہ نفع رساں اہل اللہ کی مجلس اور صحبت ہے اور اہل دنیا سے کنارہ کر کے خلوت میں رہنا۔ مبتدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ حتیٰ الوسع دنیا کی مجلسوں سے کنارہ کش رہے اور زیادہ عرصہ خلوت میں گزارے تا کہ وہ خلقت کے شر سے محفوظ رہے اور خلقت اس کے شر سے بچی رہے۔ مگر خواص کے لئے اس سے بھی بالاتر خلوت اختیار کرنا ضروری ہے۔ یعنی اپنے دل کو خلقت سے خالی رکھے نہ کسی سے نفع کی توقع رکھے نہ نقصان کا خطرہ۔ اور اس کی نظر ہر حال میں ذات ذوالجلال پر ہو۔ عزت ذلت نفع ونقصان سب اسی کی طرف سے سمجھے اور خلقت پر نظر نہ رکھے۔ اور دو تین امور سے فارغ رہے یعنی طمع نہ جمع اور منع سے جس کا مطلب یہ ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی سے کوئی چیز حاصل کرنے کا طمع نہ کرے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مال و دولت عطا کرے تو اسے جمع نہ کرے۔ بلکہ راہ خدا میں خرچ کر دے اور جب کوئی سائل اس کے دروازے پر آئے تو اس کا دل سائل کی حاجت روائی کرنے سے منع نہ کرے۔

نہ مرد آں است کہ دنیا دوست دارد
اگر دارد برائے دوست دارد

☆ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سالک کو چاہیے کہ قرآن شریف کی اس آیت پر نظر رکھے ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیاء مذکورا۔ کیا انسان پر ایسا وقت نہیں گذرا ہے جس وقت یہ کوئی شے مذکور نہیں تھا۔ اس وقت اس کی ہستی کا پیدا کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے علم و ارادہ میں تھا اور خود انسان کو اپنی ہستی کی خبر تھی اور نہ

Marfat.com

اپنی نسبت کوئی ارادہ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ سے جیسے چاہا اس کو بنا دیا۔اور جس حال میں اسے رکھنا چاہا اس کے لئے ویسے ہی اسباب و علل جمع کر دیے۔جن کے حصول پر نہ از قادر ہے۔نہ علیل ناپسندیدہ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جس حال میں ذات پاک اس کو رکھنا چاہیے۔اس میں رہنے پر مجبور اس کے سامنے کالعدم اور لاشے ہے۔انسان کی نظر اگر اپنی بیکسی اور بے بسی پر رہے تو وہ توحید کی منزل کی طرف گامزن رہے گا اور فرمایا کرتے تھے دل پر نفی ماسوائے اللہ ہو جانے کا نام فقر اور نفی ماسوائے اللہ کیا ہے۔سالک کے دل پر اپنی ہستی کے عدم اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اثبات کا خیال متمکن ہو جائے اور وہ اپنے دل کو ہر شے کی محبت اور خیال سے خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے خیال میں گم کر دے اور یہی فقر کی جان ہے۔

۱۲۔صدق اور یقین کامل

فرمان الٰہی جل جلالہ:

و الذی جاء بالصدق و صدق به اولئك هم المتقون○
(القرآن الکریم ۳۹:۳۳)
اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور جنہوں نے اُس کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔
قد بینا الایت لقوم یوقنون○(القرآن الکریم ۲:۱۱۸)
بے شک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کیلئے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

الصدق ینجی و الکذب یھلك○(بخاری و مسلم)
سچ نجات دلاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔
و اقسم لنا من الیقین ما تھون به علینا مصائب الدنیا○(ترمذی)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعائیہ کلمات اے اللہ ہمارے حصے میں اتنا یقین لگا دے اس کی وجہ سے ہمیں دنیا کی مصیبتیں جھیلنا آسان ہو جائے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "الصدق سیف اللہ فی ارضعہ ما وضع علی شي الاقطعہ" صدق ایسی شمشیرِ الٰہی ہے کہ روئے زمین پر کوئی چیز اس کے سامنے نہیں ہوتی مگر اُسے کاٹ دیتی ہے۔
(کشف المحجوب باب نمبر۱۱)

علم الیقین حق الیقین اور عین الیقین میں فرق ہے عین الیقین عارفوں کا مقام ہے اس حکم سے وہ صورت کی استعداد رکھتے ہیں اور حق الیقین محبوبوں کا مقام فنا ہے کیونکہ وہ کل موجودات سے روگرداں ہوتے ہیں تو علم الیقین مجاہدہ سے ہوتا ہے عین الیقین انس سے حق الیقین مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے یہ ایک عام ہے دوسرا خاص تیسرا خاص الخاص۔ (کشف المحجوب باب نمبر۲۹)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ صادق آدمی کی علامت یہ ہے کہ وہ حق بات اور سچی بات ونصیحت کو پسند کرتا ہے خواہ اس کا عیب اُس کے منہ پر بیان کیا جائے۔

☆ نیک اعمال یعنی صدق کے لیے بھی اُسی طرح تکلیف اُٹھاؤ جس طرح رزق کے حصول کے لئے تکلیف محسوس نہیں کرتے بلکہ خوشدلی سے لگے رہتے ہو۔

☆ صدق وخلوص کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دروازے پر بیٹھنے والا خالی نہیں رہے گا کبھی نہ کبھی اُس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا۔

☆ میرے پاس آؤ اور صدق کا ایک ذرّہ لاؤ کیونکہ صدق کا ایک ذرّہ بغیر صدق کے پہاڑ جیسے اعمال سے بہتر ہے۔

Marfat.com

☆ سوائے صبر و موافقت اور صدق و اخلاص کے ذات باری تعالیٰ سے قرب کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔

☆ صدق اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک بہت بڑی صفت ہے اللہ ربّ العزت کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ بندہ ہمیشہ سچ بولے اُس کی زبان پر سوائے سچائی کے اور کچھ نہ آئے۔ سچائی انسان کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے جب بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے تو اللہ ربّ العزت کے حضور اُس کا نام صادقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

☆ بعض اوقات انسان کے صدق میں ریا ہوتی ہے زبان سے کچھ ادا کرتا ہے مگر اُس کے اعمال اُس کے قول کے مطابق نہیں ہوتے لہٰذا ضروری ہے کہ صادق آدمی زبان سے سچائی کے علاوہ کچھ نہ بولے۔ دل سے اُس کی تصدیق کرتا اور عملی طور پر اپنے اعمال سے بھی ثابت کرے کہ وہ سچ بولتا اور اُس پر عمل کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ الصدیق الذی بصدق قوله بالعمل صدیق وہ ہے جس کے قول کی تصدیق اُس کے عمل سے ہو۔

☆ وہ لوگ جنہوں نے ہر وقت اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچائی اور راستبازی سے معاملہ کیا ایسے لوگوں کی نظر دوا کا کام اور اُن کا سخن شفاء کا کام کرتا ہے خدا کے راستے پر چلنے کے لئے بندے کو صدق خلوص اور عزم و ہمت کی ضرورت ہے۔

☆ گمراہ اور بے دین لوگوں کا خیال ہے کہ بندہ محبت اور یقین کے اس درجے پر پہنچ جاتا ہے کہ اُسے عبادت کی ضرورت نہیں رہتی یہ بالکل غلط خیال ہے صحیح بات یہ ہے کہ محبت پر محبوب کی اطاعت و عبادت آسان ہو جاتی ہے کیونکہ اُس کا یقین کامل ہو جاتا ہے تصوف کی حقیقت حضور علیہ السلام کے کلمہ احسان میں ہے فرمایا ''اپنے خدا کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم تمہیں یہ یقین ضرور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' اور اُس کے دیکھنے کا یقین تمہیں عبادت کے علاوہ ہر وقت ہر کام ہر عمل و حرکت اُٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے کھانے پینے غرضیکہ ہمہ اوقات حاصل رہے۔

☆ اہل بصیرت دو طرح کے ہیں اولیاء اللہ کے نقش قدم پر چلنے والے انہوں نے علم و یقین کو حاصل کیا یہ صاحبان معرفت ہیں عین الیقین کے مقام پر فائز ہوئے دوسری

Marfat.com

طرح کے لوگ جنہیں عین الیقین تو حاصل نہ ہوا مگر علم حاصل کیا پھر اُس کی تصدیق بھی کی یہ علم الیقین کے مقام پر فائز ہیں۔

☆ سخی کا دروازہ کھٹکھٹانے والا خالی نہیں رہے گا کبھی نہ کبھی ضرور خوشحال ہوگا وہ ذات پاک جو مانگنے والے کی حاجت کا علم رکھتی ہے اور اُس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی بھی نہیں ہے عطا کر دینے سے کچھ کم نہیں ہوتا پھر عطا کر کے خوش ہونے والی ذات ہے وہ کب کسی کو خالی دامن واپس کرے گی اگر کچھ دیر ہے تو اُس میں بھی مانگنے والے کے لیے بہتری ہے جس کا علم سائل کو نہیں۔ بندہ جب اس بات پر یقین کر لے کہ کون و مکان کی تخلیق سے پہلے کسی بھی مخلوق کو اپنے ہونے کا قطعاً علم نہیں تھا وہ ذات مقدس جس کا علم قدیم ہر نقص سے پاک ہے جیسے اُس کی ذات مقدسہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے وہ اپنے بندے کی بُرائی کب چاہتا ہے اُس کی طرف سے جو آتا ہے حق ہے اور جو بندے کی طرف سے آتا ہے وہ ناقص ہے وہ ذات پاک کریم سخی اور بندے کی صحیح خیر خواہ ہے اُس کی طرف رجوع کرو اور یقین کامل سے کرو۔

☆ اہل یقین کا تھوڑا سا عمل کمزور اور بے علم لوگوں کے پہاڑ برابر عمل سے بہتر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جیسا مجھ سے گمان رکھتا ہے میں اُس کے مطابق اُس سے پیش آتا ہوں۔

☆ ایمان یہ ہے کہ حق بات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرے پھر اس تصدیق کی مضبوطی کا نام یقین ہے جہاں تک اعمال کی بات ہے وہ ایمان و یقین کے مطابق ہی وجود میں آئیں گے۔

۱۳۔ تسلیم و رضاء

فرمان الٰہی جل جلالہ:

رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ○
(القرآن الکریم:- ۹۸: ۸)

Marfat.com

اللہ ان سے راضی اور وہ اُس سے راضی یہ اُس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اسالك اللهم الرضا بعد قضاهٖ (مسند احمد بن حنبل)

اے اللہ تعالیٰ میں قضاء کے بعد تیری رضا مانگتا ہوں۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربًا۔ اُس نے ذائقہ ایمان کا لطف حاصل کرلیا جو راضی ہو اللہ کی ربوبیت پر۔ اور رضا کی دو قسمیں ایک رضاء حق جل وعلا بندہ کے ساتھ اور ایک رضاء بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو رضاء حق جو بندہ کے ساتھ ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ سے حق تعالیٰ راضی ہو کر اُسے ثواب اور نعمت جنت اور کرامت عرفان عطا فرمائے اور رضائے بندہ بحق تعالیٰ کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے فرمان پر قائم ہو کر گردن اطاعت جھکائے رکھے تو رضاء حق مقدم برضاء بندہ ہے۔ (کشف المحجوب باب نمبر ۱۴)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ خدا تعالیٰ کی قضاء وقدر پر راضی رہنا انبیاء کرام کا کام ہے۔ ایک گھڑی جس میں بندہ اپنے اللہ سے راضی ہو بہت سی عبادت سے بہتر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے والا نہ بن وہ ناراض ہوگا بلکہ تو اُس کی مرضی وحکم پر خوش رہ تاکہ کسی وقت تیرا کھوٹا سکہ بھی قبول کر لے تیری غلطیوں سے درگذر کرے۔ حساب کرنے جھگڑا کرنے میں سراسر نقصان وخطرہ ہے۔

☆ حدیث قدسی "اے میرے بندے جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے اُس سے وہ بہتر ہے جو تیری چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" کی شرح میں فرمایا کہ تیرا جو کچھ مال وغیرہ

Marfat.com

تیرے اپنے پاس ہے اُس سے وہ مال بہتر ہے جو تیرا مال خدا کے ہاتھ میں ہے یعنی جس مال یا جس چیز کو خدا کے راستہ میں اُس کی خوشنوی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرے گا وہ اُس سے بہتر ہے جو ابھی تک تیرے پاس ہے دوسرے یہ کہ بندہ جسے اپنا نفع ونقصان یا اپنے لیے خیر متصور کرتا ہے اُسؔ سے وہ بہتر ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندے کے لیے بہتر سمجھتا ہے جو کچھ اُس کی طرف سے آوے اُس کو اپنے لئے بہتر و نفع بخش سمجھے کیونکہ یہ خود ناقص العلم اور ناقص العقل ہے اپنے صحیح نفع ونقصان کو پورا نہیں جانتا ہوسکتا ہے کہ ایک چیز جس کو یہ بہتر سمجھتا ہے وہ نقصان والی ہو اور جس کو ناپسند کر رہا ہے وہ اس کے لئے نفع بخش ہو۔

☆ جب خدا تعالیٰ نے تمہیں جنت کے عوض خرید لیا ہوا ہے چاہیے کہ اب تم اپنے آپ کو کسی اور کے ہاتھ نہ بیچو یہ بیع اب ناجائز ہوگی۔

☆ بہترین وہ دل ہے جس میں کوئی بدی نہیں سعادت کی علامت یہ ہے کہ تو فرمانبردار رہے اور ڈرتا رہے کہ کہیں مردود نہ ہو جاؤں۔

☆ جناب پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ ''تو بے حس و حرکت لاش کی مانند ہو جا کہ نہلانے والا جس طرح چاہے تجھے اُلٹائے پلٹائے۔'' اس سے مراد وجود کی حرکت نہیں بلکہ دل و ارادہ کی حرکت ہے کہ تیرا اپنا کوئی ارادہ یا خواہش نہ رہے بلکہ اللہ کا ارادہ اور اُس کی مرضی کے مطابق تیری سب حرکات ہو جاویں۔

☆ تقدیر الٰہی اور علم سابق جو ازل میں بندہ کے لئے مقدر ہو چکا ہے یہ راضی برضا ہونا ہے بلکہ اُس کو اپنے حق میں بہتر سمجھنا اپنے ارادے کی فنا ہے اور اس کے بغیر قرب الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا۔ قرب ہم خیالی اور موافقت میں پوشیدہ ہے۔ اپنے اختیار اور اپنی خواہش کی ترک لازمی ہے۔ **ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هى الماوىٰ** سے یہی مراد ہے۔

☆ تقدیر الٰہی پر صبر اور موافقت اور اعمال میں صدق و اخلاص کے سوا قرب الٰہی کے لئے اور چارہ ہی نہیں ہے بلا دوستان الٰہی کا ورثہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ انعام کرنا

Marfat.com

چاہتا ہے اُسے بلا میں مبتلا کرتا ہے اور صبر کرنے والے کے لئے راحت بن جاتی ہے اور اُس کی مدد کی جاتی ہے۔

☆ دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھے صرف ضرورت کو ہی نہیں بلکہ اُس کے خیال کو بھی خواہ وہ زبان سے ادا ہو یا دل میں ہو اُس کو بھانپ کر اُس کی تصدیق کرے اور عملی طور پر اُس پر عمل پیرا ہو۔ اپنے دل اور زبان سے کسی قسم کا شک نہ کرے دوسرے الفاظ میں وہ دوست جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہو یا خدا کی طرف لے جانے میں مددگار ثابت ہو اُس کے زبانی ارشادات اور دلی منشاء کو بھی اُس کے کہنے کے مطابق من وعن سچا جانے اور اُس پر دل و جان سے عمل کرے۔ اس میں مجبوری کا شائبہ تک نہ ہو بلکہ اُس پر خوش رہے۔

☆ طلب رضاء ومحبت ایسا حال ہے جو دنیا و آخرت میں مولا کی طلب سے جدا نہیں ہوتا حتیٰ کہ یہ تمنا جنت میں بھی موجود رہتی ہے۔

☆ مومن کو ہر صورت اپنے مالک و مولا کی طرف رجوع رکھنا چاہیے وہ ذات پاک ہے اور اس کے امر سے سب کچھ ظہور میں آتا ہے اور اُس کے حضور ہی سب نے حاضر ہونا ہے پس بندے کو یہ لازم ہے کہ بہ جبر حاضر ہونے کی نسبت بہ رضا حاضر ہونا بہتر ہے تاکہ انعام کا مستحق ہو جائے۔ علم تقدیر پر ایمان رکھنا اور اس کو بہتر جاننے کا مقصد یہ نہیں کہ اس ذات پاک سے دُعا بھی نہ کی جائے بلکہ یہ ہے کہ اس سے شکوہ و شکایت نہ کی جائے اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کرے۔

☆ جب تک بندہ اپنی خواہشات کو ترک نہیں کرتا اور اپنے اختیار کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو پسند نہیں کرتا اور اپنے ارادہ کو ختم کرے تو پھر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور اختیار اس کو عطا ہو جاتا ہے پھر مصیبت دوستان الٰہی کا ورثہ ہے جس بندے کو اللہ تعالیٰ انعامات عطا کرنا چاہتا ہے اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے اس مصیبت پر صبر اور راضی رہنے والے کو آخر کار اللہ تعالیٰ کی طرف سے راحت کا نور ملتا ہے بندے کو اپنے ربّ کی رضاء پر راضی رہنا چاہیے یہ بہت سی عبادات و ریاضت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر ہمہ وقت راضی رہنا انبیاء کرام کا شیوا ہے۔

Marfat.com

☆ الحب للّٰہ و البغض للّٰہ لوگوں سے محبت اللہ کے لئے اور بغض بھی اللہ کے لئے ہے جو اللہ ربّ العزت کا محبوب ہے تو بھی اُسے محبوب رکھ جس شخص کو اللہ پسند نہیں کرتا تو بھی اُس پسندیدہ نہ رکھ۔ برضا و رغبت احکام الٰہی کو پورا کرو تمہارے اعمال کی ظاہری صورت سے زیادہ باطنی صورت دیکھی جاتی ہے اور اس سے مراد رضاء الٰہی ہے کہ تو اعمال کس کی رضاء کے لئے سرانجام دے رہا ہے۔

☆ بندے کا حق یہ ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اپنے ربّ کا بندہ بنا رہے۔ ربّ جو حکم دیتا ہے اُسے پورا کرے اور اس حکم کی بجا آوری پر رضا مندی ظاہر کرے جب تو صحیح معنوں میں اپنے ربّ کا بندہ بن جائے گا تو پھر تیرا ربّ بھی تجھے اپنا محبوب بنا لے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رضا پر بندے کو اپنا معاملہ چھوڑ دینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر قناعت کرنا بہترین دانشمندی ہے مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ روزی کمانے کے وسائل کو چھوڑ دیا جائے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے یہ قناعت ہرگز نہیں۔ ہر مسلمان جائز طریقہ سے روزی کمانے کے لئے اپنے وسائل کو بروئے کار لائے اور جو حلال طریقہ سے حاصل کیا ہے اُس پر قناعت کرے اور شریعت کے مطابق اُسے جائز کاموں میں خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر انعام و اکرام فرماتا ہے اور اُس سے راضی ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ معرفت نفس

فرمانِ الٰہی جل جلالہ:

فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوٰی فیضلک عن سبیل اللّٰہ○ (القرآن الکریم ۳۸:۲۶)

پس لوگوں کے درمیان سچ کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہش (نفس) کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے اللہ کے راستے سے بہکا دے گی۔

Marfat.com

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

اللھم أت نفسی تقواھا انت ولیھا و انت مولاھا و زکھا انت خیر من زکاھا○ (سنن نسائی)
اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ سے آراستہ فرما تو ہی میری جان کا مالک تو ہی اس کا سرپرست ہے اور تو ہی وہ بہترین ہستی ہے جو اس کا تزکیہ فرما سکتا ہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اعدا عدوك نفسك التی بین جنبیك۔ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو میں ہے۔ تو جب معرفت نفس حاصل ہو گئی تو سمجھ لے کہ اب اسے ریاضت و مجاہدہ سے اپنے قبضہ میں لا سکے گا لیکن نفس کا مایہ اور اس کی اصل نابود نہیں ہو سکتی لیکن جب نفس کی شناخت صحیح ہو جاتی ہے تو طالب حق کو اس کے باقی رہنے سے خوف نہیں ہوتا۔ لان النفس کلب نباح و امساك الکلب بعد الریاضته مباح۔ اسلئے کہ نفس ایک بھونکنے والا کتا ہے اور ریاضت و اصلاح کے بعد کتے کا باندھ رکھنا مباح ہے تو مجاہدات نفس فناء اوصاف نفس کیلئے ہیں نہ کہ اس کے عیب کو فنا کرنے کیلئے۔ (کشف المحجوب باب نمبر۱۴)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ نفس کی پہچان یہ ہے کہ تو اُس کی طرف سے مطمئن نہ ہو نفس بالکل مرتا نہیں اس کے ساتھ مقابلہ جاری رکھنا اور اس کو مغلوب رکھنا ضروری ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ نفسانی خواہشات کے تارک کے لیے جنت الماوی ہے فرمایا: ''اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہشات سے روکا تو بے شک اُس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔ (القرآن الکریم:-۷۹: ۴۰ تا ۴۱)
کچھ لوگوں نے اپنی خواہشات کو الہ بنا لیا اسی طرح درختوں پتھروں کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ خواہشات کو معبود بنا لیا گیا۔مسلمان درختوں پتھروں کی پوجا تو نہیں کرتے مگر خواہشات نفس کے ساتھ انسیت باقی رکھی۔ خواہشات نفس کی باریکیوں کو تو کامل خدا رسیدہ انسان ہی سمجھ سکتا ہے اور وہی ان کو ترک کر سکتا ہے دوسری مخلوق خواہ وہ علماء میں سے ہوں یا زاہد اُس کا اس کو ترک کرنا انتہائی درجے کا مشکل کام ہے بلکہ ادراک کرنا بھی مشکل ہے۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے خواہش کا ترک کرنا بھی خواہش ہے تا آنکہ خواہش اُن کو ترک کر دے کیونکہ جب سالک نے اپنا ارادہ واختیار اور کوشش کو ترک کیا تو وہ بھی اُس کی اپنی ترک ہے۔اپنی ہستی کی دلیل ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ کامل ترک ہوا بغیر فنا کے راست نہیں آتی۔صوفیاء کرام کے مذہب میں فقیری ترک ہوا کا نام ہے۔

☆ ارشاد ربانی ہے کہ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ جس نے اپنی خواہشات نفس کو روکا اُس کا ٹھکانہ جنت ہے۔جو شخص اپنے نفس کو نہیں پہچان سکا اُس کی عبادت و ریاضت کسی کام کی نہیں۔نفس کی صحیح کامل اور اکمل پہچان یہ ہے کہ تو اُس پر کسی وقت بھی مطمئن نہ ہو۔جاہل پیر اور صوفی غفلت اور لاپرواہی میں اپنے نفس کی خواہشات کو مکاشفہ سمجھ لیتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو پسند فرماتا ہے جس سے خواہش نفس اور شیطان کی مخالفت ہو۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے نفس کی مخالفت سب عبادتوں کا اصل اور سب مجاہدوں کا کمال ہے اس کی مخالفت میں ہی بندے کی نجات ہے۔

☆ جس شخص کے دل پر دنیا کی سب چیزوں کی محبت سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور تابعداری کا خیال غالب رہے اور اس کو دنیا کی کسی چیز کا لالچ یا اولاد کی ضروریات کا خیال صراط مستقیم سے ہٹا نہ سکے اور جو دنیا کے سارے کام محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور قرب حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے جو ہمیشہ اس خیال میں رہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہو رہی ہیں اور اللہ ربّ العزت کی رضا مندی حاصل کرتے ہوئے وہ اپنے جسم اپنی جان اپنی عقل اپنا علم اپنا مال وغیرہ کو ان کاموں پر خرچ کرے جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوتی

Marfat.com

رہے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے نفس کی خواہشات کو ترک کر کے اللہ کی رضا کی خاطر کام کرتے ہیں اور انہی کے متعلق فرمایا ہے۔ لایضیع اجر المحسنین۔ ہم نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

☆ حیرت کی بات ہے کہ انسان اپنے نفس اور شیطان کو دشمن سمجھنے کے باوجود ان کی پیروی میں لگا ہوا ہے اپنے نفس کی خواہشات کی تکمیل کر کے اُسے مزید توانائی فراہم کر رہا ہے اسی طرح گناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے مزید بُرائی کے راستے پر چل کر شیطان کے لئے خوشی کا باعث بنا ہوا ہے۔ نفس اور شیطان کی پہچان ہر ایک لئے ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے زیادہ خوفناک چیز جس سے میں اپنی اُمت کے لئے ڈرتا ہوں خواہش نفس کی پیروی ہے اس آسمان کے نیچے جتنے بت پوجے جا رہے ہیں اُن سب میں سے بدترین معبود خواہش نفس ہے۔

۱۵۔ ادب

فرمان الٰہی جل جلالہ:

یایها الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لاتشعرون○ (القرآن الکریم:۔ ۴۹:۲)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔ اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ان اللّٰه ادبنی

Marfat.com

فاحسن ادیبی ثم امرنی بمکارم الاخلاق

(الجامع الصغیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بلاشبہ میرے ربّ نے مجھے ادب سکھایا اور خوب ادب سکھایا پھر مجھے مکارم اخلاق کا حکم دیا۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

مشائخ میں سے ایک کو لوگوں نے پوچھا کہ شرط ادب کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک جملہ میں تیرا جواب کہتا ہوں میں نے سنا ہے کہ ادب وہ ہے کہ جب تو بات کرے تو تیرا کلام صادق ہو اگر معاملہ کرے تو معاملہ حق ہو اور کلام صادق اگر چہ سخت ہو تمکین ہوتا ہے اور معاملہ نیک اگر چہ مشکل ہو خوب ہوتا ہے تو جب بات کرے تو اپنا کلام سچ ہو اور جب خاموش رہے تو خاموشی حق پر ہو۔ (کشف المحجوب باب نمبر ۲۱)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ بادشاہ کے آگے چلنا گستاخی و بے ادبی میں داخل ہے اور پیچھے رہ جانا سستی و غفلت ہے بلکہ ساتھ ساتھ مودب ہو کر چلنا مناسب بات ہے اور ادب میں داخل ہے۔

☆ خدا کے بندے یہ اچھا نہیں سمجھتے کہ ظاہر جسم تو حاضر ہو اور باطن غیر حاضر یہ بے ادبی میں داخل ہے پھر مخلوق کے ساتھ مروت سے پیش آنا اُن کی خدمت کرنا اُن سے ہمدردی رکھنا اُن کی اذیت کو برداشت کرنا معاف کر دینا اخلاق سے پیش آنا یہ سب کچھ ادب واحترام الٰہی کی وجہ سے ہی ہے۔

☆ شیخ کا مرید کو کہنا کہ میرے ساتھ چارپائی پر بیٹھ جاؤ مگر وہ زمین پر بیٹھ جائے اس کا نام ادب نہیں بلکہ حکم کی تعمیل کا نام ادب ہے۔

☆ جب میں پہلی مرتبہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوا تو واپسی پر میری پیٹھ قبر مبارک کی طرف ہو گئی تو ایک درویش نے مجھے کہا کہ قبر مبارک کی طرف پیٹھ نہ کرو اس سے بزرگوں کے ادب واحترام میں فرق آتا ہے۔

Marfat.com

☆ شیخ اور استاد کا ادب دارین کے اندر فلاح کا ضامن ہے تصوف سراپا ادب ہی ادب ہے ادب کی وجہ سے بندہ حق تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور جلد بازی یا بے ادبی کی وجہ سے حق تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔شیطان عابد و زاہد ہونے کے باوجود بے ادبی کی وجہ سے اللہ ربّ العزت کی بارگاہ سے دور ہو گیا۔

☆ خوشی ہو یا غم دونوں حالتوں میں ادب کے دامن کو تھام کر رکھنا چاہیے۔خوشی کے مواقع پر بھی ایسے کام کرنے چاہیے کہ اللہ ربّ العزت کی رضا ملے اور غمی کے موقع پر ایسی حرکتوں سے اجتناب کرو جس سے تمہارے حصے میں اللہ ربّ العزت کی ناراضگی آئے۔اکثر لوگ دکھ اور مصیبت کے وقت وہ کام کرتے ہیں جن کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا' ان حالات میں قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کیا جائے۔واستعینوا بالصبر و الصلوۃ مدد طلب کرو صبر اور نماز سے۔دونوں حالتوں میں ربّ کی طرف راغب رہو۔

۱۶۔فناء و بقا

فرمان الٰہی جل جلالہ:

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلل و الاکرام○ (القرآن الکریم:-۵۵:۲۶'۲۷)

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے ربّ کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالھا الشاعر لبید الا کل شی ما خلا اللہ باطل (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا شاعر لبید نے سچ بات کہی ہے خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز پر فنا ہے۔

Marfat.com

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ از روئے علم فناء و بقا کسے کہتے ہیں اور ارباب حال کی زبان میں اس کے کیا معنی ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ ارباب ظواہر اس لغت کی کسی عبارت سے اتنے متحیر نہیں جتنے اس گروہ کے لوگ تحیر میں ہیں بقاء از روئے علم لغت تین قسم پر ہے ایک وہ کہ ایک طرف بقاء ہو تو اس کے دوسری طرف فنا ہو اور اس کی پہلی طرف بھی درحقیقت فنا ہو جیسے یہ جہاں کہ اس کی ابتداء عدم میں تھی اور انتہاء بھی منصۂ شہود پر آنے کے بعد عدم ہی ہے اس کے مابین وقت باقی ہے۔ دوسری قسم یہ کہ بقاء درحقیقت اوّل نہ ہو اور جو ہو وہ فنا نہ ہو جیسے جنت دوزخ اور جہان عقبیٰ اور یہ جہان تیسری قسم کی وہ بقاء ہے جو حق ہے جیسے بقاء حق تعالیٰ اور اس کی صفات لم یزل ولا یزال کہ وہ بھی اس ذات کے ساتھ قدیم ہیں اور اس بقاء سے مراد دوام اور ابدیت وجود ہے اور اس میں کسی کو اس کے ساتھ مشارکت نہیں تو وہ علم فنا ہے جسے تو دنیا میں دیکھ رہا ہے کہ وہ فانی ہے اور علم بقاء وہ ہے جو عقبیٰ میں ہے کہ وہ باقی ہے جیسے ذات حق تعالیٰ شانہ اور والاخرة خیر و ابقی اس جگہ ابقی بصیغہ مبالغہ فرمایا اس لئے کہ اس جہان کی وہ بقاء ہے جسے فنا نہیں۔ (کشف المحجوب باب نمبر۱۴)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ فنا کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنے تجلّی جلال سے سالک کو مقہور و مغلوب کر دیتا ہے جس سے اُس کی اپنی ہستی اور جملہ موجودات عدم محض ہو جاتی ہے اس حال میں غیریت سے مکمل نجات حاصل ہوتی ہے۔ صفات ذمیمہ مٹا کر صفات محمودہ کا ورود حاصل ہوتا ہے۔

☆ صوفیاء کرام کے نزدیک فنا سے مراد یہ ہے کہ بندے کے شہود سے ہر حادث چیز معدوم ہو کر عدم میں غائب ہو جائے جس طرح وہ ایجاد سے پہلے تھی صرف حق تعالیٰ باقی رہ جائے جیسا کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔

Marfat.com

☆ غیریت کلیۃً تب فنا ہوتی ہے۔جب بندہ کی ذات کلیۃً فنا ہو جائے۔کیونکہ جب تک بندہ اپنی ذات میں موجود ہے اُس وقت اُس پر وسواس اور غیریت کا دورہ رہتا ہے جب یہ ذات میں عدم ہو جائے (یعنی عین عدم ہو) تو جذبات کی بھی فنا ہو جاتی ہے فنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تجلی جلال پڑتا ہے جس سے بندہ مغلوب و مقہور ہو کر اپنی صفات اور ذات سے خالی ہو جاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا قرب غیریت کے مٹنے کا نام ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ کی تعریف وحدہ لاشریک ہے جب تک انسان کے سینہ میں غیریت کا گذر ہو ذات سے دور ہوتا ہے۔ذات پاک کا قرب اور وصل فنا کو کہتے ہیں فنا سے مراد جسم کی فنا نہیں بلکہ غیریتوں کی فنا ہے اُس وقت تک انسان کو آزادی نہیں مل سکتی جب تک اُس کی ہستی یعنی انا کی فنا نہ ہو جب اُس کی انا فنا ہو گئی تو بے قید ہو گیا۔بے قید سے یہ مراد نہیں کہ انسان امر و نہی' حلال و حرام کی پابندیوں کو توڑ کر گمراہی کے بھنور میں جا گرے بلکہ اپنے آپ کو امر و نہی کی قید میں زیادہ قید کرے۔

☆ جو فنا میں لذت ہے وہ بقا میں نہیں کیونکہ فنا میں اسم جلالت تک رسائی ہوتی ہے اور بندہ اس کے انوار جلالیہ کا دل کھول کر مشاہدہ کرتا ہے۔تصوف یہ ہے کہ اللہ ربّ العزت اپنے بندے کو اپنی ذات جلالیت سے فنا کر دے اور ذات جمالیت یا ذات جمال سے زندہ کر دے۔بندہ جب تک اپنی ذات کے خول میں مقید رہتا ہے اس وقت تک ذات مطلق کو تلاش کرتا ہے تو خود کو پاتا ہے لیکن جب اپنی ہستی کو فنا کر دے من اور تو کا فرق ختم ہو جائے تو اس وقت اپنی ذات کو تلاش کرے گا تو حسن مطلق ہی کو پائے گا۔

☆ سالک کے دل پر اپنی ہستی کے عدم اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اثبات کا خیال متمکن ہو جائے اور وہ اپنے دل کو ہر شے کی محبت اور خیال سے خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کے خیال میں گم کر دے۔اوّل پیر کامل کی تلقین کے مطابق تمام معبودان باطل سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا یعنی معبودان باطل کی نفی اور ذات باری تعالیٰ کے اثبات کا یقین پیدا کرنا۔دوم غیر محبتوں کی نفی کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا اثبات اس قسم کی نفی کا اس آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔لن تنالوا البر حتی

Marfat.com

تنفقوا مما تحبون۔ جب ان تمام چیزوں کی محبت کو اللہ کی محبت پر قربان نہ کیا جائے جن سے انسان محبت رکھتا ہے وہ اس نیکی کو حاصل نہیں کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابل ہو۔ یعنی اشارہ اس طرف کیا گیا ہے جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ فنا ہونے والا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ یعنی جو اللہ کی بارگاہ میں بھیجو گے وہ ہمیشہ موجود رہے گا۔ خواہ وہ مال ہو یا جان ہو جب ہر شے کی محبت پر اللہ کی محبت کو ترجیح دو گے اس صورت میں سالک کے دل سے حجابات اُٹھ جائیں گے اور اُس کے دل پر اللہ تعالیٰ کا اثبات ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اثبات کا خیال دل پر متمکن رہنا اس پر یقین کامل ہو جانے سے ایک ہستی عطا ہوگی جس کو بقاء حاصل ہوگا۔ چوتھا درجہ وہ ہے جس میں سالک ان تمام نقیبوں سے گذر کر اس ذات پاک کا اثبات کرے گا جو لامحدودٗ لا انتہا اور لاتعین ہے یہ مقام سالک کا عطا الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ عطا عام نہیں کسی بڑے ہی خوش نصیب کو حاصل ہوتا ہے لیکن ہر مومن کو اس مقام کا یقین اور آرزو ضرور رکھنی چاہیے۔

☆ ارشاد ربانی ہے کہ ''جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ کم ہوتا رہے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔'' فنا و بقاء کا تعلق بندے کی فرمانبرداریٗ بندگی اور عبوریت کی صحت کے ساتھ ہے اسی بقاء کا درجہ وکمال فنا سے زیادہ ہے۔

۱۷۔ وجد وسماع

فرمان الٰہی جل جلالہ:

انما المومنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم○

(القرآن الکریم ۸:۲)

بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

Marfat.com

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ان من البیان لسحرا و ان من الشعر لحکمۃ o (مشکوۃ)
بے شک بعض بیان جادو اور بعض شعر حکمت ہیں۔
کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح۔
یعنی اچھا کلام حسن ہے اور قبیحہ کلام قبیح ہے۔
اذا قرء تم القرآن فابکو فان لم تبکو فتباکوا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم قرآن پڑھو تو رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو اوروں کو رلاؤ۔ اس حدیث سے اباحت تواجد ظاہر ہوتی ہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جاننا چاہیے کہ شرط ادب سماع یہ ہے کہ جب تک ضرورت نہ ہو سماع نہ کرے اور اسے عادت نہ بنائے اور دیر کے بعد کرے تاکہ اس کی عظمت دل سے نہ جائے۔ یہ بھی لازم ہے کہ سماع کرے تو شیخ وہاں حاضر ہو اور عوام سے وہ جگہ خالی ہو یہ بھی ضروری ہے کہ قوال صاحب عزت ہو اور دل شغلوں سے خالی ہو اور طبیعت لہو ولعب سے متنفر ہو اور تکلف درمیان میں نہ ہو جب تک قوت سماع پیدا نہ ہو یہ شرط نہیں کہ تو اس میں مبالغہ کرے جب قوت سماع قوی ہو جائے تو اسے آپ سے ہٹانا شرط نہیں اور قوت سماع کا تابع ہو جائے یعنی جو اس کا مقتضا ہو وہی کرے اگر وہ قوت ہلائے تو ہلے اگر ٹھہرائے تو ٹھہرا رہے اور قوت طبع اور سوز اور وجد میں فرق کرے۔
(کشف المحجوب باب نمبر ۳۹)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ دل کو غیریت اور ماسوا اللہ سے خالی اور فارغ کرنے کے لئے سماع آداب و شرائط کی پابندی کے ساتھ سننا بہترین وسیلہ ہے۔ ایک حال سے دوسرے حال میں متغیر ہونا وجد کہلاتا ہے یہ دل کا ایک بھید ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو تو نیک رستہ ہے

Marfat.com

اور اگر نفسانی یا شیطانی حصہ ہو تو گمراہی حاصل ہو گی۔

☆ آداب سماع یہ ہیں کہ باوضو بیٹھو' سر جھکائیں' دائیں بائیں نہ دیکھیں' اعضاء کو جنبش سے روکیں' گفتگو نہ کریں' پیاس بھی ہو تو پانی نہ پئیں' قوال کو داد نہ دیں' اشعار کو بہتر طریقہ پر پڑھنے کی فرمائش نہ کریں اور دل کو حق کی طرف مائل رکھیں۔

☆ جب دو ہم خیال خدا پرست انسان باہم مجلس کرتے ہیں تو اس وقت ان کے دلوں میں محبت الٰہی تازہ ہو جاتی ہے خدا کے لیے سماع سننا یا مجلس اختیار کرنا باعث راحت روح ہے۔

☆ ایک فاتحہ خوانی کی محفل میں آپ پر سوال ہوا کہ وجد کیا چیز ہے دوران وجد لوگ روتے کیوں ہیں۔فرمایا کسی کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے لوگ روتے ہیں کیونکہ جدائی کا صدمہ ہوتا ہے نیز مرنے والے کے فوائد سے محروم ہونے کی وجہ سے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔حالانکہ رونے سے مرنے والے کے فوائد واپس نہیں آ جاتے لیکن اس کے باوجود رشتہ داروں کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔یہ رونا ایک حال ہے جس کو غم کا حال کہا جاتا ہے اسی طرح قوالی کے دوران عاشقان الٰہی کا کلام سن کر ذات باری تعالیٰ سے اپنی دوری اور معصیت کی طرف خیال جاتا ہے تو دل میں عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے جس سے آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں اور دل کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ بے خودی کا ماحول وارد ہو جاتا ہے جس کی بناء پر اپنے ماحول اور دوسری باتوں کی طرف خیال کرنے کا ہوش باقی نہیں رہتا۔بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے تن بدن کی بھی خبر نہیں ہوتی یہ بھی ایک حال ہے۔مرنے والے کے دکھ میں رونا بھی ایک حال ہے مگر مرنے والے کے غم میں رونا بے سود ہے بعض اوقات گناہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے معافی اپنی بے بس عاجزی پر رونے کا ثواب ہے کیونکہ جب کوئی اپنے گناہوں پر پشیمان ہو کر روتا ہے تو اس پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اُس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں لہٰذا اللہ کی محبت میں رونا سراسر فائدہ مند ہے۔

☆ قوالی میں یکسوئی رہتی ہے نیز دل دوسرے خیالوں سے خالی رہتا ہے۔

☆ ایک شخص نے قوالی کے بارے میں عرض کیا کہ یہ حرام ہے آپ نے فرمایا

Marfat.com

ایک قسم کی باتیں حرام ہیں جن میں جھوٹ' غیبت' بہتان اور لغو گفتگو وغیرہ کا سننا حرام ہے ان سب میں آخر پر وہ راگ سننا بھی حرام ہے جس میں فحش مضامین سنائے جائیں یا جن سے محض خواہش نفسانی حاصل ہو یا بدی کی طرف رغبت ہو جائے مگر قوالی جو ہم سنتے ہیں اس میں عاشقان الٰہی کے وہ اشعار ہوتے ہیں جن سے ان کے واردات قلبی کا اظہار ہوتا ہے ایسے اشعار کے سننے سے طالب حق کے ذوق وشوق میں ترقی ہوتی ہے اور اس کے دل پر محبت الٰہی کا ایک کیف طاری ہو جاتا ہے ایسی قوالی کے حلال وحرام ہونے کی نسبت علماء ظاہر کا فتویٰ قابل قبول نہیں البتہ یہ مسئلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے علماء ربانی سے دریافت کرنا چاہیے کہ وہ اس کی نسبت کیا فتویٰ دیتے ہیں وہ اس کو حلال بلکہ ضروری سمجھتے رہے تھے اس لئے اس بحث میں الجھنے کی بجائے پہلے ان باتوں کے سننے سے پرہیز کرنی چاہیے جن کے حرام ہونے کے متعلق علماء ظاہر و ربانی کا متفقہ فتویٰ ہے جن کے سننے سے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

☆ اصل سماع پر فتویٰ کفر وفسق شرعاً درست نہیں ہے حرمت مزامیر لغیرہ ہے یا بعینہٖ ہے اس پر علماء کرام کے درمیان اختلافات موجود ہیں حرمت مزامیر لغیرہ ثابت ہوتی ہے پس جہاں فسق و فجور پیدا ہونے کا امکان ہو جیسا کہ فاسق فاجر لوگوں کے اجتماع میں ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کو روکا جائے لیکن صوفیاء کرام اور شریعت مطہرہ پر عامل بزرگان دین جہاں شریعت کے مطابق محافل ہوں وہاں اس سے شوق الٰہی میں اضافہ ہوتا ہے۔شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔غنا دو قسم کا ہے ایک جو قواعد موسیقی اور آلات سے خالی ہو مباح ہے بلکہ بعض اوقات مستحب دوسری قسم کا وہ ہے جو قواعد موسیقی کے مطابق گایا جاتا ہے اس کے متعلق علماء کرام میں اختلاف ہے بعض اسے مباح' مکرو اور بعض نے حرام قرار دیا ہے۔صوفیاء کرام کے دو گروہ ہیں ایک گروہ نہایت احتیاط سے اس سے پرہیز کرتا ہے دوسرا وہ جن پر شوق و محبت کا غلبہ ہے وہ سماع کو مباح جانتا ہے۔

Marfat.com

۱۸۔ حکمت وبصیرت کے متفرق گوہر

فرمان الٰہی جل جلالہ:

یؤتی الحکمة من یشآء ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرًا کثیرا وما یذکر الا اولوا الالباب○

(القرآن الکریم:-۲:۲۶۹)

اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم اتقوا فراست المومن فانه ینظر بنور اللّٰه○ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست (حکمت وبصیرت' مردم شناسی) سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

فرمان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

ربّ العزت جل مجدہ نے ہمیں بھی ایسے زمانے میں پیدا فرمایا کہ اہالیان زمانہ حظوظ حرص و ہوا کو شریعت بنا بیٹھے اور طلب وجاہ اور ریاست وتکبر کو عزت وعلم سمجھ لیا اور ریاکاری ونمائش کو خوف الٰہی قرار دے دیا اور بغض وحسد وکینہ کو حلم وبردباری بنا لیا۔ مجادلہ کا نام مناظرہ دین رکھ لیا' لڑائی جھگڑا کمینہ پن کا نام غیرت رکھ لیا۔ نفاق کے معنی زہد کر لیے اور غنا باطل کو ارادت بتانے لگے' ہذیان وبکواس کا نام معرفت رکھ لیا حرکت دل بڑھ جانے کو قلب جاری ہونا کہہ دیا' دل میں جو خطرات پیدا ہوتے ہیں ان کا نام الہام وحدیث نفس بنا لیا' الحاد خالص کو فقر کہہ دیا' جحود حق یعنی سہل انگاری کو

Marfat.com

صفوت کہہ ڈالا' زندقہ کا نام فنا فی اللہ ہونا رکھ دیا ترک احکام شریعت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰت والسلام کو عین طریقت بنا بیٹھے اور خس وخشاک فکر دنیا وآفت کا نام معاملہ فہم بنا لیا۔ آخرش ارباب معنی واہل سلوک ان دیدہ دلیروں سے الگ الگ ہو گئے اور اغیار نے عوام پر غلبہ پا لیا۔ حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اہل بیت اطہار کے ابتدائی زمانہ کی پریشانی کے حوالے سے آل مروان کو کہا ہم ایسے زمانے کے لئے امتحان ہیں جس کے اندر نہ آداب اسلامی ہیں زمانہ جاہلیت جیسے نہ اخلاق ہیں نہ مردم شناسی باقی ہے۔ (کشف المحجوب مقدمہ)

فرمودات حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

☆ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بچہ جب تک نہ روئے ماں بھی دودھ نہیں دیتی مگر یہ غلط خیال ہے اس لئے اگر وقت مقررہ پر بچہ طلب نہ کرے یا سو جائے تو بھی ماں اُس کی طرف سے فکرمند ہو جاتی ہے اور جگا کر پستان اُس کے منہ میں ڈال دیتی ہے اگر نہ پیئے تو اور زیادہ فکرمند ہو کر اُس کی وجہ یا بیماری تلاش کرتی ہے اُس کا علاج کرواتی ہے اور جب تک بچہ دودھ نہ پی لے آرام وچین اُس پر مشکل ہو جاتا ہے۔

☆ نافرمانی کی راحت عارضی ہے اور فرمانبرداری کی راحت ہمیشہ کے لئے عقلمند انسان ہمیشگی کو چھوڑ کر عارضی کو کبھی قبول نہیں کرتا۔

☆ جو غلط کام بندہ مجبوری کے طور پر کرتا ہے اور کرتے وقت بھی اُس سے کراہت رکھتا ہے رغبت سے نہیں کرتا۔ عبودیت سے باہر نہیں نکلتا اُس کام کا کرنا ایسا گناہ نہیں جیسا کہ کوئی دوسرا آدمی وہی کام برضا ورغبت کرتا ہے اور اُس میں دلچسپی لیتا ہے بلکہ لذت حاصل کرتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ انسان کی بہتری اور بُرائی کو جانتا ہے اس لئے اُس سے بار بار التجا وزاری کے ساتھ بہتری کی توفیق طلب کریں۔

☆ نیکی کی قدر پہچاننے والا نیکی کو بوجھ سمجھ کر برداشت نہیں کرتا بلکہ عین نفع سمجھ کر زیادہ کمانے کی کوشش کرتا ہے اور اُس میں راحت محسوس کرتا ہے۔

Marfat.com

☆ گفتگو اور دل کے خیالات کو اللہ کی عطا کردہ توفیق سے اُس کی راہ میں خرچ کرنا مفید ہے شر سے بچ کر خیر کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔

☆ جو کچھ بندہ زبان سے کہے اگر دل اُس کی موافقت نہ کرے تو بار بار وہ الفاظ زبان سے ادا کرے اس طرح آہستہ آہستہ یکسانیت پیدا ہو جائے گی۔ یکسانیت پیدا ہونے تک اپنی کوشش جاری رکھے۔ اس کا نام جہاد ہے عدم یکسانیت کی حالت میں استغفار کو لازم پکڑے اور خدا تعالیٰ سے اپنے لیے عاجزی کے ساتھ زاری و التجا کرتا رہے تا آنکہ خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جائے۔

☆ بھائیوں کی غلطیوں کو معاف کر دینا جوانمردی کا کام ہے اور بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دینا عالی ہمتی ہے۔

☆ عقلمند کے لیے لازم ہے کہ جس چیز کی اُس کو سب سے زیادہ ضرورت ہے اُس کو اختیار کرے اور وہ عاقبت ہے پھر عقلمند کام کے انجام پر نگاہ رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد اور خوف اپنے اوپر طاری رکھے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔

☆ اکثر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے خواہ انسان کتنا ہی دانا و عقلمند اور تجربہ کار کیوں نہ ہو اکثر اوقات کوئی کام کر کے یا کوئی بات کہہ کے جلدی ہی یہ کہنے لگتا ہے۔ ''اوہو مجھ سے غلطی ہو گئی۔''

☆ جن امور میں سوچنے سمجھنے اور تدابیر و کوشش اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اُن میں اپنی عقل تدبیر و کوشش اختیار کرنی چاہیے اپنے دفاع کی اجازت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جارحانہ قدم نہیں اُٹھایا لیکن کلمۃ اللہ کی حفاظت اور کلمۃ اللہ کے حامل لوگوں کی حفاظت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلوار پکڑ کر میدان میں آنا پڑا حالانکہ اُس ذات مقدس سے بڑھ کر اللہ پر یقین کامل کسی کو نہیں بلکہ ساری مخلوق کا ایمان و یقین جمع ہو جاوے اُس سے بھی بڑھ کر ہے تاہم دفاعی تدابیر کو حضور علیہ السلام اختیار فرماتے رہے اور شر سے بچنے کی کوشش کرتے رہے۔

☆ وہم و وسواس اور غلط خیالات کا دل پر آنا جانا فطری بات ہے اُن کو واپس کرنا اور ہٹانا اور خدا تعالیٰ سے توفیق و پناہ طلب کرنا بندے پر لازم ہے البتہ اُن خیالات و

Marfat.com

وسواس کا دل پر مستقل جاگزیں ہونا نقص ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بچاوے اور اپنے بہترین و پسندیدہ خیالات سے نوازے عمل کی توفیق دے۔ قال سے حال کی طرف لے جائے (آمین)۔

☆ آزمائش اور سزا دو الگ الگ چیزیں ہیں بلا اور آزمائش وہ ہے جو دوستانِ خدا کو اللہ کے حکم سے وارد ہونے کی صورت میں صبر اختیار کرنا، راضی برضا رہنا، یقین محکم ہونا، استقامت اختیار کرنا عطا کیا جاوے اور جس کی وجہ سے بے صبری، شکایت اور مایوسی پیدا ہو وہ سزا ہے اور دشمنانِ خدا کے لئے عذاب کی شکل میں نازل ہوتی ہے بلا اور سزا کی بظاہر شکل ایک جیسی ہوتی ہے مگر دوستانِ خدا کو بارگاہ ایزدی کی طرف لے جاتی ہے اور دشمن کو دور کرتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو شہوات و خواہشات انسانی فطرت میں ودیعت کی ہوئی ہیں وہ کسی کے ہاتھ پھیرنے یا دم کر دینے سے معدوم نہیں ہو جاتیں اور نہ ہی یہ خدا کی منشا و مرضی ہے۔ خدا کے فضل اور اُس کے بندوں کی دعا و دوا سے خواہشات مغلوب ہو سکتی ہیں اور شریعت و شارع کی مرضی بھی یہی ہے کہ یہ مغلوب ہو کر سواری کا کام دیں۔ سفر طے کرنے میں آسانی ہو۔ نفس مہذب ہو کر روح کی سواری کا کام دیتا ہے حاجی کی سواری اور نمازی و مجاہد کے گھوڑے کی مثال سامنے رکھیں اُن کو بالکل کمزور رکھنا خوراک نہ دینا بھی نقص ہے اور بروقت اُن کی خدمت میں مصروف ہو کر سفر و منزل کو بھلا دینا بھی غلط ہے۔

☆ جس کے قریب ہونا چاہو اُس کے موافق اور ہم خیال بن جاؤ جب موافق ہو گے تو اُس کے قرب میں جا بیٹھو گے۔

☆ اولاد والدین کی بقاء ہوتی ہے اسی لیے والدین کو اولاد عزیز ہوتی ہے۔ اولاد جو نیک کام کرتی ہے اس سے والدین کو حصہ ملتا ہے اگر اولاد نیک ہو تو وہ باقیات الصالحات سے ہوتی ہے لہٰذا اولاد کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ ابتداء سے ہی نیکی کی طرف راغب ہوں۔

☆ دُعا ایک ایسی چیز ہے کہ ہر آدمی کو ہر موقعہ پر اس کی ضرورت ناگزیر ہے اس

Marfat.com

لئے اس کا طریقہ سب کو معلوم ہونا چاہیے خشوع وخضوع رجوع قلب اور عجز وانکساری سے اوّل آخر درود پاک پڑھ کر خدا کے حضور دُعا مانگنا بندے کا حق ہے اور خداوند تعالیٰ دعا مانگنے والے کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سخی اور کریم ہے وہ عطا کر کے خوش ہوتے ہیں اُس کے خزانے عطا کرنے سے کم نہیں ہوتے۔

☆ جس کو دنیا میں انعامات زیادہ دیے جا رہے ہیں اور وہ ان کا شکریہ ادا نہیں کر رہا اور نہ ہی گناہوں سے باز آ رہا ہے سمجھ لو کہ اُسی کو مہلت دی جا رہی ہے۔

☆ ایسے لوگ دنیا میں کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں جو دوسروں کی بُرائیوں کے باوجود ان سے نیک سلوک کرتے اور محبت سے پیش آتے ہیں۔

☆ قرآن پاک ایسی معجزہ نما جامع اور مکمل کتاب ہے جو ہر جگہ لفظاً یا معناً یا عملاً پڑھی جا رہی ہے جو کوئی اس کے امر کی ادائیگی اور اطاعت کر رہا ہے یا اس کی نہی کی موافقت کر رہا ہے گویا اس کی تلاوت ہمہ وقت جاری ہے قرآن مجید نے انسانی مخلوق کے تین طبقے بیان کیے ہیں مومن کافر اور منافق۔ تمام کا تمام قرآن پاک ان ہی سے مخاطب ہے پس ازل سے ابد تک کوئی شخص بھی ان تینوں حالتوں سے باہر نہیں ہوگا۔ گویا کل نسل انسانی کے احوال واعمال واقعات وحالات کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا اور اس کی تلاوت کی اعلیٰ ترین قسم یہ ہے کہ قاری کلام الٰہی کو اللہ کی طرف سے سنے اور جو آیت پڑھے اس صفت سے موصوف ہوتا جائے۔

☆ سوتے وقت انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس خیال میں سو رہا ہے دنیا کی محبت میں یا اللہ کی محبت میں کیونکہ نیند اور موت دونوں بہنیں ہیں روح کی سیر نیند اور موت دونوں حالتوں میں جاری ہے اور موت اسی حالت میں ہوگی جو دل پر غالب ہے اور صبر وحشر میں اُس کے ساتھ معاملہ ہوگا کیونکہ جس چیز کے ساتھ انسان کو اس دنیا میں محبت ہوگی آخر کار انجام اسی پر ہوگا اور اس کے ساتھ ہوگا۔ زندگی اور موت کے ساتھ سونا ایسے ہی ہے جیسے دنیا اور آخرت کے درمیان برزخ یعنی قبر کا جہان ہے۔

☆ قابل ادب بہت سے لوگ ہوتے ہیں لیکن قابل تقلید بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔

☆ کیکر سے بیری بنانا آسان ہے لیکن ایک بگڑے ہوئے آدمی کو راہِ راست پر

Marfat.com

لانا مشکل ہے۔

☆ ایک بزرگ نے و العصر ان الانسان لفی خسر کے معنی ایک برف فروش سے سیکھے جو آواز لگا رہا تھا کہ رحم کرو اُس شخص پر جس کا سرمایہ گھلا جا رہا ہے بزرگ نے سمجھا کہ عمر کی جو مدت انسان کو دی گئی ہے وہ برف کے گھلنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے گذر رہی ہے اس کو فضول کاموں میں ضائع کرنا انسان کے لئے خسارے کا باعث ہے۔

☆ فخر اور غرور اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں شیطان نے غرور کیا لعنت میں گرفتار اور راندہ درگاہ ہوا سروری زیبا فقط اُس ذات الٰہی کو ہے۔

☆ جھوٹی خواب اور جھوٹی حدیث بیان کرنا گناہ اور جرم ہیں جھوٹا خواب اپنے پاس سے بنا کر سنانا گویا خدا کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے اور جھوٹی حدیث بیان کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے دونوں باتوں سے اللہ پناہ دے۔

☆ اللہ کا صریح حکم ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی دوسرے شخص پر نبوت کا اطلاق ناجائز ہے۔ حالانکہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام میں بعض قدریں مشترک ہیں نبی بھی وعظ ونصیحت امر و نہی بیان کرتا ہے ولی بھی ایسا ہی کرتا ہے نبی معجزہ دکھاتا ہے ولی سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ خلاف عادات وقوع پذیر ہوتا ہے دونوں ہی کے اعمال سے ثابت ہے نبوت کی مجلس میں اکثر خوش قسمت لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں جو اُس کے مددگار ہوتے ہیں ایسے ہی ولی کی خدمت میں بھی اکثر نیک وکار اکٹھے ہو جاتے ہیں جو اس کے مددگار ہوتے ہیں۔ نبی پر خدا کے حکم سے وحی نازل ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ ولی کے پاس بھی فرشتے مختلف اوقات میں آتے ہیں پس بعض صفات قدرے مشترک ہونے کے باوجود جہاں ولایت کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے ولی کو نبی پہچانتا ہے لیکن نبی کو سوائے نبی کے کوئی دوسرا نہیں پہچان سکتا تاوقتیکہ اللہ کی مدد شامل حال نہ ہو۔

☆ دنیا سے دل لگانا اور آخرت سے بے خبر رہنے کا نتیجہ بجز پشیمانی کے اور کچھ نہیں ہے۔

☆ جس طرح فحش باتوں کا زبان پر لانا گناہ ہے اسی طرح ان کا سننا بھی گناہ ہے۔

Marfat.com

☆ ہر شخص تین حالتوں میں سے کسی نہ کسی ایک حالت میں ہوتا ہے کوئی نیک کام کر دیا کوئی بُرا کام کر رہا ہے اور کوئی نہ بُرا نہ نیک دونوں سے فارغ ہو کر خلقت میں وقت ضائع کر رہا ہے اگر نیک کام کر رہا ہے تو اس کا گھر بہشت میں تیار ہو رہا ہے اگر بُرا کام کر رہا ہے تو دوزخ میں اس کے لیے جگہ تیار ہو رہی ہے اگر غفلت میں وقت گذار رہا ہے ملے جلے کام کام کر رہا ہے تو اعراف میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔

☆ موت ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے تصور سے انسان کانپ جاتا ہے بیماری کے وقت یا جہاز کے سفر میں یہ تصور اکثر پیدا ہوتا رہتا ہے اور انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہتا ہے اس لئے جہاز کا سفر تقویت ایمان کے لئے بڑا مفید ہے۔

☆ اگر کسی دنیاوی کام کے لئے سفر پر جانا پڑے تو کسی ولی اللہ کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے یا کسی زندہ مرد خدا کی زیارت یا کسی مجلس وعظ میں شامل ہونے کی نیت کر لیا کرو۔ منزل پر پہنچ کر یہ کام یہ بھی کر لیا کرو اور دنیاوی کام کو بھی سرانجام دے لیا کرو تاکہ سارا سفر فی سبیل اللہ شمار ہو جائے۔ بیت اللہ شریف اور مدینہ شریف کے سفر حقیقی معنوں میں فی سبیل اللہ ہیں۔

☆ طریق اویسیہ مانند ایک زمین دوز نہر کے ہے جو اندر ہی اندر چلتی رہتی ہے ہاں کبھی کبھی اور شاذ و نادر کہیں کچھ وقت کے لیے زمین کے اوپر بھی ظاہر ہوتی ہے مگر پھر غائب ہو جاتی ہے اسی طرح اس طریق کے بزرگ بھی کبھی کبھی عرصہ دراز کے بعد عام مخلوق کو فیض الٰہی پہنچانے کے لیے منصۂ شہود پر ظاہر ہوتے ہیں پھر عرصہ دراز کے لیے غائب رہتے ہیں۔

☆ انسانیت کے اصل جوہر یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی پہچان کی جائے اس کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لیے اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی خیر خواہی اور خدمت پر کمربستہ رہے اور اس عمل میں اُس کی کوئی ذاتی تمنا یا غرض نہ ہو۔

☆ جو دُعائیں منظور نہ ہوں ان کی نسبت یہ سمجھنا چاہیے کہ ابھی ان کی منظوری کا وقت نہیں آیا۔ یا اللہ تعالیٰ نے مصلحتاً اُس دعا کو منظور نہیں فرمایا کیونکہ اس کے نامنظور ہونے میں داعی کا بھلا ہے انسان تو ہر دعا کو اپنے ناقص اور محدود علم کی وجہ سے اپنے حق

Marfat.com

میں مفید سمجھتا ہے مگر وہ اس کے نقصانات کو اپنے ناقص عقل اور علم کی وجہ سے آگاہی نہیں کر سکتا اس لیے مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ سے بھی یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہر مومن کی وہ دُعائیں جو اس جہان میں مصلحتاً منظور نہیں ہوئیں اس کے بدلے میں قیامت کے روز داعی کو اس قدر اجر ملے گا کہ وہ حسرت کرے گا کہ کاش دنیا میں میری سب دعائیں نامنظور ہو جاتیں اور اُن کی منظوری اس جہان میں ہوتی۔

☆ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت آپ کی سیر الی اللہ کی ایک منزل ہی تھی چونکہ طالبان حق کے زمرہ میں ان کا رتبہ بہت ہی بلند ہے اس لئے ان کی منزل بھی بڑی کٹھن تھی کہ واقعات شہادت واقعی بڑے درد انگیز ہیں مگر اس رتبہ پر پہنچنے کے لئے جس پر امام حسین علیہ السلام پہنچے ان واقعات کا وقوع پذیر ہونا بھی ناگزیر تھا کیونکہ جتنا کسی کا بارگاہ خداوندی میں رتبہ بلند ہوگا اتنی ہی آزمائش بھی سخت ہوگی اس کٹھن منزل کو جس شجاعت و استقلال سے حضرت امام حسین علیہ السلام نے طے کیا تھا وہ انہی کا حوصلہ ہے اس کے تصور سے طالبان رضائے خدا کی حوصلہ افزائی ہوتی رہتی ہے مگر جو لوگ شہادت کے واقعات کو توڑ موڑ کر اس رنگ میں بیان کرتے ہیں جس سے رقت پیدا ہو کر آنسو آ جائیں وہ اس کے حقیقی فیض سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

☆ اے انسان تو ان لوگوں کے حلقہ میں نہ جا جو علم و عقل میں حکماء کی طرح ہیں لیکن عمل میں بے وقوفوں کی طرح ہیں۔

☆............☆............☆............☆

Marfat.com

"قطعات تاریخ سال طباعت کتاب فیضان گوہر"

۱۴۲۸ھ

۲۰۰۷ء

محترم جناب محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری حسن ابدال ضلع اٹک

(i) "پیکرِ کشف و معرفت"

۱۴۲۸ھ

کبھی بھی محفل ارض و سما میں
عباد حق کا ختم ہوتا نہیں ذکر
زبان خلق پر رہتا ہے جاری
یہ ہے شیریں مثال انگبیں ذکر
خدا کے دوست کا آصف نے چھیڑا
جمیل و خوب' غایت دل نشیں ذکر
کتابی شکل میں ہے دیدہ افروز
وقیع و جذبہ انگیز و بہیں ذکر
کتاب خوب جس کے ہر ورق پر
ہے جلوہ بار گوہرؔ کا حسیں ذکر
قلم سے ڈاکٹر صاحب کے' لاریب
بہ طرز خوب تر ہے' بہتریں ذکر

Marfat.com

کہا سال طباعت اس کا طارقؔ
یہ "دین آمیز و حیرت آفریں ذکر"

۲۰۰۷ء

(ii) ڈاکٹر آصف ہے معروف جہان علم وفکر
کچھ میرے رسمی تعارف کی اُسے حاجت نہیں
اُس کے تحقیقی مقالات وکتب سے ہے عیاں
شیخ قرآنؒ کا ہے وہ علمی و فکری جانشیں
اُس کی تحریریں ہیں شاہد اس کے اعلیٰ ذوق کی
ہے زبان اہل دانش پرسپاس و آفریں
اس کتاب خوب میں ہے تذکرہ اُس کا جو تھا
کان حق کا گوہر تابندہ و در ثمیں
کیا مقام و مرتبہ رکھتا تھا وہ مرد خدا
صدر بزم عارفین و سرگروہ صالحیں
پر تو اکمال علم و دانش امی لقب
مظہر اجلال فقر سرور دنیا و دیں
ہو نمایاں شخصیت اُس شاہ علم و کشف کی
صاحب تحقیق آصف نے مساعی خوب کیں
اس کتاب ذوق افزا کو سراہیں گے ضرور
ہے ولائے اولیا جن کے دلوں میں جاگزیں

Marfat.com

مرحبا اس کی طباعت کا نکل آیا ہے سال
جب کہا دوبار طارقؔ نے ''کتاب گوہریں''

۱۴+۱۴=۱۴۲۸ھ

(iii) کتاب دل افروز پرکیف سے ہے
بخوبی عیاں عظمت شان گوہر
خوشی سے طباعت کی تاریخ طارقؔ
رقم میں نے کی ''نور فیضان گوہر''

۱۴۲۸ھ

(iv) اس کتاب ڈاکٹر آصف میں ہے
پیکر صدق و صفا کا تذکرہ
سال یوں اس کی کتابت کا کہا
''اچھا دل آویز اُجلا تذکرہ''

۱۴۲۸ھ

دوسری تاریخ بھی موزوں ہوئی
دل کشا ''زیبا انوکھا تذکرہ''

۱۴۲۸ھ

(v) ہے دلوں میں اہل حق کی' اس کی یاد
آج بھی ہے اُس کا گھر گھر تذکرہ
یہ کتاب اُس مرد حق آگاہ کا
گل بداماں ہے' منور تذکرہ

Marfat.com

اس کی تاریخ طباعت یوں کہی
یہ ہے "جان و روح پرور تذکرہ"

۲۰۰۷ء

(vi) پسندیدہ ہے اہل حق کا موضوع
ابھی تک، ندرت فیضان گوہر
یہ کار خوب آصف، اس کی تاریخ
"حصار وسعتِ فیضان گوہر"

۲۰۰۷ء

نتیجہ فکر

"محبِ خوبان طریقت"

۱۴۲۸ھ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسن ابدال

محترم جناب سید عارف مہجور رضوی گجرات

صائب تذکرہ

۱۴۲۸ھ

"حسن بیان حق مآب پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی"

۲۰۰۷ء

ولایت کے سرخیل تھے خواجہ گوہر"
میسر انہیں تاج فقر و غنا ہے

Marfat.com

زمانے میں چرچا ہے ان کے کرم کا
بپا اُن کا فیضانِ لطف و عطا ہے
بجا تھے وہ اک گوہر دین احمدؐ
لقب ان کا برحق شہ اولیاء ہے
طلبگار مدت سے، گر مجھ سے پوچھو
ہر اک اہل دل ان کے احوال کا ہے
کیا اس ضرورت کو بروقت باور
ملی تیری نسبت کو آصف جلا ہے
حقائق کی غماز ہیں تیری باتیں
حقیقت پہ مبنی لکھا تذکرہ ہے
کیا دودھ کا دودھ، پانی کا پانی
قلم تیرا گویا حقائق نما ہے
ہوا عام دنیا میں "فیضان گوہر"
بڑی دل نشیں تیری آصف عطا ہے
طباعت کی تاریخ مہجورؔ رضوی
کہہ "فیضان گوہر بدرالہدیٰ" ہے

۱۴۲۸

Marfat.com

محترم جناب صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی گجرات

جناب حضرت آصف ہیں اک معروف دانش ور
وراثت میں ملا علم و ادب کا ان کو ہے جوہر
بلاشک ملک قرطاس و قلم کے حکمران ہیں یہ
مرتب خوب کی ہے یہ کتاب نادر و برتر
مزین خواجہ گوہر الدینؒ کے احوال سے ہے یہ
مقام و مرتبہ جن کا میرے ادراک سے بڑھ کر
اویسی نسبت ان کو تھی میسر فضل باری سے
اکابر اولیاء کے فیض سے حصہ ملا وافر
نوازا تھا خدا نے آپ کو علم لدنی سے
رموز معرفت باتوں سے ہوتے تھے عیاں اکثر
سدا عشق نبیؐ کی آپ نے تبلیغ فرمائی
جہاں میں آپ آئے تھے سفیر روشنی بن کر
مقدس زندگی تھی آپ کی آئینہ سنت
مجسم زہد و تقویٰ جود و بخشش کا حسیں پیکر
یہ ہے ارفع کتاب اُن کی حیات پاک کا مظہر
بنے گی یہ یقیناً اہل عالم کے لئے رہبر
ہوئی فیض الامین کو فکر جب سال اشاعت کی
صدا ہاتف کی آئی ''شاہکار سیرت گوہر''
۱۴۲۸ھ

Marfat.com

Marfat.com

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ
وزیرآباد گوجرانوالہ

Marfat.com

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ
وزیرآباد گوجرانوالہ

Marfat.com

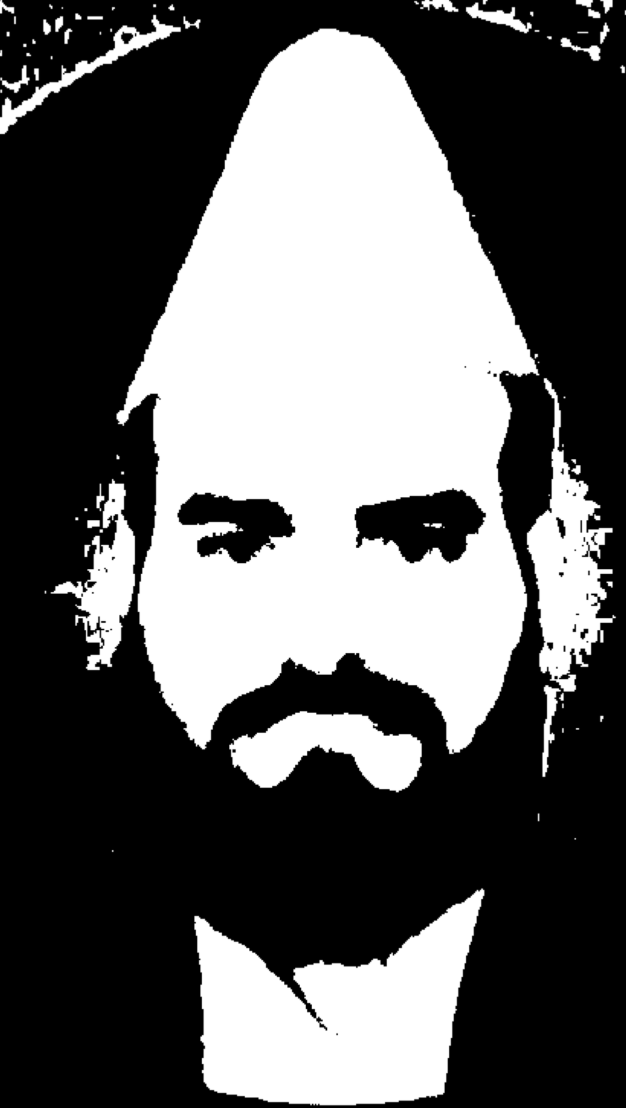

حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی
کی دینی وملی خدمات

مناقب حضرت شیخ القرآن

کرامات حضرت شیخ القرآن

مقالات اسلاف حیات جاوداں

حضرت شیخ القرآن کا نعتیہ کلام

مقالات ہزاروی

سنت نماز جنازہ

فیضان گوھر

تذکرہ عارف ربانی

وزیرآباد گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com